

GOVERNMENT OF INDIA  
ARCHÆOLOGICAL SURVEY OF INDIA  
ARCHÆOLOGICAL  
LIBRARY

---

ACCESSION NO. 11997  
CALL No. 891.551/Khu

D.G.A. 79

11977



# نستاب

Quran - سادیں - Sadain

یک سلسلہ سایت فخر و مبارکات کے ساتھ حسب

11377

اجازت احضرت بندگان علی متعال برگزائلہ  
بزرگ صاحب جاہ منظہر الملک نظام الملک نظام الود

ڈار بیسیر سر عثمان علی خاں بادا

فتح پنگ جی سی ای آئی جی سی بی خلد اللہ

سلطان وادا م اقبال کے نام نامی اسحی سمی

- کے ساتھ فضوب و معنوں کیا جاتا ہے

891-551

Kha

(291)



Barr - N.B. Sandhu  
of Amrit Khalsa

et. b

Amritsar

Alleged. Muslim

Alleged

c. 1927





شتوی

# قرآن السعیدین

## مختصر فهرست مصایب

نمبر	عنوان	مضمون
	مکہمید	
۱		یاد رذگان، اعتراف و شکریہ
۲		خسر و کی طبعزاد شنویوں بالخصوص قرآن السعیدین کی خصوصیات
۳		قرآن السعیدین میں اہل قدیم کے متعلق معلومات
۴		قرآن السعیدین کا سلسلہ تواریخ، شہور و سنین
۵		قرآن السعیدین میں مشیخ کے موجود نہ ہونے کی وجہ
۶		ہندوستان کا خسرو پیر اور خسرو کا ہندوستان پر اثر اور شتوی قیامت
۷		کا احتراقی نتیجہ
	مفہدہ	
۸		تقریب نظم و وجہ تسبیحہ

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL  
LIBRARY, NEW DELHI.

Acc. No. 11.977.....  
Date .. 28.12.62.....  
Call No. 891.551.....  
Khu.



مُحَمَّدِ مُسْلِم

شُنُوْيٰ قِرْآنِ السَّعْدِينِ حُسْرُ

نوشته

سید حسن بن زین الدین بیانی

ای سخن چند که بخواست مت  
شاعری نیست همه لاست مت

(راز شنی قرآن السعدین)

۲	واقعات	۲
۳۶	شروعی ملازمت کا حال بسیل احوال	۳
۵۵	فرایش تطم اور تصنیع منوی قران العدین	۴
۵۹	وصفت نگاری	۵
۶۱	نظیر عنزل	۶
۹۵	معاہات منوی	۷
۱۳۵	صلیع و بدالیع	۸
۱۶۳	قبول عام	۹
۱۷۵	خاتم	۱۰

## من

۱	جو، نخت، درست شاه	۱
۲۸	صفتیں ہیں و متعلقات	۲
۳۸	ابتدائی واقعات (یقیاد کے اودہ پرچے نیک)	۳
۱۱۳	ملقات پسر و بدر (آغاز نامہ و پیام)	۴
۲۳۳	ختم کتاب	۵

مصنون

صحنی

- (۱) پہلی خصوصیت "تاریخی اہمیت" ،
- ۸ خرسو کی مشنویوں سے تاریخ ہند کے پچاہ سال مختبر علاالت دستیاب ہوتے ہیں
- ۹ قرآن السعین کے تمام واقعات خرسو کے چشم دی جیں
- ۱۰ ان واقعات کے مبنی را ہدہ کے متعلق خرسو کے بیانات
- ۱۱ نکاح از غیرۃ الکمال مشتبہ علاالت روایتی درسین با درود و کیفیت ہجود مغافل۔
- ۱۲ نکاح از جیسا خرسو ہی مشتبہ علاالت وقایت کی تباہ با پدر خود و واقعات خرسو بھیں
- ۱۳ بیرون اثر در فتن خرسو با دفعہ
- ۲۰ مختبر علاالت بخش و بیرون اثر الدین
- (ب) دوسرا خصوصیت "واقعیت" ،
- ۲۱ واقعیت کے معنی اور اس کے دو بہلو، اتحاپ بجزئیات اور تفصیل کو الف
- ۲۲ قرآن السعین میں واقعیت کا کمال
- ۲۳ وصف نگاری کا واقع نگاری سے تعلق
- ۲۴ اتحاپ بجزئیات اور تفصیل کو الف کی شال قرآن السعین سے
- ۲۵ مناظر فطرت کی مظہری اسی خصوصیت کے تحت ہیں دلائل ہے
- ۲۶ مشنوی قرآن السعین میں مناظر فطرت کا بیان
- رج) تیسرا خصوصیت "اوڑاک نفاذیات و حفظ و تفہیم شخصیات" ،
- ۲۷ تاریخی مشنویوں میں اس خصوصیت کو پورا کرنے کی تسانی اور وقت
- ۲۸ "وصف نگاری" اور "اوڑاک نفاذیات" اور "امل واقعیت کے خارجی اور داخلی پیشے" ،
- ۲۹ داخلی پیشے کو پورا کرنے کی دشواری اور خرسو کو اس کا احساس
- ۳۰ قرآن السعین کے انتظامیں تفتہ

# فہرست مضمایں

## مہتمم

### قرآن السعیدین

صفحہ	مضمون
۱۰۱	(۱) یادِ فنگاں، اعتراف و شکریہ یادِ فنگاں بدلہ خرسوی
۱	مولانا آہمیل مر جوم کی خدمات متعلق مسئلہ خرسوی
۲	مولانا کی ادبی خدمات
۳	مولانا کے مختصر حالات
۴	مولانا کی تعلیمی خدمات
۵	اعتراف و شکریہ بدلہ ترمیب کیفیات خرد
۶	راستہم کی مولانا سے ملاقات بدلہ مذکورہ
۷	قرآن السعیدین کی تنقید مولانا کی اخیر تنقیت ہے
۸۰۹	۸۰۹) خرسوی کی طبعزاد مشنیوں بالخصوص نتے ان السعیدین کی خصوصیات مشنیات خرسوی دو قسمیں "ابتدائی" اور "طبعزاد"
۹	"ابتدائی" کے صحیح منسق
۱۰	طبعزاد مشنیوں میں قرآن السعیدین پہلی مشنی ہے اور اپنا جواب نہیں رکھتی

صفحہ	مصنفوں
۳۰	قرآن السعیدین کے بعض نحوں میں اس نتوی کا نام نتوی درست دہی "کیوں لکھ لیا جائے۔"
۳۱	دہلی کے تعلق معلومات
۳۲	اس کا لقب قبة الاسلام تھا
۳۳	شہر سارپی پر آباد تھا
۳۴	دہلی کے میں حصار تھے
۳۵	قصیر مزی و افع کی بلوگھری
۳۶	شہر نہ رکیوگھری اسی بہنیا دیوبند سے بہت پہلی بڑی بھی
۳۷	دہلی کی عمارت
۳۸	مسجد جامع میں وہ گنبد تھے اور اور دوں کا سلسہ غیر مشتمل تھا
۳۹	مناء ماذن اور اس کے اوپر کے درجے کی گنجیت
۴۰	جو من ملطان
۴۱	مصنفات دہلی
۴۲	سیری اس وقت سہنوار زار تھا
۴۳	امہ پت
۴۴	نپت
۴۵	بنا پور
۴۶	انغان پور
۴۷-۴۸	دہلی اور مصنفات دہلی کا نتھے
۴۹	(۴۹) قرآن السعیدین کا سلسہ تواریخ و شہرو و تین
۵۰	قرآن السعیدین میں کتن تو ایج نما صراحت سے ذکر پایا جانا ہے

## مصنون

## صفحہ

- ۲۶) **کیفیاد:**  
خود کی مشنیاں اس عمد کی تاریخ کا آئینہ ہیں
- ۲۷) **قرآن السعدین کی غزلیات تیری خصوصیت کے تحت میں وہیں ہیں**  
یہ غزلیات بخوبی دنیا کے باس میں تمام قسم کو بیان کر دیتی ہیں
- ۲۸) **عقل پر لفظ شاعری کا سب سے زیادہ اعلاق ہو سکتا ہے**  
شاعری کی عمار پر قران السعدین کی غزلیات پوری اُتری ہیں
- ۲۹) **خروہ کی قتل سوانی فاس رنگ بھتی ہے**
- ۳۰) **قرآن السعدین کی غزلیات اس مشنوی ہیں ایک پر لطف تبع پیدا کر دیتی ہیں**
- (۴) **چونچی خصوصیت "جذت"**  
خود کی جیست جدت پسند اور طریقہ آفرین بھی اور تعلیم میں بھی حریت ذہنی کو برقرار رکھا گیا ہے
- ۳۱) **مشنوی قران السعدین جذت کا منہذ ہے**
- ۳۲) **جذت شاعری کا تعلق تخلی س اور تخلی کی اہمیت**  
خود کے تخلی کی کیفیت
- ۳۳) **تخلی کی شال مخوس کی چجوت**
- (۵) **پاچھوں خصوصیت "تناسب"**
- ۳۴) **فتوں طیف میں تناسب کے معنی**
- ۳۵) **مشنوی ہیں تناسب قائم رکھنے کی دشواری**
- ۳۶) **قرآن السعدین اور تناسب**
- ۳۷) **قرآن السعدین میں دہلی قدیم کے متعلق تاریخی معلومات**

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اٹھا تلاج سے چار برس پتے جب کلیات امیر خرڑ کی اشاعت کا خال  
پیدا ہوا تو ملک میں ابھی تک نہ بزرگ موجود تھے جو ماضی کو سمجھتے اور اسے حال و  
مستقبل سے وشناس کر سکتے تھے۔ حالی، شبلی اور آمیل اسی کارروائی قدم کے  
سالاں رہا تھا۔ لیکن یہ قافلہ مرحلہ پیامی کر کھاتا تھا، اور ان کے نوش قدم بہت جلد  
اُس منزل تک پہنچنے والے تھے جس سے آگے گم شد گاں عدم کا سراغ نہیں لکھا  
اُس نامے میں مولانا حالی پیرانہ سالی سے معذور اور پابرا کا بستے۔ مولنا شبلی  
کا قلم ابھی تک ہاتھ سے نہ چھوٹا تھا، لیکن تیافت اجل کیس لگائے میجا تھا۔ مولنا  
آمیل بھی اپنے دوسرے معاصرن کی طرح آفتابِ لبِ بام تھے۔ لیکن کم تھتھ پت  
باندھ کر منزلِ مقصود کی رہ پیامی کے لیے آمدہ ہو گئے۔ گردش ارضی کے دو  
تین دوڑوہ اس دادی میں مرحلہ پیا ہے۔ جب کہ منزلِ مقصود کے فتحنامہ لشان

مختصر

صفحہ

- و اتفاقات کا سلسلہ قائم کرنے سے قرآن السعدین کے اصل اور معنی ملاقات کی تاریخ  
اخیر حادی الاول ششمہ عقرار پانی ہے ۵۲
- جلوس کی تباہ کی تاریخ اول ششمہ عقرار پانی ہے ۰
- خسر کے قیام و دعہ کی صحیح تذمت کیا ہے اور بظاہر جو احلاف خسر کے بیانات میں پایا جاتا ہے  
یہ وہ کس طرح سچ ہوتا ہے ۵۳
- ۵۴-۵۵ د ۵) قرآن السعدین ہیں سچ کے موجود نہ نئے کی وجہ  
محی سچ کا الزرام حمسہ اور بعد کی مشنویوں ہیں ۵۶
- قرآن السعدین اور حمسہ سے پہلے کی دوسری مشنویوں سچ کے نسباً یا جانا عدم تعلق اور ظاہر ۰ ۵۷
- ۵۸ ۱۱) خود خرسو کے ابتدائی دو انوں ہیں سچ کے موجود ہے
- ۱۲) ہمہ ترین قواریجی شواہد ثابت کرنے ہیں کہ سچ کے ساتھ خسر و کا تعلق عقول ان شباب سے پیدا ہو گیا تھا ۰
- ۵۹ اس فروگزاشت کی وجہ ۵۲
- ۶۰ ۱۳) ہندوستان کا خرسو پر اور خسر کا ہندوستان پر اثر اور مشنوی قرآن السعدین کا اخلاقی تجھہ ۵
- ۶۱-۶۲ مشنوی قرآن السعدین کیک ایک حق طلب تحریکیں لیک ہندی افلاط ایضہ پیکا گیا ہے ۰
- ۶۳ ہندی افلاط کا خرسو کے بیان لارادانہ استعمال ۵۹
- ۶۴ خرسو کی شاعری کی اہم اور سبق آمور خصوصیت "ہندوستانی" ۰
- ۶۵ خرسو ہندوستان کی تاریخ میں نہایاں جیشیت رکھتے ہیں ۵۴
- ۶۶ خرسو اس حمد کے صحیح نایا نہ ہیں ۰
- ۶۷ خسر کا ہندوستان کی تاریخ پر گمراہ تحریکیں ۰
- ۶۸ خسر کا ملک کی تحریک تذہیب کی ترقی میں خاص حصہ ہے ۰
- ۶۹ قرآن السعدین کا اخلاقی ترجیح ۰

مولانا کی زندگی ملک کے سامنے ایک قابل قدر نمونہ پیش کرتی ہے۔ وہ  
 ۱۲ نومبر ۱۸۷۶ء کو میرٹ کے ایک گاؤں میں جس کا "لاڈنام تھا پیدا ہوئے تھے۔  
 ۱۴ برس کی عمر میں ہی فکرِ معاش دامنگیر ہو گئی۔ سرشناس تعلیم میں نہایت قلیل تھا اور پرکر  
 اختیار کی۔ لیکن خدا دادقابلیت نے اپنے لیے راستہ لکھا لیا۔ او اپر ۱۸۹۹ء میں جب  
 انہوں نے پیش لی تو وہ نارمل اسکول آگرہ میں جائیداد مولوی تھے اپنے قلم کی بدولت  
 انہوں نے دنیا کی ثروت اور عزت حاصل کی۔ آن کی کتب دیسے جو اردو مدارس میں  
 عصہ تک افل نصاب میں لاکھوں کی تعداد میں بخیلیں اور اب تک رائج ہیں۔ جوور  
 نے آن کے تعلیمی خدمات کے اعتراض میں "خال صاحب" کا خطاب یا جس سے نیادہ  
 مناسب آن کے لئے شمس العلما کا خطاب ہو سکتا تھا۔

وہ تعلیم کے خاص طور پر ڈلدادہ تھے اور قلم قدمے اور سے ہر طرح اپنی زندگی  
 علم اور اشاعت تعلیم کے لیے وقت کر دی تھی۔ آن کی تعلیمی خدمت بھی خاص طور پر اد  
 بکھنے کے قابل ہو کر مسلمان ان میرٹ میں رجھا۔ انہوں نے نہایت اختیار کر لی تھی تعلیم ترا  
 نے تھیں کی مسامی جیسا سے ترقی حاصل کی تھیں اور ان کی تحریک سے مارٹل  
 کافہ تعلیم ہوا، جن کی نگرانی انہوں نے اپنے فتحے لی، اور اخیر تک نہایت تند ہی  
 سلسلے انجام دیتے ہے۔ علاوہ ازیں وہ ہر قسم کی تین دعاں میں حصہ لئے  
 کی کوشش کرتے تھے۔

وابستگان سلسلہ نسروی پر آن کا بہت بڑا احسان ہے، اور آن کی خدمات

وکھانی دینے لگتے اور آئندہ کی شعایر میں کوشش کے راستے کو منور کر رہی تھیں  
یا کایک اسی اجل محدود امروں، اور مولانا بتیک لگ کر اپنے ساتھیوں سے، جو کسی قدر  
پہلے روانہ ہو چکے تھے جاتے۔

محلِ میر پر پشاور شعبہ زبانہ تندیک ہے۔ بُرگِ یزدی گوئی ان مذکوت اللہ عزیز  
سلسلہ خردی میں "حیات" کا قرعہ مولانا کے نام والے اگیا تھا، بعد میں شنبی  
قرآن الشعدين مجی آن کے پسروں ہوئی۔ آن کی عمر کی آخری دفعاتی ہر ساری علمی مشغولا  
ہیں گذتے۔ اس وقت میں قرآن الشعدين پر مکمل تعمید لکھی، حیات خردی کے لیے  
بہت ساموا و جمع کیا اور سوانح عمری کے چند اجزاء ترتیب نہ لیے جو میخ الدین  
کی تباود کے اخیر عہد ۱۹۴۹ء تک خرف کے حالات ہیں۔ افسوس فضانے  
اتی ہملت نہ دی کہ یہ غلبہ اثاثان ملی متصوبہ مولانا کے ہاتھوں سر انجام پا چالا۔  
یکم نومبر ۱۹۶۱ء کو سہ پہر کے وقت پچھر سرہنگ کی عمر میں چند روزہ علاالت کے بعد  
آن کا انتقال ہو گیا۔

مولانا آنکھیل جاتے لے پڑھ کے آن معدوفے چند مردوں میں سے جس جن کا  
نام شہرت عام جاہل کر بچا ہوا اور کسی تعارف کا مصالح نہیں ہوا۔ وہ تشریف دو نوں بدا  
مک کے چند بترن ایں قلم میں شمار ہوتے تھے۔ بچوں کے لیے انکی تصنیفت کی  
ہوا اور سیات کا سلسلہ آج تک بے شل مانجا تاہم، اور آن کی اخلاقی اور پیغمبر نبی  
قبولیت عالمہ جاہل کر چکی ہیں، اور عمر گھر پریلی ہوئی ہیں۔

خاص تعریف کی۔ مرثیہ کا ایک بہت پسند تھا جسے کئی کئی دفعہ پڑھ کر سنایا۔  
کشکان قادہ در امداد آں صحراء بنزیر ہمچو صور تھا کہ درد بیباۓ اندر باقاعدہ  
ایک مرتبہ فرماتے تھے کہ ”امیر کے کلام میں صنایع بدایع بہت ہیں۔ اس میں شجہ نہیں  
کہ ان تخلفات سے دوسروں کی شاعری پر برا اثر پڑ جاتا ہے، لیکن خرد کے یہاں اکثر  
اسخدر بے تخلف اور بازمہ ہیں کہ آن کی وجہ سے لطف شاعری بڑھ جاتا ہے“ عمال کے

طوب پر قرآن الشعین سے یہ شعر پڑھا اور کئی دفعہ دہرا�ا۔

آبُ رازِ تاج و قبا دُکَہ تا بکر تا بہ گھوٹا بُسرہ (عنبر)  
قرآن الشعین کی تغید جو منسوی مذکور کے ساتھ اس وقت ناظرین کی خدمت میں  
پیش ہو مولانا عبدالعزیز مرحوم کی انحرافی تصنیف ہے۔ اس کے لکھنے میں مولانا نے پویا  
جانکا ہی سے کام لیا ہے۔ آن کی تحریر ملیں اور غالباً آردو کا بہترین منوہ ہوتی ہے۔  
زبان شستہ اور خجالات سنجھے ہوئے ہوتے ہیں۔ طول کلام سے وہ ہمیشہ بچتے ہیں  
لیکن اختصار کے ساتھ کرنے کے قابل صنی باتیں ہوتی ہیں وہ سب بیان کر دیتے ہیں  
یہ سب خوبیاں اس تغید میں موجود ہیں جو ناظرین کے سامنے ہیں۔

اس تغید کے بعد قرآن الشعین پر کسی غریزت بصرہ کی گنجائش نہیں ہے۔ البتہ  
اس منسوی کے متعلق بعض ضمناً چند متفرق امور بیان کیئے جاتے ہیں جن سے یا تو  
تغید کے بعض ضروری نکات کی توضیح دیتے ہوئے مقصود ہیں یا اس منسوی کے بعض تاریخی  
پہلوؤں پر روشنی ڈالنا مرکوز ہے۔

پوئے طور پر اعتراف خاص اور انہا رشکری کی متحقی ہیں۔ انہوں نے ابتداء یہ علیٰ کام، فخر نہ کرتا اور شدید علم و فن فراہم جانی تھی اسی صاحب بہاد رانزیر سکریٹری ہرستہ المعلوم کی ذرا شیش سے مخلصہ از تعلمات کی بنیا پر قبول فرمایا تھا۔ آغاز کار کے بعد مولانا کو اس مشغلو سے ایسا عشق پیدا ہو گیا تھا کہ اختریک و اسی میں منہج ہے۔

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ فرمائیشی کام (خواہ اس کی کوئی نوعیت ہو) لوگوں پر بارہوتا ہے لیکن مولنا کی حالت اس کے باکل برعکس تھی۔ آن کے شفعت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اکثر ایام علات میں بھی وہ بستر پر لیٹے یا لیٹے کچھ خسرہ کا کام کرتے ہستے تھے۔ سدل اخسرہ میں انہوں نے اپنا تمام تھی و قت بیغیر کسی قسم کا معاون قبول کیے صرف کیا، اور جب یہ خیال کیا جاتا ہے کہ دنیا میں بہت کم لوگ ایسا استغفار کا سکتو ہیں تو مولنا کا ایسا خاص طور پر جائے دل میں اُن کی دعوت پیدا کر دیتا ہے۔

راقم آشم کو کوئی دفعہ "خسرہ" کے سلسلے میں مولنا مر جوم کی خدمت میں چاہرہ نہیں کا اتفاق ہوا۔ آن سے ملکر سچی روحانی خوشی ہوتی تھی اور آن کے بزرگانہ اخلاق اور علم و فضل کا دل پر گمراہ رہتا تھا۔ خسرہ کے ساتھ تعلق خاطر بہت بڑھ گیا تھا۔ خسرہ میں کلام نہایت ذوق و شوق کے ساتھ نہایت تھے۔ ایک مرتبہ فرماتے تھے "خسرہ عجیب دغیب شخص تھے" جیسے کہ اس سے پہلے ہم انہیں اتنا بڑا نہ جانتے تھے، لیکن اب جو تفصیل کے ساتھ آن کے کلام کو دیکھنے کا منیق ملا تو معلوم ہوا کہ وہ یہ کیا تھے؟ ایک دفعہ وسط الیخوتہ سے "خان شہید" کے درشی کے کچھ بذاتے اور اس بے شل تسبیح بندگی

فی الحیت مخس اس نام کا ابیع ہے جو مقدمین کے مقابلہ میں تاخیر پر تاریخی خشی کے  
خششہ علیکیا جاتا ہے۔

اس بحث کو زیادہ پھیلانے کا حق نہیں ہے۔ قران الحمدین جو بڑی مندوں  
میں سب سے پہلی طبعزاد منوی ہے اور جو خسے سے دس بارہ برس پہلے لکھی گئی تھی،  
اس وقت ہٹائے سائے موجود ہے۔ یہ منوی فارسی لزیخ میں اپنا جواب نہیں لکھتی اور اُن  
نگ میں بالکل اونکی کتاب ہے۔ اس منوی کے لیے خرد کے سائے کوئی منوہ موجود  
نہ تھا، اور ہٹائے علم میں خرم کے بعد اس کا جواب نہیں لکھا گی۔ اگر لکھی گئی ہے تو وہ پہا  
ہے جسے کوئی نہیں جانتا۔

۱۵ نیزہ ایک بچوں کی منوی و صفت بخالا "لکھی ہو جس کی صفت نگاری کا الزام کیا ہو جو باشجوختہ کا ابیع ہے۔  
لیکن منوہی قوان الحمدین کے جواب میں نہیں لکھی ہے اور تجزیہ صفت نگاری کے خرد کی منوی کے ساتھ اسی کوئی  
مشابہت پائی جاتی ہے۔ شدائد کی تعریف میں نیزہ بھی پند اشاستھے ہے جو بزرگ دلچسپی نہ لڑائیں جو ذل کو جائیں؛  
ذلتی بل کمان دل نیزہ ہے بہرگوشہ دروچہ گھستے ہے نہ امیر اوجوں میں کن کارہ کے پھکانش کسی میدان میں فرار  
کیا اس کشمکش والی ہماستہ ہے یہ طمع اور زل ایسا ہے اگر سربت بندہ رہ سیمیں نیارہ اس کمان تھا کشیدن  
ہماستہ اس کمان اس کمان ہے وی ہرگز شدائد نہ کرایہ دار امیر امن ایسا ہے کہ طوقان پاشنی لیکان است  
بود پچھلے کارہ آپ جایش ہے رفعیں و دہا دل کوئی گزین پنگ سکتے خالی کر کت برکت نہ مردم پوچوال  
از ان لذت بچک فخر روازہ کہ بندہ باد پانش دلائیں شیوه اور ہزار خاک جو نہیں و لیکن ایں بندہ دل کے گویند  
بود پیر کمن سالیں نیزہ یا سامت ہے زشویں آپ جائز نیزہ ہے عاصی از ظاہر نیزہ ہے بیرون پیر و ہم براست مشیدا  
بودیں آور دلشیں پسندی ہے بیجنیں کوئی دلشیں کہ کنہ بھی بھر اکنہ اکنہ اترپ ہے راشدہ ست دلباور خویش از پوپ  
بیانہ مارنے آشتہ ۳ ۴ نندہ ہرمہ بیانہ اشت پیاء گداش تیارا بیل دندا دہ میان خود بست بیاد ۱۶  
داد معلم دیسا کرہ مگر اڑھ معلم تجھے اور شت صبا کہ پرستش غیر حنیس ہے پرندہ ہر لطف ہو دل کے ہر لبیہ  
غیر ملام پر جایش دیندہ کے ایش از شکمہ کشندہ بود اور ایک تاریخی دددہ بانہ زاراں پائے چوہیں  
سک پائیتے بارا و گل نہستہ دل پاپیں بستی نہوں ہے ازان رسیا بارہ کر کر کھلکھلتہ کو دیسا اگر قدرتہ چوب

خرف نے جس قد مشنویاں لکھی ہیں ان کی دو جدید اگارہ قسمیں قرار دی جا سکتی ہیں  
اول دہ مشنویاں جو اتابا اما لکھی گئی ہیں۔ دوم دہ مشنویاں جو طبع زاد ہیں۔ پہلی قسم میں  
خمسہ کی پانچوں مشنویاں ہیں جن میں خمسہ نظامی کا تجیخ کیا ہے۔ دوسری قسم میں تحد  
چھوٹی چھوٹی مشنویاں اور قرآن اللعین، عشیقہ، زپھر، اور تعلقات مدد اغلیں ہیں۔

مثنوی خواری میں خرسونے جا بجا لئے آپ کو نظامی کا شج تباہیا ہے۔ اتنے  
کی دو خیتیں ہیں جن میں ترق کرا ضروری ہے۔ ایک اتباع دہ ہو جنکے میں کیا ہے۔  
یعنی نظامی کی پانچوں مشویوں کے جواب لکھے ہیں۔ دوسرا اتباع اس سے باکھ جدا  
ہو جو محض نامی خیتی سے اُن پر عالیہ ہوتا ہے۔ ارتعاشت تہذن کے دوسرے شعبوں  
کی طرح لاریچر کی تاریخ میں ہر چیز آنے والا پڑھنے والوں کا پیر دہوتا ہے۔ اس  
لحاظ سے متوی میں خرد نظامی کے ایسے ہی تجیخ ہیں جیسے نظامی فردوسی کے یافروہی  
دقیقی کے تجیخ تھے۔ اس اتباع سے خرد کی شخصیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ مثنوی  
خواری میں اُن کی ذاتی خصوصیات کافی طور پر نیایاں ہیں اور غور کرنے سے صاف تقریب  
آجائی ہیں اور اُن کی شاعری کو نظامی (یا کسی دوسرے متوی خواری سے اسی طرح) میں  
ٹوپ رکھا نہ کر دیتی ہیں جس طرح نظامی کی خصوصیات اُن کی شاعری کو فردوسی یا سعدی  
سے جدا کرتی ہیں۔ یہ خصوصیات خرد کی طبع زاد مشویوں میں بدروجہ خایت غالب  
ہیں۔ اسی وجہ سے طبع زاد مشویوں کے متعلق یہ کہنا بیجا نہ ہو گا کہ یہاں پر ان کا آتابع

سلطان محمد (سلطان شہید) کے غزوہات درج ہیں۔ غرة الکمال میں جلال الدین خلجی کی  
فتحات کی تاریخ ہے۔

چھوٹی مشنیوں کو بھی اگر شمار کیا جائے تو محمد بنی سے لے کر خاندانِ تغلقی کے  
آغاز تک تقریباً بچاس برس کی ہندستان کی مسلسل تاریخ امیر خسرو کی مشنیوں تک  
مرتب ہو سکتی ہے جو سندھ اور اعشار کے حاظے سے اس عہد کے متعلق قطعاً ہے مثلہ:-  
یہ مشنیوں میں اپنے ایام میں تصنیف ہوئی ہیں جب کہ وہ واقعات پیش آئے جو ان مشنیوں  
میں درج ہیں اور بیشتر واقعات خود خسرو کی چشم دیتے ہیں جن کے دربارِ دہلی سے ذاتی  
اور خاندانی تعلقات ابتداء ہی سے استدراگ مرے تھے۔

قرآن التعدین میں جو واقعات درج ہیں وہ تمام خسرو کے چشم دیتے ہیں جس دفعے  
کی قیادہ کا شکر دہلی سے چلا ہے خسرو بھی اُس کے ہمراہ تھے اور بابا دربیئے کی ملاقات  
وقت بھی وہ موجود تھے۔

مولانا اسماعیل علیب روم نے بدایوں کی طرح خسرو کے ایک قصیدے تو کیا  
اویسا ناصر الدین کی ملاقات کے وقت خسرو کی موجودگی کا قیاس کیا ہے۔ یہ قیاس باکل صحیح  
ہے اور اس کے متعلق خسرو کے دوسرے بیانات صراحت کے ساتھ موجود ہیں۔  
دیوان غرة الکمال میں اپنے جانی تاج الدین کے نام ایک خط ہے جس میں انہوں نے  
شکر شاہی کے ساتھ دہلی سے روانہ ہونے اور اپنے آؤ دھپنچہ کے مفصل حالات بیان  
کیے ہیں۔ اعجاز خسروی میں ایک اور خط ہے جس میں کیتاباً اور ناصر الدین محسنوں کی

ہم یاں محصر طور پر خسر کی طبعزاد شنوں کی خصوصیات بیان کرنا چاہئے ہے  
اور اسی بحث کے ضمن میں قران الشعین پر بال تھیس نظردا لینے۔ اس کو پڑھتے  
وقت یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان خصوصیات میں سے بعض جد اجبرا دوسرا شاعر و  
کے بیان بھی پائی جاتی ہیں، لیکن ان کا اجتماع جس طرح خسر کے بیان ہوا ہے دوسری  
گلہ نہیں ہے۔

سب سے پہلی خصوصیت خسر کی طبعزاد شنوں کی یہ ہے کہ انہیں ساتھا ماریخی شنوں میں  
ہیں۔ ان شنوں کی بنیاد واقعات پر ہے۔ محسن شاعر انہیں احوال آفرینی پر نہیں ہے۔ عشق  
خون و عشق کی ایک سچی اور در دنگ اسٹان ہے جس میں محمد علائی اوڑا بجد کے مستند  
ماریخی حالات دیج ہیں۔ نہ پہر میں علاء الدین کے رنگے جاتین قطب الدین سارش  
کی تخت شنی کے بعد کے مفصل واقعات ہیں جو اس عمد کی کسی دوسری تاریخ میں نہیں ملے گے  
تعلقاً مدد میں خلبیوں کی بربادی اور تعلقوں کی سریر آرائی کی پوری داستان ہے۔  
و سط الکیوہ میں بلبن کے حمد کی شنوں میں جن ہیں طفل پر فوج کشی اور بلبن کے بڑے بڑے

(فقرہ نوٹ صفو،) بلے دوسرے اوس بیان

نشست چوں دوسرے ششم فرہاد

قرآن الشعین میں صفت کشتی کے اشارہ صفحہ ۲۰، تاصفحہ ۱۷ کو ان اشارے مقابلہ کر کے دیکھو زمین آسمان کا  
نشرتی نظر آئے گا۔ .... ہندوستان میں کشتی سال کی لڑکی سے بنائی جاتی ہے۔ اس کو ضرر  
کرنے والی سکے ساتھیان کی ہوتی، اونچھا کامیل کے از سال خاتم۔ گشت کیماد بده سال ارت۔ اس کے  
مقابلہ یہ کاشڑی ہے بود پر بھن سالیش نیست ہے زشرتی آپ بانش نہیں کیا۔ اس شعر میں صفع اولی اور  
ضرر نہیں کوئی نہیں، بلکہ قوشیں ایسا طاوہ ایسیں سال کا لفظ بالکل ہیرتی معلوم ہوتا ہے وہ لفاظ غور و نیت کیان  
خر و کشر میں اس لفظ سے پیدا ہو گئی ہے جس کے لفظ نے باتی کو مدد کر گردان کیا تھا۔ اس کا ذکر اگر کہ آہر

آخرین رو فراق کا افکار اور عزیزوں دوستوں اور دارالسلطنت کی میزید

یک از عزم دریت چانم	کتن بلب آمہت جامن
شہمن دل نغم نوازی	بیاد تو درخیال بازی
دل سوخته چون پانگٹہ	صلبے در دن داع گشتہ
در شے و ہزار آوجان ز	لہے و ہزار تیر دل دوز
دل فت و تن بھاگ مانہہ	جان بر شریت ہلاک مانہہ
با آں کے ازیں قلایت خوش	یا سے قوس اند نعمودش
از حالت من را رز دست	ماش شدہ بمح من بست
با من بیوانست شب در دن	دل سوختہ راقفاعت آمنہ
لے با در ساند از تو بیم	
کو آں بوقا بهم شستن	دل رطب دشاطابستن
گرد اولن قرآن غم چوں نوش	از دسیج دہن بکلمہ کو ش
گاہے بیدیہ دل آویز	ستن گہے بخانم تیز
گاہے غسلے جواب گفتہ	گاہے سخن شراب گفتہ
گر جام نشا طذوش کردن	گر خود تر بکوش کردن
گر کردن گزشتہ بتار	گاہے بطوران حوض سلطان
ہرب مزمودے در شے	غم را بد و چشم آب خورف

ملاقات اور اس موقع کے متعلق اپنے ذاتی حالات لکھے ہیں۔ چونکہ ان دونوں خطوط  
کا قرآن الشعین سے براہ راست تعلق ہے اور بعض جزئیات پر ان سے روشنی پر  
ہر اس لیے ان دونوں خطوط سے ضروری مقامات نقل کئے جاتے ہیں۔

## تلج الدین زاہد کے نام

(راز غفرة الکمال)

خوانند ز من خراب یمنه خسر و نک کہ بندہ گمینہ  
می گوید و می نہ شغنا ک چوں قطہ اشکشے بچاں  
کا نزد گلگت تم از برت دو ر ق محروم شدم چوسای از نور  
بر عزم سفر عنان کش دم خوبیه ز وید حکام کشادم  
پا شکر شاہ کو توح بر گوچ در گری عی شدم ہر گوچ  
تا بعد دو ماہ از رو دو ر آمد با و د سپاہ منصو  
سلطان نظرے ملخت بکت د و اقطع اود د بخان م داد  
شد شہزاد د ع جوا لخان شد ہر اب د نوا لخان  
با آں کندہ شتم صبوری افواہ سکون تم ضروری  
اس کے بعد شہزادہ کی تصریحت اور عکس امتیاز الدین علی بن ایکب  
(حاکم خان) کی توجیات کا ذکر ہے۔  
ہرم لفڑے تبریت ف اذ پیغم کرم بخار حسرہ

چوں ہنگ پذیر شد عمالت صفت بود آن نسب جالت

یک بیت زگفتہ نظامی تفصیل کنم اندر یہ نامی

کارا شش کروںی زعیمی خسارہ تھے را کند ریش

یہ خط سترہ شنبہ ۱۴ ارجب شمسیہ کا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اٹکڑا بی وہ  
میمنے کے سفر کے بعد اور دعویٰ پنجا جس وقت باشاہ پتے بابے مل کر دہنی کو واپس  
ہوا ہے، بر سات کا موسم تھا، اور دعویٰ پنجنے پر اغلب اپنے بھائی کے نام ان کا یہ  
پہلا خط ہے۔ خسر و محبت والفت کا مجسوس تک قدرت نے اپنی درود سوز کی غیر معمولی  
معدار عطا فرمائی تھی۔ عزیز دل اور دلن کی محبت نے اپنی نیادہ دن اور دعویٰ پیش  
ہئے دیا اور اس خط کے لئے سے تین چار میںے بعد ہی وہ اور دھے سے رد انتہا ہو کر  
ذوق القعدہ شمسیہ میں دہلی پہنچ گئے۔ اس کی تفصیل آگے آیگی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ..... بِحُمْمِ الْمَلَكَةِ وَالدِّينِ

(از ایجاد خسر و می رسالہ نقاش)

دوستدار یگانہ خسر و سلطانی ..... براں لے لور .....  
تصور می گرداند ک ..... خداوند ہمک طوک الشرق و قطب ایمان ہمک  
اختیار الحجۃ الدین ..... علی ایک سلطانی ..... از اوج اعلیٰ بچشم حادت  
و رکا پر بندہ نافرست دیکن دل بندہ کہ از تناہی کی افتاب فرات نہ ہوئے

شب و زکنم زاده جانوز زین گوند بود شب مراردن  
 یک شب من دل چران پوشی جانے بهزاره لاغ در پیش  
 بود عیم هم گفت گویت هم محمد نم کے جز آزادیت  
 گفتم که ازین اسیر بدیاد یاد آیدت یانی دیت یاد  
 تماحال بداینم که چونم وزد و دیده چگونه غرق خونم  
 روشن گندت زبان خامه حال من ازین فراق نامه  
 ماه ربی شب ریشه به یک هفده حساب فقر برداز  
 تاریخ زیارتگاه کنم یاد بر شصده هفت بخشش  
 خدا را بشیز زابر تاریک بازنده بطریه باش باریک  
 میں بشنگال وقت براں خیمه زده ابر را سوار ایں  
 بکشاده بیت الاعداد اکام برد و دهل خروش بام  
 می گفت ترا نه ابر سرست بود آب بر قص قبرق محبت  
 بار ایں بھوال بطریه سازی قطره بنیز بکفت بازی  
 گریز زمیں دزاب رحم یاد بیرون و درون غایم باز  
 تا وقت سحر قلم در آگشت ور تاریکی همی زده مشت  
 چوں نیست تکفه بدر دم در نامه تکفه نکرد دم  
 صنعت بسخن بگروم آغاز تا قصد غاند از غرض باز

عمرات می گشند.

نگاهه ذات منور شمس الدین بسرور اهدالی ویم الدین چوں آن قاب  
 قیامت بر سر این فرهاد طلعت لشکش تیس الطافه از گرمی آن هم بر خود  
 بسوختم د خونم از حرارت روی بیرون چوشیده از احراق طاقت آن شتم  
 که سوت او تو اعم دیده من به اچشم بجاش تیز کردم آب رشمن گشت.  
 آب رشمن گرد و چویی خوشیده خاصه نور شیده کیش خان بودند  
 دیدم که از عجزت هوله هندستان آس پشم برآب خود نماده بود بلکه آن قاب  
 مرآ بدید و از جای خود برفت بجهل بیار بجا لیش آوردم لمحه بکاه  
 از دوران وز کار در میان آورده که شیوه آبایی علوی و احاجات سخا نیست  
 که انباء عبس اخوان انس اچوں بنات النش از هدیگر متفرق و متزب  
 می دارد قدرے از قدر اقدار خوشین نیان حال لا بلان المعاان میان  
 هر چیز پوشیده تکشی کرد که در چه ازانچه بود عالی شده بود او از برآور  
 دولت خوش آلتسمس لایخنی فی کل همکان گشته رفعه الله فی  
 مشارق الارض و مغاربها هر کیا از اصحاب رایا دکر نه علی العموم  
 می کرده علی الخصوص آس پشم شاقب.

بگری گفت که آمد بے تاره پشم  
 تاره که مرآباید آس پشم نیام

دوستان فرده ذره مشده است. نه در آسمان است فی در زمین.

.... هنر و آن ضمیر متنیزی گرداند که اند را پسچ سلطان شرق اسلام را  
والدینیا... از مقام محمود چون بیرون اطمین بر عزم کشوت کلیتی زنان را به قلعه  
گردید و با قلعه آوده در رسیده اهل رایش را پسر و دخون و از بیج سرطان  
رویت نمود.... دازین حاب سایه غایت پروردگار جهانگیر شرق منصب  
مفرزالدین و الدین کیقاد.... بچرخور شیداب ظل الہی را هم بر لپا  
ذکور چون آفتاب و رغدان ماهی مستقیم گردانید.

آن چند کنکروه کر قبیدنش زلزله در پارارکان رگ

لرزه بیرق زینتیزرا گوئی اتش در نیسان رگ

پائے در گلیان ندخل آسمان گردکانه در چشم گردان رگ

روز اول این و بجز اخر بوج توجه اگرچه آئینه آب ریمان بود مولیعه نمودند.

من الجهنمیان بینهای بر نوح لا یبینان. روز و گل قران السعدین انجام

نیزین گردشند و ران اارزانی داشتند و برهان مجمع الشمس و العمر عالی

مهرین دمین گردانیدند شبیه فیست که با استطاعتی مینهادید ار قیمت آن

بود. و قیامت این بود که رویت آنرت هم طبقی اوی د رحاب آمد. گریوم النذر

بود گذاشتن و آسمان نفت آیت اذالکوا کم انتشرت با همیم جاریه نوشگان به

نهیات و خبات می نگاشتند و جمهور خلائق بین باعثه در اس محشر شرکرده در اس

پھو ترہ نابشی کہ در فعت سر چکر غلک می سانید پرسید پر سید تاکشی  
 دا پر لب آب بر کن راید اتنا یاں بیتا نند۔ تاگر اتنا کے بر رفے آب آئی  
 کہ اشافی اتنا کے گزشتہ بر آب خوش باز اور و دیشترے راندن کشی ازرا  
 آن سمجھ علا بود۔ چون ملتے برآمد و بعد از زمانے چوں ستارہ مقصود بر نیاد  
 می گفت ۵

چکونہ راغم کشی ستارہ پیدا نیت  
 مگر ستارہ نہ نہ شد بر پیدا نہ من  
 از هنگام علمیع آفتاب تازہ وال نهار بر گراند نہ سار آس مردم دیده  
 را چشم می داشت داز کو اک پرداد عکسے ہم در آب نمی دیده ۶  
 آکے تو ان ستارہ پیدا نہ رہو

بر رفے من برق از هم بر قت غلام روشن می کرد دو دعا نیں من و معاينة می گفت ۷  
 من کہ ششم ہجت نہ پرشتم از صبور  
 دوقی آن دست نہ نہ جو تیار و پر

بعد از انتظار بسیار بندہ را دفع کر دو آیت العوچی بر خواند و  
 دیوان خاص کلفٹش از شرد و شعرے سخن می گوید یاد گار بحاتب پیرد، و خود  
 بقعد دلت رسانید، و نادیدن آن عزیز را بر تقدیر خدا کے طیم جواز کرد۔  
 والثمس بجزی مستقر لھاذلک نقل بزر العزیز العلیم، بندہ پیکر

آن وزیر وقت خوب مقام خویش بازگشت.

روز دیگر بیوک اشیر الدین محمد حماده از بیان که اشیر وقت فرمانده  
ای سونقه ظاهر شد بود نوشتند اور آب زدم و گذاشتم گذار اگر دم  
حاسه که این خاکه از آب بگذشت سر ایمده دارد در چهلے شکم معلق دین  
السماء و آواره رضی می رفت تا باشیر رسید چون با این محیط آتش طبیعت  
گرم هنگام نماز ختن نبود بتجبع می گفت ه

ایس توئی یا بخواب می نینم  
که بشب آفتاب می بیسم

شمار وزیر سید ابراهیم عزیز شب را بر وزیر و وزیر ارشاد را در داشد  
محست روز سی کاید بشب بدی غریب  
پس از هر اشب سه زار روز جدای  
الغرض دز سوم هم از بادا دمک لآ فاق شمس الدین غرفت کشته گردید  
بنده خسر و که قایم مقام تیرست را کشته باعامت بندگ راست بیتا داد  
کرد پنجم خیال لای ریمن کشته را  
آفتابے بود کان بیشه نریایی لای

شک نیست که آن فیض جوں میج از بحر بالا تر بود بلکه از بحر می گزشت و بحر را  
که خزان گذار چودا و سیز جو داد غیرت بحاصل می آمد فی الحال ترددیک

موسم باران بود و شمعه خورشید با سرطان بهشتمی در آمد و سرطان منطبق آبی  
 گشت. درین باران و باران میں چون آپ سر و بجانب آدمیان را کردند  
 ایرانی بار و من می شوم از نیای عجده چون کنم دل بخیں وقت ولد ای عجده  
 ایرانی باران قمنی یا رشاده بولعه من اگر کن ای پر عجده ای عجده  
 باران آیت از لذت ام من الشعاع عما و دیگن بندی خواهد داد و اضطره همی  
 عین کوچک جانیه بر عصینه آپ مسلسل داش و افتش عی کرد و بسیزه بخط تفسیر  
 لخچی و همچنان و بنا آن بر تخته خاک ثبت می فرمود، دل آپ پیر این خط مسلسل بزره  
 جدول بجزئی می خودد همانا لکھاری کیشید با خدا آب رساد بدان  
 ترکش خوبی بزره و سله پاک نشد

مردم ششم از شریع فراقی و ساس شیعه میرا وید و ابرچون هوا خواهی  
 می گردیست پاے مرکم در آپ چشمای نظری، در بر قوں سخنگان می خدید  
 چکونه بر ق نخند که زال سنگ اند از  
 جای شیشه گری را کشاده کرد و دکان

تماطرات از عربات من عبارتی می نمود، و بار قدر بر ق از احراق من هجتی.....  
 تا این طرق ای خراب از مهوره آوده آمد تا این قته خسرا بد ای جای  
 رفع رفع کرد فی الغرہ من شهر حجۃ المرجب عظیم اللہ توحید بسننه  
 سیع قرائین و ستمائیه استخار طره ازان و امداد و ای آن کلم شباب

و غلپ بے سکون ازاں میاثق بثاق آمد.....  
 تماست دز دیں تھیرمی بودم کہ یاربِ کو محلہ شمسی آس نجم علاج پشم  
 آمدی نورِ اعلیٰ نورِ بوقت۔

رہنگر دیگر بد رہنگرِ حملت از خصیفِ مشرق باوج ارتقاء وجہت افراہ  
 دادا اعلامِ اعلیٰ بر جست؟ ارالدگابِ جلال منزلِ بمنزل بر طریقِ سیحان السیر  
 گشت که دہیع منزلِ اس نجم مقابلہ سعادتِ میسر گشت کہ سوچی شمس اشیروہ  
 بر رٹے آب آورتے ہے۔

سوہنے کے بینہ ادم آخوند کے  
 دین خدمت تو برشے آب آرچشم

هم در اشناز راه مخدوم بندہ بمنزلت اطیاع اُود دشمن دست بوسی  
 یافت بندہ کچوں عطار و در شعلع آں آفتاب ست توانست کہ بجانہ دخویش  
 را جس شود فقر و رت باستفاست آں طرف بخدا و ملک بے عشاں بھلپاں  
 ولایت بر موافق رکاب فرقہ سائے اعلیٰ منطقہ جوزا بریان بست و دنیل  
 غلیل ہمے ہمایوں پھر کفر طاہر سایت شین وست، طیارا نمود۔ و بندہ را  
 کہ بیبل حدیقتہ حدادست باز گردانید۔ پاشارت رلے معا راضیا سے ازان اصل  
 کو کہہ اصحاب لکھر نقل صدری اضیاء سے افادہ و بنظمت ہندوستان کے قلمیں  
 زحلست ہیو طاکر دہ مشد۔

شہزادہ سلطان محمد سلطان شہید کے دربار سے تعلق ہو گیا اور اس کے ہمراہ پانچ برس تک ملائیں ہے۔ شہزادہ نہ کوئی شہادت کے بعد کوئی دوسال گوشہ نشینی میں گذاتے اب اس موقع پر جب دہلی اور لکھنؤتی کے لشکر اودھ میں سے تو برسوں کے پھر ہوتے دوست آپس میں غلکیر ہو ہے۔ اس دران میں شمس الدین بیر کا قرب سلطان محمود کے یہاں بہت کچھ بڑا گیا تھا۔ سلطان محمود نے جس وقت بارگاہ کو پاس (جولٹ) کر کیا تھا کے ہر اول کا پہ سال ارتھا، پنجام بھی ہر تو شمس الدین بیر کو اپنے متعین کیا تھا۔

قرآن السعدین میں اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے۔

یعنی زدن مشرق از آنسوی آب      یعنی بزوں آخت چوں آفتاب  
 جست سوے گلزار دیا میم      ہر چیز گویند گویہ میتم  
 گرخن از صلح بود یا برد      کم نکند حیچ زیر فے مرد  
 دید کہ کس نیت زبرنا و پیر      در خور ایں کارچوں شمس دیر  
 یہ امر باد رکنا چاہئے کہ خرد کے معاصر میں شمس دیر کا مشہور ادبی اور شرایٹیہ  
 ہوتا تھا۔ چنانچہ اس موقع پر خوستے وقت شمس دیر نے اپنے عزیز دوست کو اپنادیوان  
 بطور یادگار دیا ہے کیونکہ منتخب التواریخ میں شمس دیر کا کچھ کلام عنوانہ تدرج کیا ہے۔  
 (دیکھو صفحہ ۷۹۰ منتخب التواریخ مطبوعہ نوکشور)

دوسری خصوصیت خرد کی طبعزاد مثنویوں کی یہ ہے کہ ان میں اقتیت

۴۰

سیز بخاری احوال جا ری دارد، و اخبار متواتر اک موجب علم اپنی ست  
چون کتابی که از بالا آید فرد فرستد، و از در پر محبت قصداً فرد نگزارد، اینج  
اون فعل بعثتہ علیاً مدح باد۔ آئین۔

یہ خط قران السعدین کے حملہ اقمعہ سے تعلق رکھتا ہے۔ مضمون سے ایسا  
معلوم ہوا ہو کہ کیقاڈا اور محمود کی ملاقات کے موقع پر مکتوب الیہ کے آئے کی وجہ  
تمی لیکن وہ گھسی وجہ سے دہاں نہیں پہنچ سکا۔ یہ خط ایکم جب ششمہ اور پہلے خط آخر  
پندرہ روز پہلے کالکھا ہوا ہو جس میں خروف خاص طور پر اپنے دوستوں شمس الدین  
دیر اور قاضی اشیر الدین سے ملاقات کے واقعات بیان کیے گئے۔

نماکے مردے کے بعد جس وقت خرد کامک چھوڑ کے یہاں تعلق ہوا ہو ان دونوں  
سے اسی زمانے میں وساز تعلقات پیدا ہوئے تھے شمس الدین اور اشیر الدین سلطان  
ناصر الدین (بغرا خاں) کے مصاحب تھے اور اکثر اس کے ہمراہ ملک چھوڑ کے یہاں  
جو سلطان نہ کوکا چھاڑا و بجائی تھا آتے اور شعرو بنی میں خروں کے حریف محلہ بنتے  
تھے۔ اس کے بعد جب خروف سلطان ناصر الدین کو میلہ ماریت اختیار کی تو دو دنوں  
سے تعلقات اور زیادہ ہو گئے جس وقت نیم طغیل کے بعد سلطان میمن نے بغرا خاں  
کو لکھنوتی (سنجک)، کاٹکار مقرر کیا تو خروں اور اشیر الدین اور شمس الدین شاہزادہ نہ کو  
کو ہمراہ تھے۔ وطن اور ستر نیروں کی محبت میں خروں تو دہلی پہنچ گئے، لیکن آنکے  
دو نوں دوست شاہزادہ نہ کو کسے ساتھ لکھنوتی رہ گئے۔ خرد کا دہلی پہنچنے کے بعد

بلبن کے انتقال اور اپنے بیٹے کیقاد کی تخت نشینی کی خبر کر اور اپنے آپ کو تختہ ہلی  
کا وارثت حصہ سمجھ کر مہندوستان پر شکر کرنی کرتا ہے۔ باپ کی لشکر کشی کی جھرست نکرنا یا بی  
اپنی فوج لیکر دہلی سے بڑھتا ہے۔ شہزادہ کے قریب سروجندی کے کناروں پر دو نوں لشکر  
صف اراہوتے ہیں لیکن یامنہ و پیام کے بعد صلح ہو جاتی ہے اور باپ بیٹے اگر  
ملا اور اسے اپنے ہاتھ سے تخت پر چاہ دیتا ہے۔ یہ بظاہر کوئی اہم یا مہتمم باشان و آفیں  
ہے، لیکن شاعر کی سحر کاری و گیو، مواد کی کمی اور داقد کی قلیل النتاجی کو وصف بخواری  
کے پروردے میں اس طرح چھپا یا ہو کر قصہ کی بنیگی کا احساس تک نہیں ہوتا۔

جس حیر کو خسر نہ وصف بخواری کے لفظ سے تعبیر کیا ہو وہ حقیقت میں وقوع  
خواری ہو جس کی طرف تم نے اور پر اشارہ کیا ہے۔ انتخابِ جزئیات اور تفصیل کو اُنستہ یہ  
وہ نوں اجزاء وصف بخواری کی جان ہیں اور فارسی میں اس منوی سے بڑھ کر اس کیسے  
موجود ہوں۔

جن وقت ناصر الدین کی فوج کشی کی اطلاع دہلی پہنچتی ہے، سردی کا موسم ہے، کیقاد  
دار شلطنت سے شکار کیلے باہر آتا اور فوج کا معاونہ کرتا ہے اور صدر کلوکھری پہنچ جاتا  
ہے اور وہاں بینِ شاہی ممتاز ہے۔ اس نے استان کے ابتدائی واقعات تھے، لیکن یہ  
پہنچتے ہوئے منوی کا پڑھنے والا دارالسلطنت کی سیر کر کچا ہے۔ اسے موسم کی پوری کیفیت  
علوم ہو چکی ہے، بادشاہ کے جلوس اور شکار گاہ کا نظارہ دیکھ کچا ہے اور ریکلے بادشاہ  
کی حضن نشاط کا پورا سین اس کی آنکھوں میں پھر گیا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہی جہنا کر قریب

کا سرہستہ کمال انتیاڑ کے ساتھ برقرار رکھا گیا ہے۔ امیر دو اسٹان کو اس طرح بنا کرتے ہیں کہ شاعری کے ساتھ میں حقیقت ہمیشہ غایب نظر آتی ہے اس خصوصیت کا خود اپنیں بھی پورا احساس تھا اور اس کی طرف انہوں نے فخر کے طور پر جا بجا اتنا و کیا ہے۔

اس خصوصیت کے دو پہلو ہیں اول یہ کہ واقعات صحت کے ساتھ بیان کیئے جائیں، دوسرا یہ کہ بیانِ اتفاقات میں انتخابِ جزئیات اور تفصیل کو اونٹ پکار مل دستکاہ ہے۔ خسرہ کی منوی نگاری میں یہ دو نوں پہلو بد جربہ اتم پاپے جاتے ہیں۔ آن کی معلومات علمی غیر معمولی ہیں اور ان معلومات سے شاعر از مصوری میں پوری طور سے کام لینا آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک طرف تو شاعر از مصور کاری کے باوجود ان کا کلام حقیقت سے متجاذر نہیں ہوتا اور دوسری طرف اس میں تو تمام جزئیات موجود ہوتے ہیں جو شاعر از مصوری میں تصویر کرنی کے خطوط اور رنگ آمیزی کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

پہلی خصوصیت اور دوسری خصوصیت کو اجتیح کی وجہ سے خسرہ کی منوی نگاری کو "تاریخی نقاشی" سے تعبیر کرنا بے جا ہو گا۔

د اقیمت کی خوبی ان دونوں لحاظ سے قران الشعدين ہیں کامل طور پر ایسی جائیں کہ قصت کی کائنات درف اسقدر ہو کہ ملبن کے انتقال کے بعد اس کا پوتا کیقا و تخت دہی پر نکلن ہوتا ہے۔ کیقا و تاخت دا باب ناصر الدین محمود لکھنؤی میں بھکرائ ہے۔ وہ اپنے باب

یہ جس کمال کا انعام کیا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

تیسری خصوصیت جو سروکی شاعری کا ماہر الامتیاز ہے اور جو شنوی بخاری کی جاتی ہے وہ نفایات کا صحیح اور اگر ہے جس طبق ایک رام بخاری نامول نویں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اشخاص قصہ کی شخصیت قائم کرے اپنے شروع سے انتربک برقرار کئے اور حالات و واقعات سے ہر موقع پر ان کی داخلی گنجائیات مترقب ہوتی اور ان کو ایک دوسرے سے تمثیل کرنی ہوں اسی طبع شنوی بخاری یہ جملہ موقع پیش آئے یہ خط و تفریق اشخاص لاءِ بھروسے کے بغیر شنوی یہیں روچ پیدا نہیں ہو سکتی فارسی لڑی پر میں بت کم شنویں یہ جو اس میعاد پر پوری آتھی ہے۔

خود کو تاریخی شنویوں یہیں اس خصوصیت کے پورا کرنے کے لیے یہ موقع حاصل تھا کہ اشخاص قصہ ان کے پیش نظر تھے اور وہ ان کو نہایت اچھی طرح جانتے تھے، لیکن اس سے اگرچہ یہ فائدہ ہوا کہ انہیں تخلی کی مدد سے اشخاص قصہ کو پیدا کرنا نہیں پڑا جیسا کہ اضافہ یہیں کرنا پڑتا ہے، لیکن تخطی شخصیت کوئی سہل کام نہیں ہے، اور جب تک اسکا دراگ نفایات کے ساتھ شاعر کی قوت مصورہ نہایت تیز نہیں میداں پے پرسن ہو سکتا۔

دوسری اور تیسری خصوصیت مرحوم "واقعت" کے دو پہلو ہیں بخاری اور داخلی-خارجی حالات کا احساس اور اس اور اس کی نسبت نفس انسان کے پیچیدہ اور بخوبی کہنیاں کے بہت زیادہ سہل ہیں لیکن جس طبق کسی شخص کی صورت ڈیکھ لینا اس کو داقتی طور پر جانتے کے لیے کافی نہیں ہے اسی طبق کسی قصہ یاد اتنا میں محض باہر کی اور اد پری چیز اشخاص فتنے

واقع ہے اس میں تین حصے ہیں ہاں پر مسجد جامع، منارہ، ماذن اور حوض شعبی  
وچھپے مقامات ہیں اور شہر نمایت آباد اور پر رونق ہے۔ سردی کے زمانے میں جو خانہ  
تب دیباں پیش آتی ہیں وہ سب اس کے سامنے ہیں اور اس طرح کہ وہ گویا موسم کی خصیت  
کو محسوس کرنے لگتا ہے۔ لمبی راتیں چھوٹے دن برفباری اور راؤں کی گرم بازاری  
گرم اور موئے کپڑوں کا استعمال منہ سے بجا پکھنا وغیرہ یہ سب ہی کیفیات ہیں جنکا  
خیال آتے ہی جائے کہ موسم محسوس ہونے لگتا ہے۔ فرض اسی طرح پر ایک ایک اتفاق  
بیان کیا گیا ہے۔ اس شنوی کا پڑھنے والا کسی تک کا رہنے والا کسیوں نو وہ داعیات  
کے ساتھ حالات ملحوظ کا پورا سماں اپنی انکھوں سے دیکھتا ہو اجاہ ہے۔ اس اتفاق  
نگاری کی بدولت اس عہد کے تہذیب کی جزئیات پر ایسی روشنی پڑتی ہے جو دوسری طبقے  
نظریں آتی۔ دربار، جلوس، مجلس شاہی اور فوجی نظام کی گویا چھتری تصویریں دھما  
بینے لگتی ہیں۔

مناظرِ فطرت کی مصتوڑی بھی (اگرچہ ایک بھی اکاذب) خصوصیت قرار دی جاسکتی ہے  
اسی خصوصیت کے جس سے ہم بحث کر رہے ہیں تھتیں اخیل ہے۔ اس میں خرد کو تبلیغ  
خاص چال ہے اور اس لحاظ سے میرے خیال میں نینا کے بہت تھوڑے شاعر آن کے  
پلوبیلیوں۔ یہ بحث بہت نیادہ تفصیل کی متحمل ہے لیکن ہیاں مخف اس کی طرف نشاو  
کر دینا کافی ہے۔

شنسوی قرآن انشعاعیں ہیں تمام مومیوں کی کیفیات اور مختلف اشیاء کے اوصاف

جلد تفریق نگئی ہے۔

اس شنوی میں مرکزی شخصیت کی قیاد ہے۔ تاریخ تباہی ہو کہ وہ ایک فوجوں میں  
تحا جو نما متر عیش و عترت کا دلدار وہ تھا خسر و نے اگرچہ ایک موڑنگ کی طرح عیش بی بی  
کے نقطہ نظر سے یہ نہیں کام کر با دشائے ہوا دہمہ میں گرفتار اور دنیا و مانہما سے بے خبر  
تھا، لیکن پاری شنوی شرست کرنگ میں وہی ہوئی اور سرایا مرقع عیش بی ہوئی ہے۔  
جیسا کہ مولانا احمدی نے لکھا ہے ”حضرت خسر کو مدوف بھی خوش قسمتی سے ایسا  
ہاتھ لگا ہو کہ ساقی دمنی و شاپد و بادہ و ساغر کا ذکر حتیٰ تکلف نہیں بلکہ اس کی بزم  
عیش کا ایک معمولی ہنگامہ ہے۔“

حقیقت حال یہ ہے کہ خسر کی تمام تصانیف بالخصوص شنویوں کو اس عمد کا آئینہ  
کہا جا سکتا ہے جس میں وہ لکھی گئی ہیں۔ ایک پتھر شاعر کا قلب کی عیات اُمرہ اور حالت  
ماحول سے بہبعت و سروں کے زیادہ متأثر ہوتا ہے۔ اس کے جذبات جلد مشتعل ہوتے  
اور مرض انہار میں آ جاتے ہیں۔ عمد علاقی کی شنویوں میں اس غظیم الشان عمد کی ہر چیز پر  
جذبہ پتی ہے۔ اسی طرح نہ پہر میں علاء الدین کے عیش سپت جانشین قطب الدین براکشا  
کی تغیری صید انگنی اور بزم آرائیوں کا فوٹوسانہ آ جاتا ہے جو جلوہوں کی بریادی کی اسی طرح  
پیش نگئی کرتا ہے جس طرح کی قیاد کی عیاشیاں سلاطین علامان کی خاندان کی تباہی کا پتہ  
دیتی ہیں۔

اسی خصوصیت کے تحت میں جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں وہ غزلیات داخل ہیں

سے حقیقی واقعیت کے لیے کافی نہیں۔

قصہ کا پڑستہ والا کتب ختم کرنے کے بعد قدر تائی خیال کرتا ہے کہ اشخاص قصہ کس حد تک اس کے ذہن میں مرسم ہیں اور وہ ان کے باطنی حالات، اخلاق و عادات اور رجحانات اور خیالات سے کس حد تک آگاہ ہی مصور اور شاعر میں ایک بُزرگ فرقہ کا اول الذکر نامتر خارجی اور محسوس مناطر سے باطنی کیفیات کی جملات کھاتا ہے، بُر جملات اس کے شاعر بُشیرزادی پلکو کے کچھی بچرتی اور صحتی جاتی ہستیاں تھے سامنے پیش کرتا ہے۔

واقعیت کے دونوں پلکوں کو مخواڑ کھانا اور آن کو کامیابی کے ساتھ شاعرانہ نقاشی میں کامیک لکھنا چند اسان نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خرس و شاعری کی اس دشواری سے خوب واقع تھے۔

ایک بُکو قرآن السعدین میں لکھتے ہیں۔

اس سخن پر کہ جیسا است است شاعری نیست کہم راست است

گرچہ چیز راست نباید تخفت "راست بے ہمت کر تو نہ گفت"

اگرچہ قرآن السعدین میں اشخاص قصہ کی تعداد اور نیت ہی قلیل ہے، کیوبا، محمود اور زند و یگر اشخاص لیکن خط شخصیت کا اس میں پورا الزام ہے۔ اس کا پورا لطف اس موقع پر آتا ہے جہاں بپا دریئے کے ماہین مدد پیام ہوتے ہیں اور اس کے بعد صلح ہو کر خلوت میں طاقت ایس ہوتی ہے۔ یہاں گویا دراما کی (جس میں شخصیت کا کامل الزام ہے)

بَابِ بَيْتِيْ مِنْ صَلْحٍ هُوَ كَرْمَ اَمَّا قَاتِلُونِيْ هُوَ تِيْهُ -

بَلَاغِ سَائِيْ بَدِيْتُ اَبْ دَرْسَائِيْ

اَزِيْ سِيْرِنْ جَانَانْ نَخَابِ سَائِيْ (صَفَر٤١)

بَابِ بَيْتِيْ مِنْ مَلَاقَاتِ هُوَ تِيْهُ -

حَرَمْ اَلْحَظَ كَمَشَقِ بَيْسَيْ بَدِيْ

اَرْزَوْ مَنْدِيْ لَكَسَيْ بَدِيْ بَحَارَسَيْ بَدِيْ (صَفَر٤٥)

وَقْتِ دَلْعِ بَابَا وَرْبِيْ اَجَدَا هُوتَيْ تِيْهُ -

اَرْ اِيمِ جَانِمِيْ رَوْ دَدِ دَلِ رَاصِبِيْ پَوْ دَلِمْ (صَفَر٤٢)

مَغَرَقَتِ كَ بَعْدِ كِيْ بَقِيرَارِيْ اَورِيَا دَدِ -

حَسْنِ دَشَارِتِ تَهَامَادِنْ اَزْ دَلَدَارِ تَوْشِ

بَدِيْ كَوْعِ عَالِ تَهَامَادِنْ دَشَارِ خَوِيشِ (صَفَر٤٦)

بَادِشَاهِ عَازِمِ دَارِ السَّلَطَنَتِ هُوتَهَاهِ -

بَازِ اَبِرِ تَيْرِه اَنْ هَرِسَوَسَ سَرِ بَرِيْ كَنْ دَلِمْ (صَفَر٤٧)

بَادِشَاهِ دَارِ السَّلَطَنَتِ پَوْ تَجَاهِ -

عَرْوَجَشَتِرِ بازِ كَهِ جَاسِ بازِ آ دَلِمْ (صَفَر٤٨)

كَتَبِ خَتَمِ هُوكِيِيْ بَادِشَاهِ كَ خَدَمَتِ مِنْ شَرْفِ قَبُولِ كَ دَرِخَاستِ هَاهِ -

نَامِ تَامِ كَشَتِ بَجاَنَاسِ كَ مِيْ بَرِدِ (صَفَر٤٩)

پَيَامِ كَالِبِ بَرِسَے جَاسِ كَ مِيْ بَرِدِ

جو قران اللئدين میں مختلف معلمات پر زمین کی گئی ہیں۔ ان غزلوں کی خاص خوبی ہے  
کہ کسی سب حوالہ میں جس داستان کے بعد آتی ہیں، اخلاقی حیثیت سے پچھلے واقعہ  
کا اعادہ کرتی اور اگلی داستان کی طرف تاشارہ کرتی ہیں۔  
مثلاً موسیٰ مسیح سماہی کی قیادت کر کر کی تیاری کا حکم دیتا ہے

شنبہ عاشر دکنون آتش نرگاہ بجات (صفہ، ۳)

مقطع میں اگلی داستان ”جنہیں شاہزادہ ہی زپے کیں پڑا“ کی طرف ایک اطیفہ تاشارہ  
ہی جس کا مصروف اولیٰ ساری داستان کا خلاصہ ہے۔

عزم مج دار دختر فیض تو بیعت  
تو شہ ایک غم دل ابارگ شاہ بجات (صفہ، ۴)  
با دشاد دار اشلطنت سے وانہ ہو گر عازم شہر ہوا ہے۔  
”سو رجا بک من باز عزم شکر دار“ (صفہ، ۵)

موسم بہار آہنی باد شاہ گل دیبل کے ساتھ داد طرب گستربی دیتا ہے  
آمد بار دشت چین لالزار نوش الم (صفہ، ۶)

حفل امر دن تحریر شب مست غیرت الم (صفہ، ۷)

دوش ناگ بین لشداں بہ بید الم (صفہ، ۸)

لشکر شاہی فتحمند اپس آتا اور مغل قیدی پیل مال ہوتے ہیں۔

یعنی برگیر تاذ سر بر جسم (صفہ، ۹)  
تیر بجٹے کر لطف بر جسم

تخيّل، واقعیت اور وقت اور قص پایا جاتا ہے وہ تمہیں کیسی نہیں ملتا۔ قرآن السعدین کی عزیز  
وسط الحیوۃ کے اخیر زمانہ اور غرۃ الکمال کے ابتدائی ایام سے تعلق رکھتی ہیں۔ اُن کے  
انباط اور جو شکار زمانہ ہے قرآن السعدین کی غریبات کے متعلق خود خسر و نکاحیجی  
تعریف کی ہے۔

### ہر غرفے میں روزانہ کُش (صفحہ ۲۲۳۶)

جیسا کہ مولانا اسماعیل نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے، غزلیں حالیہ ہیں۔ علاوہ ایک  
مثنوی کی بھرپور ہے کہ شروع سے اخیر تک ایک ہے۔ پچھے میں مختلف بھروسوں کی غریبات  
شامل ہو جانے سے ایک خاص قسم کا تبع پیدا ہو گیا ہے جس سے تازہ تازہ نوبتوں کی  
لذت حاصل ہوتی ہے۔

خسر و کثنوی نگاری کی پوچھی خصوصیت جنت اختراع اور طرف آفرینی ہے اُن کی  
طبعیت کا سب سے زیادہ میلان ایجاد کی طرف تھا۔ ہر صفت میں اس کے شواہد موجود ہیں  
جیسا کہ انہوں نے خود بیان کیا ہے اُن کی تشریفات مترابہ کی جدت آفرینی کا نیجہ ہے۔ ربایعا  
وقطعات میں وہ کسی کے مقلد نہیں۔ قصاص، مثنوی اور غزل میں وہ پرانے آپ کو دوسرو  
کا پیر دیتا تھے ہیں، لیکن اس تقلید میں بھی انہوں نے اپنی حریت ذہنی اور اختراعات  
کے لیے پورا میدان پیدا کر لیا ہے۔ صنایع اور بڑائیں میں اُن کی جدت پسند طبیعت نہ  
ایجادات کے ایسا رنگا دیتے ہیں۔

لہ دیکھو، بھاڑ خسر وی ۷۵ دیکھو دیا پر غرۃ الکمال ۷۶ دیکھو عباڑ خسر وی دیا پر تختہ القفر دیا پر دھنلوڑ  
اور دیا پر تختہ الکمال دھنلوڑ ۷۷

الغرض مسئلہ عام داستان کی کیفیات جو واقعات کے لاماطے شاعر کے قلب پر وار دھوکتی ہیں، ان غزلیات کے ذریعہ بیان کردی گئی ہیں۔ گویا شاعر نے مجرّد جذبات کے لباس میں تمام قصہ بی کو بیان کر دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس چیز پر فقط شاعری کامبے زیادہ اطلاق ہو سکتا ہو وہ صفت غزل ہے۔ بل لے کیا خوب کہا ہے کہ شاعر کے بیان کامابہ الامیازی ہے کہ وہ جذبات ہیں سرشار دنیا و مافہماں سے بے خبر ہو کر تو اسخ ہوتا ہے اور اس کا بیان و مسرور کی طرف خطا نہیں ہوتا، وہ غم و خصہ شوق و مسترت سے بیتاب ہو کر ترجم کرتا ہے جس طرح بل اپنے چھپوں میں خود منہکا اور صحنِ باغ کے بیبل اور وار فتہ سامعین سے بے خبر ہوتی ہے اسی طرح شاعر اپنے جذبات اور واردات قلبی کا اس طرح انہار کرتا ہے کہ گویا وہ سامعین سے بے نیاز اور بے خبر ہے۔

اس میمار کو پیش نظر رکھوا اور قران الشعدين کی غزلیات کو جانچو۔ یہ غزلیات جیسا کہ ہم کو چکے ہیں مناسب موقع لکھی گئی ہیں گویا خارجی واقعات کو مجرّد جذبات کا جامہ پہنایا گیا ہے۔

شاعری کی صفت غزل ہے خسر و گوجو امیاز خاص اور قبولِ خاطر حاصل ہے تحدیج بیان نہیں۔ وہ غزل رائی میں سعدی کے تبع ہیں لیکن ان کا غزلیات میں ایک نہ نگاہ پایا جاتا ہے۔ سعدی کے سامنے رکنے سے معلوم ہو گا کہ کلام کی سلاست اور شیرینی اور جذبات کی پاکنگی دو نواں کے یہاں موجود ہیں لیکن خسر کی غزلیات میں جو مغلقی،

دان کر بتعلیم نشد اندیں۔ نشون مدار خود کند م آفریں (صفحہ ۲۲۷) حقیقت یہ ہے کہ یوں تو انسان کی تمام ذہنی قویں وہی ہوتی ہیں اور کوشش سے ان میں صرف محدود ترقی ہو سکتی ہے، لیکن غالباً قویں وہ مانگی میں سب سے زیادہ غیر اکتابی دو قوت ہے جسے تخلیق کئے ہیں اور جو شاعری کے لیے خاص طور پر عین لاروح درد ایں ہے۔ شاعر اس ماں کے پیٹ سے لیکر آتا اور اُسی طرح پانے ساتھے جاتا ہے۔ دوسرے لحاظ سے ممکن ہے کہ اس کے کلام میں دزبر دز ترقی ہوتی جائے۔ مثلاً اس کو الفاظ زیادہ نہ ستد اور بندشیں زیادہ چست ہو جائیں لیکن تخلیق کی مقدار تقریباً ہمیشہ مختیز رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک بڑے شاعر کے کلام میں عدم طفولیت میں پیرانہ شخصی اور عدم پیری میں طفلانہ تازگی پائی جاتی ہے۔

خروف کے کلام پر ایک غائزہ رائجی نظر دلئے ساسحال کی تصدیق ہوتی ہے خوش قسمتی سے اُن کا تمام کلام ہر فرور کا جداجہدا محفوظ ہے۔ بڑی منویوں میں قرآن العظیم پہلی منوی ہو لیکن چند چھوٹی منویاں بھی جو انہوں نے اس سے پہلے لکھی تھیں محفوظ ہیں۔ ذیل میں ہم اُن کی دو ابتدائی منویوں سے ایک ہی مضمون کے متعلق استنبات پیش کر کے قرآن العظیم سے مقابلہ کرتے ہیں جس سے معلوم ہو گا کہ ابتداء ہی سے خروف تخلیق کیا حالت تھی۔

مضمون معاون کی جو ہے جس میں خروف نے قرآن العظیم میں پڑا زور قلم دکھایا ہے (دیکھو صفحہ ۹۵)، یہ منوی اُن کے مرتبی سلطان محمد کی شہادت اور خود امیر کے

شتوی قرآن السعیدین میں جو خود جدت کا نمونہ ہے وہ فرمائے ہیں -  
 چند گھم بود دل ایں خیال تازہ کنم ہر صفتے راحمال  
 بود در امیریت من پہنچاہ کز دل دانشہ مکت پناہ  
 چند صفت گویم دا بش دهم بمعی او صاف خطا بش دهم  
 طرز سخن رار دشیں نو جسم سکڑ ایں ملک سجنبر و حس  
 ذکر نام اذان رسیم کمن پس روی پیش روان کن من ۲۰۲۳

---

آپنے ز سر جوش دل نشنبند ق معنی نوبود خیال بیند  
 موئے بولیش بہتر بختیم پختہ و سنجیده در در بختیم  
 و صفت نہ زان گونڈا ز دل د کاں دیگرے را بدل آئی کر چو  
 ہر صفتے را کہ بر بگھیستم شبدہ تازہ در در بختیم  
 نیست زکس لو لو سے لا لائیں ثردت بیجیں در تہ دریا سے من  
 مکتہ من گوھر کا ان من ست زان کے نیست ازاں من ست  
 دز د نیم حنا نہ بُر دیگرے غاذ کشا دہ ز در دیگرے  
 ما یہ هر دز د کہ در عالم ست بقیت کم ست من ۲۰۲۳

---

آن کہ شناسنده ایں گوہرت گرہد نفری کشم در خورت

پوستیں پوشیده و بے پوشش

در گریز از غازیان دو شیخ

گشت یئے گوہمہ بر بگبڑ نالاناخوش بھی برداشت گویاں خنگ نبایانی  
بچو زمان فود کنان پل بپل مست آوازی میے برداشت لافش نیز رگ استخوانی  
زیں ملے گردان نافرخندہ پڑ

جال ملے کرده با او از یئے

سر تبر اشیده ز همسر قلم بست پر بوم را بالائے سر از گن پیش خراش خورده  
زال قلم انگجتند عذلاں رقم سرترا اشیده چوبیمه نیر سر ہم از سر خود ترا مشک کرده  
مشت پر بوم کرده در سر

بسیار ز بوم شوم رو تر

رخشدہ طشت مزا نیچم چشم شان در شے نا پیداشدہ چوں شیشہ و چشم از رق چنگ  
دیده در انداخته در رخشدگ ہر کد دیده رش شان شیداشدہ درختی اگر صفت کنم سنگ  
دیده ہائے در شدہ اندر مٹا ک

گونی نشستہ است اندر گردہ با

از سُخ تارخ شده بسینی پن مینی پست خیش از زدی داد

وز کوتا کوکل اباب دهن بچو خوکے بر سر آبے ردان

بنی پر رخچو گو جست اب یاچ تو نوئے که ز طوفان آب

مخلوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہو جانے کے کوئی چار پانچ برس بعد کی ہو۔ اس کے لکھنے وقت ان کا غم و غصہ جس قدر جوش میں ہو گا ظاہر ہو۔ دوسری مشنوی ﷺ  
یعنی قران السعین سے کوئی چھ برس پہلے اور حادثہ ذکورہ بالاتے ایک سال قبل کی تصنیف ہے۔ تیسری مشنوی سلطان محمدؐ کی ملازمت اختیار کرتے وقت غالباً دوسری مشنوی سے تین چار برس پہلے کی ہو۔

مشنوی	مشنوی	قرآن السعین
(جذفال سلطان گرگ مازمت شیخ کرنے وقت عجمی تھی، ۶۸۲ھ)	(۱۱رمضان ۶۸۲ھ)	کافی نامہ بردن از هزار
کروه گرگون با شتر سوار	آفت نان و بلای شور بنا	در تکا پوچوں سگ لتم ربا
خت سرلنے بو فاخت بخش	بهر نان گرمه با شندیر	قوس ہمہ گرد چشم سگار
ہر عہد پولاد تن و پیغمبر پوش	سرنگوں افتد از بالا بزیر	چوں گرگ درندہ آدمی خوا
گر بزمی شده بر قنطرے	هم پوتے گے کشیدہ بستے	بزرگی یکنے بگ لشکرا
ل	ل	چوں بو زند در جوال باندہ
ل	ل	تآپند رہ سگی پردن
ل	ل	یا بو زند را بگشت بردن
ل	ل	دو گر بر یک لٹک برشت بگل
ل	ل	منشے دگلاں دو گل پشاں
ل	ل	گندگی را جائے کروه در جمل
ل	ل	قربو قربو زنا و برشاں

خوردہ سگ نخوک بندان ہے روترش چوں سر کے تمام سوچ  
 ہر محمد دندان خرد بے خرد دز ترش خوی ہستمان رہے  
 (صفحہ ۹۵-۹۶) موش خواران وندہ موش دا

### گنہ صحرائے رشتہ موشخ آ

مائدہ شاہ از خورش ز شیعی ہر کہ با ایش معاذ اللہ نہ است گندہ دہنان د گندگی د دت  
 داں کو ہیند قیش آئید پے سے کند درسا عنتہ بود نہ است خوکی د سگی کشیدہ در پوت  
 یعنون جھگ ایک ہی قم کی ہجوہ۔ شاعرانہ تخلیل نے ایک نفرت انگیز تصویر کے خط و فنا  
 ہر جگہ کیاں طور پر کھینچے ہیں جس طرح ایک نرین مصور کسی شخص کی مضمود انگیز تصویر  
 بناتے وقت اس شخص کی مشاہبت تامہ فایم رکھتا ہو، اسی طرح ایک بالکال شاعر بخت  
 و نفرت کے جذبات سے متاثر ہو کر جو تصویر میں کرتا ہو وہ اصلیت سے متاثر نہیں ہوتی۔  
 البتہ اس کے واردات قلبی کے لحاظ سے یہ تصویر کبھی دلکش اور کبھی نفرت انگیز نہیں ہو۔  
 خسرو نے مغلوں کی تصویر جس طرح کھینچی ہواں سے شاعر کی انسانی ولی نفرت  
 کا انعام ہوتا ہے۔ لیکن دیکھنے کے قابل یہ بات ہر کو اُن کی جن جن چڑزوں کو استراکریلے  
 منتسب کیا ہو وہ واقعی یہی مخفی قیاسی نہیں ہیں اور اُن جزئیات کو ملا کر جو اس غرض کے  
 لیے اختیاب کی گئی ہیں ہم اسے ذہن میں مغلوں کی ایک ایسی تصویر پیدا ہو جاتی ہی وجہاً بیا  
 کا جواب اٹھادیئے کے بعد بھی مغلوں کی واقعی بیانات سے مشاہدت تامہ رکھتی ہو چکی  
 جھوٹی انسانی انکھیں بھیپی ناک، پھیلے نختے، چوڑا تمنا ناچھرہ، داڑھی کے دوچار بال

موئی زمینی شده بر لب فراز ریش نه در ریش شاگل زنخ یک سوونه بر ریش تا بخت ندا  
 بله شاگسته بغايت راز آمده به زدن از کوه دشخ گوئی که چنان چنان بخت ندا  
 ریش نپیر امن چپا زنخ کر شناده سبلان کنده را بله عیان در ریش گشت  
 بزرگ بجا بر ده از ده و میخان دام داده ریش ایل خندها محظوظ من ام ریش خنده  
 که دنخ شاگ ز محاسن گشدار

ایل زنخ را بمحاسن چه کار  
 بله پول یخ چه تماج رو  
 شست بسیغت شاگ در گلوب

---

زشت تراز زنگ شده بو غذا چه شاگ اسپر خود ری اپن  
 پست تراز پشت شده رو غذا هم به پنات سپرد و در دهن  
 چهاره شاگ ده نمیافش  
 باش بجا کن جلاک دخمیافش

---

رویه چو آتش کلاز پشمیش رویه همچو ایش دسر چو چوک  
 آتش سوزان شده با پشم بو شد همده از مردان خواران نه چوک  
 آتش دیان سرد چوں آب سوزان دجال چو کرم شتاب  
 رو سخن دهدیث زشت در کام چو هشت که آس خند از ایام

ادب کے شعبہ سے لطف میں صفت اپنی کتاب کے ہر لفظ اور ہر خیال کو قول اور  
کتاب کے تمام اجزاء میں توازن و تناسب پیدا کرتا ہے۔ کتاب کا حسن اسی تناسب کا  
نتیجہ ہے اور اسی تناسب میں فرق آجائے سے کتاب کے حسن ہیں بھی فرق آ جاتا ہے۔  
مثنوی ہیں اس حسن کا قائم رکھنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ شاعری کے جملہ اعضا  
میں یہ صفت ایسی ہے جس میں فتحم سے ضخم کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔ لیکن جتندر اس کا  
میدان وسیع ہے اسی قدر اس کی مدد پیمانی دشوار ہے۔ ہر قسم کے خیالات جذبات اور  
داقعات پر عمل آخنا پڑتا ہے اور شاعر کی تمام خصوصیات اور محاسن اس کی تکمیل اور آرائیز  
میں صرف کرنے پڑتے ہیں۔ شاعری کا جو کمال ہو مرشدگیر کے یہاں نظر آتا ہے اس کا  
عکس چاری شاعری میں سب سے زیادہ اسی صفت یعنی مثنوی میں ہو سکتا ہے لیکن فراخود  
کرد کر بلے شمار مثنوی بخاروں میں کتنے ہیں جو اس معیار پر پڑے اُترے اور فردوسی  
نظمی اور خسر و کے پبلوبولو بنیٹنے کا استحقاق رکھتے ہیں۔

اگرچہ چار لیکنا کسی دوسرے کے لیے بہانہ نہیں ہو سکتا کہ خسر کی طبق امتیاز  
تناسب کے معیار پر پوری اُتر قی اور ہماۓ ذہن میں حسن کا تصویر پیدا کر قی ہیں، لیکن ہیں  
یقین ہے کہ مذاق سیم اور وجہان صحیح اس کتاب کے پڑھنے والوں کو خود اس نتیجہ کی طرف  
راہبری کر گا۔ ناظرین اس مثنوی کے پڑھنے وقت ان خیالات کو ہمیشہ نظر کیں اور خود  
اندازہ کریں کہ شاعر نے مختلف اسمازوں کے باہمی ربط اور مختلف اجزاء کے باہمی تباہ  
یک کس حد تک کہ میابی حاصل کی ہے۔ جو عمارت اس نے ایک ایک لفظ چکنے والی جو نقش بھا

خودی سے لٹک ہوئے الہی لمبی موحصیں، گھا سر، کل اپنی سر پر کجی، پر بوم بطور کافی  
لگائے، دلکش پہنے، نہ بجاتے اور تما ری زبان میں نہ رے لگاتے۔ غرض یہ ساری  
باتیں فاقعی ہیں البتہ شاعر نے ان سب کو اس طرح بیان کیا ہے کہ پڑھ کر ان کی رشته کے  
لیے خواہ مخواہ ہر ایک کی طبیعت چاہتی ہے۔

سب سے اخیر میں یہ جس خصوصیت کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں وہ "تناسب ہے"  
فتوں لطیف میں (جس کے اندر شاعری بھی داخل ہے) "حسن" سب سے زیادہ تناسب کا  
نتیجہ ہوتا ہے۔ جس طرح "لائق گنج" یا "الحمد" کی دلکشی کا اندازہ محض ان کی پیمائشیں ہے  
سے نہیں ہو سکتا بلکہ ان کے حسن کا اقتصر نظر سے کے ایک مجموعی اثر کا حصل ہوتا ہے،  
اسی طرح کسی کتاب کے تناسب کا خیال کتاب کے مجموعی اثر پر موقوف ہے۔ یہ تناسب  
ایک طرف انداز کی موزو نیت سے شروع ہوتا اور دوسری طرف خیالات کی مناسبت  
اور تمام اجزاء کتاب کی انفرادی اور اجتماعی خارجی اور داخلی موزو نیت پر ختم ہوتا ہے۔  
مصور اور نقاش تصویر یا تقویش بناتے وقت ایک طرف ہر ہر خط اور ہر ہر جزو کی موزو نیت  
اور دوسری طرف اجزاء کی باہمی تناسب کا خیال رکھتا ہے۔ بت تراش مجتبیہ تیار کرنے وقت  
چوٹی سے ایڑی تک پھر کے ہر مر مقام پر نظر رکھا اور تمام حصوں میں توازن و تناسب قائم  
کرتا ہے۔ معاشر عمارت کی ہر اینٹ موزو نیت کے ساتھ رکھتا اور تمام عمارت کے حصوں  
میں ایک مجموعی مناسبت قائم کرتا ہے۔ میونیٹ کلہر کیکا ایک سر کو توں کر بخالت اور نفعی  
کے مختلف اجزاء میں سب سی و بلندی قائم کر کے ایک مجموعی موزو نیت پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح

تکبید و زنگ ب پیر نیشن  
رد خنجر باع و چین گاشن  
(صفحہ ۲۳۴)

تافلک از جون چوداده آب

دجله روای بر دینداد آب (صفحہ ۲۳۵)

دہلی میں اس زمانے میں تین حصار تھے، دو پرانے، ایک نیا ہے

از س حصار ش د جماں یک عالم

وزو و جماں یک نفس دہ سلام (صفحہ ۲۳۶)

۱۱) حسن بر دیش ز عالم بروں عالم پیر دش بھن اندر دل

۱۲) حسن در دیش تو گوئی گر پچھے پیر سوت د حصار ش زبر

۱۳) گفت حصار بیو اور اسپر کامے فلک نو بھن دار مس

مک ز در دا زہ او منج بہ سیر دہ در دا زہ و صد منج بہ

ہر دم از اس طبقہ میزو شرت قائد فیروزہ شدہ خشت خشت (صفحہ ۲۹۷-۲۹۸)

پہلے دو حصار میں ایک جو باہر کی طرف تھا غالباً با قدیم دہلی کی شہر بیاہ ہے اور حصار اندرونی

شہر کا شاہی قلعہ حصار نو سے غالباً حصار شہر فروانع کیلو کھری مراد ہے۔ کیلو کھری کا محل

وقوع دہلی کمنہ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پتوان شرقیں کل جانب جمنا کے غربی کنارے

پر ہے۔ میں پر کیقا دنے ایک قصر تعمیر کیا تا جس کی مفصل کیفیت قرآن اتعال دین میں

بدیں عنوان لکھی ہے

اس نے ایک ایک خیال لیکر کھینچے اور جو راگ اس نے ایک ایک حرف جو کرپید ایکا  
ہر آن سے کماں تک خسر و فتوں لطیفہ کے بڑے آتا دوس کی صفت میں جگد پانے کا  
مستحق قرار پاتا ہے۔

( ۳ )

قرآن الشعرين کے بعض نسخوں پر اس "شئونی کا نام" شئونی در صفتِ دہلی "کلمہ  
ہوا پایا گیا" جو اس کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے کہ شئونی نہ کوئی نہ کوئی خسر نے جہاں مختلف اشیاء  
کے "صفات" لکھے چیز، وہاں ارتضیت اور اس کی مشہور عمارت وغیرہ کی تو  
بھی کی ہے۔

قرآن الشعرين سے مختصین اثمار قدیمہ کو کیتھاد کے عمدہ ہیں دہلی کے متعلق بعض  
متعدد حالات معلوم ہو سکتے ہیں جو ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔  
دہلی کو اس عمدہ میں قبۃ الاسلام کے نقشبہ نامزد کی جاتا تھا۔

"قبۃ الاسلام شہرہ در جہاں  
(صفر ۲۹)

بستہ او قبۃہ بفت اُساد"

شہر پاڑی پر آباد تھا اس کے گرد دو تسلیں تک باغ تھے اور دریاۓ جہا اس کے قریب  
آبیاری کرتا تھا

شہرہ بیل بجہہ مجاہب نہ بھروسے گفت بکوہ آشنا

زاں بیل کوہ گرفته قوار تاکند مسلیم عدو سنگا ر (مخموہ)

ان اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ شہر نوجہنا کے قریب واقع تھا اور قصر نو دریا کے  
ضین کن سے پر تعمیر کیا گی تھا۔ اور اس کا عکس دریا میں پڑتا تھا۔ نیچے کا حصہ ایشور سے  
بنا تھا، جس پر چونہ اور سیدھی ہو رہی تھی۔ اپر کے حصہ میں سنگ سیدھا کا تھا اس قصر  
کے ایک طرف جنتی تھی، اور دوسری طرف باغ تھا، جو بارگاہ سے اسقدر قریب تھا  
کہ درختوں کی شاخیں بارگاہ کے اندر داخل ہوتی تھیں۔

### جانگہ بارشده بارگاہ

اس مرصع میں لفظ باریں لطیفت ایام ہی معنی مقصود یہ ہے کہ بارگاہ قریب باغ  
کے باعث شاخوں کے داخل ہونے کی وجہ سے چلوں کے رکنے کی جگہ ہو گئی ہے۔  
معنی قریب جن کی طرف پہلی نظر میں ہن منتقل ہوتا ہے ہیں کہ ”بارگاہ“ در بار کی جگہ کہ  
غزہ المکال میں بھی قصر معزی کی تعریف میں ایک چھوٹی سی ثنوی ہے جس کے چند شعراً  
دربج ذیل کیے جاتے ہیں۔

زبے فتنہ قصر آسمان سے	کہت از فتنہ قصر آسمان جے
برٹے آب فردوسِ عابِ تاب	کجا فرد کسخ دباشد بریں آب
بکب جون؟ ادہ صفت؟ لون	نیں پوشیدہ رپیش لیجن
خیالِ قصر کا ندابِ زد تاب	فلک اسنگوں انگند و را ب
نیپرے ایح پسیں قصری حات	گرد را ب نی داں خیال است
زمیش مدبلدی آسمان گیر	مبارک باد برشا و جاں گیر

مفت قصر نواد شر فاندر آب آب  
که بود عصمه رفعت چور بات آن ایل (صفحه ۵۲)

ضروری اشعار ذیل میں صحیح کیے جاتے ہیں ہے

رفت بکوگھری و داد عون	از مدود مست پود ریسے چون
قصر شد از فرشته امجد	چون غلک از نزلت خوبید
قضنگویم کسبتے فران	روند طوبی دراد را بشان
بام سیندش بنگل سودک	گرد بخور شید سیندی ابر
آیند گشت نزیگ صاف خشت	دید در او صورت خود رشت
شل ستوش مقام استاد	قصر ارم راشدہ ذات الحاد
طرذ عروس شده آراسته	آئند از آپ روای خواته
چون کزو گشت جایے عیا	قصر نواد از تر آپ روای
ر بخود د آئندہ مقابل تتاب	آپ روکن نما اود را ب
حاقی بلندش بنگل گشت خشت	مال اوند فلک از نعمت
کنگ طاش زبان راز	پیش فلک گفت سخنای راز
سنگ سیندش کشیده بیر	آده از هر دشنه هم بیر
یک طرفش آب و د گرسنگ	باغ دلیلے زود سویں بیان
شانج بہر ابر گر کرن راه	چانگ بار شده بارگاه

مترشح ہے۔ «صفت قصر نو شہر فو اندر لپ آب» میں انہوں نے صرف قصر کی تعریف کی ہے اور اسی کو کیعتا د کی طرف مسوب کیا ہے۔ شہر نو کے متعلق کچھ نہیں لکھا تھا لانکہ سی امر ہے تین ہو کہ اگر شہر نو میں قصر کے علاوہ کوئی حصہ میرزا الدین کا تعمیر کیا ہوا ہوتا تو اس کا ذکر وہ ضرور کرتے۔ علاوہ ازیں کیعتا د ۱۸۷۴ء میں تخت پر بیٹھا اور اگر یہ مان لیا جائے کہ اس کا جلوس اول سال میں وقوع میں آیا (اور قرآن کا یہی تفاصیل اپنے تودہ والجھستہ نکل جیکہ با دشادار اشلطنت سے روانہ چوکر کیلئے کھڑی قصر مزی کو گیا ہے) کسی طرح نیا شہر بتا قیاس میں نہیں آ سکتا۔ استقدام لیلیت مرت ایک عالی شان محل کی تعمیر کے لیے کافی ہے۔

قصر کی تعمیر کے بعد کیعتا د کا اس کو اپنا دارالشلطنت قرار دینے لیا گوئے ظاہر کرتا ہے کہ شہر فو اس کے نامے میں سقدر ابا د تھا کہ فوراً دارالشلطنت بنایا ہے میں کوئی دقت نہیں ہوئی چنانچہ جب کیعتا د کے بعد جلال الدین خلیلی تخت پر بیٹھا تو اس نے اس مقام کو اپنا دارالشلطنت منتخب کر لینے میں کوئی دقت نہیں دیکھی۔ البتہ اس کے زمانے میں اس شہر کو ترقی حاصل ہوئی۔

دہلی کی عمارت اور آثار میں اس زمانے میں تین چیزوں اتنی از خاص رکھی ہیں مسجد جامع، منارہ ماڈنہ، اور حرم سلطانی۔ خسرو نے اور بھی جہاں کیم؟ دارالسلطنت کی باد کی بڑی اخیس تین چیزوں کو خصوصیت کے ساتھ تھا کیا ہے۔  
لہ شہزادی کو شہری تحریک و خدمتہ، اکمال بنا، تاج الدین زادہ از آودہ،

معزالدین کہ دنیا را بیا راست زبانش میں وہ دنیا را بیا راست

شستہ کیتھا داں افسر گاک کچوں افسر را مد بر سیک

ندادا دت رایام جوانی بسیں ملکچوں گاک جادو دانی

بعض گزشتہ اور موجودہ موڑخین نے "شهر نو" کی تحریر کو جبی غلطی سے معزالدین کی قیادت کی طرف فسوب کیا ہے۔ لیکن اقہمیہ ہر کہ شهر نو اس نام سے کیا لوگھری میں پڑے ہی سے آباد تھا۔ چنانچہ جلوں ناصری کے پندرھویں برس ششمہ میں جس وقت ہلا کو خال کے سفیر ناصر الدین محمود کے دربار میں پیش ہوتے اُس وقت (لقول صاحب طبقات) ناصری جس نے یہ حالات چشم دید بیان کیے ہیں)، دولائک پیادہ اور پچاس نہ رائے اور اہلیانہ میں کی بسیں میں صیغہ دو طرفہ "شهر نو" واقع کیا لوگھری سے یا کہ قصر شاہی واقع دہلی تک پہلی ہوئی تھیں۔ سفر اسہر نو سے جانب اہل سلطنت و انہوں ہوئے۔

"بعد دلک پیادہ نام بخشت آمد، بعد پنجاہ ہزار سوار آمادہ بر گستہ"

و بیرق و تجھیہ ساختہ طفل دعوام شہزاد معارف؟ او ساط و ارز وال چڈا

مردا ز سوار و پیادہ بیر دل نفت کہ اسہر نو کی لوگھری تا مارون شہر کر

قصر صفت و بیصف مرد اپشت براشت چوں بلغ فرام یافہ کتف بر

نمادہ صفت و صفت ایت وہ..... چوں پریل تر کتس از "شهر نو"

بر شستہ المخ

اس کا ابترین ثبوت کہ شہر نو کی بنیاد کی قیادت نہیں الی خود خسر و کے بیان

اس سے معلوم ہوتا ہو کر یہ منارہ ناد نہ تھا۔

بعض محققین آثار کو ابن کی نظر سے غالباً یہ اشعار نہیں گزتے، اس سے انکار ہے۔  
لیکن خسر و کا بیان سن قطعی ہے۔ اور اس میں کوئی مشتبہ کی گنجائش نہیں۔ فیروز شاہ  
تلخی کے زمانے میں منارہ مذکور میں بھلی گرنے سے خلائق ایسا تھا اور اس نے اپر کے  
حصہ میں بہت کچھ اضافہ کی، لیکن خسر و کے زمانے میں یہ منارہ اصلی  
حالت میں موجود تھا۔ اور ابن بطوطہ نے بھی تمیم مذکور سے کچھ ہی دن پہلے مجنوں تعلق کے  
حمد میں اس منارہ کو دیکھا تھا۔ خسر و کے بیان سے معلوم ہوتا ہو کہ منارہ مذکور کے اپر  
چھتر ریاقبہ (بنا ہوا تھا جس کا اور پر کا حصہ ہوئے کا تھا۔ ابن بطوطہ کی اس میمار اور چھتر  
کے متعلق حسب ذیل عبارت ہے:

"یہ میمار سونچھر کا بنا ہوا ہے۔ حالانکہ مسجد سندھ چھتر کی ہے۔ میمار کے  
چھڑوں پر نقش کشیدہ ہے اور ان کا اور پر کا چھتر خالص مرمر کا ہے اور  
لتوڑ بر خالص کے ہیں" ॥

خسر و اور ابن بطوطہ کے بیانات پر غور گرنے سے ثابت ہوتا ہو کہ منارہ مذکور  
بحال ب اصلی حصہ سونچھر کا تھا، جس کے اور پر کا یک سنگ مرمر کا چھتر تھا اور پر کے لتوڑ اور  
مکمل (غالباً) سونے کے تھے! انہوں نے کہ جہاں تک ہیں معلوم ہی خسر و نے کیسی اسکے تعلق  
کھدا بھی ذکر نہیں کیا کہ اس نے میں میمار مذکور کے کتنے درجے تھے۔

و فی مسلطانی کے متعلق ہے

مسجد جامع کے متعلق حسب فیل اشعار قابل غور ہیں ہے

غفلت سیح گنبد درود رفتہ رنگ گنبد و الابرود

گنبد او سلسلہ پوندر از سلسلہ چوں کعبہ شدہ طقہ ساز

درست سعفہ ز سا آزار میں نصب شدہ جملہ ستون مکے دین (صفحہ ۲۶)

ان اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے نیں مسجد کو رہ میں لے گنبد تے مسجد

کی چھت کے نیچے جا بجا ستون قائم تھے ۵

درست سعفہ ز سا آزار میں نصب شدہ جملہ ستون مکے دین

یہ دہی ستون پر جو مسجد کو رہ کی تحریر سے پھر رکھ پھر اس کے مندر میں لگ کر بیٹے  
تھے ان میں سے کچھ ستون اس وقت بھی موجود ہیں اور مسجد کو رکا محل و قوع بتاتے ہیں

منارہ کے متعلق ۶

شل منارہ چوستون ز سنگ از پستون فلک شیش نگ

آں کندڑہ بر سر شس افسر شدہ آنگ ز نزدیکی خور ز رشدہ آنگ

نگیں از میں کہ بخور شید عمار سے نمود

نہر نگین کے ستون سپہر آمدہ از هر رشدہ ہم بسر

از پستہ بر رشتہ نہت آسام کروز میں تا بلک ز د بان

گرد سر شس کرد موزون چوشت قامش از مسجدی عیسے الگشت

موز نش آن جا کہ اقامات کشید قامت موزون نتو اندر رسید (صفحہ ۲۷)

المحتش کا پیسو ترہ موجود تھا۔

اس شنوی میں خسرو نے علاوہ دہلی کے ناص اس کے مضامات و حوالی کا  
بھی ذکر کیا ہے۔

کیقا دلپتِ لشکر کے ساتھ دارالسلطنت سے روانہ ہو کر سیری میں نیمہ زن بیٹا

گوکبہ زین نما اخیم شمار رفت بردن پسلیم شہر بار

نصب شد اعلام مبارک امبل کرد سراپدہ بسیری تزدیل

بارگز شاد دران بوتل رفتے ظفر داشت بندوستاں (مفہوم)

پاگز خاص بسیری رسید سبزہ تربہ سرہ بزری رسید

دائرہ خیس بسیری قطار ابر فرود آمن در مرغزا ر

بس کرد ران گاٹش میونٹا شاہزاد ایر کرم و رفان

ہر کو دیں سبزہ نظر در گرفت تظہ طلب کرد و گھر بر گرفت (مفہوم)

ان شعارات معلوم ہوتا ہے کہ اس نامے میں "سیری" سبزہ زار تھا۔ کوئی تیرہ

یا چودہ برس بعد علاء الدین نے خلائق کے وقت دہلی سے نکل کر اسی میدان میں جنگ

کی تھی اور فتح تند ہوئے پر بطور فال نیک اپنے دارالسلطنت کے لیے اس موقع کو اتنا

کیا تھا۔ اس کے جانشین کیقا دلپت نے حصار و عمارت سیری کی تکمیل کی۔ اور اس کا

نام "دار الحشدا" رکھا۔ یہ حالات مغلی طور پر امیر خسرو نے شنوی زپرہ میں لکھیں

حوالی شہر میں تلپٹہ اندپٹ اور افغان پور کا بھی ذکر کیا ہے۔

در گردنگ میان دو کوه آپ گهر صفت و دریا شکوه  
 ساخت سلطان سکن در صفات در دیگوہ آئینہ نه آپ حیات  
 شهر گراز وے نبود آپ کش کس خور و در همہ شهر آپ خوش  
 در تپ آشیز صفار گیزندگ کور تو اند بیل شب شرده  
 سیل شے آن گنگ بکس رکد گوہ تیردا منے اقرار کرد  
 چوں دو جز رش ن تشی فدا ر آپ زگوہ آمدہ و رفتہ باز  
 پھوتہ و قصر میز رش در آپ گشت ازان ساغر صافی بیل  
 رو دبستے ز دشده تا آپ جون جوں ز پتے آپ از دجسته عن

گرد و سے از ایل تماشا گروه دامن خیر شده دامن کوہ (صفحہ ۲۰۷)  
 ان اشعار سے ثابت ہوتا ہو کہ یہ حوض جس کو سلطان آتش نے درستہ ۱۴۲۹ء میں، تعمیر کیا تھا دپھاڑوں کے پیچ میں اقتع عقا اور اس گھنی بیس دامن کوہ سے نکرانی تعمیر کا منجانی پیس سے دستیاب ہوتا تھا۔ دریاۓ جمناسے اس حوض تک بہتے نا لے نکالے گئے تھے۔ پانی ایسا صاف شفاف تھا کہ کسی ریگ دکھانی دیتی تھی۔ پیچ حوض میں ایک چھوٹ رہنماء تھا جس پر ایک عمارت بھی قائم تھی۔ شہر کے لوگ لفڑی جمع کے لیے یا کرتے اور دامن کوہ پر خیر من ہوتے تھے۔

علام الدین کے زمانہ میں اس حوض کی مرمت ہوئی تھی اور پیچ میں ایک خوشنما گنبد تعمیر کرایا گیا تھا قران العدین کے بیان سے یہ امر ثابت ہوتا ہو کہ اس گنبد سے پڑے



میند بر تپتہ زد کیسہ، بود میان انہ پتھ میرہ

پل گر اس نگہ بہ بنا پور بود قلب چو دریا شن رام بکو د

پش بیا پور بعت د رسہ میں نگ گر اس سرتہ اندیشیل ۲۷

شکر شہی کا یہ عاباز و تپتہ میں الٹا انڈت میں اور بنا پور میں قلب شکر تبا انڈت آلتہ  
یا اندر پرست کا محل قوع دبی کہنے سے سارے نہیں شمال مشرق کی طرف ہر جہاں فی  
زمانہ پیران قلعہ میان قلعہ دیں بننا ہے جایوں بنا ہوا ہے۔

تپتہ کا ذکر ابن بطوطہ نے بھی کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ تپتہ ہلی سے سات احمدیل  
کے فاسٹے پڑھئے اب بھی اس نام کا ایک پرانا گاؤں متحرا کی سڑک کے پاس ضلع دبی  
میں دبی سے کوئی تیر و میل جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔ اس زمانے کی تاریخوں میں  
اس کا ذکر کثرت سے پایا جاتا ہے۔ دبی سے پورب کو آتے جاتے جنما کو پار کرنے وقت  
یہ مقام ملباہی۔

بنا پور میں اس کا محل و قوع خرسو کے بیان سے اس طرح تحقیق ہوتا ہے کہ وہ انڈت اور تپتہ  
کے پنج میں تھا۔ بدایونی نے دو جگہ اس کا ذکر کیا ہے ایک تو اس موقع پر جب کیقاو کے ستر  
سے پہلے جلال الدین خلبی نے شمس الدین کیکاؤں کو رجسٹر اہالی دبی نے تخت نشین کیا  
تھا، بہار پور میں جہاں حبیل الدین خود میسم عانظر بند کر لیا۔ اور دوسرا سے اس موقع  
پر جب کیقاو کے قتل ہونے کے بعد بنا پور میں کیکاؤں کو تخت نشین کیا گیا۔

”شہر نو“ کا کمری روانہ ہو کر بادشاہ نے پہلی منزل مدد و تپتہ و آفغان و پ

میں کی ۷

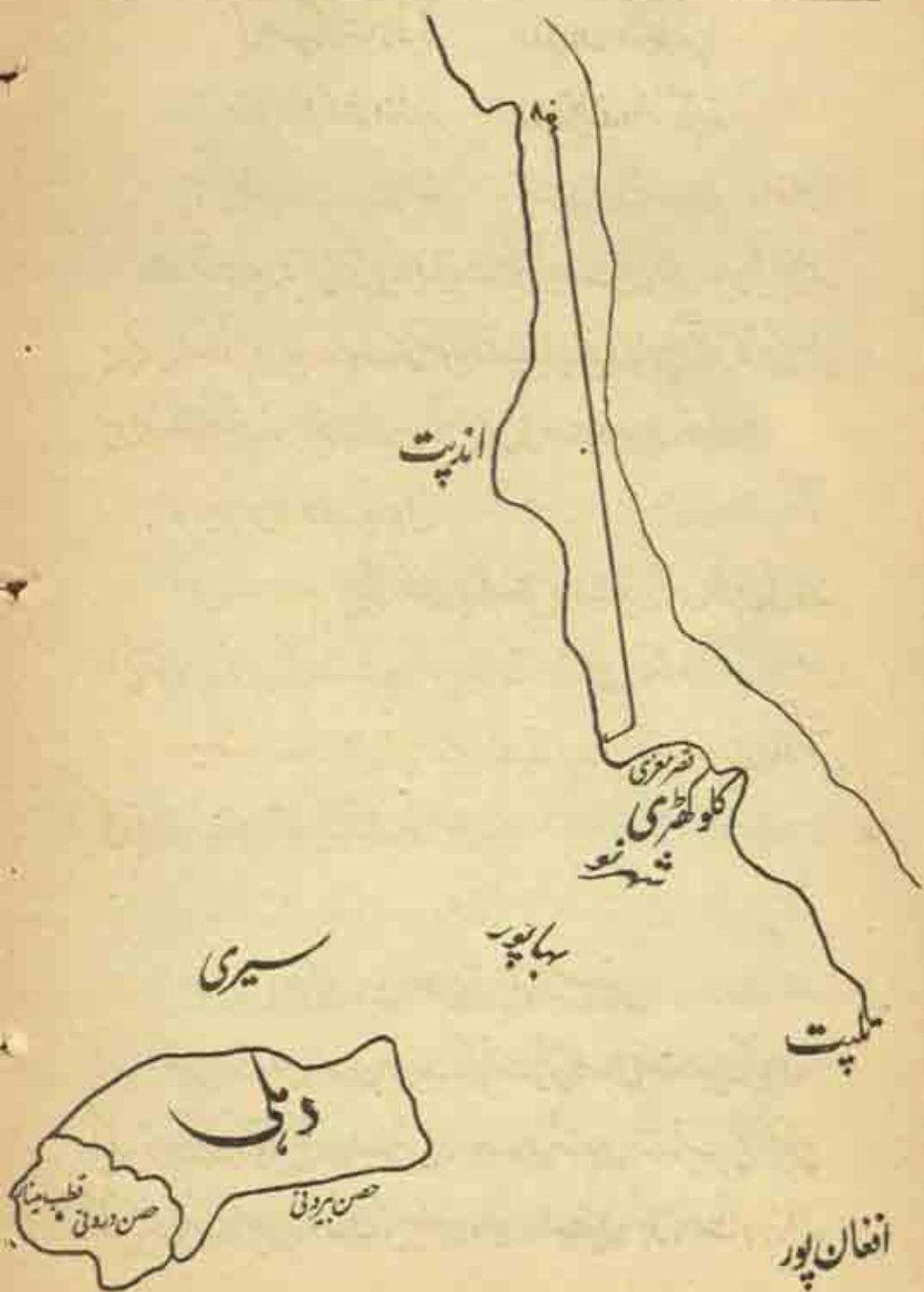
کپی سپ کر دشاد از شرنو دا د جہاں را زنھر بہر فو  
 منزل اول کر شاد از شر مدد بود حدیث د افغان پور  
 یافت سرا پر وہ در آن جاتام دشت در آمد زیرست نابام (صفوہ ۸)  
 افغان پور کا محل قوع بدایونی نے تعلق آباد سے تین کوس بیان کیا ہے میں  
 پر بخال سے دا پس ہوتے ہوئے مجید تعلق نے اپنے باپ غیاث الدین تعلق کا انجسل  
 میں استقبال کیا تھا جو غیاث الدین پر گر کر اس کی موت کا موجب ہوا۔  
 (دیکھو ابن بطوطہ اور بدایونی)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ افغان پور تعلق آباد سے تین کوس مشرق کی طرف  
 واقع تھا جو جنما کو عبور کرنے کے بعد تعلق آباد کے راستہ میں پڑتا تھا۔  
 ان مضافات کے محل قوع کو سمجھنے کے لیے ہم جدا ہائے ایک سرسری خالک اور  
 کی دہلی کا دیتے ہیں۔ (دیکھو عاشقہ مقابل صفحہ ۳۶۱)

(۳)

قرآن الشعدين کا سلسلہ تواریخ و شہروں نین  
 خرد میں قران الشعدين میں کیعادی کی تخت نشینی کا سال ۱۸۸ھ بیان کیا ہے۔  
 لیکن خلاف ہے جو تاریخ اور مہینہ نہیں ہے۔ دوسری شنویوں مثلاً نے پسروں فتح القسطنطیل  
 تعلق نامہ غیرہ میں ہے صرف تاریخ اور دن دیتے ہیں بلکہ ساعت اور زانچہ

نقشه دهی قدیم مع مضافات بعد مغزالین کیقباد (۱۸۹۵م ۱۲۷۴ھ)



(۳) بنا بریں باقی مسنوی کے تمام و اتعات ذوالقدر میں جلوس کیقادت شہادت کے مابین ہوئے۔

(۴) بادشاہ اخیر دیالجہ میں دہلی سے کلوکھری گیا تھا اور وسط بیع الادل میں شکر کی رو انگلی جانب پا و دھبوبی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دارالسلطنت سے کیقادت دیالجہ میں اور لشکر وسط بیع الادل شہادت میں روانہ ہوا۔

(۵) جیسا کہ انہوں نے معلوم خط میں بیان کیا ہے وہ مہینے کے سفر کے بعد لشکر اور دھپنچا۔ اس حساب سے لشکر کا دھپنچا وسط جادی الادل شہادت میں ہوا ہی مہینہ قران السعیدین کے خاص و اعمی ملاقات کا سمجھنا چاہیے۔ قران السعیدین میں ملاقات کے طالع وقت وغیرہ کے بیان میں (وکھو صفحہ ۱۶) حسب ذیل شعر عجیب درج ہے۔

تیرہ شبے و مدہ گرد وں بخواب

ماہ زمین مسٹنڈ آفتاب (صفحہ ۱۷)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ اخیر جادی الادل شہادت میں وقوع میں آیا۔ (۶) میں جلوس کیقادت کی تاریخ شہادت کے نصف اول میں قرار دیا ہوں اس لیے کہ ذی الجھ شہادت سے پہلے قصر شاہی کلوکھری میں تعمیر ہو چکا تھا اور ناصر الدین محمود ملین کی وفات اور کیقادت کی تخت نشینی کی خبر پاک لکھنؤی دیگھال، تو

یہ بیان کرتے ہیں۔ مثنوی کے واقعات کے متعلق سچید و مقامات کے انہوں نے  
کہیں پرستہ نہیں دیا۔ حالانکہ بعض جگہ مہینوں کا ذکر کیا ہے اور ہر جگہ واقعات کے تما  
مومہوں اور صلوبوں کی کیفیت بیان کیا ہے۔

سال جلوس کے علاوہ جو دوسرا سنتہ انہوں نے بیان کیا ہے وہ مثنوی کے  
نحو ہوتے کہ تاریخ یعنی رمضان شتمہ ۷۸

ساختگشت از روشن خادم از پیش باہ پیش نامہ

در رمضان شد بعادت تمام یافت قرآن نامہ محدثین نام

آپنے تاریخ زیر حضرت گزشت بودنیش مدد ہتھا دشت (صوفی ۲۳۴)

دوسرے واقعات کی تاریخ کا سلسلہ اسی تاریخ کے ذریعے اس طرح فایدہ

ہوتا ہے۔

(۱) خود نے یہ مثنوی اور وحدتے لوٹ کر رمضان شتمہ میں چھ مینے کی محنت  
کے بعد لکھی۔

(۲) ان کا دھملی بیچا ماہ ذ القعده میں ہوا ہے

بچوں میں عید نوروز و شاد بہر

(صوفی ۲۲۶)

در مہ ذ القعده رسیدم بہر

مثنوی کی تصنیف میں جو چھ مینے صرف ہوئے ان کا لحاظ رکھتے ہوئے اس

مینے سے ذ القعده شتمہ مقصد ہے۔

ایک ماہ کے سفر کے بعد خرواؤ دھے سے دہلی واپس ہوئے۔

کیا ہر کامل بکشیدم غان

(صفحہ ۲۲۲)

راہ پیش بود کوشش آں تپاں

اب اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ جادی الادلی شہر میں اُو دھن پہنچ گئے تھے اور انہیں شوال شہر میں ہاں سے واپس وانہ ہوئے تو ان کے قیام اُو دھن کی بہت زیادہ سے زیادہ پہنچ میں ہوتی ہے۔

اس اختلاف کے معنی کرنے کی صورت حسب ذیل ہے۔

جیسا کہ خسرہ نے دیبا جستہ اکمل میں بیان کیا ہے کیا قادکی تخت نشینی کے وقت انہوں نے غلط نشینی ترک کر کے خاتم خان خانہ جہاں کی ملازمت اختیار کر لی۔ ایک اور جگہ لکھا ہے کہ جن وقت کی تبادلے نے اُو دھن سے مراجحت کرتے ہوئے خاتم خان جس کو اقطع اُو دھن حوالی کے تو خسرہ خان جہاں کے ساتھ سابق تعلق کی بنابر اُو دھن جانے پر مجبور ہو گئے۔

اب اگر یہ بیان لیا جائے کہ جلوں میزی اولیٰ شہر کے وقت سے خان جہاں اُو دھن میں تھا، تو خسرہ کا تقریر بیا دوسال تک اُو دھن رہنا ثابت ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ امر مسلم ہے کہ وہ اخیر دفعہ دہلی واپس آنے سے آٹھ مینے پہلے رکن ہے کہ محض چند روز کو دہلی آئے ہوئے تھے۔

چلکراؤ دھر کر کشی کر رکھا تھا۔ ان اتفاقات کے لیے ہیرے خال میں کئی مینے درکار

ہیں۔

اس منوی میں خود پہ متعلق امیر خسرو کا بیان غور طلب ہر دہ لکھتے ہیں کہ  
در بار مفرزی میں باریاب ہونے سے پشتراً و دھم جو چھ مینے ہے ۵

باعلم فتح دراں را و دو سایہ فنا شد بحمد کنپتو

خان جاں خاتم مغلس نواز گشت باطل اَذ دھسر فرا

من کِبدم جاکر او پیش ازا کرد کرم زانچہ کبہ بشیر ازا

در آؤ دھم بربہ لطفہ چنان کیست کہ از لطف تباہ عنا

غوبت از احانت خانم گشت کم دلن اصل فرموش گشت

در آؤ دھم از بخشش افدا دلما پیچ غم دنال نبود از مت

من پے شرم خداوندویش رفت ز جاے خود دیوندویش (صفحہ ۲۶۱)

اس بیان سے ظاہر ہای مترجع ہوتا ہے کہ وہ دو برس تک مسلسل ہمی سے جدا

او دھم خان جاں کے ساتھ رہتے تھے لیکن یہ قیاس صحیح نہیں ہے۔ اس لیے کہ جیسا کہ

اس منظوم خط سے جس کے اشعار او پر قل کیے جا چکے ہیں معلوم ہو گا وہ بیع الاول

میں لشکر شاہی کے ہمراہ ہمی سے روانہ ہوتے تھے اور جیسا کہ قران السعدین ہم معلوم

ہوتا ہے ذی الحجه ۶۹۶ھ میں ہمی واپس آگئے تھے لشکر شاہی دو مینے کی مسافت کو

بعد وسط جمادی الاولی ۷۰۰ھ میں اُو دھم پہنچا اور جیسا کہ قران السعدین سے معلوم ہے تھا

امیر خور دیپنے باپ کی زبانی سیان کرتے ہیں کہ جس وقت حضرت شیخ نquam اللہ  
حضرت شیخ فرید الدین کے مرید ہو کر دبی تشریف لاتے ہیں وہ امیر خسرد کے نماز اور  
عرض (عاد الملک) کے مکان میں وہریں تک مicum ہے (سیر الاولیا صفحہ ۱۰۰)  
یہ زمانہ امیر خسرد کو آغازِ شاعری کا تھا۔ جو نظم لکھتے تھے حضرت شیخ بھی خدمت میں پیش  
کرتے تھے چنانچہ خسرد نے قصر صفاہ بنایا، پر غزال سرائی شیخ کی فرماش سے شروع کی  
تھی (سیر الاولیا صفحہ ۱۰۳)

الغرض یہ گمان تو صحیح نہیں ہو سکتا کہ اس شنوی یا اس پلی شنویوں میں شیخ  
کا موجود نہ ہونا عدم تعلقات کا انہار کرتا ہو لیکن اس فروگزاشت کی کوئی نہایت تو  
وجہ ہماسے سمجھو ہیں نہیں آتی یہ ہو سکتا ہو کہ چونکہ جمہ کا آغاز شیخ کی ثارت و حادثی سے ہوا  
تھا (دیکھو مطلع الاذوار خطوت سوم) سب پلے منقبت شیخ کا لازام کرنے کا خال اُسی وقت  
سے پیدا ہوا اور چونکہ خسرد کا وفور عقیدت اور رسوخ روز افزود ترقی کرتا رہا اس لیے  
یہ لازام اخیر تک قائم رہا۔

(۶)

شنوی قران السعدین کا ایک شعر ایجی دبپی رکھتا ہے۔ خسرد کاشت کی بخش  
میں لکھا ہے

ماہ نویں حاصل فیے از سال خاست

(صفحہ ۱۲۵)

گشت یکے ماہ بدہ سال راست

(۵)

خروگی اکثر منویوں میں حمد و نعمت کے بعد پانچ مرشد سلطان المثابع خضرت  
شیخ نظام الدین کی تعریف ہوتی ہے۔ خمسہ کی تمام منویوں اور عقیصہ اور نہ پسہر میں لیلہ الزماں  
ہے۔ تعلق نامے کا ابتدائی حصہ موجود نہیں ہے۔ اس میں بھی اغلبًا مرح شیخ ہوگی۔ خمسہ  
سے پہلے کی منویوں میں البتہ یہ الزماں نہیں پایا جاتا۔ پھر انچہ قرآن السعدین میں شیخ  
کی مرح موجود نہیں ہے۔ کیا اس سے یہ متوجه نکالا جاسکتا ہے کہ قرآن السعدین اور اس سے  
پہلی منویوں کی تصنیف کے وقت خروگ کے تعلقات شیخ رحمہ اللہ سے پیدا نہیں  
ہوتے تھے؟

یہ قیاس فتاویٰ افادات کے تلخاً خلاف ہے۔ تختۃ الصفر میں جو امیر کا پیلا دیوان ہے  
اوہ جس میں بیش سب تک کا کلام پایا جاتا ہے، شیخ کی تعریف میں ایک نہایت عمدہ تربیۃ  
بند اور رباعیات اور قطعات موجود ہیں۔ وسط الحیوۃ میں بھی مرح شیخ میں قصائد  
وغیرہ ہیں۔

علاوہ اس دو اخليٰ نام کے معتبر ترین ریجی خواہد سے بھی یہ امر پایا یہ ثبوت کو پہنچا  
ہے کہ شیخ کے ساتھ امیر خروگ کے تعلقات کی ابتداء غفوں شباب سے ہونی اس مارکے میں  
سب سے زیادہ قابلٰ ثوق بیانات سیر الادلیا کے مصنف سید محمد مبارک کرمانی رحمۃ اللہ  
بہ امیر خود کے ہیں جو تقریباً معاصر مولوی خ کی حیثیت رکھتے ہیں اور جن کے آباء اجداء  
کے حضرت شیخ اور امیر خروگ کے ساتھ نہایت گرسے مخلصانہ اور معتقد از تعلقات تھے

اک کو تبدیل کرنے میں حصہ لیا۔ تاریخ جہاں ایک طرف بڑے آدمی بناتی ہے وہاں دوسری طرف بڑے آدمی تاریخ بناتے ہیں۔

خسرو دو نوں ملاناٹ سے ہندوستان کی تاریخ میں نمایاں خشیت رکھتے ہیں۔

ایک طرف وہ اس دور کے صحیح نامیدہ ہیں اور دوسری طرف ہندوستان کی تاریخ پر آن کا گمراہ اثر پڑا ہے۔

دنیا کے بڑے آدمی اچھے تاروں کے اجتماع کے وقت پیدا ہوتے ہیں خسرو نے بھی کسی ایسی ہی گھری جنم لیا تھا جس عمدہ میں پیدا ہوتے اُس کی تحریک شاداً پذیر ساختی ہے اُنکے اور آن کی شاعری تمام آبائی تقویٰ اور ملکی اثرات سے ملکپیدا ہوئی۔ آن کے باپ خالص ترک تھے، لیکن آن کی ماں عماود الملکات اوثاکی بیٹی اور نسل اہندی تھیں۔ آن کے باپ کا سایہ صفر نبھی ہی میں آن کے سرستے انہوں گیا اور انہوں نے اپنی ماں کی گودا و نناناکی سرپرستی میں نشوونما پائی۔ یہی وجہ ہے کہ آن کی شاعری سر اسرائیلیے جذبات اور خجالات سے محور ہے جنہیں ملن اور گھر کے اثرات کے علاوہ ماں کی جانب سے درشت طبعیت لے رہا جا سکتا ہے۔ انکی آبائی زبان ترک تھی اور تقویٰ اور علمی زبان فارسی جو اس عمدہ میں ہندوستان کے مسلمانوں میں مشترک زبان کے طور پر بولی اور لکھی جاتی تھی ملکن خسرو کی مادری زبان ہندوستانی تھی، جسے وہ لستہ عزیز رکھتے اور وقاوی قاتا پنے شاعرانہ جذبات کے انہار کا آکلہ بناتے تھے۔ اسی وجہ سے آن کی شاعری بخشیتِ مجموعی ہندوستان کے اُسی لچک پر کا آئینہ ہے جس وقت

کہتے ہیں کہ جس وقت مولانا جامی نے اس شہر کو دیکھا تو اپنی سال و رہاہ کے معنی تجھے میں بہت کچھ تردید ہوا۔ بالآخر انہوں نے اس شہر کی تفسیر میں ایک سالہ صنیع فرمائی اور بحث کا خاتمه اس پر کیا کہ:-

”پھرے خواستہ گزبان ہند مخصوص باشد“

تفاسیل المأشر کا صنعت کہتا ہے کہ جب سلطان حسین مراز کے زمانے میں شیخ جمالی دہلوی خراسان گئے تو ان کی ملاقات مولانا جامی سے بھی ہوئی۔ مولانا نے اس شہر کے معنی شیخ سے دریافت کیے تو شیخ نے کہا کہ ”سال“ در حمل ایک لکڑی کا نام ہے جس سے ہندوستان میں کشی بنائی جاتی ہے۔

خرس نے اور بھی جا بجا ہندی الخاط کا آزادی سے لپٹنے یا اس استعمال کیا ہے اور ان سے طرح طرح کے لعلایضا درصیاع دبایع پیدا کیے ہیں بالخصوص اس قسم کے الخاط سے بکریت مغید ایام تھا لے ہیں۔

یہ قصہ ہمیں خسر و گی شاعری کی ایک اہم اور بقیٰ آموز خصوصیت یاد دلاتا ہے جس کو یہاں مختصر طور پر بیان کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

دنیا کے بڑے آدمیوں کے حالات کا مطالعہ کرتے وقت (خواہ وہ زندگی کے کسی شے سے تعلق رکھتے ہوں) یہ دیکھا جاتا ہے کہ کہاں تک ہ اپنے حالات ماحول کا ہصل تھے اور کس حد تک انہوں نے نبذاتِ خود گرد و پیش کے حالات پر اثر دالیا تو اسے یہ تمام تضییغات آہان ہیں کھا جاؤ (دیکھو صفحہ ۲)، لیکن مثلاً اسی التھیں ہندی علم اور اعلام کو تحریف سے محفوظ رکھنے کے لیے اس قسم کی پرالطفہ منعوں کا استعمال کیا ہے۔

سچو کر قران السعین قرار دیا اسی طرح مکاپ پر شیان شیرازہ اپس کی محبت سے بیکھا  
ہو سکتا ہے۔ اُس وقت کی یہ قران السعین سے خسر کی یہ عزل بطور پیام آئید۔  
آن رکھنی چاہیئے جن سچے اور پاکیزہ ان انی خوبیات کی ان اشعار میں ترجیحی لگی  
ہیں آن کی صحیح تدریسی وقت ہو سکتی ہے جب ہم آن سے اخوت و چنانگت کو مضبوط کرئے  
اور محبت و روا و ادائی کو مرتبی دیئے میں دلیں، جس کے ساتھ مستقبل دھن کی ایتھے

## وابستہ ۵

خورم آں لخت کشاں بیارے بڑے	آرد و مند بخارے بڑے
دید و برشے چوگل بندہ نبود خوش	گرچہ در دیدہ زوک فرد خارے بڑے
لذت دیدن دید ار بیجان کار گند	جان بکار شدہ باز بخارے بڑے
گرچہ در دیدہ کشہ پیچ غبار نہ	ہر کجا از قدم دوست غبارے بڑے
لذت وصل ندانڈ مگر آں سونتہ	ک پس از دودھی بسیار بیارے بڑے
قیمت گل نشاند مگر آں مرغ اسیر	ک خزان بیدہ بو پس بیمارے بڑے

خسر دیار تو گرفتی رسید خود می پوچھا  
(صفحہ ۱۹۷)

## سید حسن برلنی

حکایت ایک نیا نہاد میں  
بیرونی

ملک کے مختلف غاصر میں امتناع و اختلاط ہو رہا تھا اور اہل ملک کے لیے زبانِ جذبات اور خیالات کی آمیریشاد و مونفت کی شاہراہ تیار ہو رہی تھی۔

ملک کی اس مشترک تہذیب کی ترقی میں خسرہ کا خاص حصہ ہے۔ وہ دلن کی محبت کو ایمانِ محبت تھے اس حق کو انہوں نے خوباد کیا ہے اور حب الوطنی کے جذبات کو ہر طرح مضبوط کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح خیالات اور زبان کی لہیز سے مشترک زبان کی بنیاد میں جانے اور اتحاد خیالات پیدا کرنے میں جو حصہ لیا ہے دہ کسی تفضیل کا محلج نہیں ہے۔

جو سوت آج سے سات سورس پہلے پہلیاں اور گیت ہو کر حوماتا وادہ آج ہندہ ہو گیا ہے اور اس تراویح کی تحریر کے لیے موصیں بار رہا ہے۔ جو سریئے راگ مسوود و عدیان اور خسرہ نے ملکی زبان میں بخالے تھے وہ تیرا در فالب، درد اور سودا، انسیں اور بیرون کے چھپے بن گئے ہیں۔ جو آواز اس بندوستانی شاعر نے ملک کی حادث اور محبت میں بلند کی تھی وہ آج تمام ملک کی صدائی گئی ہے اور آواز بازگشت کے طور پر حاصلی اور اقبال کے دلکش نغموں میں سائی دیتی ہے۔ مبارک ہے وہ شخص جو تاریخ کے صحیح رجحانات کو بھاٹتا اور آن کی تائید اور ترقی میں ساعی ہو کر بعد کی نسلوں ہی اپنا نام ہمیشہ کے لیے نیکی اور محبت کے ساتھ یاد کیے جانے کے لاسطے چھوڑ جاتا ہے۔

آؤ اس تہید کو ختم کرنے سے پہلے شنوی قرآن السعین کے اخلاقی تحریر پر غور کریں جس طرح باب اور بیٹھی میں اخلاقات کے بعد مصلح ہو گئی ہے شاعر نے مبارک

مُحَمَّدَ حَمَّدَ

شُنُونِ قُرْآنِ السَّعْدِيْنِ خَرْفَ

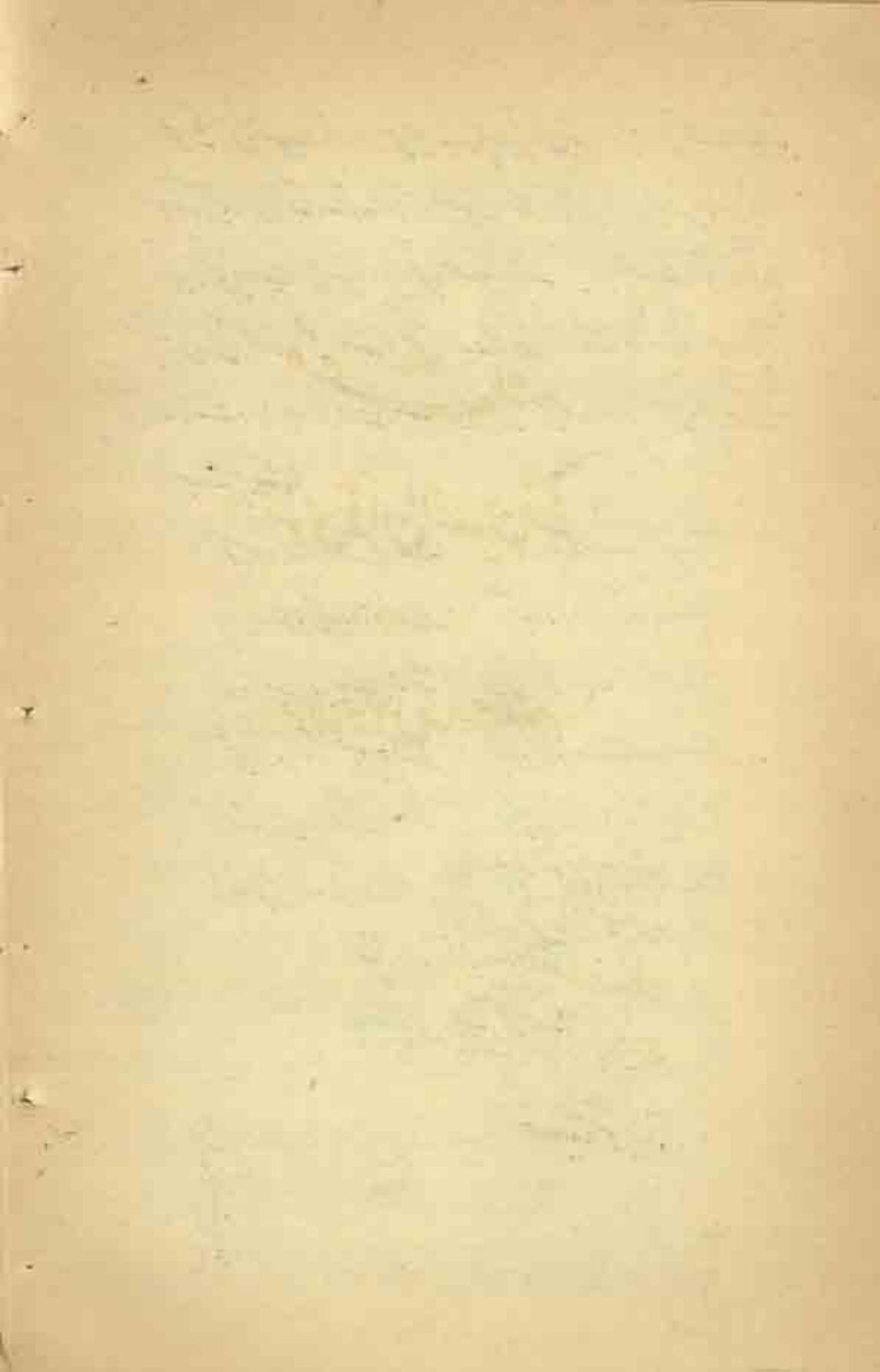
نوشته

مَوْلَانَا مُحَمَّدَ حَمَّادَ صَاحِبُ مُرْوُومٍ

لَقْطَهُ هُرْفَتْ بَزِيزُ تَرِيزُ  
مَرْدَمْكَهْ شَيْمَ مَعَالَيْ لَقْتَيْزُ  
أَبِيجَ مَعَالَيْ زَدَمَعْتَ دَارِطَعُ  
لَيكَ گَرْشَهْ زَسَمَوْتَ سَعِ

(از شُنُونِ قُرْآنِ السَّعْدِيْنِ)

(جیوه)



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۲	حشاد کا ذکر	۳۶	مراسم اتحاد اور خانگی ملاقاتیں
۶۳	مح گوئی سے بیزاری اور محشران زمانہ ناصر الدین کی نصیحتیں فرزند دبند کو کی تکایت	۳۷	ناصر الدین کی نصیحتیں فرزند دبند کو دوامی ملاقات
۶۴	مثنیات نظامی کی شناو صفت	۳۰	دعا وی ملاقات
۶۵	غزل سعدی کی شناو صفت	۳۳	کیعتاد کی مراجعت دلی کو
۶۶	اس خانم کی تصنیف کا زمانہ خانلش مشنوی کیعتاد کا انجام	۳۵	سلطان کیعتاد دلی پہنچا
۶۷	خانلش مشنوی کیعتاد کا انجام	۳۶	ملک نظام الدین کا انجام
۶۸	خان جاں کو اقطاع او وہ کی حکومت ملی	۳۷	خسر و کی ملازمت کا حال بر سریں احوال
۶۹	نظم عنوان	۳۹	خان جاں کو اقطاع او وہ کی حکومت ملی
۷۰	تعین عنزل	۴۰	خسر و کی رخصت دربار خان جاں سے
۷۱	مثنوی میں تصدید اور غزل کا پیوند	۴۱	خسر و کی روائی اور دلی پہنچنا
۷۲	وصفت اشیاء	۴۲	خسر و بار بار معزی میں
۷۳	وصفت بگاری کا نفس	۴۳	کیعتاد کی فرمایش
۷۴	مقامات مثنوی	۴۶	تصنیف ثنوی
۷۵	متفرق مقامات	۴۸	خانمہ مثنوی
۷۶	جو شش داڑھ	۴۸	اپنی محنت
۷۷	سو زو گداز	۴۹	تعداد اشعار مشنوی
۷۸	اعجاز	۵۰	وصفت بگاری
۷۹	تشبیه و مثیل	۵۱	صلہ مثنوی سے استغنا
۸۰	صوفیانہ خیالات	۵۱	ذروان معنی کی تکایت
۸۱	حکمت و اخلاق	۵۲	محاجمین کا ذکر

# فہرست مضمایں

## مفت دمہ

### قرآن السعیدین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸	اسیران مغل کا قتل	۱	ترمیب لفظ نہم و وجہ تحریک
۱۸	باربک کی روانگی بطور ہراول	۲	کچھ ابتدائی کیفیت
۱۹	ناصرالدین کا پیام باربک کو	۳	سلطان ناصرالدین محمود
۲۱	باربک کا جواب سلطان ناصرالدین کو	۴	بغرا خان
۲۲	سلطان معز الدین کی تباہ اور دم میں پھنا	۵	تحت نشینی کی تبادلہ
۲۳	ناصرالدین کی پریانی کشی کے واقعہ سر	۶	کیتاباد کی عیاشی
۲۵	بپ بیوں کے سلام و پیام	۷	ملک نظام الدین کا اقتدار
۲۸	ناصرالدین کی طرف سے نیکاؤں کا جانا	۸	ناصرالدین کی فتح کشی
۳۱	کیتاباد کی طرف سے کیومرث کا آنا	۹	دلی میں ترمیب لفڑ
۳۲	ناصرالدین کی طرف سے ملاقات کا وہنہ	۱۰	ملک پنجاب پر مغلوں کا حملہ
۳۲	کیتاباد کے ہاں دربار کی تیاریاں	۱۵	کیتاباد کی بزم آرائیاں
۳۳	ناصرالدین کا آنا اور ملاقات	۱۶	کیتاباد کے لئے کوچ بجانب اور دھو
۳۴	ناصرالدین نے بیٹے کوخت نشین کیا	۱۷	مہم مغل سے باربک کی مراجعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 مُحَمَّدٌ مَّدْحُومٌ

قریب نظم و امیر خسروہ بلوی کی مثنویات میں یہ سب سے پہلی مثنوی تھی  
 وجہ تسمیہ جس میں سلطان معز الدین کیعتاود اور اُس کے باپ کی ملاقات  
 کا قصہ خود سلطان موصوف کے حکم سے تھا میں امیر صاحب نے نظم کیا۔ اور  
 مضمون کی مناسبت سے اس کا نام قرآن السعین رکھا۔

قطع قرآن کے لئے کوئی معنی تو اقبال یا ملک کے ہیں مگر بخوبی کی اصطلاح  
 میں آفتاب کے سواباتی ستاروں میں سے دوستاروں کا کیک جانظر آنا ان کا  
 قرآن کہلاتا ہے اور مشریعی زہرہ کو اہل خبیث سعداً کبر و سعداً صفر سمجھتے ہیں اس لئے  
 ان دونوں کے قرآن کو قرآن السعین کہتے ہیں۔ تو شاعر نے دو دشاہوں  
 کی ملاقات کو کہتا ہے اور ملت کے لیے موجب سعادت تھی تشبیہاً قرآن السعین

صفحہ	مصنفوں	صفحہ	مصنفوں
۱۶۳	ضلع بجت کا اعتراض	۱۲۶	خطاب پنض
۱۶۳	قبول عام	۱۲۶	تختیل
۱۶۵	خاتمه	۱۲۹	اسالیب بیان کی تازگی
	—————	۱۳۵	صنایع بدائع



۴۴) سلطان علام الدین بن مسعود بن رکن الدین فیروز سنگھ

۴۵) سلطان ناصر الدین محمود بن امتنش سنگھ

سلطان غیاث الدین بلبن | بلبن بندگان شمشی میں سے تھا۔ اس نے پر

قابلیت سے اعلیٰ مناصب پائے۔ اور سلطان شمس الدین کی دادی کا فخر بھی حوال  
تھا۔ اصل و نسب کے لحاظ سے وہ ترک افراستیانی تھا۔ سلطان ناصر الدین محمود  
بن امتنش کے عمدیں بیس سال تک زیر سلطنت رہا۔ اور اس سلطان کی قاتل  
کے بعد ۱۲۷۷ء میں وہی ملک سلطنت کا وارث ہوا۔

غیاث الدین کے ووپیٹے تھے :-

پڑا سلطان محمود خاں المخاطب بہ ما ان ملک یہ ولی عہد سلطنت بھی تھا  
اور منول چنگیزی کی پورش مکنی لے اقطع عثمان و سندھ کی حکومت رائی  
اس کے پسروں کی کئی تھی۔

چھوٹا بیٹا بغرا خاں تھا جو اقطاع سامانہ و نام کی حکومت پر متعین تھا۔

قرآن السعیدین کے دوستیاروں میں سے ایک بغرا خاں ہے۔ لہذا اس کا حال

کسی تفصیل سے بیان کرنا مناسب ہے۔

سلطان ناصر الدین | عمد بلبنی میں لکھوتی دارالضدر بخارا کا حاکم

بغرا خاں | طغل باغی ہونگرو مختار بن بیٹھا تو سلطان بلبن ایک

لہ سلطان غیاث الدین بلبن کی دادا کا سلطان کی دلف تو سلطان شمس الدین امتنش و قطب الدین ایک تکمیلی تھا۔

لہ سلطان غیاث الدین بلبن کی دادا کا سلطان کی دلف تو سلطان شمس الدین ایک تکمیلی تھا۔

سے موسوم کیا۔ پس یہ نام کنایہ ہے اصل قصہ سے۔

**پچھا ابتدائی گیفت** امیر صاحب نے معز الدین کی تخت نشینی اور موسوم  
سرماں کے عیش و عشرت کا ذکر کر کے قصہ یوں شروع کیا ہے کہ:  
”یہ حکایت شاہ شرق کی غنچ کشی کا فعل عمل بلند ہوا“

اس نامہ میں جب کہ یہ شنوی لکھی گئی تھی اتنا ہی اشارہ کافی تھا۔ لیکن  
آج ساڑھے چھ سو برس کے بعد تاریخ داں کے سو اکس کو معلوم ہے کہ معز الدین  
اور شاہ شرق کون تھے؟ کب تھے؟ کہاں تھے؟ کہ خاندان سے تھے؟ ہمذہ  
پچھا ابتدائی گیفت بھی یاد رکھی چاہیئے تاکہ اس قصہ کا سروبن سمجھیں جائے  
سلطان شہاب الدین غوری نے ہندوستان فتح کر کے ولی کو دارالملک  
بنایا۔ اور قطب الدین ایک کو ولی میں اپنا نائب پسہ سالا مقرر کیا۔ سلطان غوری  
کی وفات کے بعد قطب الدین ایک یہاں کا خود مختار سلطان ہو گیا۔ قطب الدین  
کی وفات کے بعد اس کا دادا شمس الدین المتشنجت فیلچ کا وارث ہوا۔ المتشنج کی  
وفات کے بعد اس کی اولاد میں سیس سال تک سلطنت ہے۔ اور اس قلیل  
مدت میں پانچ بار شاہ تخت نشین ہوتے ہیں۔

(۱) سلطان رکن الدین فیروز بن المتشنجت ۷۴۳ھ

(۲) سلطان فیصل یگم بنت المتشنجت ۷۴۴ھ

(۳) سلطان معز الدین بہرام شاہ بن المتشنجت ۷۴۵ھ

بعد آیا تو دل کی دربار داری اور باپ کی خدمت گزاری میں جی نہ لگا۔ ان  
دنوں سلطان کی حالت بھی علاج معا الجھ سے کچھ سنبھل گئی تھی اور تحفہ کا جلد خالی  
ہو جانا مشیبہ لظر آتا تھا۔ لہذا بزر اخاں ایک وزن خار کے بھانے سے نکلا اور  
بے اذن شاہی لکھنوتی کی راہی شہزادے کی اس کمک ادا کی اور بے بری  
نے اُس پر عزم دہ کے دل پر ایک چڑکا لگایا جس کا درد خان شہید کے  
دل غے بھی زیادہ پرالم تھا۔

گوبزر اخاں پر نگاہ بخال کے شوق میں اڑا چلا گیا لیکن تقدیر کا فتویٰ  
لگ چکا ہو کہ وہ عن قرب بیگانے والے اپس آنگنا دراسی قسم کے صدیات اُس  
کو بھی پہنچئے کے سلوک سے اٹھانے پڑے گے۔

بعد ایں سلطان ملین نے شہزادہ کھسرو کو جو پنے باپ کی بجائے اقطع  
ملمان کا حاکم بنا دیا گیا تھا دل میں طلب کریا۔ اور مرنے سے یہن وزیر سے اپنی  
معتمد اعیان دوست کو خلوت میں بلا کرد صیت فرمائی کہ میرے بعد کھسرو  
شخت نہیں کیا جاتے اور دوسرے پوتے کی تقاد کی نسبت حکم دیا کہ وہ پانے  
باپ بزر اخاں کے پاس لکھنوتی پہنچا دیا جائے ۱۴

اُب ہم قرآن اللعین کے دوسرے بیانے کی تقاد کے احوال کی تصویر  
پیش کرنے ہیں ۱۵

بڑا شکر اُس کی سرکوبی کے لیے جمع کر کے دلی سے چلا۔ اور سامان سے شہزادہ بزرگ خاں کو بھی من اُس کی افواج خاصہ کے اس مہم پر پہنچنے ہراہ لے گی۔ طفل باغی کے قتل اور اُس کے اعوان والصارک ایتھر مصالح کے بعد بننے نے شہزادہ بزرگ خاں کو لو از مسلط عطا فرمائی ناصر الدین محمود کے اقبہ کو لکھنوتی کا مستقل سلطان بنادیا۔ اور تین سال میں اس محمد سے فارغ ہو کر دلی واپس چلا آیا۔

اس وقت سلطان بیجنگ کے دو نوں بیٹے تو دلی سے باہر عزیزی و شرفی حدد دیں بر سر حکومت تھے مگر دو پوتے یعنی کیخسرو و فرزند سلطان محمد خاں در کی عباد پس ناصر الدین بزرگ خاں سلطان کی زیر نظر دلی میں تعلیم و تربیت پا رہے تھے۔ چند سال کے بعد ۱۲۸۷ھ کی آخر تاریخ کو یہ حادثہ غمیم پیش آیا کہ ولی عمد سلطنت سلطان محمد خاں الی ملکان لشکر مغل کے مقابلے میں شہید ہو گیا۔ اس لائق شہزادے کی موت نے بوڑھے باپ کا دل بخادیا اور صاحب فراش بنادیا۔ یہاں تک کہ امید زیست منقطع ہونے لگی تو ناچار چھوٹے بیٹے ناصر الدین جنت خاں کو لکھنوتی سے طلب فرمایا کہ اُس کے دیدار سے خان شہید کا غم غلط کرے اور جب سفر ناگزیر پیش آئے تو تاج و تخت کا داراث پاس موجود ہو۔ مگر شہزاد بزرگ خاں بخالہ کی خود مختار حکومت اور وہاں کی حکمت دو دو لکھنوت پر ایسا فرنیتہ تھا کہ عرصہ تک باپ کے حکم ناٹا رہا اور تاکید فرمی کے

کاننا اور عیاں الدین کی عیاد کا دادا تھا۔

کیقباد کی عیاشی | بلبن جیسے دین دار پہاڑی منت بادشاہ کی زمانہ میں تو کیقباد کی مجال نہ تھی کہ حد اعدال سے قدم باہر رکھتا مگر مکتبے اٹھتے ہی ایک نمبر دست سلطنت نیر فرمان پائی تو جذباتِ نفاذی کو فابوں نہ رکھا علیش و عشرت اور بدستی وہ اپستی میں ایسا مستقر ہوا کہ پھر کبھی ہوش میں نہ آیا۔

اس کی مجال عیاش و طب کے لیے کیلو کھڑی میں جہنا کے کنے ایک نیا قصر تعمیر کیا گیا۔ اس قصر کے گرد اگر دستاہ و ساتھی مطرب، نقال لطیفہ گو، مخزنے، بازی گر، دور دست مالک سے آگرا باد ہو گئے۔ اور شاہی مجالس کو اندر سجھا کا نونہ بنادیا۔

کیقباد کی بے اعتمادیوں کا سلاب اتنا بڑھا کہ جماعتِ نلوك امراء کی گذر کر طبعاتِ خواہ تک سراتیت گر گیا۔ اس زمانہ میں دلی کے درود دیواری رندی و بلے قیدی کا ایسا نامشاد کیجا جس کا خیال بالند حنابی سلاطینِ ماضی کے عمدیں دشوار تھا۔ حضرت خروہؓ نے اس کا انہمار اس غزل میں کیا ہے

## عنزل

اے دہلی! اولے بتاں سادہ گپٹ بتبہ دریش کج نمادہ

۱۵۔ دوسرا صدر عالمیں ثفات سے یونست نگاہیا ہوئے گپٹ بتبہ کج نمادہ۔

۶

کیقباد کی تخت نشینی | سلطان میں کے مرتبے ہی اعیان و ملوک نے  
اُس کی وصیت کو طاق نیان پر رکھ دیا اور اپنی اغراض کے لحاظ سے باہم  
کا انتخاب کرنے لگے بندرہ ایمان فارکان میں ملک الامر افخر الدین کو توال شہر  
نمایت با اثر شخص تھا اور خان شہید سے کو درست کھاتا تھا۔ اس لیے اُس کے  
بیٹے کیخسرو کی تخت نشینی میں فراہم ہوا۔ اور اُس کی تند مزاجی سے لوگوں کو دڑا  
اور کیخسرو کو مجبور کیا کہ اپنے اقطاع علاقاں سندھ کی حکومت پر فوراً روانہ ہو جائے  
اور کیقباد کو ایک حکیم و سلام شہزادہ ۱۸۰۱ء سال کا نائب چھر بہ کار نوجوان تھا اس  
کے سر بر تاج سلطنت رکھا گیا اور سلطان معز الدین اُس کا القب ہوا۔ چنانچہ  
خسر فرماتے ہیں:-

بر سر شاہ جوان بخت ؟ تاج بر پاک گمراہ کیقباد  
کرو چو دش قند و شادوش ق بر سر خود تاج جد خو ش خوش  
کنج بر اس گونہ بصر افگند کر کرم آوازہ بدیا فکند  
اور کیقباد کا نبنا مدد اس طرح بیان کیا ہے کہ:-  
شمس جما گیر جبد با فرش انہر من شمس جبد دیگر ش  
نا صریح بیٹا و فرشہ ترشت خوش نوشش نجذب نجذب  
جس سوم شاہ عجائب اُم حاکم فرمائ زرع تاج جم  
لینی شمس الدین المنش کیقباد کے باپ کا نانا اور ناصر الدین محمود بن لمیش کی قیاد

بادشاہ کی غفلت شاری نے اس کے دل میں طبع خام پیدا کر دی کہ اس سب  
زوجان کا کام تمام کر کے لماج و سخت کا مالک خود بن جائے۔

بغرا خاں کی طرف سے بلک نظام الدین کو چھپا اندیشہ تھا۔ وہ دنی  
سے کافے کو بھوں دو رہتا۔ مگر کنجسر و رجب بن کی آخری صیحت کے لحاظ سے  
حق دار سلطنت بھی تھا، اس کی نظر میں لکھتا تھا۔ چنانچہ اول اس نے اسی یہاڑے  
پر ماتحہ صاف کیا۔ بادشاہ کی طرف سے ایک دوستانہ فرمان طلب اس کے  
نام بھجوایا۔ کنجسر نے اس سکم کی تعییں کی اور ملتان سے چل کر رہنمک ہمک پہنچا  
تحاک کاک نظام الدین نے قاتل بھکر اس کو قتل کر دیا۔

بعد ازاں بندگان بیانی جو مناصب اعلیٰ پر متاز تھے ان میں سے بعض کو  
قتل اور بعض کو ذیل و خوار کیا۔ اور مقید کر کے دور دور کے قلعوں میں بیچ دیا  
و مسلم محل کہ بندگان بیانی سے فرابت رکھتے تھے ان کو تھے تنخ کیا۔ یہ تمام مظالم  
بلک نظام الدین نے کیقاباد کو اغوا کر کے اس غرض سے کراتے کہ بیانی خاندان  
کے خیر طلب اور کیقاباد کے حامی و مددگار باتی نہ رہیں۔ مگر نادان بادشاہ ان  
کھلی بدوخا ہمیں کوئی خیر خواہی سمجھتا رہا۔ بات یہ تھی کہ وہ کوتوال شہزادہ اس کے  
گروہ کو اپنا معاون و محسن جانتا تھا۔

ناصر الدین | جب سلطان ناصر الدین کو لکھنؤتی میں یہ افسوس ناگ خبریں  
کی فوج کشی | پہنچیں تو سخت صدمہ ہوا۔ اول اس نے فرزند ناخلفت کو کتوپا

۸

خون خور دن شان باشکارت گچہ پهان خوند باده  
فرماس تبرند زان که هستند از غایت ناز خود مراده  
جاتے که برہ گندگل گشت در کوچه مدل پیاده  
آسید مباری سید برد و ش دستار چشم بر زم فاده  
شان در راه و عاشقان بنال خونا بہ ز دید گان کشاده  
ایشان هم بہ د حسن درسر دینها هم سر بر ساد داده  
خورشید پرست شد مسلم زین ہند و گان شوخ و ساده

بر بستہ شان بہوتے مغل

خسرو چوچے گئے سرت در قلا

امیر خسرو ف مقطع غزل میں اپنے روزگار کی حقیقتِ حال کو اپنے  
نش کی طرف فسوب کیا ہے اور یہ میں بلاعثت ہے۔  
ملک نظام الدین کی تعباد کی عیش پنڈ طبیعت سے بہت بعید تھا کہ  
کا اقتدار وہ مشاغل کامرانی کو جھوڑ کر ملک اپنی کی طرف توجہ  
کرتا۔ یہ در دسر اس نے ملک لامر اک تو وال تھے داما د ملک نظام الدین اور  
کو پسرو کر دیا تھا وہ جو چاہتا تھا کہ رات تھا۔

اس میں شک نہیں کہ وہ مذہب و مفہوم سردار تھا۔ مگر خود غرض و مدباطن تھا۔

۱۷۔ پہل جن کی دنیاں دنچی نہیں ہوتی ہیں۔ اور پنچ دن سے دلے پہل گلی سوار کھلتے ہیں ॥

ملک بماریں آیا۔ اور بہار سے چل کر اوودھ پر قبضہ کیا۔

یافت خبر خرد مشرق پناہ ناصر حنفی وارث این تخت کا  
 کافر اور اپسرا نسباً اگست دیں شرف ازوسے بسپر ڈگشت  
 خشم بسر کرد و علم پر کشید ساختہ کمیں شد و شکر کشید  
 تند چوباد آمد ازاں خانقاہ از پے گلشت بوسے باد  
 راند ازاں جا۔ پا و دھ باد پا شہزادہ را ہمہ ازاں دست بڑ  
 غارت ترکانش پر یخا سپر دیں طرف آگاہ نہ فرزند شاہ کرنے اور راند سپر در پاہ  
 جب ناصر الدین کاش کر اوودھ کی طرف آرہا تھا تو کیقاو دلی میں بیٹھا  
 حب عادت رقص و سرو و اور ساقی و مشراب کے منے اڑا رہا تھا۔

شب پہنیں وقت برآ ہنگی بے رخص طرب کر درواں پر بیٹے  
 با دہ ہمی خورد و نمی خور دغم عیش ہمی کرد و نمی کرد کم  
 رینجتہ ساقی مئے زنگیں بجام مے زلب شاہ رسیدہ بکام  
 ناگہ ازاں جا کہ جھاڑی جا ست قاعدہ دولت شاہنہ شاہ است  
 گرم شد آوازہ کہ خور شید شرق تما فتہ شد برخط مغرب چورق  
 ناصر دین دشکشور کشائے تینج برآور دو بکیں کرد لے

شفقت آمیز لگئے۔ اشارات و کنایات میں غفلت سے بیدار کرنا چاہا۔ مگر جان عیش و بدستی کے بادل گرج رہے ہوں وہاں حضرت ناصح کی صدائے بے ہنگام کون سنتا ہے؟

نا چار ناصر الدین نے ملاقات کی خواہش کی۔ طفیل سے قاصدیوں کی مرفت یہ امر تھے ہو گیا کہ دونوں باب بیٹے اپنے اپنے دارالسلطنت سے جریدہ چل کر شہرا و دودھ میں ملاقات کریں۔ اس ملاقات سے ناصر الدین کا یہ مقصد تھا کہ بیٹے کو بروضیحت کر۔ ممکن ہے کہ وہ راہ راست پر آجاتے۔

لیکن بلکہ نظام الدین کے مشورے سے کیقیاد کی جلوس ایک بڑے شکر کے چلنے کا سامان شروع ہوا تو ناصر الدین بھی لاٹکر لے کر آیا۔ یہ قول موڑیں کا ہے۔

حضرت خسرو نے مشنوی میں ابتدائی حالات پر کہہ دیں گے اور نہ ان کو ان قصتوں کے لکھنے کی چدائی ضرورت تھی۔ ان کو تو کیقیاد کی منرمائیں پیدا کرنی تھی۔

وہ مشنوی میں کیقیاد کی تخت نشینی اور عیش و نشاط کا ذکر کر کے ناصر الدین کی لٹکر کشی کا سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ:-

ناصر الدین دلی کے تخت و تاج کو اپنا حصہ سمجھتا تھا۔ اس نے لکھنوتی سے

کر کے تیاری کی تکیل ہے قصر کیلو کھڑی میں واپس آگیا۔ پناج پنچ خسر و لکھتے ہیں:-

کرد اشارت کرد لیران رزم	ساختہ دارند جہد ساز عزم
جمع شدند از امراء دیار	از ملک و خان و شہد و شیراد
تیغ زنان همسه قلیم ہند	نیزه گذارانِ ذا حمی سنه
روز دو شنبہ بگہ پاشت گاه	در مردم ذی الحجه پایانِ ماہ
رایتِ مقصود ببلاکشید	ماہِ عمل سر بر ثریا کشید
نصب شد اعلام مبارک صول	کرد سر اپرده بپیری نزول
یمنه بر تلکشہ زدیک سره	بود میسان اند پٹھے میرہ
داور جب شید نسب کیقاباد	تلچ کیاں بر سرِ والا ناد
خرش طلب کرد شہ تاجور	رفت زیک تخت ب تخت دگر
عزم بروں گرد نشکار افغان	بر دل خور شید غبار افغان
پوچھ خور شید لایت فروز	گشت کنائ تا بگہ نسیرہ
رفت بکیلو کھڑی و داد عون	از مد و دست چود ریا بے جوں
قصر شد از فرشہ اجمیں	چوں فلک از فریت خود بلند

۱۵۔ اہل نشان ہلال جو پریرے پر ہوتا ہے ۱۶۔ نوح دہلی میں ایک گاؤں تھا ۱۷۔

۱۸۔ دہلی سے پانچ چمچ کوس پر ایک مشور بر گئے تھا ۱۹۔

۲۰۔ نوح دہلی میں ایک قصبه تھا جو اب داہل ازک شہر دہلی ہے ۲۱۔

۲۲۔ دریا سے جن کو سترت میں جوں بوئتے ہیں (دفعہ واد) یہاں اس کے تلفظ میں تصرف کیا گیا ہے ۲۳۔

راندز لکھنوتی و دریا سے ہند  
 تا سپہش گرد برا آر دزند  
 بیس کے سپہش چہ متنا نمود  
 کاپ فرویں ببala نمود  
 قوت سیلے نبود تا بروود  
 آب ببala نزود از نزود  
 کرد مک از خجھر تیر آس سوا  
 سوے سوا او و د آمد چو باد  
 چند ہزار شش ز سواران کار  
 زنج زن و کینہ کش دنا م ا  
 آمد اقصاے او دھ د رگرفت  
 وال ہمہ استیلم سراسر گرفت  
 نیست بجزیں در شب در دش سخن  
 کیں منم اسکندر دار ان شکن  
 مرد مک دیدہ من کیقیباد  
 کافر جب فرز بزرگیش داد  
 گرچہ جانگیسہ رشد و تاجدار  
 نیست جان ندیدہ تراز من بکا  
 تخت پر کرن پے پاے من ست  
 ہر ہمہ اندک کہ جائے من ست  
 حاصل ازیں حاد شکا مپد  
 شاد جہاں یافت پیا پے خبر

دلی میں ترقیب لشکر ناصر الدین کی آمد کا آوازہ بلند ہوا تو دلی میں بھی کچھ  
 جھنڈ اکھو لگا اور قصبه سیری میں جو دلی کے قریب تھا ڈر سے نیخے لگا گئے  
 گئے اور لشکر کے دامیں بازو کا ٹھیک قصبه لپٹ میں اور بامیں بازو کا قصبه اندٹ  
 میں ڈالا گیا اور شاہی ہاتھیوں کا پڑا موضع بیا پور میں تھا۔

ایک روز سلطان معز الدین بھی بر سر مسکارا بہ نکلا اور لشکر کا ہ کو ملاحظہ

۷۵ روز دبلي میں ایک گاؤں تھا داشتہ فوج المیں ماد

عارضِ فراز بفرمانِ شاه کر درواں سوے مخالفت پاہ  
 تاجیہ برناجیہ راندند تند بود صبا پیش چین سیر کند  
 از قدم شوم محسن آن بلاد نام و نشان ز عمارت نداو  
 از حد سماز تا لاصحور لایبرری پیچ عمارت نه مگر در قصور  
 بود زمیں تشنہ که دیار سید شکرِ اسلام کر آنجار سید  
 یافت خبر کافر ناخوب کیش نیز تراز تیر بروں شد ز کیش  
 تن ز غنیمت بہریت سپرد بڑن جاں را بغفیت شد  
 بایبک اندر پئ شاں کین خواه تیخ نتاں قطع ہمی کر دراہ  
 شکرِ اسلام کر دنبال کرد کوہ ز خوزیز پراز لالا کرد  
 خانِ جانگیر کر آں فتح یافت فتح د فیر و ز عناں یا ز تاف  
 بست اسیرانِ حسن داد بدان چند شترول ها

**کیقیاد کی بزم آرائیاں** | شکر کی تیاری کا کام سرداران شکر کے ذمے  
 اتحاجس کی تکیل میں سردی کا موسم گذر گیا۔ محو  
 رنگیہ کی عباد کو اپنے مشاغل شوق کے لئے کافی وقت تھی۔ اس کے قصیر عہت  
 میں موسم سرما کا ایک لمحہ بیکار نہیں گیا پس توہنگا مر نشاط کی گرمگری رہی۔  
 یہاں تک کہ فوراً ز کا موسم آگیا۔ پھر تو قصرِ محرزی میں اور بھی دھوم دھام کے

لہذاج لاہور میں ایک پر گزبے بن گیاں قصور سے یہ مزاد ہے کہ ہر ایک عمارت کو قسان پوچھا تھا ॥

ملک پنجاب پر دلی میں لشکر کے کوچ کا سازو سامان ہتھیا کیا جا رہا تھا کہ اسی  
آنٹا میں ملک پنجاب پر حملہ مغل کی خبر آئی۔ اس فتنے کے تدارک  
مخلوں کا حملہ کی غرض سے تیس ہزار سوار کی جمعیت لے کر بار بک شاہ سلطانی  
نایت سرعت سے لاہور کی طرف روانہ ہوا۔ سماں سے لاہور تک متام  
بستیاں مخلوں کی غارت گردی نے برباد کردی تھیں۔

مخلوں کو افواج شاہی کے آئے کی خبر معلوم ہوئی تو وہ بیڑوں کی طرف  
بحاگ گئے۔ بار بک نے کچھ دوڑتاک غیم کا تعاقب کر کے بعض کو قتل کیا اور  
جو مغل نزدہ گرفتار ہوئے ان کو لے کر دلی کی طرف مراجعت کی۔ اس داتعہ کی  
یقینت حضرت خسرو نے اشخاص ذیل میں بیان کی ہے:-

نامہ کئے چند چوتیرا زکیں	آہو بِ سید چوپیکان رمیں
کر جد بالاعسل تیر عزم	سوئے فروزاند بر آہنگِ زرم
لشکر انبوہ چوڑراتِ ریگ	جو ش بر آور دوچو آبے بدیگ
مردم آں خطہ فروش بجاک	گر بر آور دا زیشاں ہلاک
شکر کر زمگرایی آں گمراں	یافت چنیں آگئی از آگیاں
گفت کہ خواہم ز سواران کار	نا فروشنل شو دستی ہزار
بُر سرِ شاں بار بکِ تیغ زن	خان جاں چاپک و لشکر لکن

لئے بار بک کا نام سلطان شاہیک تھا اور اس سہ پنتم زد کرتے وقت خان جاں خاں خاک عطا کیا تھا ۱۷

ہمراہ شکر طپیں یا نچلیں مگر مشیر دولت نے یہی صلاح دی کہ بادشاہ کا حضنا  
ضروری ہے۔

مصلحتِ ملک ز رائے درست	ہر چھوپت یہی بازبست
خود مکر کیسے کندہ اس توار	یا ز پسے رزم فرستد سواز
کارشناسے کے درآں از بو	پرن ز تبدیلہ بینداخت زود
گفت ز چنیں سپہ کینہ خواہ	آل نزود گز تن تباہے شاہ
غرضِ سلطماہ ربیع الاول میں کچ کیا۔ اور پہلی منزل تبلیغ اور افغان پور کے	
حدود میں ہوئی۔	

در وسط ماہ ربیع ثنت	غم سفر کرد بشرق درست
کوس عزمیت ز در شریا	لرزہ در آورد برو میں حصہ
کچ سپہ کرد۔ شہ از شہر فو	دوا جہاں را خطف نہ ببر فو
منزل اول کہ شہ از شہر دور	بود خدیل پتہ دان غنان پور
یافت سرا پر ده در آں جاتام	ثنت در آمد ز رسنا بدام
مهم مغل سے بار بک	سلطانی شکر کا پلاہی کوچ تھا کہ خان جہاں بار بک جو
مغلوں کی مهم سرکر کے آرہا تھا اس مقام پر چھنور سلطانی	
کی مراجعت	میں حاضر ہوا۔ اس فتح کا بڑا جشن منایا گیا۔
شکر کا ذکر ش بالا اور	از عقب کوچ در آمد چو گرد

جشن ہوئے۔ اور بادہ پیمانی کا زور و شور رہا۔

موسم نوروز ہوا سے شراب	شاو جہاں مستِ مخالف خراب
بادہ ہمی خورد و ہمی بود شاد	شاد ہمی کرد جہاں راز داد
ہر کچھ کرد بہ بمش کندر	برد بستے دامن پرسیم وزر
نمہ زنش نہ رہ پر وہ شناز	نمہ زنش کرد بچندیں سپاس
یافہ درگوش ہمایونش جائے	این غزل از نفہ بر بطا مارے

### عشر

گل امروز آخوند بست بر فات	بجام لالہ مجلس را بیار است
لشته سبزه زیں ہو در چین	تادہ سروزان بجانب است
صبا می رفت وزنگ از عنون	بہ سوہمی افتاب و می خاست
من اندر باغ بودم خست بیا	بنام ایز دچو ہبے کم و کاست
چور فتن خاست از پلوس خسر	برآمد از دلم فرماد بے خواست
خسر و نے گل وزنگ اور سبزه دسر و کے تخلی میں کیتبا دکی بزم متاز کا	
نگ ڈھنگ خوب دکھایا ہے۔	

کیتبا دکے لشکر کا جاڑا گذر انوروز ہو چکا۔ اب گرمی کا موسم تھا کہ لشکر کیں  
 کانٹے سے درست ہو کر کچ کے لئے تیار ہوا۔ باد شاد  
 پچ بجانب و دھ سلامت اپنا عشرت کدہ چھوڑتے ہوتے کساتے کہ خود بد و

اُس فواح کے ملک و امراء میں سے نمک پچھو خان کرڑہ اور خان اودھ یہ دو نوں اپنی اپنی جمعیت کے ساتھ بار بک کے لشکر سے آئے۔

بار بک و تیخ زنان سپاہ	بل زنان پیش گرفتند راہ
کچ بکوج از شدن بروزگ	لشکر شاہ رفت لگداری گنگ
گرم آب سرور در رسید	در سرورفت و عنان در کشید
پیش در آمد ز بر زگان پیش	چند نمک با سپه و ساز خوش
خان کڑہ بچھوے کشور کشائے	کزلب خاناں کرہ بستے بیلے
خان اودھ نیز بفرمان منٹہ	ک رو بیک جاس فراواں سپاہ
بار بک و شاہ ہمہ بیک جاشندہ	ساختہ کارہتیا شندہ
لشکر شاہ پر ز صفت باشکوہ	برلپ آب سرور شد گروہ

**ناصر الدین کا** دریا کے اُس پار سلطان ناصر الدین کا لشکر پڑا تھا۔ اُس کو خبر ملی کہ فوجوں کا یہ جماول زدی کے ارادہ سے ہوا ہے تو وہ بہت پایام بار بک کو بر جھم ہوا اور فوراً نصیل الدین و بیسر کو کہ اُس کا میرنشی تھا بار بک کے پاس یہ پایام دے کر بھیجا کہ تو ہمارے خاندان کا نمک خوار قدیم ہے اس وقت ہمارے نمک سے کیوں دست کش ہوتا ہے؟ تو خود جانتا ہے کہ اس نمک کا وارث کون ہے؟ کوئی غیر میری جگہ لیتا تو اُس کی گردن ہوتی اور میری تکواں۔ مگر میرا نہ زندہ میری غیبت میں سخت نشین ہوا تو دل ماشاد و چشم ماروشن۔

باربک آمد مصافِ عیشل بستہ گلو بائے مثل را بغل

شاہ براں شرده دلت کیافت باوہ طلب کر دو یہ مجلسِ مشتافت

خور دے ونچنچ پجھ تاج داد بن سر و ذر کتب ایج دا

**اسیران مغل کا قتل** دوسرے دن اسیران مغل اور مال غنیمت سلطان کے روبرو پیش ہوا۔ قیدیوں میں سے اسیران صدھہ کو ہبھیو سے گھلوادیا اور سپاہیوں کو شہر میں بھیکر تشریک کرایا۔ دن اس شفطے میں کٹ گیا رات کو پھر وہی دور سا غریبانہ

چوں تنه چند زمیر صدھہ دست اجل داد بدام و ودھ

اچپہ و گراند شنشاہ د بھر کر درواں از پئے تشریف شہر

چوں فلک از شیش خود گاہ شام جامنہ و برد ز دور بدام

وزن شاط از افق جام تافت شزے و مے زلبیش کا مافت

**باربک کی روائی** دور و ز بعد شکر آگے بڑھا۔ اور دو کوچ کے بعد جنا کو عبوہ کر کے جیور میں معتام ہوا اس مقام سے باربک بھجم شاہی بطور ہراول ایک دستہ فوج کا لے کر بطور ہراول شکر کے آگے آگے روانہ ہوا اور گنگا پار آت کر قلعہ مراحل کرتا دریا سے سرجو کے قریب جا پوچھا اور سلطانی شکر کے انتظار میں وہاں تحریر گیا۔

لئے اسیر صدھہ ده سروار جس کے نزیر علم سو سپاہی ہوتے تھے ۱۲

تمہیجور ایک تصدیق ہے مصنفات میں بندہ شہر میں جنما کے قریب ۱۳

لیک پو جم پشم من ایں فور برد  
 چشم خود از خود نتوان دو بربر د  
 ہر کہ فرستاده آں درگ است  
 بندہ موروث دیاں شہت  
 گر پشم بر فور ساند گزند  
 جان من ست آنکیں نیشن  
 در ز تو در قلب من آید غبار  
 ہم تو شوی در رخ من شر سار  
 باش کہ آدر رسداں کینہ کوثر  
 مهر ما بسند و ماذ خوش

باربک کا جواب اس پیام کا جواب باربک نے یہ دیا کہ میں لپتے آتا  
 کے حکم سے یہاں آیا ہوں اور اس کے دشمنوں سے  
سلطان ناصر الدین جنگ کرنے کے لئے مأمور ہوں۔ اگر کوئی اور مقابل ہوگا  
 تو تمہارے سے جواب دوں گا۔ ہاں اگر حضور کو دیکھوں گا تو ڈر کے مارے نہیں بلکہ  
 تعطیل ہائے جاؤں گا۔

یہ جواب سن کر ناصر الدین مُحَمَّد امداد ہو گیا۔

خان پر باربک تیز ہوش کرو چزاں گونہ پیامے بجوش  
 سخنه بمیزان ادب یک سرو  
 گفت کزیں بندہ حضرت پناہ سجدہ تعظیم رسال پیش شاہ  
 من کہ فرستادہ شاہ خودم  
 برخط اخلاص گواہ خودم  
 دشمن اور انہیں سم زینمار  
 گردگرے پیش من آیدہ ہ تنخ  
 تنخ خور دا ز من و از خود دیزم

اس کا نوکر ہمارا نوکر ہے۔ اگر فور آفاسے اڑتے تو خلقت کیا کے گی؟ میں تجوہ کو  
الازام نہیں دیتا۔ بلکہ ملزم دہ ہے جس نے تجوہ کو بھیجا ہے۔ لیکن یاد رکھ اگر تو نے  
ٹھکت کھائی تو صدمہ کس کو پہنچے گا؟ میرے بھیئے کو۔ اگر مجبو شکست ہوئی تو  
خود تیسرے کالا موہنہ ہو گا۔ کیقاباد کے آنے تک صبر کرو وہ خود دیکھ لے گا کہ مجبو  
اس سے کس قدر محبت ہے۔

تیغ پر دل آختہ چوں آفتاب	تیغ زنِ مشرق ازاں سکو آب
دز پے کیس کرو کیاں را بزہ	از غضب انگلندہ با بر و گردہ
ہر چیز گوئیں۔ بگوید تمام	جست رسولے کہ گزار دیا م
در خوراں کارچو شمس دیمر	دیکہ کس نیت زبرنا و پیسہ
سوے خالات ذکشی کر دست	پیش طلب کرو دیا م کہ جو

---

کیس نتوان گفت مگر در حضور	لے کہ پیش آمدی از را و دو
دست چه داری زنگدان ما	چوں تو نک خورودہ از خوان ما
در تو حرامش کنی اینکہ بال	ہست نمک در ہمہ نہ ہب طلال
روے نخواہ ز پر باز نافت	گر پر از غیبت من ملک یافت
دارث ایں ہلکت ای کہ کیست	ہم تو گزیں راز ترا آگئی ست
تیغ مش بر سرو گردان بُدے	گر دگرے در محلِ من بُدے

تایش او کرد جهان را بتاب	آفته از گرمی خود آفتاب
روز چو شب های نیست دار	شب شده چون وزد عازم لذا
خوب شد و از پوست برق آمد	خول برگ مرد زپوں آمده
چتر ببرگرد و تو سن بزیر	شله بله کچ یعنی شد چوشیر
ناحیه برنا حیه بر روی داشت	لکرانیں گونجهان نجیشت
از پی دهی عوض شد پدید	ماعلم شه با ووه در رسید
برل پلکتر بحوالی شخص	نصب شد اعلام شهنشاه دهرا
از قلب لکرانیں سو بر فرزاں طرف	لکرانیں سو بر فرزاں طرف
کیجا و کاب دریا جانا او کشتنی کا دینا	
روز و گرشاہ برآین گشت	آمد فرزاں سو او ووه برگزشت
کرد صفت برل آب رداں	سوده بهم پلوے هر پلوال
تین زن مشرق از اس سکو آب	کرد چورشون که رسید که آفتاب
آفت دو خورشید ز هر دطرف	برل آب آمد و آراست صفت
گوشه هر چشم شده پر بزرگ	چشم پر بزرگ گوشه تر
حاجب خود کرد بخششی رواں	دید چو شه سیل مژه بیکار
مردمک چشم مراد خه بسر	گفت بحاجب که از این چشم تر
شست بخششی در واشن پوآب	حاجب فزان از آنجا شاپ

در ز تو از دور بسیزم خضور  
گرن گریزم - شوم از راه و ده  
عطف کنم - لیک نازیم کس  
از په تنیم شکوه تو بس  
رفت فرستاده زراه نهفت  
هر چه که بشنید زند باز گفت  
شہ چو خلاصے ز محالعت ندید  
زا پنج ہمی گفت - زیان در کشید

**سلطان مفر الدین** اب آفتاب جوانیں آگیا - مردانے کی گرمی پڑتے نہیں بُن  
کیقباد او دھیم چونچا بُردہ گیارات چھوٹی ہو گئی - ناز پروردہ کیقباد گھوڑے پر  
سوار ہے - سر پر پتہ شاہی سایہ نگلن ہے - پھر بھی بدن  
سے پیدۂ پنگتا ہے - مگر نگ آد و سخت آمد - کڑی منزلیں طے کرنا او دھیم آپونچا  
حوالی شہریں ڈیرے نیجے لگاتے گئے - ایک طرف گھاگڑہ ندی ہے دوسری  
طرف سر جو -

اگلے دن کیقباد سیر و گشت کے لئے خلا اور سر جو بکے کنارے پونچا جا  
سے سلطان ناصر الدین کی خیہہ گاہ نظر آئی تھی - باب کو میٹے کے آئے کی خبری تو  
وہ بھی لب دریا آکھڑا ہوا - میٹے کو دیکھ کر محبت کی گھٹا امدی - آنکھوں سوڑپ ٹپ  
آن سوٹکنے لگے - فوراً ایک کشتی میں سوار کر کے اپنا حاجب بھیجا کر استیاق دیدار  
خاہ کرے - او هرست یہ مارات ہوئی اک کشتی کو ہفت تیر بنانکر ڈبو دیا - حاہ  
بسکل جان بچا کر بھاگا -

خان چو خورشید بچوزا گرفت  
رفت دران خانہ دروں جا گرفت

چارہ ندانم کر دریں کا عجیت؟  
بخت کے دانم کے دریں یاد کیتی?  
بودھیرت کر چوشب بگز رو  
روزِ دلگر چارہ چ پیش آور د؟  
تا بھسر بودھفت و شنیده  
کرشپ زاینده چ آید پدیدا  
بآپ بیٹوں کے جب دن نکل آیا تو ایک معتمد کو زبانی پسیام دیکر دریا پار بیٹے  
کے پاس بھیجا۔ اور اسی سلسلہ میں کئی بار پسیام بہدوں کی آمد  
سلام پسیام شد جاری رہی۔

### پسیام پدر

کنپدر اول بر سانش سلام د آخرش آئین دعا کن تما  
کا خلعت! از راه نخالفت بتاب  
تعجب غیگن کہ سنت آفتاب  
از پدر من مبن - از من بتو  
گفت بدآموز شد ایں ره پدید  
ورزبد آموز شد ایں ره پدید  
گرچ کئی دعوی و آتش ولیک  
نیک بدانم که ندانی تو نیک  
چو شب روز ادب افزون کئی  
بے ادبی پاچونے چوں کئی  
بر سرخواں آسے کہ ہم تو شہ  
یاد نہ کن کہ حبگر گوشہ

### جواب پسر

گفت بحاجب کر بشہ باز پوسے خدمت من گوئی پس آنگوچوچے  
بانست از بھر تناے ملک خام بو دچتن سوداے ملک

چوں بیان سرود در سید  
پور محرزی زکرنش بید  
تیر آورده زکیش خدگ  
از سرکیس کرد کما راچنگ  
تیر که درستی شا رخنه کرد  
از سرکشی به ته آفاد مرد  
رفت بصد حبل فرستاده باز  
پیش شد شرن فرو گفت راز

ناصرالدین کی پریشانی کشتی کے واقعہ کا سبب حضرت خرسونے خا نہیں  
لیا۔ غالباً یہ کیقا د کے بخواہ مشیر د کی  
کشتی کے ولقے سے آموزی کا نجہ تھا تاکہ ملاقات کی نوبت ہی پہنچے

بلکہ باپ بیٹوں میں لڑائی محن جائے اس فعل نارواست ناصرالدین کے دل پر  
چوت لگی اور غصہ بھی آیا۔ پھر سوچا کہ مبادا یہ نادان لڑکا مفسد د کے انداز  
جنگ کر بیٹھا تو اس کو گزند پوچھے گا یا مجکو۔ بہر فرع میرے لئے سخت مصیبت  
کا سامنا ہے۔

رات بھر منید نہ آئی۔ اسی سوچ بچار میں صبح کردی کہ کیا کرے کیا نہ کری  
شاہ کرازخون خود آں نخم دید۔ نالہ چون تپس ز دل رکشید  
خشم ہمی گفت زکیش سخن۔ مهر ہمی گفت کہ ہے ہو امکن  
اسکے پیس ست فویم ازو۔ بہتر ازیں بود امیدم ازو  
گر پس مدرا ز جوانی د ناز۔ غرم برآں شد کہ شود رزم  
جیلے چ سازم ہ پھیں کار تیگ۔ با پسر خویش کر کرہ است جنگ

کاک بزم حشم جا کر ده باز !  
 دیده هر قبر و یم من را از  
 با همد ایں وقت دجوش سپاه  
 نیست اند پس آزاد شاه  
 گرگیر صلح پذیرد نظام  
 خلقه بگوشم برخان تهمام  
 تیر تو گر خواست بجانم رسید  
 من نکشم - تاب تو انم کشید  
 گرگیر تاج سستان تو ام  
 عیب مکن گو هر کان تو ام  
 تخت جهان بهر تو بربای کرد  
 لیک بر آن تخت مراجعت کرد  
 خواست یک خواسته لیکن نیافت  
 آنکه بمنی خواست - برخود شتافت  
 در بیضیں در دل تو آم هو است  
 بند هفت ملتم و فرمان تراست  
 لج ز من می طلبی چخ سای  
 بر سرم آ - تا کنم زیر پائے  
 اس مطیعا شجواب کوشن کرباپ نے بھی استمام احتیار کی - .

### پیام پدر

لئے زنب گشته نزل سرید  
 در پسرے یچو پدر بے نظیر  
 چشم منی ! بیچ غبارے میار  
 دیده شاید کر بود پر غبار  
 تا آوند اینی که درین جستجوے  
 از پی نمک است مر الگوئے  
 گرچ تو انم ز تو ایں پایه برد  
 از تو سلام - یک خواهیم پرسد  
 باش بنام کد بنام تو ام  
 زنده و نازنده بنام تو ام  
 دیده که نادیده دیدار است  
 دیده و نادیده گرفتار است

پنځته آخر دم خاماں مزن  
 من ز تو زاده م ن تو زاده نهی من  
 ملک بیراث نیا ید کے  
 نازند تیغ دو دستی بے  
 نیستم آن طخل ک دیدی خخت  
 بالغ ملکم پیلا غشت درست  
 حسنہ دخوا نم ک د ز دور ز من  
 دا و خدا د دور بزرگی بن  
 جو تو کے گر دم ایں درز دے  
 سرزنش تیغ نمش سرز دے  
 لیک تو لی چوں ب پے ایں یہ  
 من نه ہم گر تو تو اني بجیسہ

## پیام پر

لے سراز آمین د فاتا فتہ !  
 دز تو دلم تافتگی یافته !  
 گرچې غیبت شدہ کریمہ تو ز  
 رنجی چ داری ب محظو رم ہنوز  
 با چوسته دور کن از سرمی  
 تیغ مکش تانشوی شرمسار  
 خخت رہا کن ک منزای تو نیت  
 گرکر کریمہ کنی استوار  
 پیش تو بیش از تو در آیم بکار  
 در بدارا کشداں گفت و گوی  
 لیک بشرط ک دریں رامن  
 جاسے پدر گیرم د تو جاے من

## جواب پر

دواجوابے ادب آمیخته  
 تعبیہ ہے عجب آمیخته  
 نہستی

کو ذنشا ط مے درامش گرائ  
 ہر کہ در آں بزم سخن سازگشت  
 دامن پر گوہر دز ر بازگشت  
 روی بے کاؤس کے آور دو گفت  
 مآشو د آں ماہ بخور شید جنت  
 سو سے برادر شود آراستہ  
 باس پہ کو کہہ د خواستہ  
 دیدہ فرو زیبہ قمیت گرائ  
 جنت پتے ہر نصیحت گرائ  
 جانہ ہندی کہ نہ انسند نام  
 مائیں چھیدہ بناخن نہ اں  
 باز کشا میش پوشد جہاں  
 عود بخرا وار۔ ملفنل بن  
 خرستے ازنا ذ مٹک ختن  
 عنبر و کافر معنبر سر شت  
 صندل خالص چود رخت بہشت  
 سرفلک بردہ بے زندہ پیل  
 کوہ گرائ رابقیا مت دیل  
 داد بشہزادہ د کر دش روائ  
 ساختہ با کو کہہ خسرہ اں  
 اور شہزادہ کیکاؤس کو سمجھا دیا کہ ہماری طرف سے بڑے بھائی جان کو دعا

کے بعد یوں کہتا :-

لے غم تو کر ده بجب انما ثر  
 تو ز من و حالت من بے خبر  
 صبرین ازو ری تورفت دور  
 مر جتے کن کہ بسا نم صبور  
 من کہ صبوری نتو انم ز تو  
 داسے ! کہ محروم بسا نم ز تو

لئے ایک ہند تانی کپڑا ہے جس کا نام نہیں طہوم۔ ایسا مین جسیں جس میں بن نظر آتا ہے  
 ۱۷۳ پیسو تو د را ہو جاتے کھلو تو اتنا بڑا تھا ان کو دنیا بھر کو دھا کاں لے۔ غالباً محل دھا کاں

نیست بزرگیک من از میش دم  
بیشتر از دور لے تو پنج عنم  
برخدا صورت خویشم نمای  
روی مگر دان بترس از خدا

### جواب پسر

لے شمشرق شده چول آفتاب  
دز تو جا در حد مغرب بتاب  
گر ہے بر ماہ رسدا فرم  
ہم تیر پائے تو باشد سرم  
سد سکند رزده ام از سپاه  
فتنه یا جو ج مغل رانیا  
دو تو پو خور شید ز مشرق برا  
من ستم اسکند ر مغرب کشای  
تا و بشرق بوسے ومن بجزب  
حر بہ خود ہر کہ در آید بحرب  
در بخلافات رہی رائے تست  
افسر من خدمتے پائے تست  
کز سر خود سایه نشانم بکوه  
نیست مر آآن محل دآن شکوه  
در گند رائے تو بربندہ تاب  
ذره شوم پیش چنان آفتاب  
غرض ملاقات کا مرزدہ سن کر ناصالدین کی باچھیں کھل گئیں۔ بہت خوش ہوا  
مجلس طرب آرائستہ کی اور متولیین کو انعام و اکرام دے کر شاد کیا۔  
ناصالدین کی طرف پھر اپنے فرزند اصغر کیکاوس کو بليا اور پڑی شان و  
سے کیکاوس کا جانا ترک سے بہت تحائف، اسلحہ اور ہاتھی دیکر کیقاد دکی  
خدمت میں روانہ کیا۔

باد شہ شرق کہ آس مردہ یافت  
روش (پو خور شید ز مشرق) ایضاً

کی قباد کی طرف سے دوسرے دن کیعتا دئے اپنے فرزند کی عمرت کو دادا  
 جان کی خدمت میں سخت دہایا دے کر روانہ کیا چونکہ  
 کیومرت کا آنا  
 یہ بچہ تھا عارض کو اس کے ساتھ بھیجا۔

جب شہزادہ کیومرت مع جلوس دریا پار ہو سچا تو دادا جان کی طرف سے  
 بڑی آدھگت ہوئی۔

کارگزار ان ہمدرفتند پیش	سجدہ کنار پیش خداوند خوش
پیش عنان بانگ رو اروز نہ	سکن نور درم نوز دند
رفت خرامان نلک ارجمند	تا در دہنیز پرشت سمند
روے چوگل سود برشت زمیں	گشت زمیں پر سمن ویسا میں
حست آن خرس دش دیں پناہ	داشت بر آین بزرگان نگاہ
کروچو نورش بدل دیده جاڑ	گاہ سرشن بوسہ زد و کاہ پا
عارض ازا مین ادب پروری	بوکرستہ بخدمت گری
تاظر شاہ برآں سوے تافت	خدمت عارض محل عرض بانیت

جب ناصر الدین پوتے کو پیار کرتا رہا عارض سلطنت دست بستہ  
 چپ کھڑا رہا جب اس کی طرف دیکھا تو اس نے عرضِ معروض کا موقع پایا اور  
 وہ شاہانہ سختے جو نذر کے لئے ہمراہ لایا تھا پیش کئے۔ اور کیعتا دئے پیام کے  
 جواب میں جو کچھ عرض کیا تھا ستانہ دیا۔

آدم نم تر پے ایں کار بود      کافسر و انتیلیم تو انم ر بود  
 شستہ دیدارِ تو ام رو زد شب      شربت خود باز مگیرم زلب  
 شاد کن ایں جانِ غم اندیش را      رو سنا منتظر خویش را  
 تختہ حالِ دلِ ریشم بخواں      یا بین آیا برخویشم بخواں  
 جب کاوس کی سواری دریا سے پار آتی چکی تو یقیاد کو اطلاع کی گئی کہ  
 چھٹا شہزادہ قد مبوسی کے لئے آتا ہے۔ اُس نے دربار آرائستہ کیا۔ اور بہت  
 سی فوج سرداروں کے ہمراہ بیچکر بڑی دھوم سے اُس کا استقبال کرایا۔ دہلیز  
 شاہی پر پونچکر شہزادہ گھوڑے سے اوت پڑا اور یونچکش لایا تھام پیش کیا اور جو باتیں  
 شاہ بابا نے سمجھا دی تھیں بڑے بھائی سے عرض کر دیں یقیاد بھائی سے ملک  
 بہت مسرو بہوا۔ اور اُس کی خاطر دعا رات میں بزم طرب آرائستہ کی:-

شاہ برویش چونظر کرد چست	دید در آں آئینہ خود را درست
گرم فروج بت ز تخت بلند	کرد باؤگوش تن ارجمند
داشت بآخونش خودش تماز پیر	سینشد چوں شود از عمر سیر
با خودش از فرش براؤ نگ بُز	تخت کیاں باز کیاں را پُرد
گاہ ز دیدہ بن شارش گرفت	گاہ دوبارہ بن کنارش گرفت
گاہ دل از هم شکیبا ش کرد	گاہ نظر بُرخ زیبا ش کرد
پرسش از اماده ز غایت گزشت	حق نوازش ز نایت گزشت

اب تک سراپرده سلطانی شہزادہ سے اوپر کی جانب ایک تنگ میدان  
میں نصب تھا۔ اس کا موقع فوراً شہر سے بیچ کی طرف تبدیل کر دیا جاں میدان  
بھی وسیع تھا اور دریا کا پاس کم ہونے کی وجہ سے کشتنی کی آمد و شد آسان تھی۔ اس  
غمدہ موقع پر کارکنانِ دولت نے ایک شاندار و باردار دونوں بادشاہوں کی  
ملاقات کے لئے لب دریا ترتیب دیا۔

ناصر الدین کا آنا | چونکہ گرمی کے دن تھے، ناصر الدین دن ڈھلنے کے بعد  
جب کہ دھوپ کی تیزی کم ہو گئی تھی کشتنی میں سوار ہو کر جلا  
اور ملاقات معزال الدین کی تباہ داپنے شاہانہ دریا ہیں اور نگ سلطنت پر  
بیٹھا باپ کی آمد کا منتظر تھا۔

جس وقت باپ کو آتے دیکھا بے اختیار تخت سے اُتر برہمنہ پا دوڑ رہا تو  
قدموسی کے لئے بھکا۔ باپ نے فوراً کے لگایا۔ اور دو دونوں بغل گیر ہو کر دیر  
تک زار زار رہتے رہتے :-

روز چوتھا خرشد و گرمائی گذشت	چشمہ نور خواست ز دریا گذشت
ل آجور شرق برآہنگ آب	کر طلب کشی گردیوں رکاب
کشی شہ تیر تراز تیر گزشت	در زدن چشم ز دریا گذشت
رامت کشید بر لب دریا رسید	گوہر خود بر لب دریا بدید

## جواب پسر (عارض کی زبانی)

آنچہ دل شاہ بدار مال است راے مانیز جاں در دل است  
 آدم اینک بزراراں نیاز تاکم ایں دیدہ بروے تو باز  
 بو دز من پرسش شاہ زمن کامدن از خود طلبی - یا ز من ؟  
 من بدر شاہ بسر آیم دداں ق چوں پسراں بر پر بھر باں  
 شرط چاں است که در بح و بر چشمہ کند بر لب دریا گذر  
 لیک سزد - گر شہ دریا نشاں بر ساریں چشمہ شود و فشاں

ناصر الدین کی طرف ناصل الدین نے خوش ہو کر عارض کو خلعت وال غام  
 عطا کیا - اور کیو مرث کو بہت سے نادر تختے اور ایک  
 سے ملاقات کا وعدہ باختی مع عماری زرین دیا - اور وعدہ کیا کہ ہم کل صح  
 ضرور ملاقات کے لئے آئیں گے - اس کے بعد کیو مرث اور عارض اپنے خمیم  
 گاہ کو واپس گئے -

د عده چاں فت کہ فرد اپ گاہ جندش خور شید شود سوے ماہ  
 منزلِ سعدین شود برح تخت مجع بھرین شود روے بخت  
 خرم دخوش عارض فرزند شاہ باز فو شتد سوے خانہ راہ

کیقاو کے ہاں عارض کی زبانی ناصر الدین کے آئے کی خبر سنتے ہی کیقاو  
 دربار کی تیاریاں کے دائرہ دولت میں دربار کی تیاریاں شروع ہو گئیں -

کے رو برو کھڑا ہو گیا۔

خرو نے اس کی ماؤں یہ کی ہے کہ باپ کا یعنی امر کے لئے ہدایت  
تحی کہ تم کو بادشاہ کی عظیم خدمت اس طرح کرنی چاہئے۔ باپ کے حکم کی عمل  
کر کے فوراً ہی کیقا د تخت سے اٹر آیا اور امر اسے دربار نے دونوں بادشاہوں  
پر زرد گوہز شار کیا اور جو خلقت باہر کھڑی تھی ان میں نہادیا:-

چوں پدر از جا ب فرزند خویش	شرط ادب وید زاندازہ بیش
گفت کہ یک آرزویم در دلست ق	ہتھ نہہ بک کونوں حامل است
آنکہ بدست خودت لے سکجتا	دست بگیرم بشامن پر تخت
زانکوں بھیبت چو شدی بر سر	من زیدم تاشدت دستگیر
با پسر این بکتہ چو لختہ بر انڈ	دست گرفت و بسریرش نشاذ
خود بمخال آمد و بربست دست	ماذماں کا عجب ہر کہہست
داشت دریں زیر خیالے نہال	آگھی داد بکار آگھماں
گرچ پر بر سر تختش کشید	شست و فرود آمد و پیش زد
چوں خلفاں شرط و فاماں عنود	خواہش عذر دست بسرا می موند
دولتیاں ہر طرفے بسته صفت	گرده طبقاے جواہر بکعن
لعل وزبر جد کہ در آؤ سختند	بر دو سله فراز ہمی ریختند
رسم نثار و تصدق کے بعد دربار ختم ہو گیا اور سلطان ناصر الدین جس کشتنی	

خواست که از سوزان عیشرا برجداز کشی و گیرد کنار  
 صبرتی خواست - بمنی آمدش گریزی خواست - همی آمدش  
 بود بریں سوے معز جہاں ساخته بر جا آدب چوں شہاں  
 پیش شد از دیده نثارش گرفت شبد وید و بکنارش گرفت  
 تشنہ دود ریا بجم آورده میں تشنہ داد زدیده همی راندیں  
 یکد گرا اورده با غوش تنگ ہر دو من و نم زمانے درنگ  
 رونے کے بعد ہوشش آیا تو تخت پر اجلاس کرنے کے لئے ایک دوسرے  
 سے اصرار کرنے لگے :-

از پس دیرے کہ بخوبیش آمدند ہم گرا از غدر پر پیش آمدند  
 گفت پسر پاپ راینک سریر جائے تو من بندہ فرماں پذیر  
 باز پدر گفت کہ این نہیں بہ کنز پر افسہ پر با ید پدر  
 باز پسر گفت کہ بالا خرام کزو برد پایا تخت تو نام  
 باز پدر گفت کہ تاجدار! تخت ترا باید کہ تو بخوبیست یار  
 ماصر الدین نے بیٹے الفرض بنت سی حیص بیٹھ کے بعد باپ نے کہا کہ میں  
 کو تخت نشیں کیا تیری تخت نیشنی کے وقت موجود نہ تھا کہ اپنے ہاتھ سے  
 تخت پر بٹھتا۔ اب خلا نے وہ دن دکھایا ہے کہ یہ  
 رسم خود ادا کروں۔ اتنا کہ کر بیٹے کو تخت پر بٹھا ہی دیا۔ اور خود ہاتھ باندھ کر تخت

رفت خاتون بادرنگ گاه کر درواں جلد بسته مان شاه  
 الغرض آں پیل و چال تاج تخت ق کاں ز رسخ بخند اوند بخت  
 دید شمشش چو سیت پہ پیش روئے کرم کرد بہ دل بند تو خوش  
 بخت کے ایں افسرو ایں پیل گائی بہ تزاد اشتہ بودم بگاہ  
 نیت هر ابتر ازین پنچ چیز نادہم از دیده بچشم عزیز  
 یہ ہدیہ دیکن ناصر الدین نے بنیٹ سے فرمایش کی کہ میری آرزو یہ ہے کہ  
 میرے باپ کی دو بیادگار حسیزیں جو تجھکو پوچھی ہیں ایک تو چرخ سید ایک کلاہ  
 سیاہ پہ پسلے اپنے سر پر کچھ محدودے ڈال دوسرے روز کی تبادلے افسنایش  
 کی تھیں کی جو شخص یہ چیزیں لے کر آیا تھا ناصر الدین نے اُس کو انعام دیا ہے۔  
 گفت بفرزند ک در خور د شاه چرخ سید اڑو کلاہ سیاہ  
 مأجور آن چڑو کلاہ سیاہ کر د بیجاد درواں سوئے شاه  
 ہر د فرستاد بکم شی بر شہر شرق آں دون شان بھی  
 شاه شد از دیدن آں سخت شاہ بستہ د بو سید د بس بر نہاد  
 داد بارندہ آں ہر د حسیز غلعت خاص وزیر بیان نیز  
 ناصر الدین کی صحیتیں ایک شب پس خرد د فول کی ملاقات ہوئی تو ناصر الدین  
 فرزند د بسند کو کیس جن کی نظر نہ میں خسرو شعرانے کمال سخنگ ستری

میں آیا تھا اسی میں سوار ہو کر خوش و حستہ م اپنی فردگاہ پر داپس آگیا:-  
 چوں پر اقبال پرستا زہ کو ق زان شرف آفاق پر آوازہ کرد  
 گفت کہ امروز بس ست ایں قدہ روز دگر جبلوہ ملکے دگر  
 زین منظار کام چوڑا سازگشت فرق پرسے بوسے زد و بازگشت  
 مراسم استھادا اور یہ درباری ملاقات تھیں شاہانہ کے موجب اس بتا  
خانگی ملاقاتیں کا اعلان تھا کہ سلطان ناصر الدین نے معززالدین کیقاڈ  
 کی تخت نشینی با ضابطہ تسلیم کر لی اور دونوں بادشاہ تھدھے ہوئے  
 دوسرے روز گفت وہ بایا کہ مبادلہ اور خانگی ملاقاتیں شروع ہو میں کیقاڈ  
 نے نہایت بیش بنا گھوڑے بطور مشکل نسبتیں اور رات کے وقت بیاپ کی ضیافت  
 بڑی وحوم سے کی۔

اس ضیافت کا بیان خسرو نے خوب جی لگا کر کیا ہے اور بزم معزی کی ہر  
 ایک چیز کے اوصاف میں فضاحت و بлагعت کے دریا بھائے ہیں۔

جب آب و طعام اور رقص و سرود سے فارغ ہو چکے تو سلطان ناصر الدین  
 نے ایک ملازم خاص کو بھیکرائج و تخت اور ایک ہاتھی اپنی خیمه گاہ سے طلب  
 فرمایا اور تختہ فرزند دلبند کو عطا کیا:-

گفت بخاصان نیکے شاہِ شرق	آردو از آب گذارا چو برق
اوہ و پیش کشد لخاص	تخت زر و تاج زر و پیل خاص

باشد اگر سوے محیت روئے  
 رخصت تبدیر شناسی بجوے  
 گر شودت خصم تبدیر پایام  
 آنچ نشاید کشی از نیام  
 حق چو ترا جائے بزرگان پیرو  
 خوشنیت خرد بباید شمرد  
 جدیو ترا دادم و بیش خویش  
 بیش کن آنانکار زیزاد اس بود  
 چشم رعایت ز رعایت ملکیه  
 بیش کن آیس مایز زمان تازمان  
 عدل بود مایه امن دا ماں  
 داد گری کن که ز تاشیزاد  
 تابزمانه که تو باد ابے  
 دولت دنیا که مسلم تراست  
 دولت جاوید نبڑه است کس  
 پیش نکونی کن واژید بترس  
 نیت خیرت اگر امروز خاست  
 یافته از گشت اذل خوش  
 ترس خداوند جهان کن بدل  
 کارچخان کن که بینگام کار  
 چوں بو غاجم کنی در جهاد

کی داد دی ہے :-

چوں بخن رفت بے دا وری	دَوْر در آمد به نصیحت گری
دا خستش بدعا سے پسناہ	کایز دت از حادثه دار و نجاهه
رجخت پس آل گاہ بکرم تام	دار وے لئن ش رضیحت به کام
کاسے پسرا از ملک وجوانی مناز	ماز جده کن که شد او بے نیاز
خشم بھر جسم میا ور بکس	ز آتش سوزند و نگز ارض
چوں گذنے معرفت آیہ کے	عفو نکو تر زیاست بے
در حق آں کش بر خود داشتی	دیر خصوصت شود ز داشتی
صر کہ زند در ره اخلاص گام	کار بر د کن بعنایت تمام
وال کم بر آرد بخلافت مرے	سر بر زنش پیش ک کی گرد برے
خود بسیں دشمن بد ز هرہ را	آب ده از ز هرہ ادد هرہ را
دشمن خود خود نسبا یہ شمرد	در تسد دند اح پند نگ ک خرد
گرچہ جاں جلد ہوا خواہ است	هم گذن آں خار کد در راہ است
دشمن الگ دوست نمایہ پوست	فرق کن از دشمن خود تا بدوست
جلے مده دشمن کیس تو ز را	گوش مکن گفت بد آموز را
خاص کن آں را که خرد ہیست بیش	راہ مده بے خبران را بخویش
گرچہ دلت ہست فرست ثناس	گفت کس نیز ہمی دار پاس

کیا گی تھا جا میجھے۔

سنانی کا وقت تھا مصالح ملک داری کی نسبت کچھ راز کی باتیں ہوئیں۔ باپ نے بیٹے کو سمجھا یا کہ فلاں شخص تیرے چھنِ دولت یعنی زہر ملا کا نشا ہے اُس کو بدل خال کر پھینک دے اور فلاں شخص کو اپنا مشیرنا۔ بیٹے نے باپ کی نصیحت دل جان سے سنبھالی اور گرہ باندھی پھر دو توں خصیٰ مخالفت کے لئے کھڑے ہو گئے اور باپ نے رو رو کر اپنا درود سنایا (ان خیالات کی ترجیحی طوطی ہندے نے اپنے شما میں شایستہ سوز و گلزار سے کی ہے) آخر کار معافیت کیا اور آنسو باما اپنی کشی پر سوا ہو گیا اُدھر کشی پلی ادھر کیقیاد چینیں مار مار کر رونے لگا جب کشی نظر سے او جمل ہو گئی تو گھوڑے پر سوار ہو اپنے خیسہ گاہ کو رو انہ ہو اخیمہ کے پر دے پھر دو ایسے لوگوں کا آنا جانابند کیا اور باپ کی بادیں دن بھر پڑا روتا رہا۔

شب چوداع مد و ستارہ کو	صحیح دم از مهر قرباً پارہ کرد
کوکہ شرق سوے شرق تافت	شکارِ غرب سوے غرب شافت
سرورِ شرق بداع پسر	گریکستان کرد زور یا گذر
خاص شاذ بھر و داع دو شاہ	چورہ بائستہ آرام گاہ
خلوت ازیں گونہ کہ محروم نبود	پیچ کس از خلوتیں ایں ہم نبود
آنچہ بہ اصلحیت ملک راز	یک بدگر ہر دو نمودند باز

باز طلب صحبت مردان پاک      صحبت آکو ده رہا کن بنا ک  
 ہوش بران نہ کر شوے ہوشیار      تاک غفلت زور در وزگار  
 غفلت شاه است زیانِ ہمہ      خاکشان است بلاسے رمک  
 شاه بو دا ز پستے پاسِ حبائ      خواب نشا یک کند پاسیان  
 چوں تو خوری بادہ کا فور ب      پس غمگی کر خورد و خود بگو  
 پریشان قتوی است پسندیدہ فر      از ہمسد ترا شاہ پسندیدہ تر  
 چوں ہمکس خدمت سلطان کتند      ہرچوں سلطان نگزند آں کمند  
 کوشش پشیدہ گن اندر شرب      مانشود رکن شریعت خراب  
 شاہ یوسف گونہ بفرزند محبیش      داد بیس زاد نو از پند خویش  
 ناصر الدین نے رورو کریمیتیں تمام کیں آدمی رات ہو گئی تھی قیام کا ہ ک  
 مراجعت فرمائی اور کما کہ بھل کوچ کا ارادہ ہے آخری وقت ملاقات کے لئے صح  
 پھر آؤں گا۔

داعی ملاقات | جدائی کی گھڑی آپ بخوبی صحیح دم دنوں شکروں کا کوچ  
 شروع ہو گیا۔ درسے خیٹے لدنے لگے یاک لے منطق کی اور  
 دوسرے نے مغرب کی راہ لی۔

ناصر الدین خصی ملاقات کے لئے دریا پار اتر۔ بیان کی قیاد پہلے ہی سے باپ  
 کے انتظار میں کمر بستہ کھڑا تھا۔ دنوں ایک چوتھا پر بدواس ملاقات کے لئے مخصوص

آه! که صبر از دل دتن می رود  
 خون من از دیده من می رود  
 چو شب نال ز غایت گذشت  
 گرید زاری ز همایت گذشت  
 یک فنے زان غطا از هوش فت  
 کش سرفزند ز آگوش رفت  
 داں خلعت پاک هم از درود دل  
 خاک ره از گریه همی کرد گل  
 بسته دل و جاں بو خاسے پد  
 دیده همی سود پا سے پدر  
 اشک فشان این بدل در دن اک  
 هر دو بجان شیفته یک دگر  
 دوخته پو تند نظر با نظر  
 روی بهم کرد همچنین تابدیر  
 بیچ نگشته ز دیدار سیر  
 عاقبت الامر در آن آفتات  
 چو نکنه ندیده ند گزیر از فتن اق  
 هژو نخ خول شده عتاب زنگ  
 یک دگر آغوش گرفته نگ  
 رفت پدر پا سه بخشی هناد  
 دیده رواں از مرثه طوفان کنا  
 گری کنایا دل بریان خویش  
 او شده نیں سو پسر در مند  
 گرید همی کرد زمانه در از  
 سوے پدر داشتہ چشم نیاز  
 رانده همی از مرثه سیلا بخول  
 تاز نظر کشته ششد بر دن  
 دید چو خالی محل از شاه خویش  
 رخش رواں کرد به بگاه خویش  
 دآمد و شد راز میان راه بست

کاں چمن از خار تهی کرد فیست  
 در حی ایں شو بکرم رهمنوں  
 آں هم گفتار پر کیعت با  
 از پس آں هر دوب پا خاسته  
 خسته پدر از دل پر خون و لیش  
 ناله بی کرد که لے جان من  
 چوں تو شدی دل زک جوید ترا  
 بے خبرم بهر تو شب تا بروز  
 سوخته شد جان عشم اند وحنه  
 کاش بودی دوس روزی دصال  
 اے ز تو در دیده تاریک فورا  
 صبرت را که صبور عین فیست  
 گرچ ترا هم کشته در دل است  
 چند کنی از په فتن شتاب  
 با تو اگر هر چیم شکل است  
 خامه من زیں پس دخیرید  
 ائمک و ایں پیک بیا باں فورا

حضرت خرس دکے حسن اخلاق نے ایں شخص کا نام فاہر گرنے کی احرازت نہیں دی۔ لگر تو فیض نے نا ایسا حس  
 بیان کیا اور کن اسرالدین کی یہ تقری بصیرت ملک نظام الدین داربیک کی نسبت بھی یہ عصب سلطنت کی نظر میں تھا

پاے سوراں بزیں در شدہ      گاڈ زیں راستم شان سر شدہ  
 بود بہر جا کہ نزول سپاہ      ملگی جو بود دشمن اخی کاہ  
 سلطان کی قیاد      سلطانی شکر منزل بائزیل کوچ کرتا ہوا دلی پہنچا تو کوکہ  
 تباہی بڑی شان و شوکت سے شہر کے اندر داخل ہوا۔ باختی  
 دلی پہنچ پ      گھوڑے سوار پیادے تبغ زان تسری انداز

نسیزہ بردار علم پر دار جلو میں۔ رایت دولت کا پرچم اڑتا ہوا سلطان ججا  
 گھوڑے پر سوار۔ سرچہ پتہ سیاہ کا سایہ گرد اگر دیر ہند تلواریں قطار در قطار  
 اس دہوم سے سواری در دولت پر پہنچی۔ رخش سلطانی کے قدموں پر بہت سا  
 نزوجواہر نثار کیا گیا۔ نقارے پر چوب پڑی شادیا نے مجھے لگے مطربوں نے  
 مبارک باد کار آگ الایا۔ رفاقوں نے ناچنا شروع کیا۔ حضور دلا گھوڑے کی  
 باغ رو کے یہ تماشا دیکھتے ہوئے آہستہ آہستہ چل کر دولت خانے میں طارتے  
 اُس وقت فرق مبارک پر رسم نثار داہوئی زین پر زردو گوہر کا فرش ہو گیا۔  
 بخیرو عافیت سفر سے واپس آنے کی خوشی میں کمی دن تک شاہزاد جشن کئے انعام  
 دا کرام اور خیرات و میرات میں خزانے لٹائے۔

خشش طلب کر دشہ کام گکا      شد بگہ چاشت بدولت سو  
 از رو شیش پل کراں تا کراں      سر بس اندازم زمیں شد گراں  
 صفت سیاہ از علم سُنج دزد      لشکر دیس بآپ نور و زکر د

جامد عہنی یار دفعاں می درید جامد رہا کن تو ک جاں می درید

**کیقاباد کی مراجعت** اودھ سلطان معز الدین کیقاباد کے لشکر کا کوچ عین  
برسات کے موسم میں ہوا۔ آسمان پر گھٹا کاشا میانہ بھل  
بزرہ زار دھان کے کھیت لعلے باغوں میں آموں کی  
دلی کو

کثرت ندی نالے چڑھے ہوئے۔ راہ رستے پانی کا تحفہ بنے ہوئے گنجائی  
گھٹ تک یہی کیفیت تھی کچھ ملائی کی وجہ سے لشکر کے اوٹ گھوڑوں کی جان  
آفت میں تھی منزل پر پوچکر گھاس چارہ تو افراد اسے مٹا۔ لیکن دانہ شکل سے نصیر بن آغا

کر دچورہ در سرطان آفتاب چشمہ خور شید فردند باب

اب رسرا پر وہ بیالا کشید بزرہ صعن خوش بصر حرا کشید

مندی سیلا بز بالا سے کوہ از شغب اور دزمیں راستہ

برق برسوے بتابے دگر دشت بہر جوے بآبے دگر

شالی سر بزرگ نام رچیت کا بگذشت نز سر آنگاہ ریت

خوط امر غابی رعنبا بجوے از سر طوفاں شدہ پایا بجے

اپ روائ گشته بہر سایا یافہ از میوه زمیں ما یا

اب رو افشاں شہزادیا نوال ابر شر خود راند بدار الجلال

آب فرانخ ہمدرہ تابہ گنگ آمدہ لشکر ہمہ از آب تنگ

لہ بیاب جوے مرکب قافیہ ہے لفظ پایا ب اور جوے معنی جویندہ ۱۲

کے بعد سلطان ناصر الدین کی وہ صحیح جو وقت و داع کی تھی  
درج ایں تو بحکم رہنماؤں      داں دگرے را بزیں نیز خوں  
یاد رکھی اور اس پر عمل کیا بعض سرداروں کو قید کر دیا بعض دامن کوہ کی  
طرف بھاگ کر آواڑہ ہو گئے۔

فیروز خاں خلجی کو شایسی خاں کا خطاب دے گر اقطاع بُران (بلند شہر)  
پر دکنے لگئے۔

ملک نظام الدین اقطاع ملآن کے لئے نامزد ہوا۔ وہ بھی اس تغیریکی متجوہ  
گیا جانے نہیں لیت و جعل کر آ رہا بعض مقربوں نے سلطان کے اشارہ سے کوئی پیز  
پلا کر اس کا کام تمام کر دیا۔

یہ شخص ٹراہم برادر کار داں سردار تھا۔ مگر سلطنت کی ہو من اس کے حق  
میں آخر کار زہر کا گھونٹ بن گئی۔

خسر کی ملازمت کا امیر صاحب دور معزی سے پہلے ملوک و خواہیں کے نیم  
اور درباری شاعرہ چکتے اور ان کے کمال حنوری کا  
حال بسبیل جمال شہر و ایران و توران تک پہنچ لیا تھا۔

وہ اول اول ملک چھوٹ کے ندیم دلی میں رہے پھر شہزادہ بغرا خاں کے ندیم  
سامان میں رہے اور اس کے ہمراہ سفر بیگان کیا۔ جب یہ شہزادہ سلطان لکھنوتی نبایا

شه بهته چتر سیه می عجیب  
 اول شب صبح دوم نمی بینید  
 تنخ به پیرامن حضرت رش قطار  
 ابریکیه قطره آب شس هزار  
 بودیک جای صفت تنخ دیر  
 هم چو فیاں بلب آب گیر  
 بانگ روادو که برآمد بلند  
 غلغمد رگنید گردوں منگند  
 گوکتہ چون فلک آراسته  
 غلغمد رگنید گردوں منگند  
 شاه بدر روازه دولت شافت  
 گشت محلن بجو اهرمان  
 تو سن شه راز شاه فنگان  
 دز خبر شیخ بری یافت گوش  
 کوس خبر گرد گوش از خروش  
 نخند مطری ز گلوگا و ساز  
 گوش نیو شنده همی کردو باز  
 ما هوشان چرخ زنان پاری کوب  
 گشت بمو از رو شه خاک رو ب  
 شاه بسته تاره آن کارگاه  
 نرم همی راند و عنان می کشید  
 زرم همی راند و عنان می کشید  
 تا بشرت خانه دولت رسید  
 بکفت اندند ز هرسون شار  
 فرش زمیں شد ز دشت هوار  
 جشن فرمیدن و طرب گاه و جم  
 مازه قداز مجلس شاه بجم  
 خواسته می داد و همی بر در رنج  
 از دل خواهند هست لیچ گنج  
 ملک نظام الدین امیر صاحب نے توکی قباد کو دلی پوچنا کہ منوی کا قصہ ختم  
 کا نبام کرد یا ہے مگر تو ایک نے ثابت ہی کہ کی قباد نے دلی پوچھی

بانگ ندیان قصیدہ سرا باز رسانیده سخن بر سما  
 اس محل میں کہ دلوں بادشاہ و ملک و امراء موجود تھے شرانے اپنے  
 قصیدے ناتے غائب اعلیٰ ہند نے بھی اپنا قصیدہ نایا ہو گلاس قصیدہ کے  
 منتخب اشعار یاں نقل کئے جاتے ہیں۔

## قصیدہ

زبے انک خوش چوں و سلطان یکے شد	زبے عمد خوش چوں دو پیاں یکے شد
دو چتر از دوسو سر بر آور دا ز در	زمیں زماں دوا بر د رافشاں یکے شد
پسر بادشاہ و پدر نیز سلطان	کون انک بیچوں و سلطان یکے شد
زبر جہاں داری و بادشاہی	جهاں را دو شاہ و جہا نباں یکے شد
یکے ناصر عمد حسرو و سلطان	کہ فراشش در چار ارکاں یکے شد
دگر شہ معزہ جہاں کی تبادے	کہ دھبیش ایران و توراں یکے شد
بدیو و پری گوئے لے بادا کائیں ک	دو وارث بملک سلیماں یکے شد
خون روے در چین نیا زندہ رکاں	بہند و ستان چوں و خاقان یکے شد
بر دل شد دوئی از سر ترک و ہند و	کہ ہند و ستان با خراسان یکے شد
بصدیمانی صلا دا د عالم	چو بربخان شاہی دو مہماں یکے شد
خان جہاں کو اقطاع او دھ کی حکومت ملی	امیر صاحب اسی مٹوی میں فرماتے

گی اور امیر صاحب ترک ملازمت کر کے دلی واپس چلے آئے بعد ازاں فاکان  
ملک سلطان محمد خاں کے پاس دربار ملتان میں رہے جس مرکے میں سلطان  
محمد خاں شہید ہوا خسرہ ایسر مغل ہو گئے اس قید سے کسی طرح رہا ہو کر دلی آئے  
پھر اپنی والدہ اور عزیزوں کے ساتھ پہنچا میں چلے گئے اور وہاں اُس زمانے کت  
میتم رہے کہ سلطان ناصر الدین کی قیادت تھت نہیں ہوا اور اُس نے امیر صاحب کو لی  
بلایا میکن اس اندریشہ سے کہ ملک نظام الدین ان کا مخالف تھا دربار عزی میں  
جاننا خلاف صلحت تھا اور اس خطہ سے پچنے کے لئے خاتم خاں خاں جہاں کے  
پاس چلے گئے اور اُس کی نیکی اختیار کر لی۔

خاتم خاں خاں جہاں سلطان بیجن کا مولازادہ اور نامور سردار تھا۔ یہ امر  
تھت نہیں ہوا کہ جس وقت خسرہ خاں جہاں کے دربار میں گئے تو وہ کمال تھا؟  
اور کس عمدہ پر تھا؟ قیاس غالب یہ ہے کہ وہ اودھ ہی میں کسی عمدہ پر تھا اور  
اوڈھ کے مجمع میں وہ اور اُس کے ساتھ خسرہ بھی موجود تھے قصائد خسرہ میں ایک  
قصیدہ ہے جو دربار اوڈھ کی تشریف میں اٹھا کیا گیا ہے اس قصیدہ سے بھی خابنخاں  
اوڈھ کا اس موقع پر موجود ہونا قرین قیاس ہے۔

سلطان ناصر الدین اور کیقباد کی دوسروی ملاقات کے ذکر میں امیر صاحب  
فرماتے ہیں۔

صفتِ حریفانِ زد و جانبِ قطا ہر کیک از ایشان ملک نامدار

میں بیقرار تھا مگر خانِ جہاں کے احسانات نے آن کے لب پر تمہر خاموشی گکا  
رکھی تھی۔

آخر کارخانِ جہاں سے والدہ کی تاکید اور اپنی حالت عرض کی اُس نے  
بخوبی دل جانے کی اجازت دیدی اور دو کشتیاں اسٹرنویں سے بھری ہوئی  
بطور زاد راہ پیش کیں۔

من ز پے شرم خداوند خویش	رفته ز جاے خود دپوند خویش
مادر من پسیه زن بمح سنج	ما نہ بہلی ز فرانسم برخ
روزو شب از دو ری من بیرا	خوسته لاغ من خام کار
در عشم ذرا می ز جد اند نغم	نامه نویاس ز پے خا ند نغم
گرچہ دلم ہم ز غم ش بود ریش	چند گے راه ندادم بخویش
چول شش سینه ز غایت گذشت ق	یاعش دل ز نایت گذشت
حال خود و نامہ اُستیدوار	با ز نو دم بجت اوند گار
داد اجازت بر ضاۓ تمام	آهنگم اندر رہ و مقصود گام
حسن پیچ رہم زاں کفت دریا	گرم روائی کر دو کشتی زد
ما ز چنان خبیث مغلس پناہ	شکر کتاں پائے نہادم براہ
خرف کی رو انگلی   اب خسر و گھست با نہ کر او دھے سے چل کھڑے ہوئے غم ماد	
اور دلی پوچھنا   زاد سفر ہے اور شوق وطن بدر ق راہ چلتے چلتے ایک مینے	

ہیں کہ جب لشکر کی تباہ دو دھستے و اپس چلا اور کنت پور کی حد میں پہنچا تو  
خان جان کو اقطاع دو دھ کی حکومت عطا ہوئی خسرہ تو پہلے ہی سے اُس کے  
ملازم تھے اور وہ ان کا بڑا قادر دا ان و محسن تھا اس لئے اُس کے ساتھ دو دھ  
میں رہنا پڑا۔

باغِ سلم فتح دران راه دور	سایہ خشاں شد بحد کنت پور
خان جان حائم نفس نواز	گشت با قطاع دو دھ سرفراز
از کفت جود و کرم حق شناس	کرد فراہم سپہ بے قیاس
من کد بدم چاکر او پیش ازاں	کرد کرم آنچہ کہ بد پیش ازاں
ماز چنان خبیث خاطر فریب	بندہ مشدم لازمه آن کیب
در او دم بروز لطفه چنان	کیت کر از لطف بتا بد عنان
غربت از احانش چانم گذشت	کم وطن اصل فراموش گشت
در او دھ از خبیث اوتادوں	چچ عشم دنالہ نبو دار ممال

خسرہ کی خصت امیر صاحب کو وطن سے جدا ہوئے قریب دو سال کے  
دور بارخان جمال سے ہو گئے تھے مادر مہربان آن کے فراق میں بے تاب تھیں  
پیغم خطوط بھجتی تھیں کہ جلد آؤ ان کا دل بھی وطن کی یاد

لے اس شعر میں قائم دو دھ دو سال بیان کیا ہے لیکن یہ عرصہ کی تباہ دی کی روشنگی کے بعد سے اگر شمارگی  
جائے تو حساب بالکل خطاب ٹھیک ہے۔ البتہ لمحہ ہے دو سال شمار ہو سکتے ہیں جبکہ خسرہ خان جان کی  
ملازمت میں داخل ہوئے ہیں ۱۲

خسر و دربار خسر و شرعاً کو دلی پہنچے دو ہی دن گزرے تھے کہ سلطان  
معزی میں معز الدین یقیاد کو آن کے آئے کی خبر لگی فوراً حاجب سلطانی  
دوڑا آیا کہ چلنے حضور نے یاد فرمایا ہے۔

یہ اٹھے اور چلنے کی تیاری میں صروف ہوئے اسی روا روی میں ایک  
درحیمہ قصیدہ بھی مرتب کر لیا۔

مجلس خانہ سلطانی میں پہنچ کر آداب بجالائے مگر دل میں دھکہ پڑتھی رشایہ  
اس خیال سے کہ ٹیکلی میں جو فرمان طلب پہنچا تھا اُس کی تعیین نہیں کی تھی، خیال  
قصیدہ جیب سے نکلا اور بلند آواز سے پڑھ کر سنایا۔

## قصیدہ

مرست ایزد را کہ شہ بر تخت سلطانی نشد	در دماغ سلطنت با دیلمانی نشد
شہ معز الدین والہ نیا کہ از دیوان غیب	یقیاد آں گو ہر تاج کیاں کر زخم تبغ
نام او بیرنامہ دولت جعنوی نشد	بنجت را بنو دکایں پیشانی دولت کرتبہ
بلج از ایران بستہ بر تخت سلطانی نشد	قصہ دریا نگر بر گو ہر لالے خوش
لچ زر منش کہ بر بalaے پیشانی نشد	بر سرش چوں سایا شہ چتری گفت آسام
نماگتاخی چرا بر تاج سلطانی نشد	تیر نتواند عالم دیدن انکوں آفتاب
سایہ راویدی کہ با خورشید رانی نشد	انوچ جاں از هر گروں در خیال افاؤه اند
چوں ز پترش عالے دھتل سلطانی نشد	
مرا و مادر خیال انسی وجانی نشد	

میں دلی پوچھے وطن کے درود دیوار کو دیکھ کر اور دوست آشناوں سے ملک  
دل باغ باغ ہوا۔

پیاری اماں کے قدموں پر سر رکھ دیا۔ اُس عزم زدہ نے رورو گر پیار کیا  
کیلچہ میں ٹھنڈک پڑی۔ بیٹے کے بخیر و عافیت پوچھنے کی منت مان رکھی تھی اب  
مراد پوری ہوئی تو وہ منت بھی پوری کی۔

شوق کشاں کر دگر بیانِ من	گریز ده دست بد امانِ من
حابلِ خوں کر عینہمِ ما درم	زادِ ہیں یو دبراہ اندر م
قطع کھاں راہ چوپیکانِ تیز	بلکہ چوپیسِ آمده اندر گریز
یک مرہ کامل پکشیدم عنان	راہ چنیں کوشش آپنخاں
ہم چو میرہ عیدِ خوش دشاد بہر	در میڈ لیقعدہ رسیدِ مبشر
خندہ زناں چھوگلِ بوستان	چشم کشادم برخِ دوستان
منعِ خزاں دیدہ بہشتان رسید	تشنه بحر شمیپہ یحیاں رسید
مردہ دل از عالِ پریثانِ خویش	زندہ شدا ز دیدنِ خویشانِ خویش
ویدہ نہادم بهزاران نسیاز	برفت دم مادر آزرم ساز
ما در من خستہ تیارِ من	قچول نظرِ من گند بدیا من
پر دہ ز رو شفقت بر گرفت	ائش فشاں پسِ سرم در گرفت
دادِ سکونے دل آشفته را	کرد و فاندر پذیر فستہ را

خاستم و برگ شدن ساختم      محمد تے تازہ بپس داشتم  
 رفتم و رخارہ نہادم بخاک      تن او ب آسوز و دل اندیش  
 نقش طریقہ کشادم زبند      کردش انشا پیانگ بند  
 شپو در چیده من دیده تو      فرہ بچید از نہ مامے دگر  
 داد باسان رہو برم      چارگی خاص ددو بدره درم

**کیقاوی فرایش** | جب باوشاہ اپنے بمل و کرم سے خسر و کومنون کر چکا تو ان  
 کے کمال حنوری کی تایش کے بعد کماکھدارے فن سے

ہماری بھی ایک غرض متعلق ہے اگر تم فتن کر سخن کرو تو ہماری خواہش پوری ہو سکتی  
 ہے۔ پھر ہم بھی اس کا آنا صلحہ دیں گے کہ آئینہ ٹلب مال و ذر سے بے نیاز ہو جاؤ گے  
 خرد نے عرض کیا کہ حضور والا بیس تو یہی ٹوٹی پھولی فارسی جانتا ہوں اگر اس سے  
 وہ غرض پوری ہو سکے تو میں اپنی خوش قسمتی سمجھوں گا سلطان نے کہا "میری خواہش  
 یہ ہے کہ تم کلینٹ گوارا کر کے میری اور میرے باپ کی ملاقات کا حال اور جو ماجرا  
 میرے اور ان کے درمیان گذرا ہے ایسی سحر بیانی سے نظم کرو کہ باپ کی مشارقت  
 جس وقت جگو پریشان کرے وہ نظم پڑھ کر دل کو تسلی دے لیا کروں" ॥

اتا کہہ کر خاذن دولت کو اشارہ کیا وہ خسر و کو اپنے ساتھ لے گی اور اشرفت

او خلعت شاہانہ دیا۔

گفت کہ "اے ختم سخن پروردان! ق ریزہ خور خواہ پے تو دیگر اس

تانجبار باد پائیش چشم جان را مسدود  
 از زبان بخواهیم که از هر سر با شاند ساخت  
 در سر هر کس که به موس پر شانی نشست  
 روزی بجا از خیال ناوک تر کان او  
 نیسانی در دل شیر نیسانی نشست  
 در دل بد نخواه پیکانش که از خون بگشت  
 گویا در شنگ خارا حل پیکانی نشست  
 ابردستای داد در وقت خدابین چو آب  
 ماغبار کافراز راه سلیمانی نشست  
 چوں بخت سلطنت بخشستی از حکم ازل  
 آبا نشیش که آنجا هم قمیلان نشست  
 نار کر بایه مرضع کزو بر بستند خلن  
 ابر صدبار آبروی خویش لایر خاک بخست  
 پیش ابردست تو کاندر و زنفلان نشست  
 بر در قصر حوض فردوس رضوان بخشت  
 شان خوبی راعصار کرد و بدبانی نشست  
 دید قصر شاه را با بریج جوزا هم کمر  
 چشم تو بیدار دولت با و آمازون بخت!  
 جلد بیداران بخپند و تو بتوانی نشست

باد شاه کو ان کا کلام ایسا پسند آیا کہ تمام شعرے در باراں کی نظر میں مجھے  
 پڑ گئے از راه بندہ پروری ان کا ذمیثہ مقرر کیا اور دو بدرے درم کے نق عنایت فرمائی  
 اور اپنے نمایاں خاص کے زمرے میں منکر کرایا چنانچہ فرماتے ہیں  
 بعد دو روزے که رسیدم زرداہ زائد نمزو خبر رشد شاه  
 حاجیے آمد بشتا بندگی داد نویدم بعثت بندگی

کنج غزلت اختیار کیا اور سب سے ملا جلنا چھوڑ دیا۔ یا رد دکار رکھے تو یہی فلم  
دو اسات اور کافنڈہ ۲۹۶۰ مال کی عمر تھی اور منکر سخن کا دریا جوش و خروش پر۔ میں  
مینے نکل شہ و روز محنت کر کے مٹوئی کا خاکہ کھینچ لیا اور میں مینے اُس کی کتابت  
و آرائش و پریاش میں صرفت کئے۔ غرض کوچھ مینے میں اس مٹوئی کو سلطان مغلیان  
کی قیاد کے مطابقوں کے قابل بنادیا۔ رمضان کا حینہ تھا اور ۱۸۹۷ھ۔

از دری شہ بامہ شہ منگل	آدم اندر وطن بستہ گل
خشم شده از بارگ گرد نم	فرض شده خدمت ش کر دنم
عقل سرایمہ داندیشہ مرست	گوش گرفتم ورقِ دل بدست
نے غلطیم بلکہ خود از جن داش	روے نہار کر دم از بنا پیس
آتش طبیم بعتلم داد دود	آپ معافی زدم زاد ز و د
سینه خاکیم بروں داد گنج	چوں بتوکل شدم اندیشہ سچ
ریختیم از خامہ درشتا ہوا	ہفت مردانہ بربست بکار
روزو شب از نقش سپید و یاہ	با زنیں معلم تاست ماہ
راست شدایں چند خطنا درست	ماز دل کم ہنر و طبع سست
از پس شش ماہ چنیں نامہ	ساختہ گشت از ردش خا مہ
یافت قرآن نامہ سعدین نام	در رمضان شد بسعادت تمام
انچہ بتایخ زیجرت گذشت	بود من شش صد و ہشتاد و ہشت

از دل پاک که هنر پورست      همت مارا طلبے درست  
 گر تو دریں فن کئی اندیشه چلت      ازو شود خواسته من درست  
 کز پسے خواہش نبیری پیچ بخونه      خواسته چنانست رسانم زجن  
 بخت ندیده چو تو شای بخواب      گفتنه لئے تا جور حجم جناب !  
 تاچ تو سے را بن آین سیاز      من که بوم داعی مدحت طراز  
 ابره از قطره بود آب جوے      لانع نازگل طلبد زنگ و بوے  
 نیست گر پار سی نادرست      حالم از طبع کژ دن فکر است  
 دولت من روے نماید بال      گر غرض شاه برآید بدال  
 کز پی من روے نمیچی زرخ      گفت چنان بایدم اے بحر سخ!  
 شیخ ملاقات دو سلطان دہی      جسم سخن را بهنر حباب دہی  
 قصته من با پدر نهر باب      نظم کنی حبحد بحر ز باب  
 آیدم از خواندن آں ل بجایه      تا اگرم حبسر در آرد ز پاے  
 ایں سخنم گفت دل گنجور جو د      ایں سخنم گفت دل گنجور جو د  
 بُرد مرا خازن دولت چوباد      مُهر ز رو خلعت شاہ سیم دا

**تصنیف شبوی** | چونکہ یہ الطافت شاہان بغیر سابقہ خدمت تھے اس لئے خرو  
 شرمندہ احسان ہو کر بارگاہ سلطانی سے اپنے گھر آئے اب تو

چون خدمت پر در ہوئی تھی اُس کی بجا اوری فرض ہو گئی۔

تین ہزار ۳۹۳۳ سو جو ایس پیش ہیں۔ نتاں من سے درخواست کی ہے کہ ان ہیں  
سے کوئی بیت کم نکریں کیونکہ اس شخص کو بڑی تخلیق ہوتی ہے جس کا فندر زند  
گم ہو جاتا ہے۔

من چونکر دم عد دش از خشت	گم خندو سرمایہ ناند میش درست
گشت صورت کر کنونش بعد	بستم ودادم با میثان نقد
ما چودریں بگری اے ہوشند!	بیش وکش باز شناسی که چند
ورز جمل باز کشانی شمر	نہ صد و چار و چھل دسر ہزار
خواہمش از خامد زنان گزیں	آنکہ نگر دو رتے کم از ایں
زانکہ خراشیدہ مردم بود	آہ کے! کس خلفش گم بود
اس بیان سے یہ بھی ایک نیچہ تھلتا ہے کہ یہ خاتمه اختتامِ قزوی سے ایک مدت بعد لکھا گیا ہے۔	

وصفت میگاری | وصفت اشیا کی نسبت کئے ہیں کہ بھجی بھجی میرے دل میں یہ  
خیال پیدا ہوتا تھا کہ صفات اشیا بیان کر کے اس کا نام تجمع  
او صفات رکھوں طرزِ سخن میں یہ ایک نئی ایجاد ہو گی چنانچہ اس قزوی کے ہمنہ میں  
وہ خیال پورا کیا ہے آئندہ اس سخن پر قلم اٹھانے کا ارادہ نہیں ہے ۶  
بود دراندیشہ میں چند گاہ ۷ کرذل دانندہ حکمت پناہ  
چند صفات گویم دا بس دہم ۸ تجمع او صفات خطا بنش دہم

سالِ من امر دز اگر برسی راست بگویم ہمہ شش بود وہی  
 زین نھٹ آراستہ بکرے چو ماہ باد قبول دل دانا سے شاہ  
 خاتمه مثنوی خرسونے اس مثنوی کا ایک طولانی خاتمه لکھا ہے جو مختلف  
 معنایں پر مشتمل ہے۔ اس کے مطابق اس مثنوی کی نسبت اور  
 حضرت خرسو کی عادات و اخلاق کے بارے میں بعض مضید معلومات حاصل ہوتی ہیں  
 ان معلومات کا ذکر ہم ذیل میں کرتے ہیں:-

پنی محنت اس مثنوی کی تصنیف میں خرسونے جو محنت انجامی ہے اس کا ذکر اس  
 طرح کیا ہے کہ یہ معنایں میں نے خون جگر پی کر اور پیشانی کا پسینہ  
 بنا کر پیدا کئے یہ مجبو کیے غریب ہیں کہ کبھی ان کو جگر میں رکھتا ہوں کبھی پیشانی پر جگہ  
 دیتا ہوں۔

کس چہ شناسد کہ چخوں خود ام کا اس گھر از حقہ برآورد دام  
 ساختہ ام اس ہمہ لعل و گھر از خوے پیشانی و خون جگر  
 آنکم از نکرت پہنائیش گھبیگر کاہ بپیشانیش

لقد ادا شعار مثنوی اس مثنوی کے اشار کی نسبت فرماتے ہیں کہ میں نے ناول  
 بارگنٹی نہیں کی تھی اُن میں سے کسی قدر کم ہو گئے ہیں اب  
 حساب کر کے امامت دار لوگوں کو ایک مثنوی پر درکردی ہے اس کے مقابلے سے  
 کمی و میشی کا اندازہ ہو سکے گا۔

آنکہ وراد رخن آوازہ بیش  
 زخم زناں بروے زاندازه بخش  
 ہر گل دخارے کرد زدیں خل  
 لے خوش ازاں گرد مولن رنج بدل  
 ہر چہ تایش کندم مرد ہوش  
 گرچہ بود راست نیارم پکش  
 زانکہ چوزیں فن بخش روافتم  
 ترسم ازیں مرتبہ در او فتم  
 چوب زبانی بند سود مند  
 طفل بود کش بفریبی قبضہ  
 آنکہ شناشہ ایں گوہست  
 گرہند نفریں کندم در خورست  
 خرسو کی شہرت اور کلام کی خوبی دیکھ کر جو لوگ جلے مرتے تھے  
 حتاً و کا ذکر حساد کی شہرت اور کلام کی خوبی دیکھ کر جو لوگ جلے مرتے تھے  
 اُن کا ذکر بھی نہایت سختے دل اور جلکمانہ اندازے کیا ہے۔

---

باز کے را کہ حسرہ زند  
 زخمہ دریں رہ نہ سکھ دہ زند  
 گر بیش صد هزارم زغیب  
 پیچ بگاہے نکند جز بیج  
 صد سخن راست نگیرد بیج  
 یک رقم کر کنڈ انگشت پیچ  
 گربہ ازیں ہست گہر سفتیش  
 عیب بود عیب کاں گفتنش  
 در کم ازیں مایہ رسیدش زغیب  
 طفل روماست نظفلان صعیب

---

مدح گوئی سے بیزاری اور خرد شعرائے دور معزی کے امراء سخنی کے ساتھ  
 لے دے کی ہے۔ مگر کسی خاص شخص پر حواسیں کیا  
 مختمن زمانہ کی شکایت بلکہ عام شکایت ہے۔

تایخ سے بھی ثابت ہے کہ اس عمد میں اکابر و معارف اور شرفۃ القلوب اما

مگر میں تازہ مضایمن زبان پر لانے سے اس لئے ڈر آہوں کے لوگ سنتے ہی چوری  
کر لیتے ہیں اور لطف یہ کہ خود مجھ سے ہی اُس کی داد چاہتے ہیں یہ شرماتا ہوں  
اور ان کی تعریف کر دیتا ہوں مگر وہ چور ہو کر بھی فدا نہیں شرماتے ۔

ہر حنفے را کہ بر نگیح نشم	شعبدہ تازہ درود حنیتم
مور شدم بر شکر خویش و بس	در تزدم دست بحلوے کس
دزو نیم حنانہ بر دیگرے	خانہ کٹ دہ زور دیگرے
ہر چہ کہ اذل در مکون کشم	زہرہ آں فیت کہ بیر دل کشم
زانکہ نگہ می کنم اڑ حسر کراس	ائینیمیت ز غارت گراں
وز دملع من د بامن بجوش	شاں برباب آوری و من خوش
نقید مریش من آرند راست	من کنم احسن کن آن شامت
شرم ندارند و بخوا نسند گرم	بامن د من پچ نگویم رہشم
ظرف کہ شان وز د من از شرم پاک	حاجب کا لامن د من شرم ناک

معارضین کا ذکر | خرد نے اپنے معارضین کا ذکر نہیں سمجھی گی و محل کے  
ساتھ کیا ہے :-

جل گوہاں کمال مند	آنکہ بقصان خیال مند
بیهہڑاں رانکند یا کس	برہمن آید ہمد را گفت و بس
چوں سخت نیت چکوئند؟ پچ	در سخن فستہ ہمد را پچ پچ

پشت بخویم نہ پناہے زکس چوں بخدا وند کنم روے ویس  
 مشنیاتِ نظامی ایر صاحب خواجہ نظامی بخوی کو صفتِ مشنوی کا اتنا داد  
 کامل مانتے ہیں ان کی مشنیات کی خوبیوں کے معرفت  
 کی شناو صفت  
 میں اور اپنے لے بہتر طریقہ نظامی کی تعلیم خیال کرنے گیں

درہوں مشنیت دروں است	حل کنم ایں بر تو کہ بس مشکل است
در روشے کز و نیا ید مرد	گفت بد م مشنود نیکو شنو
نظامِ نظامی به لطافت چو دار	وز دار او سر بسرا آفاق بر
چخه ازو شد چو محانی تمام	خام یو دنچن سوداے خام
بگذر از میں خانہ کہ جائے تو نیت	دیں رو باریک پہ پاسے تو نیت
گفت اور اشنو و گوش باش	گفت هر اشنو و خاموش باش
سحر و ران کہ در و دیدہ اند	خاموشی خویش پسندیدہ اند
مشنوی اور است شتا رے گو	بشنوش ازو در و دعا لے بگو
درہوست می بگذار و عنان	می کشدت دل بخیال چنان
کوشش آن کن کہ دریں اہنگ	زاں گل تربوے دہنڈت نزگ
سو ز سخن رانہ بے خامی طلب	پنگلیش ہم ز نظامی طلب

و ملوك غلت گزیں ہو گئے تھے سفلے دون ہمت اور جاہ طلب بادشاہ کے  
مقرب اور کار و بار میں داخل تھے یہ صاف گوئی خسرو کی دلیبری اور اخلاقی جرأت  
کی بین دیں ہے۔

گرمی دل نیست چو حاصل مرا	سرد شد از آب سخن دل مرا
تامکے دریں شیوه بہ نگنگے شوم	بل غرض آملج خدنگے شوم
فلعت عیشی فلکن برق خرے	نام گلے کنم اسکندرے
محبت شاند دریں روز گار	مس بزرگند و ده نا فض عیار
کور دل از دولت و کوتہ نظر	دولت شاہ از دول شاہ کور
گوش گرانے ہمہ ناموس حبے	غدوش دوں صفت تانگ نہ تو
بے کرنے نام فرد شکی کشنندہ	بے گرس مرتبہ کوشی کشنندہ
خوروہ بدر دلیش نیارند پیش	بیش رساتند بد انجا کہ بیش
گر بر ساند دشل، بر گلے	یک درے ده طلبند از خل
پھر اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں:-	

ایں سخن چنڈ کہ جیونا است مت	قیاعی فیست ہمہ راست مت
لیک بجنواہش چہرہ نیست راہ	جز بحث دایا بدر بادشاہ
ہر چہل گفتم تز کے باک فیست	نہر بخورد مغم تریاک نیست
نیست آں دارم ازیں پس براز	کز در شہ نیز شوم بے نیاز

ایمِ صاحبِ خود اپنی طرف کے خطاب کرتے ہیں :-  
 یک اگر نہ من آری بگوش مصلحت آنست کہ مانی خموش  
 چل شد و رنج بنت آئشت پیش ہیں میش کہ اُنھی شہت  
 نوبت ہے تگرانی مکن لشے پریست جوانی مکن  
 لیکن اس خاتمه کا آخر صفحہ (جہاں اس قسمی کی نسبت چند دعائیں تکی ہیں  
 اور سلطان کی تباود کے حسنور میں اس کی مقبولیت اور شہرت کی توقع ظاہر کی ہو)  
 خاتمہ کی نسبت پڑا مجھن پیدا کرتا ہو :-

بار خدایا! من غافل ہے راز ق ایں رق سادہ کہ استم طراز  
 گرچہ کہ امر و ز جمال منست عاقبت الامر و بال منست  
 عنون گون آر اک رحلے تو پیت تو بردہ از ہر چہربارے تو پیت  
 چون تو شدایں بہ ناچیر چیز ہم تو کنی در دل خلقتے غریب  
 عیش ساں ہر کیمن من اند بے ہزار جلمہ بکین من اند  
 تو بکرم عیب من عیب کوش در نظر عیب شناساں ہو ش  
 بوکہ بر آرد پہنچیں نامہ نام بر در شہ خدمت من دہلام  
 یا اخیر شرعاں بات کی شہادت فیتا ہو کہ الجی سلطان کی تباود زندہ ہے تو یہ اسی  
 زمانے کی تحریر ہے جب کہ قسمی لکھی گئی ہے۔  
 ان اختلافات سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ خاتمه کا آخر حصہ قسمی کے

سو زنگفت خس و فاکس ترست چاشنی سونگکان دیگر است

**غزلِ سعدی کی ثنا و صفت**  
امیر صاحب صفت غزل میں سعدی کے  
معتقدہ اداج اور مستلد ہیں۔

در غزلت یادِ جوانی و حمد و ذرخوشی طرح نشانی و حمد  
تن زدن ازاں ہم کر کھاں گفتہ ہرچہ تو گوئی بانداں گفتہ اند  
نویت سعدی کہ مبادا کہن ! شرمِ نداری کہ بگوئی سخن

اس خاتمه کی تصنیف | اگر مصنف نے کچھ تصریح نہ کی ہو تو عام و سوور کی مطابق  
یہی خیال کیا جائے گا کہ خاتمه کا کتاب اور اصل  
کا زمانہ

کتاب کی تسویہ کا ایک ہی زمانہ ہے۔ لیکن (قداد  
مشعار منزوی) کے عنوان میں ہم اپنا سبزیہ ظاہر کر پکھے ہیں کہ یہ خاتمه  
منزوی سے ایک عرصہ بعد کا معلوم ہوتا ہے۔

آگے چل کر ذیل کے اشعار صاف صاف ظاہر کرتے ہیں کہ اس  
وقت خسرو کی عسریہ پانیں سے گذر کر بچاؤں تک پوچھ گئی ہے منزوی  
کبھی بھی چھینیں سال کی عسریں۔ تو خاتمه چودہ برس بعد  
کا ہوا۔

مثنوی کا صد موعودینے سے باز رکھا۔ اگر دیا ہوتا تو خسر و علیہ الرحمۃ اُس کا ذکر  
شکریہ کے ساتھ دیا چغۂ الکمال میں ضرور کرتے جماں سلطان کی قباد کی دفات  
کا تذکرہ کیا ہے۔

### کلام پر ایک نظر

اب تک ہم نے اس مثنوی کے حل قصتے اور اُس کے متعلقات پر نظر کی ہے۔ ابھی اس  
مثنوی کی نظم و ترتیب اور حasan کلام کا مطالعہ کرنا باتی ہے یہ کام اپنے شروع کرنے ہیں مانو یقیناً بلکہ  
خاص اُص مثنوی اس مثنوی کی ترتیب میں چند خصوصیات ایسی ہیں جن سے  
شعرے عجم کی مثنویات خالی ہیں۔ لیکن یہ خصوصیات اُنہاں  
مثنوی میں شمار نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ یہ خسر و کی جدت آفرینی ہے کہ اس مثنوی کو  
دلاؤ زبانے کی غرض سے اختیار کی چکے۔

### (۱) نظم عنوان (۲) تضمین غزل (۳) بحث برشیا

مثنوی میں اکثر قصص، تاریخ، اخلاق، نصوف یا کوئی خاص بیان کیا جاتا  
نظم عنوان ہے اور جب مضمون طویل ہوتا ہے تو اُس کی تقسیم فصول اور ابتداء تا نہیں  
کیجا تی ہے اور ہر فصل یاد اتنا کا عنوان نہیں ہوتا ہے۔ یہ قدیم دستور ہے۔ بلکہ خسر و نے اس  
مثنوی میں ہر دستان کا عنوان بھی نظم کیا ہے۔ اگر کل استعار عنوان جمع کیجئے تو  
ایک قصیدہ، ۳۳ شعر کا مرتب ہو جائے گا جس کی بھر مثنوی کی بھر سے مختلف  
ہے اور بھر ایسی اختیار کی ہے جس میں مضمون عنوان کی گنجائش بھروسی ہے پس

ساتھ ساتھ لکھا گی اور پلا ہستہ بعد میں اضافہ کیا ہو گا جب کہ خسر و عاید الرحمتہ کی عمر ۵۰ سال کی ہو گئی تھی۔

کیقیاد کا انجام کیقیاد جب دو حصے روانہ ہوا تھا تو باب کی نصیحتیں چند روز یا در کمین راگ رنگ کی تعییل کر دی۔ تسبیح و مصلاتاً سنبھالا۔ مگر رباب نشاط کی فوج قاہرہ نشکر کے ہمراہ چلی آئی تھی جس نے ہفتہ عشرہ ہی میں سلطان کو منعوب کر لیا! اور اثناء سفری میں توبہ ثبوت گئی۔

آفت نہ ہو تو بہ شد ترک شرخوا میں یار گرا دست کے بود توبہ وزہد میاں دلی میں سامانِ شوق کی گئی تھی بہوش اغفل پہلے تھے وہی اب تھے اس ندی و باوہ خواری نے عین جوانی میں اُس کو پیرنا تو ان بنادیا۔ عوارض جسمانی لاحق ہوئے۔ آخر کار لغوة اور فلاح نے حس و حرکت سے محدود کر دیا۔ کچھ عرصہ تک علاج ہوتا رہا۔

اوائل ۱۷۹۴ء میں دم و اپس آپنچا اور اس کی عبرت انگریز شرح زندگی گل ہو گئی اور سلطنت بھی ہمیشہ کے لئے ترکوں کے خاندان سے نظیجوں میں منتقل ہو گئی۔

یہ مشنوی کیقیاد نے بڑے شوق سے تصنیف کرائی تھی معلوم نہیں اس کی سیر صیب ہوئی یا نہیں۔ غالباً مرض الموت کی تخلیقات نے اس کو

شروع کر دیتے ہیں۔

تصفین غزل خواجہ نظامی سکندر نامے کی دستاں کے آخریں وچار شعر خالی ساقی کی مخاطبی میں لکھتے اور اس سے باہر وپیانے کی خواہش کرتے ہیں جسرو نے سلطان کی عباد کے حلی ساقی و مخفی سے کام لیا ہے اور اسی کے ساتھ ایک حالیہ غزل بھی تصفین کی ہے۔

غنوی میں غزل کا اضافہ :-

دو تین غزوں کے اشعار تو صل قصے کے ضمن میں ہم لکھ کچے ہیں چند گیر غزوں کے چیدہ اشعار میں ساقی نامہ و مخفی نامہ یہاں نقل کرتے ہیں :-  
۱۔ فصل دے یعنی موسم سرماںکی صفت کے بعد ایک غزل پنے حوال کی ہے جس کے مطلع میں حسن طلب بھی ہے:-

چاکر او گشتہ سکندر بہ رزم ساقی او خضر بیگنام بزم  
بندہ زیادش بہ حوال شاد دیں غزل از حال نفس دا دیاد

## غزل

شدہ ہا گرم کنوں آتش و حر جگاہ کیست بادہ روشنی خساڑ دل خواہ کیست?  
آتش ایک دل و مگر یہ خونیں تین خرگ کرم دلے ماہ بخرا کاہ کیست?  
کتنا مضمون اس شعر میں کھایا ہے! یعنی میرا دل سوختہ ٹک بن گیا ہے اور خون کے آنسو میرے لئے بجائے ثراب ہیں اور میرا جنم گرم خنیہ کی مانند ہے مگر افسوس ہے

اثمار عنوان بطور نموز نقل کئے جاتے ہیں ہے

- شکرگویم کہ بتوفیق خداوند جہاں      برس نامہ زجید و شتم عنوان  
 نامہ ایں نامہ والا است قران السعین      کربلہ دشیش بعدین پھرست قرآن  
 دلچسپ بدر حق کے گنہگاراں را      داد باران گذشتے زعین غفران  
 نعمت سلطانِ رسول آنکہ میجاہدش      پڑھ داری ست نشستہ زدش دروازہ  
 و صفت معرج پیریکہ بشب وشن شد      ستر اسرائیل زلف سیرٹک فشاں  
 ۵۔ محنت شاہ کہ نہاش بلک فت پناہ کہ      نقش آں داغ شدہ خنگ بلک لابرل  
 و خطاب شہ عالم کہ بلک خداش      آیم دایں گہر چیز فشاں ز زیباں  
 ۶۔ صفت حضرت ولی کہ سوادِ اعلم      بہت منثور فے ارجح سماں لذت  
 صفت مسجد جامع کہ چنانست رو      شجرہ طیبہ برسوے چو طوبی بخیال  
 صفت شکل منارہ کہ زرفعت سنکش      از پئے تخت خور شد شدہ نگ فشاں  
 ۱۰۔ صفت حوض کہ دقاں بیکیں گئی      رنجیت دست بلک آب خضر صورتِ جل  
 اس دسویں عنوان کے تحت ہیں اول توصیف شہر کی طرف بازگشت ہے  
 جس کا بیان عنوانِ هفتم میں بھی ہو چکا ہے۔ علاوہ بریں کئی اور مصنفوں میں عنوان میں

شناخت صفتِ مردم شہر کی تعباد کی تخت نشینی۔ ناصر الدین کی لشکر کشی اور وہ پر۔  
 اور یہ بات اور حکایتِ بھی پانی جاتی ہے کہ صفتِ نگاری کے بعد اصل قصہ کو بلا عنوان

۱۰۔ اشارہ ہے اس آیہ کریمہ کی طرف بسحان اللہ تعالیٰ اسری بعد لا مدلہ من المسجد الحرام  
 نظری جو اس آیت میں آیا ہے فعلِ مضاری ہے جس کا مصدر اسرائیل میں کے معنی ہیں بشب راہِ مقام۔ راتوں جنپا

من اندھا ک میدانش لکد کوب ستمگشم  
 ہنوز آں شسوار من سرچو لان گری اڑ  
 سلما ناس! نگہدار یہ بچارہ دل خود را  
 کہ تیرا نداز منست سٹ کیش کافری اڑ  
 توئی دیوانہ دش جاتاں ک داری سایکو  
 دلم دیوانہ تراز توک آسید پری دار  
 مراچوں صید خود کردی شناعت مکینغا  
 نبی کوید کوش، لیکن سخن در لاغری دار  
 بہ بدنامی برآمد نامم خسر و گزپے دینہ  
 تر دہنی کے معنی میں گناہ۔ ہی لفظ کو الٹ کر فدا رگناہ ظاہر کی ہو اور  
 یہ کمال سخنوری ہو۔

۳۔ موسم خزان کی صفت کے بعد  
 چنگ نواز یہ ہوا سر کشید چنگ نواز نہ نواز بر کشید  
 گفت بر انگ بمعاہدہ تانگ ایں غزل لغز برآواز چنگ

### غزل

بگ ز آمد و بگ گل گلزار برفت سخ روئی زیخ لا لوق گلنا برفت  
 (بت جھر کا موم ہیگا۔ گل و گلزار کا سامان رخصت ہوا۔ لالہ اور نار کے چولوں کی ترسنی باقی رہی)  
 خون دل گرچ کے بسیار برفت انگ ماں صبر ہر چند کہ بو دانگ و بسیار برفت  
 (اگرچہ دل کا خون بت محل بچلا۔ پھر جی محوڑا باقی ہو لیکن صبر تھوڑا بہت جو کچھ خادہ سب جاتا ہے  
 یعنی باکل نہیں رہتا)

لکھ کیش مذہب دیر دان، اس دمرے معنی سے دیمام کیا ہو، ملہ بمعاہدہ تانگ راگ کے  
 باریک پر دے

کہ اس خیمے کے اندر معموق نا ہر و نیں ہے۔  
 دی ہمی رفت و زبس دیدہ کاغل طیب دیجتا گفت یار کے کجا پانے نہم؟ راہ کجا  
 (دہ مل پا ماتھا اور بہت سی آنکھیں خوش رہ نگئی تھیں جو لاتھ دیا؛ کہاں پاؤں رکھوں؟  
 ان آنکھوں کے چووم میں تو رستہ ہی نیں ملتا)۔

مصر عہ آخزمیں جو تجھب خلا کر کیا ہے وہ نہایت پر لطف ہے  
 ماہ من! کو روشن دیں دیدہ ز بدیر شہب آخراز زلف نہ پرسی کہ سحر کا ہے کجا تھا  
 (صحیح کے اختصار میں رات بھر جا گئے جا گئے ہماری تو آنکھیں پھوٹ گئیں۔ آخرازی زلف  
 کیوں نہیں پوچھتا کہ وقت سحر کہاں ہے؟ (ینی، تیرمی زلف سیاہ نے یہ اندر ہیدڑاں رکھا ہے وہ  
 مر کے اوستیر از نع مہاباں کھلے تو صحیح نہود اور ہو)

غم حج دار و حسر و زپے تو بخشت تو شہزادیں غم دل باگ کہ شاہ بجات  
 (خرد کا ارادہ یہ ہے کچھ کو جائے اور مہاں جا کر عشق سے تو بہ کرے لیکن زاد را تو یہی غم دل  
 ہے (اس سے کیا گزارہ ہو گا) کوئی یہ تو بتا دے کہ باگ کا و سلطانی کہاں ہے؟ (دو میں سے کچھ مانگ لے الجہاں)  
 ۲۔ جب کی تھا وہ کے نشکن کی تیاری ہو رہی تھی:-

جلد عالم بوفاق جو شیش خاطر خس دہنا گوئی شیش  
 ایں غزل از مطربے زو اصل یافہ در گوش ہایلوں قبول

### غزل

سو اڑا چاکب من باز غم شکری دار دل من بُرد پار۔ مہال با جان دادی دار

اپنے آگے آگے لانا)

ور بینیش کہست بو ختنش مده  
من سخت خوش حریقی اویم کہ آں ہر یہ  
سر و پیادہ خوش بو اندھر چین پلک  
ازوے خوش ست بیکنی ہارہ نماز و رخسار و نکتہ فناں ہائے زار خوش

۵۔ جس وزیر ان مثل کا قتل ہوا ہے اور بادشاہ نے جشن منایا ہے یہ  
غزل اس تھے کے ذیل میں تضمین کی ہے اور اشعار کا مضمون مقتولین کی زبان  
سے ادا کیا ہے۔

نور شاط ازانیں جامِ بافت  
شہزادے دے زلبش کامِ بیات  
باد سہم و قت بشارادی و نماز  
با وہ کش نصشم کش دبزم ساز  
گفت ہمی زہرہ برباط زنش  
ایں غزل ترز زیانش

## غزل

تجھ بر گیرتا ز سر بر ہم تیر بکشے کز نظر بر ہم  
آنکھا را بکش کرتا بارے ہم ز سر بر ہم ز در د سر بر ہم  
وہ کوش در میان کنم ہرم از تو ووڑے کے لے پر بر ہم  
اے لڑکے! جس دزیرے ہاتھ سے نج جانا ہوں تو یہ کہتا ہوں کہ اب تو شب در میان ہے

له سر خوش جس کو قوزانش ہے۔ سمت جس کی زادی وہ نش ہے۔ یہ سمت جس کو بہت زیادہ نشہ ہے ۱۰  
ٹک سر و پیادہ چھوٹے فد کا سرو ۱۱۔ تھے بر گلکنی۔ موخچ پھینا۔ روٹھ جانا ۱۲

ہر پا از عقل فروں شد ہم عمر م جو جو      اندریں خارتِ غم جلد بیک بارہت  
 (عقل کا سرمایہ جو کچھ ہیں نے عمر ہم میں تھوڑا تھوڑا کر کے چڑا تھا میں غم کی لوث میں دنستہ ب  
 خارت ہو گیا)

ہم صفتِ بہار کے تحت میں۔

شاہ دری فضل بشرت گری      باکل و ملیل بطبِ گستری  
 مطلبِ ملبل نفسِ زنگہ مست      ویں غرشِ برداہ بئےِ زست

### غل

آمد بہار و شد چپن والہ زار خوش      وقتِ نوش بہار کہ وقتِ بار خوش  
 در بارع با ترا آنہ ملبل دریں ہوا      متینی خوش سوت بادہ خوش سوت تما خوش  
 ما نیم و مطلبے و شرابے و محمرے      جانے بزریں ای شایخ چنان خوش  
 اے باد! کامی مکن سونے و سوت      مارا مکن بامدن آں بھار خوش  
 ذیل کے قطعہ بند اشعار میں باد صبا سے در خوبست ہو کہ د تو میرے دوت  
 کے پاس جا اوں کو بلاؤ کر لاؤ

چینے دکر گلوے وہیں گو کہ د چپن      بزہ خوش سوت آج خوش وجوہ بار خوش  
 گر خوش کند ترا بجی شے کہ باز گرد      پیشش کرن دیا ر-مشورہ نہار خوش  
 دا گریز محبوب تجلو بات بن کر خوش کر دے اور کے کہ دا پس جا تو ہر گز خوش ہونا بلکہ اس کے

لے یہ بلکہ دعائیہ ہے یعنی اس کو خوش ہالی ضریب بر فعل بلو، یا ان سے مخدوف ہو مثلاً اسے وقت تو خوش  
 کہ قص خوش کر دی تو

کی نہ جنگ میں شرکیں ہوا۔ خانے کھر بیٹھے اُس بے وقوف باوشاہ کو فتح  
کی مرتب نصیب کی۔

۷۔ کیکاوس اور کیقباد کی ملاقات کے بیان میں یہ غزل تضمین گی کیونہ  
ہرچہ ب مجلس غزل ترزدند جملہ تمام شہ کشور زدند  
بردر او مطلب فرخندہ فال دور مباواز غزل از غزال  
بانو شی دل چو شود باوہ کش زیں غزم کوش گرمیش خوش

## غزل

بیان سایہ بیدت آب رسایہ ایں سیں من جان خواب رساہ  
بسایہ خستہ بدمے کے پار آمد و گفت  
چہ خستہ کردید آفتاب ساہ  
موسی جانم و باز استاب رساہ  
چوپلے بند تو شد جان در آفتاب گئے  
لگفت حسر و لکشان رف تاغنید حریف مطلب بچنگ باب رساہ

۸۔ جس رہبار میں ناصر الدین اور کیقباد کی ملاقات ہوئی ہے اُس بیان کے  
آخر میں :-

چنگی او عقل فزارے جہاں  
عاقلہ عیش و نشاط شماں  
ایں غزل از تار ترجم سرائے  
در سر او یافہ چوں عقل بیاے

(یعنی اس وقت تو رہائی ملی) مکل کی بات کل دیکھی جائیگی)

غم خسر و بگویت کہ اگر از رقباں بے ہنر برجم  
 ۴۔ جب خان جماں مخلوں کو ہر مرمت دے کر لا ہو رکی طرف سے واپس آیا ہو  
 اور کیتا دکونت کا مردہ نایا ہو اس موقع پر یہ غزل تضمین کی ہے۔  
 زاولِ ذر ش بطب تابشام دور نشد مے زکف دل ز جام  
 گاہ بہر جرد گرمی فشاند گاہ بہر ز هزمہ زرمی فشاند  
 (کبھی شراب کے ایک گھونٹ پر کبھی راک کے ایک ترانے پر لوگوں کو زرو چاہر افعام دیتا تھا)  
 عمر ابد با دعیش اندرش ویں غزل اندر باغنا کرش

## غزل

دوش ناگہ بن دل شدہ آں مد برید دل بقصود خود المفت شد برید  
 آمد آں روشنی چشم و باستقباش مردم دیدہ دواں تابر رہ برید  
 آمد آں سادہ زخ - بر من بہوش ز دا ب بر سر اش نگہ کن کہ چاں چہ برید  
 گریہ بر سوز مفسح آمد و بر سو نجگاں ایں چہ باران کرم بود کہ ناگہ برید  
 خردا اگر سابلہ بیثت ایں چجب عجب آں میں کہ بیثتے تو پہ برید  
 مقطع کے مصروف اولی کا مفہوم اس حدیث سے مانو ہو اہل الحدیث  
 بلہ یعنی اکثر ایں بیثت بھوئے بجائے آدمی ہونگے۔  
 مصرع ثانی با دشائی کی حالت کے مناسب ہو کہ نہ کمیں دشمن پر چڑھائی

آفت نہ ہو تو بہ شد ترک شراب غارمن  
یارگرا دست کے بود تو بہ نوزہ بیا مرن؟  
چوں تو سوار بگزیری دیدہ گرفتار کنم  
خواہ قبول و خواہ رؤسیت جزیں شارمن؟  
۱۱۔ خاتمه مشنوی کے آخر میں :-

در نظر شاه مبادا! اکن ایں غسلم بختم بیریں شد سخن  
**غزل**

پیغام کا بند بسوے جاں کمی بردا؟	نامہ تمام گشت بجاناں کرمی بردا؟
دین در دسر مہر بدر ماں کرمی بردا؟	ایں خط پر زمرہ بدب کرمی بددا؟
ایں بندگی بحضرت ایشان کرمی بردا؟	ماائم و شرط بند کیش باہزار شوق
امدوہ مور پیش بیلماں کرمی بردا؟	گفتم بیار گفت کر "دیوانہ گشته"
"دارم و نے بگپے کفران کرمی بردا؟	گفتی تھکھدار لغفرمان خویش دل"
در داکہ دل رخسار و بجا رہ می رو د	و سگاہ نے زبردین دل آں کرمی بردا
<b>مشنوی میں قصیدہ</b>	غالباً مشنوی میں قصیدہ اور غزل کا پیوند لگانا حضرت
اور غزل کا پیوند	خروںے بجا شاکی شاعری سے اخذ کیا ہے۔ حضرت کو
	بجا شاکی شاعری میں بھی ایسی ہی و تنگاہ تھی یعنی کہ
	فارسی شاعری میں۔

بجا شاکا شاعر آغاز دہستان میں ایک دہا یا چو یا نی یا چند لاتا ہو اور  
نختم دہستان پر کبھی کبھی سورجها موزوں کرتا ہو اور اس زنگارانگی سے اُس کا مقصد

## غزل

زرم آں بخط کہ مثاق بیارے برسد آرزو منذ بکارے بھارے برسد  
 لذتِ قصل ندازند مگر آس سوختہ کہ پس از دوری بسیار بیارے برسد  
 قیمتِ محل نشاند مگر آس منغ اسیر کہ خزان پیدہ بود پس یہ بھارے برسد  
 خسرد! یا رونگری نہ رسن خوشی ملکہ بہر تکین دل خویش کہ آردے برسد  
 ۹۔ ناصر الدین اور کیتعاد کی دوسری ملاقاتات کے ذکر میں :-

بادل آئینہ سکندر شش ق با وہ خون نگ صفا پر درش  
 واو مر! ایں غزل پر خیال بردل چوں آئینہ او جمال

## غزل

زمرہ کر خندیک ہگڑے بستے من کن بغا تی کہ داری نظرے بروے من کن  
 من ز آرزو می خدم دلتار پیشیت مہان تنکلف ارتوانی بشے آرزوے من کن  
 منم ووے یور دے زغمت چونا تو ان بزرگوہ تندرتی گز رے بسوے من کن  
 ۱۰۔ کیتعاد نے ایک دو مجلس نشاند و حوم دحام سے آراتہ کی ہے :-

شاہ گلاں سرزئے خوش اثر بادا بادشش گرانی بسر  
 دست بیک زخمہ مطلب بروہ عود گلاں سرنبوای سروہ  
 مجلس اوزیں غلام گشتست مست گلاں سرشدہ ہرگز بہت

## غزل

۲۳	صفت شهر و قصر	صفت آپاں
۲۴	فصل خزان	ش
۲۵	فصل بیاران	شمع
۲۶	موسم نوروز	چراغ
۲۷	چتریه	سیربرونج
۲۸	صل	ختسه و طالع
۲۹	پسید	پاده
۳۰	بز	قرابه
۳۱	گل	صرامی
۳۲	دورباش	پیال
۳۳	تنخ	ساقی
۳۴	کمان	چنگ
۳۵	تیر	رباب
۳۶	راستعل	نمای
۳۷	موسیم گرما	دف
۳۸	خرپزه	پرده شناسان
۳۹	کشتی	
۴۰		

تفنین طبع ہو کے ایک بھی مضمون پڑھتے پڑھتے جی اکتا نہ جائے۔  
 حضرت میر خروں نے آغاز داتان کے لئے فقیدہ کا شزاد رخان نے  
 پر غزل کا انتظام کیا ہو، ہمارے نزدیک یہ جدت طرازی نہایت پرفت  
 با فرمہ ہو مگر اس کی تعلیم دیک فتن شادو کا کام نہیں جو شاد عثنوی، قصیدہ  
 اور غزل ان ہر سہ اصناف میں یہ طوفی رکھتا ہو دی خرسو کی تعلیم کر سکتا ہو  
 علاوہ بریں حضرت خرسو کو اس عثنوی کا مدد و جمی خوش قسمتی سے ایسا ہاتھ  
 لگا ہو کہ ساقی و منقی و شاہد و بادہ و ساغر کا ذکر محتاجِ تبلیغ نہیں۔ بلکہ اس کی  
 بزمِ عیش کا ایک معمولی ہنگامہ ہو۔ آذوی کی طرح خرسو کو یہ نسکایت ہرگز نہیں کر  
 نیتِ مشترقہ سزا و اعف نزل

و صفت اشیا | اس عثنوی کی تیری خصوصیت یہ ہو کہ صل قصہ کے ضمن  
 میں ہشیا کی وصف نگاری موقع بوقوع اتنی کی گئی ہو کہ  
 ان اوصاف کا جنم صل قصہ سے بھی زیادہ ہو گیا ہو۔ اس کا اندازہ ذیل کی  
 فہرست سے بخوبی ہو سکتا ہو۔

### فهرست

۱۔ صفت حضرت دہلی	۲۔ صفت حوض
۴۔ جامع	۵۔ مردم دہلی
۶۔ مشارہ	۷۔ آتش

ایک لاویز مضمون ہی اس کا نامے پر حضرت خرد نے جو فخر کیا ہو جا ہو :-  
 اپنچھ ز سرچوش دل نقشبند معنی نہ بود و خیال بلند  
 موے بلویش ہر بہزدِ ختم پختہ و بخیدہ درو رخیم  
 و صفت زان کو نہ شد از دل برو کان گرے را بدال آید کہ چوں  
 دوسرے مقام پر فرماتے ہیں :-

ہر صفت را کہ بر بخختیم  
 شبده تمازہ درو رخیتم  
 مور شدم بر شنکر خویش و بیں  
 در نہ زدم دست بد لامان کس  
 نیت زکن لے لے لالے من  
 نکتہ من گوہر کاب من هست  
 زان کے نیت ازان هست

وصفات نگاری کا نقش | البتہ و صفت نگاری کی وجہ سے یہ نقش پیدا ہوا  
 اکھل قصہ کا سفلہ ثوٹ جاتا ہے۔ ایری صاحب  
 نے اس نقش کو محسوس کیا اور خاتمه میں اس کی معاذرت اس طرح فرمائی ہے کہ  
 اصل قصہ میں کچھ جان نہ تھی اس لئے و صفت نگاری کی کئی مگر اس کی وجہ سے  
 قصر کی غرض فوت ہو گئی۔ یہ تکلف اس لئے گیا گیا کہ متنوی میں ایک ندت  
 اور خوبی پیدا ہو۔ سو یہ عجیب ایسا نہیں جس کو میں نے چھایا ہو۔ بلکہ جو سب  
 کیس کے وہی میں خود کہتا ہوں :-

چوں سخن از لطف لسانے نہست  
 کمال دش صورت جانے نہست

۲۹	صفت مائدہ خاص	صحیح
۳۰	بیرہ تنبول	کلاہ سیاہ
۳۱	نغمہ گری	چتر پسیدہ
۳۲	زنان مطربہ	چشمہ خورشید
۳۳	تاج مکمل	موسم باران
۳۴	قلم	تاج
۳۵	تحنث	محبرہ (یعنی دوست)
۳۶	پیل	کاغذ

امیر صاحب کے یخال تو پہلے سے مرکوز خاطر تھا کہ ہشیا کی وصف نگاری  
کریں اور اس کا نام بھی مجمع اوصاف تجویز کر لیا تھا۔ اب کیتعاد کی فرمائش ہوئی تھی  
یہ قصہ نہایت مختصر اس میں اتنا پھیلا و ملکن نہ تھا کہ ایک محظوظ فتنوی مرتب  
ہو سکے۔ کوئی عام و چیزی کا سامان بھی اس قصہ میں نہ تھا۔ لہذا خسرہ نے اس  
مٹنوی کو وصف نگاری کے ذریعے سے نگھارستان بنادیا کہ شاہ و گدا سبکے  
موجب اپنا طی خاطر ہو۔

دلی اور دلی کی عمارت کا ہندوستان کے موسیوں، پچلوں، چلوں  
جانوروں اور اس زمانے کی شاہی مختلفوں کے تکلفات کا ذکر جدیش کے نئے

## صفت مسجد جامع

مسجد جامع کہ زفیض آله	زفرمہ خبیث اوتا بناہ
آمدہ دروے ز پیر کوود	فیض زیک خواندن قلائل فرو
غلظل تسبیح بگنبد دروں	رفته زندگنید بالا بروں
ہر کہ سعادت بودش رہما	بر در اوسر نند آنکاہ پا

## صفت منارہ

منکل منارہ چوتونے زنگ	از پے سنت فلک شیش رنگ
دیین اور اکلمہ انگذ ماہ	بلکہ قادش کہ دیدن کلاہ
کردہ زیں تا بلکن نے دبان	اڑپے بر فتن بخت آسمان
مسجد جامع ز دروں چوشت	وض زیر دوں شدہ گوہر شرت

## صفت حوض

در کمر سنگ میان دو گوہ	آب گہر صفوہ و در یا شکوہ
ساختہ سلطان سکنڈ صفات	در سد کوہ آئینہ را بچات
یعنی سلطان شمس الدین لہش نے یہ حوض مسحکم پاڑ میں ایسا بنایا تا کویا آب جاتا کا آئینہ ہو۔ یہ حوض حوض شمسی کہلاتا تھا:-	

شہر گرازوے بنو آب کش	کس نخورد در ہمہ شہر اخوش
در نخورد آب کے اندز میں	کے بزمیں در نخورد آب بی پیں

و صفت برائے گونہ فروزانہ دم کر غرض قصہ فرماندہ دم  
 خال تکلفت زدمش بجیال نظر نماید مگر اندر خیال  
 عیب خپل نیت کہ نہ فتحہ ام کا نیخ گپویند ہمہ گفتہ ام  
 ہست آمیدہ م کہ سخن پروراں چوں نگرند از رہ بیش دراں  
 عیب یکے نیت کہ بجندید باز چوں ہمہ عیب مت چکونید باز  
 اب صفت اشیاء میں سے ہم "مشتے نمونہ از خوارے" پیش کرتے ہیں:

### صفتِ حضرتِ دہلی

حضرتِ دہلی کفت دیں و داد!	جنتِ عدن سست کم آباد باد!
ہست پوزاتِ ارم انہ رضا	حرسہ اللہ عن الحادث
از تھصارشِ د جہاں کیف شدہ سلام	دزو جہاں کیف شدہ سلام
جھنِ برویش ز عالم بروں	عالم بیرونیش سخجن اندر وں
حصنِ رونیش تو گوئی مگر	چرخ بزرگتھے حصراں زبر
قبہ سلام شدہ در جہاں	بستہ او قبہ بفت آسام
ساکن او جملہ بزرگاں ملک	گوشہ بگوشہ ہمہ ارکان ملک
گشتہ زاقبال شاہ سر بلند	گشتہ تا جوراں بلند

لہ لکت۔ پناہ "ملہ نام یک بہشت کا" ۱۰ تھے ایک شہر عاقوم عاد کا۔ اس شہر کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے اور قدیمات الفتحاد الیتی لذخالی میتلہما فی الیلاد یعنی ارم ستونوں والا ہی جس کی مانند شہر بڑیں کوئی پیدا نہیں کیا گیا۔ ۱۱ لکھ گندھیرہ

قطله کہ شد زا بچکاں بر ہوا      مہرہ بلور شدہ در ہوا  
 ہر کہ شے کرد ٹھیکنے فراز      کردہ با ندازہ آس پا دراز  
 و آنکہ زامدازہ بر دن برد پا      سری ایام غنوہ سزا  
 گرم شدہ از مد و جامد مرد      مردم بنے جامد بحال گشته ندر  
 دلک دندان بر ہمنہ تنار      پوشغ چوبک چوکت زنان  
**صفت آتش**

آتش از بنا کہ بدل جائے کرد      دود بر آمد نفس ناے سرد  
 یعنی چونکہ آگ نے دل میں جگہ کر لی ہو اس نئے ٹھنڈی سانن سے دھوائ  
 بخکھتا ہو یہ حسن تعلیل ہو کہ سردی کے سبب ہے جو منہ سے بجا پنکھتی ہو اس کا  
 سبب یہ قرار دیا ہو کہ دل میں آگ نے جگہ کر لی۔ اور دل میں جگہ کرنا کتنی یہ  
 محبت والغت سے ہو۔

گرچہ زبردست عناصر است      گشت بر ماہد رازیرست  
 پختہ ازو گشت ہمہ دیگ مرد      دیگ بے پخت و نے خود خود  
 گاہ بہر خانہ وطن خشت      گاہ بے خانہ بہر خشت  
 خلق بہ پیش آتش و پیشہ زپ      خود بیان ماند و چین دیکس؟

لہ چوکب یاک ڈیڑا اور ایک تختہ ہوتا تھا جس کو رات کے وقت چوکیداروں کا اندر اس غرض سے  
 بھایا کرتا تھا کہ چوکیدار ہوشیار رہیں۔ سونہ جائیں ۱۰  
 لہ یہ قدم خیال ہو کر کہ نار بے بالا ہو۔ اس کے نیچے باد۔ اس کے نیچے خاک۔ پھر آب ۱۱

ہس کا پانی زمیں میں جذب نہیں ہوتا۔ ایسا پانی زمین میں جذب ہونے کے  
قابل کب ہے؟ اور یہ امر واقعہ ہے کہ پہاڑ کی وجہ سے اس حوض کا پانی زمین میں  
جذب نہیں ہوتا بلکہ ہمکر جنما میں جاگرتا ہے۔

نیم فلک ہست بزیر زمیں      چوں تیش فیض زمیں آں میں  
حوض نہ گویم کہ جابے زنور      نور گزو دیدہ بد باد دور!  
اس کے بعد بغیر عنوان قائم کئے شہر کی صفت پھر شروع کر دی ہے۔ اور اسی کے  
ضمن میں مردم شہر کی صفت ہے۔

### صفت مردم شہر

مردم او جلمہ فرشتہ شہر	خوش دل و خوش خواہ چوہشت
ہرچیز صفت بہمہ عالم است	ہست دایشاں و زیادت ہم
بیشتر از علم و ادب بہرہ مند	اہل سخن خود کہ شمار دکر چند
ہر طرفے سحر بیانے پوت	ریزہ چین کمرشان خسر دت
تنخ نہار از ملک نامدار	لشکر شان بیشتر از صد ہزار

### صفت فصل دے

زال جہاں پسخ زدن کرداز	داد بش شتہ بغاٹ د راز
روز چنان تنگ مجال آمدہ	کش بکہ چاشت زوال آمدہ
بین سخ بود بہر بوستان	گرچہ نہ بُد برف بہندوستان

## صفت فصل خزان

فصل خزان چوں سچپن خانخت	بادروان کرہ یہ گلزار است
جامد خود کردہ غفث کبود	گشت چو صوفی برکوع وجود
مونخت از آتش خود لالم زار	گشته درونش زخزان پر غبار
ہر شجر باغ زست تابه	مانده زبے برگی خود برہنہ
نرگس بے دیدہ روائی روشن	غار عصا با دخزان کورکش
رختینی کرد درختان زسر	گشته زمیں پُر زد رملے زر
برزمیں افتادہ بے نازیں	لرزہ کن بر سرستان یا میں
گرجپز کہہ لالہ نہان کرد پے	لالہ نوساخت شہ از جامع
گرد پر از برگ زرد	شاہ زمیں درتہ دینار کرد
گرچہ کہ بر بست ہوا سیم آب	شاہ کشا و از کفت خود سیم ناب
از کرم شہ کہ عدو سوز بود	فصل خزان موسم نوروز بود

## صفت فصل بیاران

فصل بیاران کہ علم کرشید	ابر سرای پرده بر انحراف شید
سلکہ گل چوں در م شہ زدنہ	سلکہ بعد و جمہ مو جمہ زدنہ
جامد گل پارہ شدہ پر بش	غچچہ گردہ بر زدہ برداش
گل زکرم زرد پد آس را کہ بت	وز پئے خود جامد نسا زد دست

## قصرِ نو و شہرِ نو

یہ دہ قصر اور شہر ہو جو کیباونے کیلواں کھڑی میں جنما کے گناہے  
تغیر کرایا تھا:-

قصر نہ گوئم کہ بہشتے فرانخ روفتہ طوبنے در اور ابتلخ  
بام سینگیدش نلک سود سر کرد بخور شید سیندی اثر  
آئینہ گشته زنجح صاف خشت دیدہ در صورت خود بہشت  
ہرچکہ در آئینہ بیند جوان پیر در خشت پہ بیند جوان  
اعینی انیتوں پر ایسا چونچی کیا گی کیا تھا کہ بہشت اس میں اپنی صورت دیکھتا تھا اور جو کچھ جوان آئینہ  
میں دیکھتا ہو بوز حا آدمی آن انیتوں میں دیکھ لیتا ہو ()

یہ ایک عام مثل ہو جس کو اس قصر کی انیتوں سے مخصوص کر دیا ہو مثل یہ  
انچھے پیر در خشت عام بیند جوان در آئینہ نہ بیند اس مثل کا مطلب یہ ہے کہ  
اہل تجربہ تو محبت پٹ بات کی تہ کو پہنچ جاتا ہو اور ناما تجربہ کا رغور کرنے سے  
بھی نہیں سمجھتا۔

ہرچکہ نقاش بیک سو شید عکس بدیوار دگر شد پدید  
ظرف عرو سے شدہ آراستہ آئینہ از آب روائ خواتہ  
(یہ قصر و شہر نو توبی سنتوری ہوتی ہے اور جنما کا پانی اس کا آئینہ ہو یعنی جنما میں  
اس کا عکس موجود ہے)

کافر تاتار بروں از هزار  
 کرد دگر گونه بر اشت سوار  
 آتش سوزان شده یا شم خوش  
 زان قلم اکھنخست خدلاں رقم  
 دیده در آندانه در رخنه نگ  
 پست تراز نگ شد و نه نگ  
 جانے بجا کنچلکت و خم یافته  
 یا پو تو نے که ناطوفان آب  
 سبلت شان گشته بغايت دار  
 اهل زنج را به محاسن چپ کار  
 از پشت شان سینه پسید و سیاه  
 بر تون شان از پیش بله شما  
 خوردہ سگ خوک بندان بی  
 هر عهه دندان خرد بے خود  
 ش بعج ب اس بہ ره بله خشت  
 کایز دشان ز آتش دوزخ خشت  
 دیو پسید آمدہ هر یک بردے  
 خلق ب لا جول ز هر چار سوے

لہ کائے جانے کے لئے " لہ بے بھگی بے نسیبی " یعنی پک " لہ سلوٹ " ۔  
 ۰ ۰ ۰  
 لہ موچو ۰ ۰ لہ بال ۰ ۰ لہ جوں ۰ ۰ لہ تک ۰ ۰ لہ کنی یا ہمن سے ۰ ۰

آب کہ آہن شدہ بو دا ز پھر  
 ہر گل بالا ک دپد بو تار  
 دیں گل بندی ک پعن کردت  
 کیورہ ہر برگ پھیم سید  
 ماندہ چو در جامہ شمیش مقنم  
 یک گل بیل و دو دیگر دوں  
 مولسری خرد و بزرگ از بہر  
 بلوے آں را کہ بغرا رسید  
 چند نہ در شہر ک در روم و روک  
 طرف گل چپیہ بعالم ک دید  
 کشت ز سر ثغت گل ز روم دا

### ہجوم غل

جب کہ بادشاہ کے سامنے اسیران مخل پیش کئے گئے ہیں تو اُس موقع  
 پر حضرت خرد نے مخلوں کی ہجودل کھول کر کی ہے۔ اس کا سبب ظاہر یہ کہ غل  
 نے اسلامی سلطنتوں کو بر باد کیا تھا اور مدت ہے در اتک ان کے متواہ  
 حلے ہندوستان پر جی ہوتے رہے اس نے مسلمانوں کو اُس قوم سے سخت  
 نفرت تھی۔

ماہ فی کاصل دے از سال خات  
کیک نوگشت بدہ سال راست  
نام درخت<sup>۱</sup>  
هم چوکیاں پر خم دیراز میاں  
تیرتا دھہت دکلش داں  
پیشتر از منع پر د درکشاد  
بیشتر از باود رو د روز باود  
گرچہ بدم یا گزر د بیش د کم  
آب بنا شد گرشن تانکم  
بگزرد از آب د سوارش نجواب  
غرق نگرد و چوں سواران آب  
بسیکی بار تو انداز کشید  
از سکاں بار کشیدن کد دید؟

### صفت اپاں

تیرنگانے بہہ تاڑی نڑا د	چوں دمہ آتش د بناں باد
تیرنگ کوش چوپکاں پدیہ	بر سر یک تیر دو پکیاں کر دیہ
از هنرا رسستہ پاتا بفرق	گا و روشن ابر جھتن چورق
کوہ گراں یک گراں سنگنے	یک تگشان خب د ذونگنے
از تگشان کاں ہ صحر صردہ	باد بدیوار بے سر زدہ
آب داں از پے صحر گاشت	باو صبا از پے ٹکلگشت دشت
پیکر آں راہ فور داں پاک	باو محجم شدہ بر روے خاک
تیزی خگان میط آزموں	آب براز غلک ب نیل گوں

---

لہ دہاروں کی تابنے کی دھونکنی ۲۰ تھے دہاروں کی چڑے کی دھونکنی ۲۱ تھے پید گھونرا ۲۲  
لکھ کا دہ لگانے وال ۲۳

## صفتِ موسم گراما

ہر دم صحیح کے دنادم گرفت      آلتی خور شید جعل الم گرفت  
 شب شدہ چون روز دے اندر گردی از      روز پوچشمہ زدتان دراز  
 خلق کشاں در پنه سایه خرت      سایه گریزان بہ پناہ خرت  
 جانب سایه شدہ مردم دواں      سایه بدنباله مردم رواں  
 خون برگ مرد زبوں آمدہ      خونے شدہ از پوست بدوں آمدہ  
 پائے مسافر برو گرم و دور      زابلہ برقیسہ چونان تئور  
 ز آتنی گرما کہ شد از سر جوان      آہو س صحرا شدہ آہی خوان  
 باد زند باد بدست نہ      وز دم او با و بدست نہ  
 بر سر ہر میوه ز تاب تکوڑ      منع شدہ پختہ خورد خام سوز

## صفتِ خر نزہ

خر نزہ گولی گد بصر او کشت      گوئے بود از ثبات بیثت  
 از عزہ گرد آمد و قے بات      خام خضر پختہ چو آب حیات

## صفتِ کشتنی

ساخته از حکمت کارا گماں      خانہ گرد مذہ بگرد جماں  
 نادرہ حکم خداے حکیم      خانہ واں خانگی نیش معینم

روپے پھوڑ جملہ نہ کاہ کیں زاد میال حاملہ گرد و زمین  
 چوں جرشن دروش آواز دا گنبد گردندہ صدا باز داد  
 بانگ بلندش زدہ بار عدوں ابر بلندش بعدم داد بوس

## ف

ہست سیخراں کلہ چارندیش بیش کشد دل چو جیندہ بیش  
 بوڑہ طفل خنکلوے و پیل دیدہ ام ایں رات خارب لیل  
 (یعنی تین چیزوں ایسی ہیں کہ ان کو جتنا زیادہ دیکھو تو تھی ہی دیکھی زیادہ ہوتی ہے۔ نہ کہ  
 باقی کرتا ہوا بچہ اور ہتھی مجبوب یہ بات تجربہ سے ثابت ہوتی ہے)

**معاماتِ متنوی** شرعاً کا دستور ہے کہ متنوی کے بعض مقامات پر زور طبع  
 صرف کرتے اور اپنے فن کا کمال دکھلتے ہیں مثلاً  
 حمد، نعمت، معراج، مناجات، ثناء، مدح و حمد، رزم، بزم، سر اپا،  
 وصال، هراق، چنانچہ خود مصنف نے بعض مقامات کی نسبت فخریہ کیا ہے۔  
 ساختہ ام ایں ہمہ لعل و گھر از خونے پشاںی و خون جگر  
 ہر خطاط تو حید بریں لمح راز چو بلے ست بیانگ ناز  
 ہر رقم نعمت رموزش بحیب چوں شب معراج پر انواع غیب  
 ہر غرے دستہ عناق کش پیش کہ بکشند ز دروں پر دہ پیش  
 ایوج معانی نسبتاً اطیبع بلکہ گر نشترے ز سعادت سبع

## صفت بیرہ تینوں

نادرہ برے گے چوکل بوتان خوب تریں نعمت ہندوستان  
 طرف باتے کم چو شد درون خوش چو حیوان بد آید زتن  
 خوردن آس بے دہن کم کند سستی دندان بھم ملک کند  
 سیر خور و گر سند در دم شو گرسنه را کر نمی کم شود  
 (شکم سیر شخص پان کھائے تو جوک لگتا ہو اور جوک کھائے تو جوک کو کم کرتا ہو)  
 سرخی رویش ز خدمت گرش چونہ و فوغل شده ز نگ آورش  
 گرچہ کہ اب ش بزوی ہستیش کمنہ شود بیش کند آجیش  
 (اگر جپنے پان کی آبداری زیادہ ہوتی ہو مگر پرانے کی آب اور بھی زیادہ ہوتی ہو)  
 برگ کہ باشد بد رنماں فرانخ ز وہ شو دشک چو افتد رشانخ  
 برگ عجب بیں ک گستہ زبر از پیش ش ماہ بیو و تمازه تر

## صفت پیل

پیل چو کو بے کہ بود بے متون چارستون زیر گیر بے متون  
 پچیش خرطوم بسان کمند اٹونے افدادہ ز کوہ بلند  
 در زمیں آنجا کہ سرا فرا نتہ مار ز سر خار ز پا ساختہ  
 گشتی حاج ست تو گوئی روں گشتہ دو گوشش ز وہ سجاداں

ہستی مانزو خرد انگ کے ست داں ہمہ نہیتی ملکیت

(ہماری ہستی عمل کے نزدیک بہت بھی تھوڑی ہے اور وہ بھی ہماری فیضی کے برابر ہے)

یعنی ہماری ہستی حاضری ہے حقیقتی نہیں اور وہ بھی چند روزہ۔ اس لئے نیتی کی

برابر ہے۔

من کہ ہمہ ہستی من فیضی ست ہستی بے فیض نہ دنم کہ چلتے؟

(پری ہستی سراسر فیضی ہے ایسی ہستی کہ عدم سے پاک ہو میں نہیں جانا کہ کیسی ہوتی ہے؟)

یعنی ہر مخلوق ایک عدمی تیعنی ہے، جو صفات و سماتِ الہیہ کا منظر ہے۔ اس لئے

بلکہ ہر موجود نظر آتا ہے لیکن وجود حقیقتی جو لوٹ عدم سے نفرت ہے ہے وہ ایک حاضری موجود کے دراگ و فهم میں نہیں سامسکتا۔

فیض شناسنہ ہستی مگر آنکہ در فیض زہستی گزر

(ہستی مطلق کو کوئی نہیں پہچان سکتا۔ بلکہ چنان سکتا ہے تو مرف دی جس کی ہستی اصلی حقیقتی ہے)

مطلوب یہ ہے کہ حق تعالیٰ اپنا شناسا آپ ہے۔

ثابت مطلق بصفاتِ واحد زندہ باقی بہ تعالیٰ ابد

(ذات مطلق ثابت ہے بیرکتی قید کے ادبیت کی صفت کے ساتھ۔ یعنی باوجود کثرتِ چکانے ہے

(اس کی بیات و تعالیٰ ابدی ہے)

بود در اول کس ازو پیش نے ماذ در آخر کس ازو بیش نے

(وہی اول تھا اس سے پہلے کوئی نہ تھا۔ وہی آخر میں رہا۔ اس کے سوا کوئی نہیں)

اس شنوی میں حمد نعمت بہارج کے مقابلین نہ محس شاعرانہ بلکہ  
عارفانہ و محققانہ میں جس کی توقع یا یہ شاعر سے ہو سکتی ہے جو صحابہ  
حقیقت و ارباب معرفت سے ہو۔

اب ہم بعض معماں کے اشعار بحثہ جستہ پیش کرتے ہیں۔

### حمد

واجب اول بوجود قدم نے بوجود دیکھ بود از عدم  
(خدا سے تعالیٰ کی ذات و احیب اذل ہے جس کی سنتی قدیمی ہے نہ ایسی سنتی کہ عدم کے بعد  
پیدا ہوئی ہو صیہی مخلوقات کی)

نور فزانے بصر دو رہیں دیدہ کشائے ال عرش گزیں  
(جو بھاگہ دو رہیں ہے اس کو خدا نے ہی روشنی دی ہے اور جو دل کے آنوار قدرت کو دیکھ کر نصیحت  
عمل کرتا ہے اس کی آنکھ خدا نے ہی کھول دی ہے)

رشیش علی دریش افگنہ سم علت محلول در وہر دو گم  
(عرفت آنی کی راہ میں علتشن کا گھوٹا لالگڑا ہے کیونکہ اس راہ میں علت محلول ہے وہ توں گزیں  
یعنی کھلی جو علت محلول کے طریقے سے استدلال کرتے اور ذات حق کو علت لحل قرار دیتے  
ہیں آن کا یہ طریقہ عرفان ذات حق کے نے محس ناکافی اور پیچ و پوچ ہے)

کس نہ برداہ بحقیقت او و ربہ دل الاء کہ بتوفیقت او  
(حقیقت ذات آنی کی طرف کوئی راہ نہیں پاتا اور اگر کوئی پاتا ہے تو محس آسی کی مدعا کا)

(وہ آپ خاک کی آلوگی سے پاک ہو یعنی وہ جسمانی نہیں ہو بلکہ جس طرح کا پاک اُس کو کہتے ہیں اُس سے بھی پاک تر ہے)

دیدنِ دہت ز مردم دروغ تاہم از و دیده نیا بد فروع  
(لوگوں کی طرف سے اُس کے دیدار کا دعویٰ جھوٹ ہے جب تک اُسی کی طرف سے آنکھ کو روشنی  
نہ حاصل ہے)

یعنی ان آنکھوں سے اُس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ بلکہ اُسی کے ذور سے  
اُس کو دیکھ سکتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے سہیت سربی پر بڑی۔

د و ر ز میں را بزم ا با رست دام و د دار وے بامان باز  
(گردش زمیں کو زمانہ سے وابستہ کر دیا ہے یعنی کبھی زمین ہے کبھی رات کبھی نصلی بہار ہے کبھی  
موسم خزاں اور ان تیزیات کی وجہ سے جلدی حرثات کو امن آسائیں حال ہے)

اس شعر کے مضمون سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت خروہ کے حکماء عاصم  
اور ان سے بھی متقدم حکل گردش زمین کے مثلم سے واقف تھے گویا مسلم  
عام طور پر مسلم نہ تھا۔

علاوہ اعلیٰ ابن شیخ عبدالحق محدث دہلوی اس شعر کی شرح میں لکھتے ہیں:-

"بیختِ حکل کو نہیں حرکت یو میرا ز مرکت زمین ست یعنی فلک کو اک بر جا سے خدا

ایستادہ اند زمین حرکت ڈو یہ از مغرب بشرق می کند و آنچہ بروست آزا نہ مہرا

میگر دانہ و ازوے کو اک گاہ غارب نگاہ عالیٰ نہیں۔ اس چاں کو سوار کشتی را کہ

کردن خود و حدت اور ابیود      ثانی او ممتنع اندر وجود  
 (عقل نے اس کی یکانگی کو سمجھ کر کے کیونکہ اس جیسے دوسرے کی ہستی ناملک ہے)  
 حکماء صوفیہ نے صحرات و بہودیت میں قرار دیے ہیں :-

(۱) وجہ الوجود

(۲) ممکن الوجود

(۳) ممتنع الوجود

(۱) وجہ الوجود جس کی ہستی ضروری ہے۔ وہ وجود حق ہے۔

(۲) ممکن الوجود جس کی نہ تو ہستی ضروری ہے نہ فیضی۔ یعنی ہونا نہونا کیاں ہے۔  
 اور وہ مخلوقات ہے۔

(۳) ممتنع الوجود جس کی ہستی محال ہے یعنی جس کا نہونا ضروری ہے۔ وہ ثانی ذات حق ہے۔

شرک نہ در مملکت نہ دست سے      خود نتوان بود برکت خدا  
 (اس کی حکومت میں شرکت نہ تھیں لگایا۔ کیونکہ شرک کے ساتھ خدا تو ہو جی نہیں سکتا)  
 آنکہ نہ گنجد نہ خسال و صور      چون؟ وچرا؟ کے کہنا آجناگز؟  
 (جن خسال و صوری میں شامل ہاں چون وچرا کا گزر ہی نہیں۔ یعنی اس کی نسبت یہ سوال ہی  
 نہیں ہو سکتا کہ وہ کیوں ہے؟ کیا ہے؟ کس نے ہے؟)

پاک آلو دگی آب و خاک      پاک از هر چیز گبکونید پاک

نو نخست ش چو عَلَمْ بُرْكِشَدْ شام عدم را سحر آمد پدید

(یعنی سب سے اول نور مجھی طاہر ہوا اور اس نور سے مدد و مات پر فیضان د جو دہ دعا)

بُتْتی او تابعدم خانہ بود نتش د جو د از که بگانہ بود

از کرمش غرقدَ آبِ فنا یافته در بحر بعت آشنا

بے خط و قرطاس ن علم ازل منتکل لوح و فلکش گشته حل

(یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا علم حروف و کاغذ کے ذریعے سے نیس بلکہ از لی تھا۔

اسی سب سے آپ کو لوح و قلم کی مشکلات ب حل ہو گئیں)

پوں قلم ادازہ علیش بُشت علم بدل کرد و قلم را گزشت

نوئیکے ضمن میں قرآن بین کے حق ہونے کی ایک مورخانہ دلیل بیان کی

ہے کہ رسول کریم صلم کے زمانہ بارک سے اس وقت تک سات صدیاں

ہوتے آئیں مگر فرمان خداوندی ہمارے پاس اس سے زیادہ تازہ ہو جیا کہ

بوقت نزدیک تھا۔ اگر یہ دین میتمن (لغوہ باشد) لغو ہوتا تو جیسے رسول اکرم صلم

اس جہان سے حلقت فرمائے گئے ہی کلام مجید کی حلقت بھی برقرار نہ رہتی

کیونکہ جو آیات الہی نہیں ہوتیں ان کا رواج ہدیثہ نہیں رہ سکتا۔

چنانچہ فرماتے ہیں :-

مدت ہغصہ شد ازو تا بنا تازہ ترست ایں خط و الابا

گرز گذل ف بدمے ایں هپک رو شد و ایں نیز نماذ بے بخل

که چون کشی حرکت کند چنان در تخلیه شد - آید که ساحل بزرگ است و در فن لایه

حرکت از کشتنی است - برین نه هب زبان به بسته بد و رزیم شد ۲۳

### مناجات | یه مضمون بجی پر اثر اور عارفانه خواهد بود :-

سوے خود مکش کر آئی شوم خازنِ گنجینه سشاہی شوم

آں عمل آور زمان اندر وجود کاں بتو ام راه تو اند نمود

آنچه دلم را ز تو دوری ده است دور ترک دار که دری برا

بر من روشن شده عیوب کوش عیوب پوشی که توئی عیوب ش

من که بحکم تو دری کارگاه از عدم ایس سوزده ام بارگاه

جز تو شناسنده ایس از گشت کامدن در فتن من بھر پت

پر که چو آوردی و بازم بردی هم بسے خویش فرام بردی

سر هرا چو نہ باندہ باز رہا غم که رہا نندہ

گرچه تن من نپی سوز راست رحمت تو از پے ایں ذراست

از عمل خود چو شینم نجل ذلیل کرم پوش برین کمل

نعت اپش رو کو کبہ نبیا کو گ بش از فنزلت گبریا

از بعد ناسوت بروں تماخته برحلا لا ہوت وطن ساخته

منزتے یافت منازل نور کیف و کم از راه بردہ بردگرد  
 پر دہ خویشی زمیان خاستہ مرتبہ بے خودی آراستہ  
 چوں زمیان رفتہ حاجت خیال بے جوش جلوہ نواد آن جمال  
 جامِ عنایت رضعاً نوش کرد وز خودی خویش فراموش کرد  
مدحت شاہ اگرچہ مددح کار و یہ نامدود تھا مگر شاعر کو شیوه شاعری کے  
 حافظتے یہ سهم بھی ادا کرنی تھی :-

سلکِ سخن را کہ در انش کنم پیش کش حضرت سلطان کشم  
 لے سخن! از رشته برقیں رُدُر وز در خود کن یہ آفاق پُر  
 زانکہ چو بسم در دولت پنا تختہ ازیں ہے بند پیش شاہ  
 شاہ سکندر دش دوارانش آئینہ رو سکندر دشان  
 اس میں ایک شعر خرد کے قلم سے بنے لگ اور موڑ خانہ نکلا ہے جو کی تباد  
 کی سال سلطنت کا خلاصہ ظاہر کرتا ہے :-

تا تو گرفتی ہے عالم بنام تنغ فروخت میان نیام  
 یہ بات بالکل بیچ ہو کہ اس کی داد و دہش اور عیش دعیاشی کا شہرہ تو دُور دُور  
 ہوا۔ مگر نہ کوئی جنگ ہوئی نہ کوئی ملک فتح ہوا۔

بزم مغربی سلطان ناصر الدین کی شبینہ ضیافت جس کا ذکر ہم خانگی ملاغاتیں  
 کے تحت میں کرچکے ہیں جس کے بیان میں خرو شعرانے ہر لکیں ادنے

ہرچیز نہ آئتا خدا کی دہ کے بھدروں وقت رہا تی دہ  
 نیت شے کو ز جا بستا دولت اوتا بے ابد پے دا  
 معراج ارفتہ و باز آمدہ دریکن مان رفق و باز آمدش تو اماں  
 دوسرے امر حد پلے کی تفسیر ہے اور لفظ تو اماں اس مصع کی روح ہے جو سامع  
 کے دماغ میں مضمون کا پورا پورا نقش بھاتا ہے۔  
 محل سے مراجعت کا مضمون خواجہ نطافی نے بھی متنوی مخزن الامر  
 میں بیان کیا ہے:-

”وال سفر عنق نیا ز آمدہ در نے رفتہ و باز آمدہ“  
 مگر خرد کے شعر میں لفظ تو اماں نے بیدار طاقت پیدا کر دی ہے۔  
 چشم یعنیں چو برحمت قاد اُمت بیچارہ نر فرش زیاد  
 آپ کو خود خور دا ز ان ز فرمہ قطاہ چکانیں د بکام ہمہ  
 قظرہ او چشمہ والا شرہ چشمہ چو گویند ک دریا شرہ  
 نیم شب آں پیک الی ز دو آمد و آور و برائے ز نور  
 داد نو یکش ک د ایں قعر جا ہیں خیزو بد ریاے ابد جھے راہ  
 بر ق صفت جست بیشت بر کرد و بیشا ق شتاب ازو شا ق  
 جست بروں جو سہر از کن نکاں یافت مکانے بجد لامکاں  
 از زبر و زیر بروں بر دذات زیر و زبر پیچ نہ نامد از جماعت

پیش رو راه ز نور بصر گم شده را در دل شب را هیر

### صفت باوه

مُوكد عرق از تن مردان کشید گوهر هر مرد از وشد پدید  
 پیش چنان گوهر یا قوت نگه کو زده بر سر یا قوت نگه  
 نام حرام از چه بروشد و بال هر چه نگخ ردمان جز حال  
 طرفه حرمت که به رحمت که حق نگه دار داشتی سان نگاه  
 لا چرم او داشت نگ غریز حرمت او داشت بهم خلق نیز

### صفت قرابه

سینه قرابه برآورده شور وز خود چشم بدان گردید کوک  
 خون دش گرچه باغ خوی هم نکشید سر تو اوضع گری

### صفت پیاله

گشت بباب نم جاشت کرده حدیث از این جو مشت  
 باوه تو گوئی که در وا ز صفا هست معلم بیان ہوا

### صفت ساقی

ساقی صونی گش د مردم نویس برده بیک غمزه ز عالم نگیب  
 نگ نازنده او نیم باز پنه ازو خواب د گرنمیه باز  
 از کن د و و د د م خویست و دشل جو بود هم خویست

اعلیٰ شے کی صفت بھاری کی ہی اُس میں سے کچھ اشعار ضیافت طبع ناظریں  
کے لئے یہاں نقل کئے جاتے ہیں:-

### صفت شب

شب چو بای رہت سر پر پھر	گشت مکھل تون ماه و نمر
یافت فلک پردہ گوہنگار	رشته شب اپنے آں پودو تار
طاقِ سما کر دچانغ آنکھار	طاقِ یکے بود و چراغش نہرا
جوہری شام بود اگری	کردہ گہر پیشکشِ نشری
چرخ یکے حَلَّةِ انگترن	بر سر گیاں خلقہ نہرا انگریں
خونتہ چرخ از علف خانہ نخیز	بہر خروسانِ سحر دانہ ریز
کر مک شب تاب ز به جان	چمچو شرار از سر افقِ جہاں

### صفت شمع

شمع بہر بز مگھے سر فراز	خاصہ بزم شعاعِ نواز
شمع نبل انخرِ حالم فروز	در دل شب شخشہ پوندِ روز
ساختہ از دود مدادے زسر	وادہ بپرواہ سوادے زسر

### صفت چراغ

گشت وان خانہ بخانہ چراغ	آتش او در دل شب کردہ دلاغ
پنیہ دلانے بربانے دراڑ	باہمگس گرم سر سوز و ساز

نامِ تصوری ز طربِ قبیت      زان کے بخوانِ شدید عالم شد  
**صفتِ زنانِ مطربہ**

شدنِ مطرب بنوا پروردی	ابخشنے پر زمہ و مشتری
پردہ برآمد اختنہ از آفتاب	کردہ بیک غمزہ جانے خراب
روے چون خورشید برافرخته	جانِ کس از راتشِ خود سوخته
یافته از نغمہ کوشاں خراش	صوتِ خراشیدہ شاں جان خوش
زاروں خمپش کمان خانہ	تیر فرہ نیم کش اندختہ

زنانِ مطربہ کی ابر و مثل کمان تھی اور مرہ مثل تیر۔ یہ تشبیحات مبنیذل ہیں مگر تیر فرہ کا جو وصف بیان کیا ہے کہ ”نیم کش اندختہ“، اس میں ایک داے خاص کی تصویر کشی کی ہے جس سے مضمون شعر نہایت بلند ہو گیا۔

**جشن نوروزِ مغربی** | دل میں کیجا دنے جشن نوروزی کیا ہے خسرو نے اُس کا تمام سامان اس بیان میں سجا یا ہے گھوڑوں اور ہاتھیوں کی قطایں ساز و یاراق سے آ رستہ کھڑی ہیں۔ دربار کی آرائش یعنی قسم کے گل و بوڑوں سے کی گئی ہے:-

(۱) نذریں      (۲) مو میں      (۳) صلی یعنی گلادیوں کا دیواریں ٹس سے سجائی گئی ہیں۔ نر لجنت کا فرش ہے۔ با دشاد تخت پر جلوہ زما ہے۔ فوجی سردار صفت بہ صفت حاضر ہیں۔ نذریں پیش ہو رہی ہیں۔ محاب۔

چوں بد باده و گوید که "نوش" میت بر و زد گر آید بوش  
**صفت چنگ**

چنگ سر اغلنده سرافراخته موے بمویش زمزہز ساخته  
**صفت رباب**

کام باب از شفی دل نواز برد و دل مردم و جان داده با  
**صفت نه**

نم دهان بسته و بیار گو نم کوش بفسوں مار گو  
 باز کنداب چوز بایس آورے یک زبانش بلپ دیگرے

### صفت وف

زهره ز دو شس ببر و دآمدہ چپرش از چخ فرو و دآمدہ  
 بسته جلا جل بکر جا بجسا چوں کمر چخ جلا جل من  
 هر سخن نغز که با دوست کرد آں همه در پر ده و د پوست کرد

### صفت ماءه خاص

گرم تریں کار گزارین خواں ماءه کردند ز مطیخ روائ  
 خواچه آرسسته پیش نهرا هر ہمہ الوان نیم کردہ با  
 صدقیح از شیره آب بنات در فرہ همیشہ آب بیات  
 نان میک صاف بد لگونه بود کر بتنکی رو بد گرسونه نمود

از دردیا قوت در خان فرخ      مرغ زمزرا ساخته بالے شاخ  
 شاخ تو گولی کہ بخواہد چکید      مرغ تو گولی کہ بخواہد پرید  
 (معنی دہ صندوچی شاخ ایسی بنائی گئی تھی کہ گویا اس میں سے چل ابھی ناپک پڑے گا اور  
 چڑیا ایسی ہو کہ گویا اڑا چاہتی ہو)  
 ساختہ از موم بے نخلی پت      کان بخراز موم ناید درست  
 باغ سوم چوں گزری نیں دناغ      یافہ از لالہ و ریحان فراغ  
 بستہ بے دستہ گل دل غریب      کوشش صد و ستمودہ نبریب  
 (بہترے دل غریب گل دستے تیار کئے تھے جن کی زیبائش میں سو ہاتھوں کی کوشش  
 صرف ہوئی تھی)

یافہ سبزہ زمین ہا درود	بهر درود آمدہ آں جا فرود
قصر ہایوں ز زمیں تاسماں	زیور زربستہ چو فردوس پاک
ہلیں راغبت بدیوار سنگ	دادہ بہرنگ یاقوت نگ
کردہ مسلسل زکر لوریا	کان زرش خواندہ فلکے بیٹا
خاک ازان مفرض زربافتہ	خلعت نوروز زشه یافہ
جن چ آ راستہ شدیک سره	از طرف نیف و میرہ

لہ کاشنا گل اس غیرہ کا۔ دوسرے مครع میں معنی دعا۔ آفریں بھیں ۲۰ لہ نام ہے  
 ایک تارہ کا ۲۰ گھے بے شک دشہ ۲۰ لہ فرش

اُن کا حساب لکھ رہا ہے۔ حاجب پھر بیکار کرتے تفصیل بیان کرتا ہے۔ رات کو  
بزم مے نوشی کی دعوم دھام ہے اور بادشاہ کی طرف سے خدمت انعام۔  
از دو طرف رایتِ حلیں یا سایہ رسانید زماں ہی بہ ماہ  
یک دہنراہ پر مرضعِ تمام از دم خود بستہ صبا را دام  
(ایک دہنراہ گھوڑے جن کا دیور جڑا و تھا۔ یہے تین کے باد صبا کو اپنی دم سے باندھ رکھا تھا)  
میخنہ جلما سیہ اذانہ آتنے از دو سلبت ساختہ  
(دہنیں طرف گھوڑوں پر سیاہ جھولیں پڑی ہیں۔ گھوڑا گھوڑے آگ ہیں اور ان کا سیاہ بیس  
دھونیں کا)

یسرہ از پوششِ جلما لعل جلوہ کناں باد بھل ٹائے عل  
(باہیں طرف کے گھوڑوں کی جھولیں شیخ تھیں گھوڑا گھوڑے ہوا تھے اور جھولیں لال لال پھول)  
ڈرپس اسپان صف پیلان است ابر وہ او کردہ بصر نہ شست  
قلعہ آہن تیر بر گستوان قلعہ بجا ماندہ ستون ش روں  
(باتھی ایسا معلوم ہوتا تھا کوئا لوہتے کے قلعے پر پاکھڑ پڑی ہے۔ قلعہ خاتم ہے اور ستون یعنی  
ہاتھی کے پاؤں پلے ہیں)

بلغ زر آراستہ شد جاے با کردہ برو ابر جو ہر زنا

لہ سلام۔ گھوڑے کا زیور ۲۰ تھے مین۔ دہنیں طرف ۲۰ تھے سلب۔ بکس ۲۰  
لہ یسرہ۔ باہیں طرف ۲۰ تھے مراد گھوڑوں سے ۲۰

(اس سرے سے اس سرے تک جلد مازمان شاہی نے تدریں پیش کیں)

گشت پڑا زنا فہ چینی زمیں	باد شد از نافِ زمیں
ہر و صفتِ نیشنگنا لشت راست	تیغِ دل است چپ دست
حابِ فضالِ چوہمی و سار	نعزِ زاگشت بفضلِ بار
شب چو برآیں بدارانِ زمیں	کرد ہوا پیر ز محل دیا سیں
شاہ نجلو تگ دلت شافت	خلوت از د دولت جاویدیات
کرد دل بر کفِ چوں لالہ زرا	بادہ کل رنگ بھے بار
شاہ بہر ج رد کہ بربخاک بختی	در جگر خاک در پاک بختی

**متفرق مقامات** | اب ہم جذب مختلف مقامات کے اشعار بھی اجنبی میں خاص  
خاص خوبیاں پائی جاتی ہیں ہیش کرتے ہیں۔

جوش و اثر

مناجات میں فرماتے ہیں سے

لے گند آمرز و شفاعت نپیر	پر گناہ را کرم دستگیر!
گریب تن من نبے سور شرست	رحمت تو از پے ایں رو راست
من کہ نیکی بجهہ بد کردہ ام	نیک بدنخواہ تو آور دادہ ام

لے تفصیل بیان کرنے والا چودا رہا ۱۷ ہے جینا ۱۸ ۱۹ تھے تپ کے بعد را بمعنی برے

زائد اور یہ تقدیم کا محادیہ ہے ۲۰

شاد جہاں شست بزرین سر چشم جہاں دوختہ از قد چو تیر  
آپ و راز تاج د قبا د مر تا بکم تا به گھو تا به سر  
چونکہ با دن تاہ کے تاج، قبا او پیشکے میں موئی نکلے ہوئے تھے تو پیشکے کی  
چک کرتا کا در قبا کی گھن تاک اور تاج کی سر تاک تھی۔ اس شعر میں  
ایک توف و نشر ہو تیر قب ملکوس اور دمرے ایمام کیا ہو لفظاً اسے کے  
حیثیتی معنی سے۔ اگرچہ اس شعر کی بنیاد ایمام پر ہو مگر بندش الحاظ اور  
حسن معنی کے حافظہ پر لطف شعر ہو۔

تن چوداں خلعت و شن چتر خون یوقیت گردان گرفت

(بادشاہ نے جب یخلعت نیب تن کیا تو یا قوت کا خون اس کی گردان پر تھا۔ یعنی یا تو اس  
اس رشک سے خون ہو گئے کہ خلعت شاہی میں ہم کو جگہ نہ ملی یا کہ یا وقت جو گریبان میں کے  
ہوئے تھے وہ بادشاہ کی گردان کی سرخی دیکھا۔ شرم نہ ہو گے)

جنہیں ستم الحشام از ہر کرپ ستم زنا جوشم اخڑا

(فوچی سردار جو ادھر ادھر پل پر رہتے تھے ایسے چوتھا لاک تھے کہ گویا تارا پ  
کی فوج پر بھی تیر مارنے تھے)

شخنه بار آمد و صفت رہت کرد ترک فلاک ہیبت از خبر کرد

پیش گشیدند کراں تا کراں خدمتی ہر ہمہ خدمت کراں

تاجک گردن کش و شکر شکن	بیشترے نیزہ در و تنخ زن
راویت و پیس زن خارانگاه	پشت برپت از پر و معا
خشت زنانے کے آزمون	خشت نشاندہ سنگ اندر ب
پاپک بازی گرموزون خرم	داده بیازی سرخود بہر نام
پیک گلاں سنگ بیک ایتا	تند چوا برے کے رو د روز باد
بھرروال بشکر دریا نورد	میع زناں آب ز مردانہ مرد
کیقیاد کے اشکر کا بیان ہے جو دلی سے رو انہ ہوتا ہے	
نور علمیا کہ پر کیوں گرفت	آتش کوئی پہ نیتاں گرفت
پر حجم بیرق کے گرد دل رسید	در رخ مر کرد میسن پدید
و د مہ کاسہ باواز نخوش	کوس زده با فلک کا سہ دش
نیزہ کہ جر پیخ سرافاختہ	پیر فلک خانہ زنے ساختہ
ہیکل پیلان بنیں خنم غلند	زلزلہ در عرصہ عالم غلند
زاں ہمہ دندال کے بلا سخ بود	رسے زین عرصہ شطبخ بود
جذیش اسپ از سیم خارانگاه	لرزہ در انگنه زین رابناف
ہر کیا زماں کوہ تنائی پیل	قص عی کرد بیانگ صیل

لے اولاد عرب جمیں پیدا ہوئی ॥ لئے سدار راجپوت ॥ لئے نیزہ کوچک ॥ لکھہ ہندوستان  
کی ایک قوم ॥ لئے آواز نقارہ ॥ لئے وادا ز سپان ॥ شہ بالفتح آواز اسپ ॥

عذر ز عاصی بود اند رگناه طرف که من عاصی او عذر خواه

نعت میں فرماتے ہیں ہے

تابسری عرب آں جم نشت	رجب عرب در ہد جامش
خطبہ لولاث بپرداختہ	منبرہ پایہ ازاں ساختہ
ہستی او تا به عدم خانہ بود	نقش وجود از چه بیکانہ بود
چوں وجود ش عدم او ہیما	تجھے ہستی رسم تازہ یا

بیان مجرح میں فرماتے ہیں ہے

جام علایت بحنا فوش کرد	وز خودی خویش فراموش کرد
سکم بر دل بر دو صانش ز پت	فرق نہ نہت نخود تا بد وست
راہ کم پر گم شد ازاں جریل	و هم ماہک نشاد بنا دلیل
غم ازاں قبله گد ک شید	بیشتر از خویش بنزل ک شید
رفته و باز آمدہ دریک نے ماں	رفتن و باز آمد نش تو اماں
یہ اس شکر کا بیان ہے جو سلطان ناصر الدین کے ساتھ بھجائے ہے	

آیات عالیہ

لشکر مشرق زاده تا بنگ	پیره دل دنیزه گوش دنیز خاک
ترک نہ نگ فلن نہ ناں کزا	هر عمه شیر افگن واڑ دنکار

لہ جو شخص اپنے تیر نہ اس سے پدر کرے۔ نہ اس دوباروں کا وہ اوزار جس پر لوہا کوئٹے ہیں ہے

جبرہ ازان معاشر دیا تو جو  
 من ہم از تنخ بہ بھریں گے  
 از تو زہند و سدن پل و مال  
 وز قبل من بغل قبل و قال  
 تاج زمن - سر ز تو افرغتن  
 حاج ز تو تخت زمن سخن  
 تاتو بہ شرق بوی و من بغز  
 جو بہ خورد ہر کہ در آید بہ جز  
 سلطان ناصر الدین کشتی میں سوار ہو کر دریا سے سرجو کے پار آتیا ہے  
 آب شد از بھر داں تختہ پوش  
 کردہ زیر تختہ مغلیم خروش  
 (این کشتیوں کی کثرت سے دریاڑ حک گی اور ہر تختہ کشتی پر ایک مسلم ہمیں کپان ملا جوں کو چلا  
 چاہ کشتی رائی کا حکم دینے لگا)

نعہ ملاح کرمی شد با وج  
 بر تن خود لرزہ ہبی کرد معج  
 آب ازان غلطیہ زاندا زہ میش  
 گرد بھی گشت بگرداب نخوشن  
 جن وقت کشتی بسجدہ بارست گزرتی ہو تو ملاح سب مل کر کیبارگی زور لگاتے  
 اور نمرے مارتے ہیں اس وقت کی کیفیت بیان کرتے ہیں کہ  
 " ملا جوں کے شور و غل کوں کر موج بھی کانپ رہی تھی اور دیا بجنور  
 لے گرد گھونٹنے سے رنگ گیا تھا "

کشتی پویندہ کہ چوں تیر بود  
 بود بھائے کہ زمیں گیر بود  
 (نیز رہ کشتی یہ کہ طعن پلی اور فوراً انہی سے پر جا لگی)



گرو سواراں کے بخوبی تیر جبت  
 قنطرہ برچشمہ خورشید بست  
 بلکہ ازان گرد سر از فانہ  
 بکھر شد اپنا شہ  
 موجے نیچکافاں بکھار بست زہ  
 زہ زده ابروں کلار اگڑہ  
 تین بربندہ کے پوشید دشت  
 برہنہ را ہیں کم چہ پوشیدہ  
 تین نہ بل کائنات فولاد خیز  
 بڑا سنگین عدد گشتہ تیر  
 کیتھاد کا شکر کوچ کرتا ہے

صبح چو بزرد علم آفتاب  
 شکر سیارہ فروشنہ باب  
 کوئی خدمت زدہ شہر مایہ  
 لرزہ در آور و برو میں حسما  
 دمدمہ را کرد وہاں ملند  
 دم بدم نامے دماد ملند  
 کیجادگی زبان سے فخریہ پیام ناصر الدین کے نام سے  
 من کے زدرووازہ قلمبند  
 شکرے آرسٹہ ام تا پسند  
 سد سکندر زدہ اهم از پاہ  
 فتنہ یا جوج مثل را پناہ  
 رو تو چو خورشید زہریق ترا  
 من بسم ایکنہ رمغب کتا  
 شو تو سوے کا ہرو نگنیخوش  
 من کنم اقصاء عراقین خوش  
 خیز تو از قلعہ چیں بھی گنج  
 من زد پروم شوم سیم شنج

فہدو فاد کو دکر دیا)

خچھ کو قدرہ کے ساتھ تشبیح دنیا ایک معمولی تشبیح ہے۔ مگر دوسرے صرع میں جو  
صفت قدرہ کی اضافہ کی ہے اس نے اس تشبیح میں ایک نازک لطف پیدا کر دیا۔  
بودبیک جسے صفتِ تنقیح و تیر ہے چون فیض ملیب آب بگیر

(تماروں اور تیروں کی صفت پاس پاس تھی۔ گویا تاب کے کنارے نیستاں کھڑا تھا)  
یہاں صفتِ تنقیح کو آبگیر سے تشبیح ہے بوجہ آب تاب کے او صفت تیر کو نیستاں سے۔  
شد زمین از فعل نہیں و نکار چوں شکم ماہی و اندام مار

(گھوڑوں کے فعل سے زمین پر ایسے نقش و نکار ہو گئے تھے کہ وہ شکم ماہی اور اندام ماہی  
کی مانند معلوم ہوتی تھی یعنی زمین پر غلوٹوں کے نشان کرت تھے۔ بیسے کشکم ماہی اور اندام ماہی  
ہوتے ہیں)

یتیزگ و گوش چوپکاں پیدا بر سر بیک تیر دوپکاں کد دید؟  
(گھوڑا یتیز دہڑنے والا ہے اور اس کی کوتیاں ایسی معلوم ہوتی ہیں گویا ایک تر کے سر پر  
دو پیکاں ہیں)

یہاں گھوڑے کو تیر سے اوس کے کانوں کو پکاں سے تشبیح دی ہے اور دوسرے  
صرع میں تعجب مغید منج ہے۔

دائرہ خیبر پہنچی قطار ابر فرہ دا مہ در ه غزار  
ہر بادل میں خیبوں کا کیمپ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سبزہ زار میں بادل اتر پڑتے ہیں  
یہاں خیبوں کو بادلوں سے تشبیح دی ہے

## سوز و گداز

زسر کر شتمہ کیرہ گزرے بسوے من کن بنایتے کہ داری نظرے بروے من کن  
منم دوے دوئے زغمت چونا تو انا بزرگوہ تندرتی گزرے بسوے من کن

## ایک باز

گرچہ پور تختش کشید شست فرود آمد فپیش ددید  
سلطان ناصر الدین نے زبردستی کیا کہ کیتاباد کو تخت پر بٹھا دیا تھا۔ درمرے مصر  
یہ کس اختصار کے ساتھ تمام کیفیت کی تصویر یقین دی ہو کہ  
کیتاباد تعمیل حکم تخت پر جا بیجا۔ مگر فوراً اُترتا اور دوڑ کر باپ کے پاس چلا آیا۔  
تبییہ و تمثیل | اس معنوی کے اشعار میں تبییہ و تمثیل اکثر نادر و غیر مکرر ہے  
اوہ بعض جگہ معمولی تبییہ کو کسی نکتے کے اضافہ سے طیف

دل پسند بنا دیا ہو۔ لہذا چند اشعار مضمون تبییہ و تمثیل نذر ناظرین کے جلتے ہیں

شکرِ اسلام کر آنجا سید بودزمیں تشنہ کہ دریا سید

(سلام کا شکر دہاں بیجا گوا پیاسی زمین کے پاس دریا پہنچا۔ یعنی دہاں من دن شحالی پیدا ہو گی)

اس شعر میں شکرِ اسلام کے پہنچنے کو ایسے دریا سے تمثیل دی ہو کہ پیاسی زمین  
پر جا پہنچے۔ اور اس کو سیراب ثواب کر دے۔

نخجہ ش قطرہ آبے شمار قطرہ کہ بہ شامہ زمیں رفغا

(بادشاہ کے بخہ کو قطرہ آب بھجو گرا۔ بسا قطرہ جس نے رہے زمین سے گرد خبار کو دبا دیا ہے)

کو لامبی سے اور باوخر میں کو آمدی کی رہ نہ اسے تشبیہ دی ہو۔ وجہ شہہ ہر لیک  
کی خلاصہ ہے۔

**غم کبف دست پخارا ز روشن زین لرزان بکت مرعش**  
(چار کے پتوں پر تری اس طرح حرکت کرتی ہو جیسے رعنیہ اسے کم تسلی پر پارہ کا نپتا ہے) یہاں چار کے پتوں پر بنی کے پلنے کو ایسے زینت سے تشبیہ دی ہو جو کفِ مرعش ہے لرزائ ہو۔

**جامہ کل پارہ شدہ برش غنچہ گردہ بر زدہ برداش**  
(چجل چونکہ کھل پکا ہو تو اس کے تن پر جو کپڑا تھا پہٹ گیا۔ لگر کل اسی معلوم ہوتی ہو گواچجل کے پیٹے و دمیں ہیں گردہ لگی ہوئی ہو) یہاں چجل کی پتوں کو جامہ پارہ شدہ سے تشبیہ دی ہو اور غنچے کو ایسی گرد سے جو پیٹے ہوئے دم پر لگی ہوئی ہو۔ پسلی تشبیہ تو بتل ہو مگر دوسرا میں تازگی و ندرت ہو۔

**قطار کہ شذ زا بر بچاں بر ہوا نہرہ بلور شدہ در ہوا**  
(شدت سرما کا بیان ہو کہ جو قطارہ بادل سے نیکتا ہو دوسری سے جگترہ بلور بن جاتا ہے)

یہاں قطارہ آپ کو بلوری صحرہ سے تشبیہ دی ہو۔

**باوہ پخون خوشید پکہ تابہ شام کردہ طلوسے وغوبے بجام**  
(شراب سچ سے شام تک پیاے میں آنکھ کی طبع و غروب کرتی ہو۔ یہاں شراب کے آنکھے اور شراب کے پیاے میں بھر جانے اور نکالنے جانے کو طبع و غروب سے تشبیہ دی ہو)

پیک گر اس نگ سبک استیا تند چو ابرے کے کروہ روز باد  
 (امتحنی ہے تو بڑا وزنی گر جھٹ پٹ کھڑا ہو جاتا ہے۔ تیر رواں ایسا جیسے آندھی کے دن ابرہ  
 یہاں ہاتھی کو ایسے باول سے تباہی ہو جو آندھی کے دن ہوا پر دوڑتا ہو۔ وجہ  
 شہر تیر رواں ہے۔)

طرف عوسمی شدہ آرہستہ آئینہ از آپ روان خوستہ  
 قصر کلیو کھڑی کی صفت میں بیان کرتے ہیں کہ:- (یہ قصر سن دیتا ہیں میں ایک عوسمی ہو  
 جس نے جن کے آپ روان کو اپنا آئینہ بنایا ہو تاکہ اس میں اپنا جمال دیکھے)  
 اس شعر میں قصر کو عوسمی سے اور آپ روان کو آئینہ سے تباہی ہے۔  
 ہمچو دو آئینہ مقابل زتاب آپ روان عکس نما رو در آب  
 (یہ قصر اور آپ جمن دو حصہ ایسے ہیں ایک دوسرے کے مقابل۔ پانی کا عکس تو قصر کی دیواروں میں نظر آتہ ہے  
 اور قصر پانی کے اندر) اس شعر میں قصر اور آپ جمن دو نوں کو آئینہ سے تباہی ہے  
 مگر ایسے آئینے کے ایک کا عکس دوسرے کے اندر نہ ہو داہی۔

زگس بے دیدہ روان کج روشن غار حصہ باو خزان کو کرش  
 (یہ موحجم خزان کا بیان ہے کہ زگس کے دیدے پٹ ہو گئے۔ انہوں کی طرح چلنی ہے۔ کہا تھا اس آندھی  
 کی لاشی ہے اور باو خزان اسکو لکھنگا لے جا رہی ہے) اس شعر میں زگس کو آندھی سے کائے

---

عہ اس تاد ذوق سے ایک فیضے میں اسی قیمتیں کو ایڈ دیا ہو سے  
 ہوا پر دوڑتا ہے اس طرح سے ابریساہ کجیسے جائے کوئی پیلی رنگ نہیں

تودہ لعلے کہ بھر گوشہ بود      رفے زمیں پر ز جگر گوشہ بود  
 (عمل جتنا رکے گئے تے بڑا دن پڑے تے گورا سچ زین نکارنگ ملبوں سے پرستی یا  
 دو عمل زمیں کے جگر کے ملکتے تھے کیونکہ عمل زمیں کے اندر سے ملکتے ہوں)  
 آمد آں سادہ زنج بر مبنی ہمیشہ زداب      بر سرِ تشنہ نگہ کن کہ چپاں چہہ بر سید  
 یاں زنج کو چاہ سے تشبیح دی ہے اور یہ نہایت متبدل تشبیح ہے مگر دوسرے  
 مصروف کے مضمون نے کہ ”چاہ بر سرِ تشنہ رسید“ اس تشبیح میں ایک دلاؤ دیزی  
 پیدا کر دی ہے۔

موے میاں در کمر ز رشدہ      رشتہ بیا قوت نگہ در شدہ

بسایہ بودم خفتہ کی یار آمد و گفت      چہ خفتہ؟ کہ رسید آقا ب در سایہ

پنجکشادہ گل عمل از پله      غرق بخون نامن سیر ملیہ ہزادہ

زابر وے خم پشت کان نہتہ      پیر مرہ نیم کش انداختہ  
 اودہ میں ایک شب سلطان ناصر الدین کی قباد کی خمیہ کاہ میں آیا ہے اور  
 دونوں بادشاہ ایک ہی تخت پر جلوہ فرمائے ہیں۔ اس موقع کے بیان میں  
 لئے پله یا پکاس۔ درخت دھاک، عہ بزم موزی کے آندر میں اس شعر پر نوٹ دیا گیا ہے:

**شہ بتھ پھر سیہ می چید اول شب صحیح دوم می دمید**

(بادشاہ پتھ کے سایہ میں خرماں خرماں چلتا تھا گویا رکھ کر شروع ہوتے ہی صحیح صادق نمند ارجو گئی تھی) اس شعر میں پھر سیاہ کو اول شب و بادشاہ کو صحیح صادق سے تشبیح دی ہے۔ وجہ شہ تشبیح اول تاکی اور دوم میں نور ہے۔

**دکدکت دندان برہنہ تنال چول غب پوکب پوکب ننان**

(جو لوگ برہنہ تن تھے جائے کھلتے ان کے دانت بخ رہتے تھے دانتوں کے بینے کی آدمی ایسی تھی گویا چیز کیدار چوبیک بخار ہے ہیں)

**بزہ نورستہ تو گوئی مگر بچھ طوطی مت کر شد صحیح بر**

(بزہ جوتا زادہ آگاہ ہوا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ طوطے کے بچے نے بھی کیاں نکالی ہیں) روڈن از سینہ بروں بر صبر آب چکان ست چوباراں ابر (مطلب ہے ایسا بجا یا کرو گوں کے دل بیڑا کرنی ہے۔ اس کا ہاتھ نایت لفیٹ ہو گیا بادل سے مخرب ہے) و لمکان دست بر دچوں هر بر قوی فتح داں کہ برآمد زا بر لکان کو قرآن تھنے سے تشبیح دی ہے۔

**پشت شے از با رکھر خم زدہ چوں بسحر گلشن شبنم زدہ**

(بادشاہ کے چڑکی صفت ہے اس توہن کے بوجھ سے ایسا جک گیا تھا جیسے جھ لے وقت گلشن شبنم کے وجود ہے)

شہ شست سرماسے دانتوں کے بینے کی آواز، ملہ چوبک، ذنم، زمانہ قدیم میں افسر جو کیدار ان ہیک رہندا اور یہی تکہ سمجھتا تھا۔ ذنم سے اس تھنے کو جیا یا کہا تھا کہ چوبک کیدار اپنے اپنے کام پر پہشیا، رہیں، ملہ روڈن۔ مطلب، ملہ آب بچان۔ نایت ہلکا اور لفیٹ،

کشت نہیں آب دباراں پڑی مغزِ جہاں بُوے دو بسائ کشید  
چخ کیکے شد بہ دو ماہِ تمام بزم کیکے شد بہ دو دو رہدام

صوفیانہ خیالات صفتِ ساقی کے عنوان میں ایمِ صاحب نے ظاہراً بزم  
شاہی کے ساقی کی صفتِ نگاری کی ہے۔ مگر موقع ایسا

دچپ تھا کہ بیانِ مجاز کے پردے میں حقیقت کی جگہ دکھانی ہے اور بعض  
اشعار ایسے پڑتے ہیں کہ ادنے تاں سے اصلی ساقی (مرشد)، کی یاد دلاتے ہیں۔

ساقی صوفی کش و فرم فریب برُن بیک غمزہ ز عالم شکیب  
ساقی یعنی مرشد کامل صوفی کا فاعل ہے عوام انس کو دہوکے میں ڈال رکھا ہے کہ اس کے

گمال سے ناداقت ہیں اس کی ایک ادا نے ایک عالم کے دلوں کو بے صبر و بیاب کر رکھا ہے  
گرچہ کہ خپشن شدہ باخواب بخت لیک گئے قدم پیش نہ خفت

بناہر اس کی آنکہ سوتی علوم ہوتی ہے مگر اس کی نگاہ باطن کی تاثیر کیجی عقل نہیں ہوئی

ہمیشہ طالبانِ حق کے دلوں کا نکار کرتی رہتی ہے

ملکِ خاپ زگست و حرب ہر ہمہ را سرمه دہ در سراب  
اُنکی بیخودانہ نظر کی تاثیر جذبہ محبت کو اور بھی تیز کر دیتی ہے (یا اہل محبت کو خاموش نہادیتی ہی)

ہر کہ بیک جر عده اوسرہ نند بے ہمیشہ سریند و بر تر دہ  
جو شخص ادنی فیضان مرشد کو تسلیم درضاست بنول کرتا ہے تو مرشد اس کی بیخودی کا اندازہ

کر کے اس کے حال پر اور زیادہ توجہ کرتا ہے

خروش نہ بہت سی تیلیں نکالی ہیں جس سے طبیعت کی جوانی اور خیل کی  
وست ظاہر ہوتی ہے۔

ہر دبیک تن چو د پیکر شند	بر فلک تخت چو مہ بر شند
گشت ہ برجے د قمر جا بے گیر	گشت فرین بد و سلطان سریر
ملک یک تخت د دار انود	د هر بیک آب دود ریا نمود
رُوئے زمیں فرد و جمیش دیافت	چشم جہاں نور د و خور شیدیافت
خاتم حرم دون گیم دست داد	افر کرنے بہ د و فرق اوفقا د
د بد بہ کوس دو شکر ز دند	نوبت اقبال د سخز ز دند
گلشن د ولت بد و گل تارہ شت	صوت د ببل بیک آواز گشت
مستله پیخ دو بخیز ز دود	آئینہ ملک و صورت نمود
سایہ یکے کرد دو فریہاے	پایہ یکے ساخت د شکر کشا
شاخ بھم سود دو سر و جاں	محج بھم دا د د آپ داں
گشت یکے باغ د غار د وجہ	گشت یکے منع صغار د ورے
گشت زمیں آب د باران شید	منز جہاں بے د باتا کشید
چخ یکے شد ب دو ماہ تمام	
بزم یکے شد ب دو دو رہام	

طاری ہوئی ہے کہ قیامت ہی کے دن ہوش میں آئیگا  
حکمت اخلاق

انکہ راگست بھیں دستگاہ از هنر خویش زبردست شاہ  
شکر کو اپنے ہنر کی وجہ سے باو شاہ کے پاخڑ پا یک بہتر جگہ ملی  
چوں هنر منع نہ لداں شود منع زبردست سیماں شود  
واسے برائی آدمی بے خبر کو کم ازاں منع بود و ترسنہ  
دیگر

گشت پو قاصد بن مرد خون پک پنسر ترکند ازان بردن  
دیگر

وجله چو آینخته گرد و پسیل هست جدا کر دن آن سختیں  
دیگر

تای پچمن سر د بود ساید ا کم خشنز د زیر گیا ساید  
دیگر

چشمہ چاہ ارچہ کے بالا شود چشمہ مجال است کہ دریا شود  
دیگر

ملک بیراث نیا بد کے تائزند تنخ دودستی بے  
دیگر

سے وہ خون خور دا زول تھا جسے عباقی نگزار دیجا م

مرشد فیضان پوچھا تا اور مرید کے دل کو خواہشوں کے لوث سے پاک و صاف کرتا ہے

یا انہیں کہاں فیضان پورا کر دیتا ہے

درن شو و مسٹ حریت از خراب رو بنا یک کی بیفتہ خراب

اگر طالب پر فیضان مرشد سے بخوبی طاری ہوئی تو مرشد اس کو اپنے اواز کا مشاہدہ

کرتا ہے اس مشاہدے سے وہ بخوبی ہو جاتا ہے

مسٹ درو بیند و او سوے گی او شدہ مسٹ از می میسان زوی

پھر جالت ہوئی ہے کہ طالب بخوبی کچھ دیکھتا ہے مرشد کی ذات میں دیکھتا ہے اور

مرشد فیضان غیر کاظم طریقہ ہے غرض مرشد فیضان غیر سے سست و بخوبی دیکھتا ہے اور طالب فاؤ

مرشد کے مشاہدہ میں ہے۔

بکہ ہم سے جو رو دو درا و ہر کہ بود خون خور دا ز جو را و

ایسے مرشد کا دور سراہم جو رہے یعنی کثرت فیضان لیکن ایسے فیضان کا تحمل کس سے

ہو سکتا ہے تاچار طالب بظاہر خراب حال ہو جاتا ہے

اڑکت او دو روما دم خوشست درمیں جو رو دیم خوشست

ایسے مرشد کا فیضان بدتریج ہو تو زبے ضیب اور اگر کیا کیا ہو تو بھی اچھا

چوں پر جدیدا ده و گوید کر نوش مست برزو ز دگر آید بہوش

جب مرشد کامل فیضان پوچھا تا اور طالب کو نویہ عطا من آئے ہے تو طالب پر ایسی بخوبی

لہ جو رہ ستم جام بمالب پلا کر پسے ناٹے کو تا دینا یعنی مست و بخوبی کر دینا۔

گُرستہ زانی کد دیں تنگاے      مان زنک می طلبی نزدک  
 غُرہ یہ نزدیکی سلطان مشو      ببل باغی مگس خوان مشو  
 ہاست شپے از خمن ہستی خے      تاؤچ پاشی کہ کمی زد بے  
 با دشاد عالم موجودات میں ایسا ہے جیسے خمن میں ایک تکہا۔ چہ تو جو اس سے بھی  
 کم تر ہے کیا چیز ہے ! ! !

چند کشی پیش نلک دست پیش      کات رکتے دہا زنک خیش  
 قشہ بیر آب زدنال خواہ      خول خور دار خواص پشاں ناخواہ  
 چوں بُبریدی طمع ازنا کاں      صرت مکن گوہر خود با خاں  
 گل بھپر اگاہ ستوراں مبر      آئینہ در مجلس کوراں مبر  
تختیل اتحیل شاعری کی روح ہے اس مشنوی میں جا بجا ایسے موقع پاے  
 جاتے ہیں جہاں حضرت خرو نے تختیل کا ظہیم باندھا ہے مثلاً

جو ہری شام بسوداگری      کردہ گھر پیش گئی مشتری  
 شاعر کا خیال ہے کہ وقت شام ایک جو ہری ہے جس نے سوداگری کی غرض سے خریداً  
 کے سامنے جواہرات پیش کئے ہیں یعنی شام کو تارے نکلے ہیں۔

چخ یکے حلقة انگشتیں      بر سر یک حلقة من ذرا نگیں  
 دیگر

بک صراحی جلبی گشته صاف      با وہ درود دیدہ شدائد رطاف

تئن که سه راب برستم کشید پنج شنیدی که زگیتی پدیدا  
ویگر

خواست یک خواست لیکن نیافت آنکه نی خواست بر و خود ففت  
رفت یک در طلب محل نگ ریزه شگین شنیا مهچنگ  
داش دگرے را ک غم آن بندود محل خپاں یافت که در کان نجف  
کوشش بیویده زغايت بزون کوبش آب است به هاون در دوں  
ویگر

ایس همه بیداری ما خفنست کامن ما ز په رفتنست  
گر بودت خوش خور و بد خوباش در بود رنج مشوگ که می باش  
منگ می باش از په میش فرانگ کان بری از بان که خیزد زنلخ  
هر چه رسید میش خود کم خور در رسید هم رسید عشم خور  
هر چه بخوبی و نیابی مرنج زانکه بخواهش تعالی یافت گنج  
ویگر

آنکه شکیبیش قیانعت درست فرس خواراز قرص زرش بهترست  
کان بعذ الذات کامش ده دیں طبع خست نامش ده  
خطاب ب نفس

ترک طبع گیر ز خود شدم دا تائشوی چوں نجلان شرما

دیگر

آہو سے پویندہ بیالا وزیر خان خود ساختہ در کام شیر  
آفتاب دیگر

گرم شود برہم بے پچ کیں پس حسیا در دا ندر زمیں  
آفتاب دیگر

کشتی عاج ست تو گوئی روائی گشته دو گوشش پد و سواب دبا  
گوش که با چشم ہی کر دل انع مردھ بود بہ پیش چران  
طوف کہ آں مردھ ز آسید ببا پچ گزندے بچرا غش نداد  
دیگر

خاک یکے بینہ طوٹی شمار بیضی یکے بچا او صد هزار  
یعنی کہ زمین طوٹی کا اندھا ہے اس ایک اندھے سے لاکھوں بچے نکلے۔  
سیزہ نورستہ تو گوئی مجر بچا طوٹی ست کہ شد سیخ بر  
نیا آگا ہوا سیزہ گویا اس طوٹی کا بچہ ہے جس نے نبی کلیاں نکالی ہیں۔

اسالیب بیان [فصلوں اور موسیوں کا تغیر صبح و شام اور رات دن کا ہونا] ہر  
جگہ ایک سنت پیرا یہ میں بیان کیا ہے۔  
کی تازگی آفتاب توں میں

بیان کرنایہ ہے کہ آفتاب برج توں میں آگیا بر سات ہو چکی سردی

گوئی گزا صافِ صفاش نبڑو بادہ بڑن ست و صراحی درو

جی می صراحی ایسی صاف ہے کہ اس میں شراب گردش کرنی نظر آتی ہے اس کی شفافیت سے حلوم ہوتا ہے کہ شراب باہر ہے اور صراحی اس کے اندر دیگر

در شکم او کفت صافی گھر از ہوس بادہ شدہ شیشہ گر

صراحی کے پیٹ میں بآک و صاف جھاگ آئتھے ہیں تو ان جھاگوں کو شراب کی یہی ہوں ہے کہ وہ شراب بھرنے کے لئے اور نئے نئے شیشے بنار ہے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ:-

صراحی میں شراب ہے۔ شراب میں جھاگ ہیں۔ اور جھاگوں پر بلیلے اٹھ رہے ہیں۔

دیگر

عکس رسن ہا کہ فروشنہ آب بستہ پہپلوے نہنگان طاب

جب کشی کی رسیوں کا سایہ پانی میں پہنچا تو اس سایہ نے ناکوں کو طاب میں جکڑیا تاکہ مل دیکیں۔

ظحل کرن سال دعا بیش روں دایہ او پسخ دے هربان

آناب ایک کرن بچ ہے جس کے منہ سے رال ڈپک رہی ہے جو اپنی دایہ یعنی آسمان

کی گود میں ہے مگر آسمان گو سماں کا ہے لیکن اس بچ کے لئے دایہ هربان ہے۔

دیگر

باہم چوں سایہ شدہ نہم است یک تن دہ جا کہ بچ ہیشہ است

مگر بیکاں جو پھولوں کا بادشاہ کرتا ہے اُس کو نکال دیا۔ اب چمن کے اندر اُس کی حکومت بانی نہیں رہی۔

فصل خزانِ پن سچمن خانہ ساخت      بادشاہ کڑہ بجلزار ماخت  
شاہ سر غم زد لا یت براند      کش سچمن بیچ دلا یت مناند  
لیل بیکاں ۲۰

### فصل بار

معصود یہ ہے کہ موسم برسات آپ ہو سچنا اور ابر منودار ہونے لگا پھول کھلنے لگے۔ اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے کہ جب بمار کا جھنڈا بلند ہوا تو ابر نے اپنا خیرہ ستاروں پر جا لگایا پھولوں کا سکن تیار ہونے لگا جیسے ہمارے بادشاہ کے دام بنئے ہیں اور اس سکن کی تیاری محتول طور سے کی گئی۔

فصل باراں چشمِ عسل در کشید      ابر سر ابر وہ بخستہ کر کشید  
سکنگل چوں درم شش زند      سکن بصد و چھ محبہ زند

### آفتاب بیچ ثور میں

مطلوب یہ ہے کہ جب آفتاب بیچ ثور میں آیا تو کھینتوں میں غلہ پک گیا اس مضمون کو یوں بیان کیا ہے۔

کا موسم ہے اس مطلب کو یوں ادا کیا ہے۔

آسان کے باہم شاہ نے جس وقت کمان ہاتھ میں لی تو ماہ تیر نے دوڑکنک کی

ٹکروت موسم سرمائیکے پر دکردی۔

**شاہ فلک عپ بکان ست بد تیر مہ استیلم بسرما سپر**

شاہ فلک = کنایہ ہے آفتاب سے - تیر = برسات کے ایک نیتے کا نام ہے۔ کمان =

بچ قوس لفظ تیر کمان سے مابین رکھتا ہے۔

یہ مضمون کہ اس موسم میں دن چھوٹا اور رات بڑی ہونے لگی یوں ادا کیا ہے کہ

جان ایک بڑھا ہے جس نے پر خدا کا تنا شروع کیا ہے اور رات کو نایت لمبا  
دھاگا کات کر دیا ہے۔

**زال جاں چرخ زدن کرو ساز داد شب رشته بنایت دراز**

زال جاں = کنایہ ہے دنیا جان سے جسے بڑھا مانا ہے۔

چرخ زدن = پر خدا کا تنا۔ رشته = دُورا، دھاگا۔

### فصل خزان

مطلوب یہ ہے کہ خزان کا موسم آگیا۔ ہوا تیرز پلنے لگی۔ بچوں کی

بھارستم ہو گئی۔ اس مطلب کو اس طرح ادا کیا ہے۔

جب فصل خزان سے چمن میں گھرنا لیا تو بادروں اگزاریں اپنا گھوڑا کڈانے لگی

# صحیح

رات کو سورج چھپ تو گیا تھا مگر پورا چاند تھا صحیح ہوئی تو سورج نکلا  
یہ مصنون اس طرح سے بامدھا ہے کہ

چون دل شب حاملہ چھر گشت      برش شب حامل مدد کامل گذشت  
حامل کیا ہے نبیل یک شب      تاجرے زاد دراں کو کہہ  
دیگر

صحیح ہوئی اور تارے چھپ گئے۔ اس مصنون کو یوں بیان فرمائے

م-

صبح چورز عسلیم آفتاب      لٹکر سیارہ فروشد بآب  
دیگر

رات گذری صبح ہوئے آئی  
کرد چوشب ثابت خود را تمام      صبح دل پر دبلاسے بام  
دیگر

صبح برآورده چھپتے پیدا      بست پیاہی بہ پسیدی ایدہ  
دیگر

کوئی سحر گرد فلک آوازہ گشت      دید پہ روز ز مریما زہ گشت  
لطفدارہ دیگر

چون حمل رفت بہ ثور آفتاب پخت ہمہ دام پڑیں تا ب

آفتاب برج جوزا میں

جب آفتاب برج جوزا میں آیا تو لوچنے لگی اور گرمی کی شدت ہو گئی۔

اس مضمون کو اس طرح بیان کرتے ہیں

خانہ خورشید بیج زاگرفت رفت در آن خانہ در دن خاگرفت

بادز جوزا شد و آتشش زهر سوخت جہان زمزیں تا پسر

آفتاب بیج سرطان میں

جب آفتاب بیج سرطان میں آیا تو برسات شروع ہو گئی۔ اس مطلب

کو یوں ادا کیا ہے

کرد چورہ در سرطان آفتاب چشمہ خورشید فروشند آب

اب رہا پردہ بala کشید بزرہ صفت خوبیں بصحرشید

بیان کرنا یہ ہے کہ بھل میں نیا بزرہ اٹگا ہے جا، بجا پانی بھرا ہوا ہے اس

مضمون کو اس طرح ادا کیا ہے کہ

بزرہ بصحر اشده چون نوخطان ملک جہاں گستہ کام بطاں

لٹھ پریں ایک نوشہ ہے تاروں کا برج ثور میں جس کو فریادی لکھتے ہیں ۱۲

لٹھ جوزا برج بادی ہے ۱۳

**صنایع بدایع** | صنایع باریع عدوں کا حکام کا زیور ہیں۔ اس منوی کے اگر شعار  
اس زیور سے آرہستہ نظر آتے ہیں۔

چند اشعار متصف من صنایع یا انقلیکے جاتے ہیں:-  
صنعت طلاق یا تضاد

یہ صنعت اس طرح ہوتی ہے کہ ایسے دو لفظ ایک جاذب کر کر جن کے معانی  
فی الجمل ایک دسرے سے مخالف یا مصدق ہوں:-  
خون ہل گرچہ کہ بیار برفت انڈک نہ صہبہ ہر چند کہ پودا نک بیار برفت  
انڈک و بیار متصف ہیں۔

### دیگر

پاک بانڈہ بروں از قیاس پر دل دخالی دلشاں زہر ہیں  
دیگر

مستی او ما یہ ہشیاریش خستہ ہمہ حلقہ زیدائیش  
دیگر

گرن تبرگی سجن محنت را داویک یا بمعنیت گران  
دیگر

ای ہمدیت داری ہمچن کامدن مانپے ای ہمچن  
بیداری ہمچن میں درآمدن در ہمچن میں تضاد ہے۔

تین کشید اختر عالم فرزو دیگر  
لشکر شب کرد همیت ز روز

زنگی شب کرد پسیده برو دیگر  
خنده زنا شد فلک از چار سو

مشعل صحیح کرد شد نور دا دیگر  
ساخت یک شعله ز چندیں شر

از تفت آں شعله کرد در تاب شد دیگر  
آنها پ کی روشنی دگر می کے اثر سے تارے یهاب بن کر آڑ گئے یعنی چھپ گئے

صحیح زبر دم که دماد م گرفت دیگر  
آنچه خورشید بعالم گرفت

روز دگر کرد چونا ب جهان دیگر  
مشکل شب از آهی شرق نا

گشت چود ریا س پسهر آگوں دیگر  
داد رواں حسنه خور را بروں

شدگر چون چون گشنبه نام دیگر  
غسل مه افگنگ گشنبه ز پا

روز دگر صحیح چو خناک شد دیگر  
مارسیه در شکم خاک شد

## ارصاد

یہ صفت اس طرح ہوتی ہے کہ شعر میں ایں لفظ لائیں جس سے یہ معلوم ہو کہ مصروف  
شاعر کے آخر میں فنلاں لفظ ہو گا۔ اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ شعر کے قافیہ کا  
حرف رسمی معلوم ہو گے۔

**شَهْدَةٌ دِيْبَابَ زَيَادَةُ**      سمبر اس صورتِ دیافت و  
پہلے مصروف میں لفظ "دیبا" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دوسرے مصروف کا قافیہ  
یہی لفظ ہو گا کیونکہ پہلا قافیہ "زیاد" معلوم ہے۔

**سَرْفَ زَيَادَةُ خُوشُ بُودَانْدَرْجَمَنْ لَيَكَ**      آس سردہن پیادہ خوش بست سوانح  
اس عنزل کے قافیہ ہم کو معلوم ہیں کہ "زار" "باز" وغیرہ ہیں پس لفظ  
پیادہ" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس شعر کا قافیہ "سوار" ہو گا۔

**مُوسَى بُوگِيُوسَى اِمْثَاكِ بَشَكَ**      فرق نہ بون سرمونے زنشک

## دیگر

**آئِنَّهُ صُورَشَ اِزِينَهُ فَتَ**      صورت اور اک ز آئینہ رفت

## دیگر

**بَاعَ حَرَابَ زَقْدَمَ بُومَ شُومَ**      چند قدم شوم شدہ بار بوم

از پئے نام کے مبارکہ شل میڈا نامہ سید کردی و دیدہ سید  
دیدہ سید کردن سے مراد یا نابینائی ہے۔ مگر حقیقی معنے کے لامان سے یا  
و سید میں تضاد ہے۔ دیگر

گرمی دل نیست چو حاصل مرا سرد شد از آپ سخن دل مرا  
نوکم انداز رسم کمن پس دی پیش دا سخن  
نو کمن پس دی پیش رو میں تضاد ہے۔  
ملک جہاں پختہ بن شد تام کے دھم از دست بود ای خا؟  
پختہ صن دخام۔ دیگر

بستہ توت این لم با دگر ان شنبد کاش با کبا دیگران دل نخایا  
یاں بست دکشاد میں تضاد ہے۔ دیگر  
تیز چو شد نجراں گرم خو پشت ز دیدہ گرس از پیغ رو  
یاں رو کے معنے وجہ و طور کے ہیں۔ مگر اصلی معنے کے لامان سے پشت و رو  
میں تضاد ہے۔ دیگر

نشستہ بزرہ زیں ہو دیچت گل تادہ سرفراز ہو جان پست  
دیگر

گرم شده از مد جامہ مرد دیگر مردم بے جامہ بیجاں گشتہ مرد  
گوش کن ایں گفت دکن گفت کس بشنو و مشنو سخن این سوت د بس

آب فرماند چو گوہ از شب کوه در آمد بزرگ چواب دیگر

چشم پدر بھر بگر گو شه تر گو شه هر پشم شده پر جگر  
خشن تعذیل

اس صفت کا طلاق یہ ہے کہ گئی وصف کے لیے کسی نہ کو ملت قرار دیں  
مگر وہ نہ حقیقت میں اُس وصف کی علت نہ ہو۔ گوایہ صفت ایک تخلی ہے جس سے  
بلیعت مختلط ہوتی ہے۔

چنانچہ گھوڑوں کی تیز رو دی کی صفت کرتے ہیں:-

از تگب شاہ کاں و صصرہ باد بد یو اربے سرزدہ

گھوڑوں کی ذرستے جس نے انہی کو می مات کر دیا ہے ہوانے اکثر دیوار سے سر  
پٹکا ہے۔ امر تو ثابت ہے کہ ہوا دیوار سے نکلا تھا ہے مگر شاعر خیال کرتا ہے کہ ہوا کا دیوار  
سے سر چوڑتا اس شکنے سے ہے کہ وہ ان گھوڑوں کی تیز رو دی کا مقابلہ نہ سکی  
شدت سرما اور آتش کی صفت ہیں فرماتے ہیں۔

آتش از انجا کا کبدل جائے کوہ دود برآمد ز نفس نہ مسے سر

یہ بات تو ظاہر ہے کہ موسم سرما میں سانس کے ساتھ جاپ نکلتی ہے جو دھونیں سے  
مشابہ ہے۔ مگر شاعر خیال کرتا ہے کہ یہ دھوناں اس سبب سے نکلتا ہے کہ آج کل  
دلوں میں الگ نے جگکر لی ہے۔

## ملک و تبدیل

لے کتے ہیں کہ کلام میں کسی پھر کو دوسری پر مقدم کریں۔ پھر مقدم کو  
محنت نہیں اور موخر کو مقدم۔

خواب من از دیده من آب برد      آب من این دیده بخواب برد  
نصرت او لی میں خواب مقدم ہے آب پر مصروفہ ثانی میں سس کا عکس ہے۔  
چیخ نہ اندر و دیوار کس      تکید بیوار و درش کردہ بس

دیگر

مردم یک غانہ و صد نہی      خانہ یک مردم و صد مردم  
دیگر

چترتہ آن ست کشد چین ماہ      چین مدنیں ست کشد چترتہ  
چترتہ اور چین ماہ کی ترتیب و سرے مصروفہ میں بدل ہی ہے۔ علاوہ اس کے  
یہاں صفت مرد اعجنت علی الصدر بھی ہے۔ یعنی جو لفظ مصروفہ اول کے شروع میں تھا  
وہی مصروفہ ثانی کے آخر میں آیا ہے۔

دستم از سحر زبان برگشم      سحر زبان را استلم درگشم  
دیگر

آمدبار و شد چین لالزار خوش      دست خوش بارک و قیمت بار خوش  
دیگر

لئا اس کو اس اعفنا حاصل ہو گیا ہے کہ آنمازوں کی طرف پشت کر کتی ہے۔  
 یہ امر ثابت ہے کہ پتھر کی پشت احشان کی طرف ہوتی ہے اور پشت کسی کی طرف ہے  
 بے پردائی کی حلاست ہے۔ مگر شاعر خیال کرتا ہے کہ یہ بے پردائی اس وجہ سے ہے  
 کہ اس نے بادشاہ سے فیض حاصل کر لیا ہے۔

پیش دراز شہ میسر کبود      نیمہ کامل بزمیں شد فروہ  
 دیگر

پشت بقشہ ہمن زارہ      کو زشد از چیدن دنیارہ  
 اولماج

یہ صفت اس طرح ہوتی ہے کہ ایک کلام سے دو معنی حاصل ہوتے ہوں اور دوسرے  
 کل کچھ تصریح نہ کی ہو۔

لالہ چواز کوہ برفت آں شکوہ      گبک بُربرید دل از تنیغ کوہ  
 موسم خزاں میں لالہ کی بار بار پہاڑ پر نتم ہو چکی ہے اس سے گبک نے بی پناڑ کی چونی  
 سے دل اچاٹ کر لیا ہے۔

دوسرے مصروفہ کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ لالہ کے فرائیں میں گبک نے  
 تنیغ کوہ سے خود کشی کر لی ہے۔

شستین او باعہ دا نندگاں      رفتان او جان پ خون نندگاں  
 دو دات کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ دانمازوں کے پاس مل جاتی ہے اور سکھے پرے لوگوں

گرمی کی شدت کے بیان میں سمجھتے ہیں کہ یہ  
 جانب سایہ شدہ مردم روپ سایہ بینا لمردم دواں  
 آدمی سایہ کی طرف کو جاتے ہیں اور سایہ آدمیوں کے پیچے دوڑتا ہے۔  
 یہ تو ثابت ہے کہ آدمی کا سایہ اُس کے ساقہ ساتھ دوڑا کرتا ہے گرث شاعر کا  
 خیال ہے کہ سایہ کا دوڑنا اس وجہ سے ہے کہ وہ بھی آدمیوں کی طرح دھوپ سے  
 بچنا چاہتا ہے۔

ابرو باراں کے بیان میں فرماتے ہیں :-  
 پر دہ نیش گشت فلک ہو بتو بائیہ زالی شد پوشیدہ رو  
 یہ امر ثابت ہے کہ اب میں آسمان چپ جاتا ہے۔ گرث شاعر کا خیال ہے کہ آسمان نے شرم  
 کے بہب سے منحصراں چاہا ہے۔ مگر تجھب یہ ہے کہ باوجود دیرزاں ہونے کے اتنا پردہ  
 کرتا ہے۔

حلل زکرم ز روہل آن اک جست دن پئے خود جامن ناز و درست  
 حلل کے زیرہ کو زر حلل کہتے ہیں۔ شاعر خیال کرتا ہے کہ یہ زر بختی حلل کی طرف کو  
 از راہ کرم ہے۔ مگر خود پئے کپڑے پہنتا ہے۔ اور پئے کپڑے پہن کنایہ ہے اُس کے  
 سکھنے سے۔

از رخ شہ زنگی چے دریوز کہو پشت بنہ قبۃ فیہ زہ کرد  
 میں چتر شاہ میں کہتے ہیں کہ اُس نے زنگ بادشاہ کے رخ سے جیکن لے کر لئے

اس موقع پر تائل سے بھویں لئے ہیں۔ اس لیے یہ معنی بعید ہیں۔ مگر مراد قائل ہی  
معنی بعید ہیں۔ تو اس کو ایام کہیں گے۔ ایام کے معنے ہیں ”بہمیں  
ڈالنا“ ۴

ایام کی تعریف اس طرح جی کی گئی ہے کہ ”کلام میں ایسا لفظ لائیں جس کے  
دد مخفی ہوں اور اس محل پر زد نوں مخفیوں کا اطلاق صحیح ہو“ ۵

یہ دوسری صورت ایام کی پہلی صورت سے زیادہ پر لطف اور پسندیدہ ہے  
اب ہم اس شنوی کے چند اشعار تضیین ایام یا انقل کرتے ہیں :-  
روم گیر دمکتے کارزار یعنی شے ارزنگ نگیر فزار  
لفظ زنگ کے دو معنے ہیں نام ملک اور لوہے کا میل۔ اس موقع پر دو ذہنیتیں ہیں۔  
معنی نام کی تلوار زنگ کے وقت ملک دم کو تو فتح کرتی  
ہے اور عارکے بدب سے ملک زنگ کو کہ ایک حیر ملک ہی نہیں لیتی۔  
دوسرے معنی بھی صحیح ہیں یعنی عارکے بدب سے دو تلوار زنگ کو

قبول نہیں کرتی۔ بلکہ ہیشہ صاف شفاف رہتی ہے۔

درکش تروپندخت کوش ذہ زگان خودش آیکوش  
لفظ ذہ کے دو معنے ہیں (۱) چڑکان (۲) کلمہ تحسین و آفرین یا ان دو

معنے درست ہیں۔ یعنی (۱) جب اس نے تیر کو زور سے کھینچا تو کمان کی نہ کار کے پاس آگئی۔

کے پاس جاتی ہے۔ یا یہ کہ جو اس کو جانتے ہیں اُن کے پس نہیں ہو اور جو نہ لگتی ہے  
اُن کی طرف چلی جاتی ہے۔ مثلاً ہذا  
شاخ بہر بارستے گئے کرد راه جائے گھر بارش دہ بارگاہ

### رجوع

صنعتِ رجوع یہ ہے کہ کلام اذل کو بطل کئے دوسرے کلام کی طرف کی  
فائدہ کی غرض سے مصروف ہوں۔

سلطان کی قیادت کی معنی منداتی ہے۔

افر خورشید بشاہی توئی نے غلط مغل اکی توئی  
یہاں رجوع کا مقصد منح میں ترقی ہے۔

### ایام

صنعتِ ایام کا طریق یہ ہے کہ کلام میں ایں الفاظ ذکر کریں جس کے دو معنے  
ہوں ایک قریب و دیکب بعد۔

معنی قریب وہ ہے جو اس معامل کے مناسب ہوا اور معنی بعد وہ ہے جو انتقام  
سے مناسب نہ کھانا ہو مگر کرنے والے کا مقصود معنی بعد ہو۔ مثلاً

ع۔ آئینہ دشانہ برابر شدہ

یہاں افظع شانہ کے معنی ہیں (۱) کنگھا اور یہی معنی قریب ہیں اور آئینہ کی مناسبت  
سے اذل اسی معنی کا دہشم ہوتا ہے (۲) دوسرے معنی اسخوان بار و ہیں جو

یہ دوسرے ایام ہے۔  
 پہلی طلب کرد شیرپل نے در کا ورد آس بے نکان اپنے پور  
 لفاظ شور کے معنے ہیں (۱) کھاری جو نگ سے منابع رکھتا ہے (۲) غل  
 یا ان دوسرے نئے مراد ہیں۔ بے نکان بصورت آدمی۔  
 مطلب یہ کہ بادشاہ نے باخچی منگایا تاکہ ان بصورت لوگوں پر حملہ اور  
 ہوا اور وہ ڈر کر شور و غل جائیں۔

بچوں کیاں پر خم و تیر ان یاں تیرستادہست و کاش و ان  
 یاں تیر کے معنے ہیں کشی کا مستول۔ اور تیر ال معروف جی ہے جو کمان  
 سے منابع رکھتا ہے۔ یعنی کشی مثل کھان تھی۔ اور مستول پیغمیں گویا تیر کھڑا تھا  
 اور کمان چل رہی تھی۔

مثلاً ان محمد ای پیچارہ دل خود کی ترازی میں من است کہ تی کا ذمی اے  
 لفاظ کیش کے دو معنے ہیں (۱) تیرداں۔ ترکش (۲) نہب۔ یا ان معنے  
 دو مراد ہیں جو بعد ہیں۔

ظل شگون فبرہ افرا د مرد شاخ پدید و بخادل پسرو  
 لفظ عنادل کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو جمع عند لیب و م عنادل  
 بمعنے رنج اور دل بمعنے معروف۔ اور یاں دونوں معنے صحیح ہیں۔ یعنی شلنے  
 لے جو شگون فبرہ افرا د مرد کے پس ز کر دیا۔

دوسرے یہ کہہ

(۱۲) جیسا نے تیر کو زور سے کھینچا تو اس کو اپنی کھان سے داہ! داہ!  
کی آواز سنائی دی۔

ناوک پیکانش بغاٹے جنگ ایں زخطا درشد آن زنگ  
یعنی ایک شہری رکستان ہیں۔ اور خطاد زنگ ملک ہیں۔ یہ منے قریب  
ہیں۔ مگر مراد قائل دوسرے منے ہیں۔ یعنی  
یعنی لوٹ۔ خطاد۔ قصور۔ زنگ۔ لوہے کامیل۔

ایمام کے علاوہ اس شعر میں صفت لف و نثر میں ہی۔ یعنی ناد کی خطاد  
ہر اور پیکان بے زنگ۔

گرد رہش کلں بصرہ دلیل سرمدہ ہر پشم شدہ چندیل  
مصرعہ دوم میں سرمدہ اور پشم کی منابت سے افظ میل کے منے  
قریب (سلامی) ہیں۔ مگر یاں مراد دوسرے منے ہیں۔ یعنی مقدار مسافت  
صورت آن تخت گنجہ بے ببا صین چوا بر و شدہ برشپما  
لفظ یعنی کئی منے ہیں (۱۱) الگو (چوا بر و کے مناسب ہی) (۱۲) صل  
وذات (۱۳) چشمہ۔ یہاں دوسرے منے فراہ ہیں۔

باو شاہ کی کشتی جو تخت گاہ بے بھاتی یعنی ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے آنکھوں  
پر ابر و سیاچشمہ جمع چشمہ۔ یعنی کشتی چشموں کے اوپر مثلاً ابر و معلوم ہوتی تھی۔

## افت و شہ

وہ صنعت ہے کہ اول چند چیزوں کو مفصلایا مجملہ ذکر کریں۔ چہارس کے  
منسوبات یا متعلقات کو بلا تحسین بیان کریں اس اعتماد پر کہ سامنہ ہر منسوب کا تعلق  
منسوب ایسے کے ساتھ سمجھتا ہے۔

حصہ اول کو لفت اور دوم کو نشر کرتے ہیں :-

آپ فراز تاج و قبا حکمر تا بگر تا بگلو تا بس  
اس شعر میں نشر کی ترتیب اف کی ترتیب سے معلوم ہے۔ یعنی آپ در پنکہ کی وجہ  
کرتا کہ در قبا کی وجہ سے گلستان کا در تاج کی وجہ سے مرستہ تھا۔

## جمع، تفرق و تقیم

چند چیزوں کو ایک حکم میں شامل کرنا صنعت جمع کہلاتا ہے۔  
دو چیزوں میں فرق ظاہر کرنا۔ اس کا نام تفرق ہے۔

جب چند چیزوں میں ایک ہی چیز جس کے چند اجزاء ہوں ذکر کریں۔ پھر ہر ایک چیز  
کی طرف کوئی بات منسوب کریں بطور تحسین تو اس صنعت کو تقیم کتے ہیں۔

تین خوش و تین زبان خوش است تین چو اب ست و زبان تیش  
اول تین ہوتے ہیں تین اور زبان دونوں کو جمع کیا ہے پر دونوں کا فرق  
ظاہر کیا ہے کہ ایک اچھی ہے اور ایک بُری۔ بعد ازاں ہر ایک کی طرف  
ایک صفت منسوب کیا ہے بطور تحسین یعنی تین مثل آب ہے اور زبان شل آش

دوسرا معنی یہ کہ شاخ کا دل بدلاتے رنج دعا ہو گیا۔ اس شعر میں تصنیع اور تخلیف ظاہر ہے۔

از رنجِ خود پیش نخواهیں چین صورت پیش کردہ ربے زمیں  
دیگر

سایہ او بر سر حشد و فتا ہندست ازوف ہبہ عظم مو  
اس میں شک نیں کہ اس صنعت کا الزام مذاق سلیم کونا گوار ہوتا ہو  
حضرت خسردہ کو جو اس صنعت کی طرف زیادہ میلان ہے شاید اس کا بدب  
ہندی شاعری کی تعلیم ہو۔

### استخدام

یہ صنعت اس طور پر ہے کہ ایک لفظ کے دو معنوں میں سے ایک معنی مادہ ہو  
اوہ ضمیر لا کر جو اسی لفظ کی طرف راجح ہو دوسرا معنی کا ارادہ کریں۔

سواد آداؤ امچو باد کرد ہک از خجہ تیز آس سواد  
لفظ سواد کے دو معنے ہیں گردد نواح شہزاد سیاہی د تحریر۔

پہلے مصرع میں پہلے معنی مراد ہیں۔ اور دوسرا مصرع میں اسی لفظ  
سواد کی طرف اشارہ کر کے سیاہی کے معنے ہیں۔ اور اس پر لفظ ہک  
دلالت کرتا ہے۔

۲۔ اغراق یعنی باعیار عقل مکن ہوا در باب عبار عادت حمال ہو۔

۳۔ غلوٰ یعنی باعیار عقل و عادت حمال ہو۔

از سُم پیش کر زمین کے دچاک خاک پراز مشدود مہر ز خاک  
یعنی خاک پراز ماہ ہو گئی بسبب نقصان فعل کے اور ماہ پراز خاک ہو گیا لکھت گرد و  
غبار سے۔

دیدن اور انکو افکنستاہ بلکہ فدا شس گندمین کلاہ  
منارہ کی بندی میں بالصلکیا ہو کہ اس کے دیکھنے کے لیے چانتے اپنی ٹوپی  
آثاری پھر کھتے ہیں کہ بات یہ نہیں ہے بلکہ دیکھتے وقت خود اس کی ٹوپی گر پڑی  
خواست کہ پیش رپہر بیں ماہ فرود آید و بوسد زمیں

دیگر  
ہونے فلک فت زمیداش گرد ہم بلکہ ماہ زمیں بوس کو

دیگر  
اوچ معانی نہ بعت ابر طبع بلکہ گزشتہ زخوات بمع

دیگر  
غم در و کا بجا سے کشید کرتہ اولگشت زمیں نا پیدید

دیگر  
رفت زمیں اچو جباب زمیں گشت پیدا از تہی آب آسمان

نافہ و خلت کے زد از مشک دم ہر دو بھم زادہ شد ایک شکم  
 یک جزاں فرق نہ باید گزید کر خلعت مشک شد آپ پیدا  
 یہاں نافہ او خلق مدوح کو مثال مشک ہونے میں جمع کیا ہے۔ پھر دو نوں میں فرق  
 بیان کیا ہے کہ نافہ کے مشک کو آہو سے نسبت ہے اور آہو عینی عیب ہے۔  
 بگفت تحریک بثابت نہ لف ثنتہ حربیت و مطریت چنگ باب دستہ  
 یاں حربیت و مطریت و چنگ در باب کو ایک حکم میں جمع کر دیا ہے۔

### تہجیر

کسی ذی صفت پر ہر سے کوئی چیز اسی صفت کی حاصل کرنا۔ یا اپنے آپ کو  
 شخص غیر سمجھ کر باقی کرنا۔

خرو من! بلذرا زین گھنگوے نیکی خوشیں بدر دم بگو  
 چشم تو از عیب ق دیدن تھیت از دگر پرس کھیت تو ہے  
 چشم سخن دیبا ز مکن چوں خار بیں سخت خود لیک بخشم کا

### مُبَالَغَةٌ

مبالغت ہے کہ کسی صفت کو اس حد تک پہنچاویں کہ ہر سو حد تک رکن کا  
 پہنچا بعید ہوایا محال۔

اس کی تین قسمیں ہیں :-

۱۔ سلیغ یعنی وہ بات جو عقل نہ عادت کے موافق ممکن ہو۔

پس خدا وہ ہی جس کی سلطنت میں کوئی شر کیے نہیں۔  
تجھیں

یہ صنعت اس طرح ہوتی ہے کہ افت طائفی میں مشاہد ہوں اور صنی میں تعاون  
باش بکام کے بکام قواں زندہ فنازندہ بتناں قواں دیگر

گل کے پرواش فراہم شدہ پیش پر غم پر عرض شدہ دیگر

فلک فلک متبہ خوشنیت رجعت خود کی بہنسیل دست دیگر

حکمت و تکش کی ندارد زوال ہم خلل خالی جسم ای خیال  
پسے صریعہ میں تجھیں ہو اور دوسرا صریعہ کے لفاظ میں شبہ اسماق۔  
بر در تو آمدہ ام شرمدار از شرمن رگز رو در گزاہ دیگر

ای خطيپ ز میر مبلک کی وہ؟ وہیں در دسر عبرہ مان کہ می بڑی دیگر

ان شر پویندہ پولاد پائے کوہ مٹ ازتن کو پان گائے دیگر

دیگر

نیم فلک هست بزیر زمیں چوں تہش نیت میں آن بیں

دیگر

بس کذمیں رفت ز همراهی گما و زمیں ش خوش باشی

ان اشعار میں حوض کی گھرائی کی نسبت مبالغہ کیا ہے۔

برادر توہر کہ نہ بند دکر غرق شود تا کمرا اندگانہ

دیگر

نیزہ در لئے بنان و مصنٹ دشتب کار از سکریں مشکلا

دیگر

آمنہ گثہ ز جگ صاف نہست دیدہ در و صورت خود نہست

متہب الکلامی

وہ صفت ہے کہ کلام دلیل و بہان پرستیل ہو یعنی اس سے بطور دلیل

نتیجہ مطلوبہ حاصل ہو جائے۔

شرک نہ دملکتیش درست سے خود تو ان پو دشترکت نہ دا

ان شعر میں صورت دلیل یہ یہ ہے۔

جس کی سلطنت میں کوئی ساجھی شرک ہو تو وہ ناقص ہے اور ناقص حدا  
نیں ہو سکتا۔

دیده که نادیده دیدا تیست      دیده کنادیده گرفتار تیست  
دیده - نادیده دیده ار یہ الفاظ ایک ہی ماذہ سے مشتق ہیں۔

دیگر

کن کمن اور است زنوت کمن      اپنچ کند کیست کہ گوید کمن ؟  
کمن ، کمن ، کند مشتقات ہیں کروں ” سے۔

دیگر

نامہ محل را بمن خامد کرد      نامیدہ را ہرف کش نامہ کرد  
لغت نامہ کو نما اور نامیدہ شفاقت میں کچھ تعلق نہیں مگر ماذہ کے لحاظ سے  
یہ الفاظ ملتبطہ ہیں۔ اس لیے ایسی صورت کو شبہ شفاقت کہتے ہیں۔

دیگر

کون و مکان و رخط امکان او      کائن و من کائیں - گریکان ا و  
اس شعر میں پانچ لفظ ایک ماذہ سے ہیں۔ اور لفظ کان کہ فارسی ہر ان سے  
متاثرا ہے۔ یہ شبہ شفاقت ہے۔

دیگر

کزو خود زیں فن اندر شنیدے      تاذ نشانم نہ نشینم زپے

دیگر

حاجب فصل آمد تفصیل داد      کر منفصل ہے م فصل باد

حضرت ہی کنپ عدل و داد جنتِ عدن سست کر آباد پا د

دیگر

ابر شدہ کوہ بلند از شکوہ برق شدہ برس رو تیج کوہ

دیگر

آپ معانی زدم زاد نمود آتش طبع معلم داد داد

قلب

تجنیس ہی کی قسم میں قلب داخل ہو جس کی دو صورتیں ہیں (۱) نگد کے حروف ترتیب لکھ دیئے گئے ہوں یہ قلب کل کھلا ہو (۲) اگر حروف ترتیب لکھ دیئے گئے ہوں تو یہ قلب بعض کھلا ہو :-

ما بر ری عرب آں جم شست رَعَبْ عَربْ بِرْ عَمْ مَالْ شَتْ

دیگر

قند پشم آمدہ زار سو مد ام رینگ زبان خستہ میان نیام

ان شمار میں کلات رَعَبْ عَربْ میان نیام میان میں قلب بعض ہے  
اشتعاق و شیبہ اشتعاق

یہ صفت بھی ایک طرح کی تجنیس ہے دو لفظ ایک مادہ سے مشتق ہوں تو اس کا  
نام اشتعاق ہے یا دو لفظ مشابہ ہوں اور مادہ دو نوں کا جدا ہو تو اس کو شیبہ  
اشتعاق کہتے ہیں۔

صفتِ تجھیں بھی ہے۔

صفتِ قلم میں بیان فرمائے ہیں ہے۔

آہو سے مشکلین سرخ نا دشناخ دزدوم اور مشک بعمر افران

یہاں بطور استعارہ قلم کو آہو کہا ہے۔ اور آہو کی متناسبت سے سر، شاخ، ہٹک صحر اکاڈ گریا ہے۔

یہ بھی صفتِ قلم ہے۔

در طلب صوف تراشیدہ سر گرچہ جب کندش زبر

اس شعر میں صوف، تراشیدہ سر، جعد الغاظ متناسب ہیں۔

رائک و ساجد شدہ درہ مقام در دل شب کردہ بیکجا قیام

پیچ نبودہ بیکاش قود طاف کر دعین قیامش بس جود

رائک، ساجد، قیام، بس جود الغاظ متناسب ہیں جو فقط کی اصطلاحات ہیں۔

حاجبی از معج برآب د گر بر تن دریا صفائش گزر

حاجبی ایک نئم کا ہمین کپڑا ہوتا ہے اس کی صفت بیان کرتے ہیں کہ لہروں سے

اس کپڑے میں رُبی رو نہ ہے۔ اور دریا صفت یعنی اربابِ کرم اس کو پہنچے ہیں۔ پس ہے۔

موج، دریا، آب الہ افنا متناسب ہیں۔

چشم چوڑ گلشن نہ بتش فاد گشت پیا وہ چوگل از پشت با

ویگر

از دو طرف تنخ مطاف شود      وزد و شرن بخت شرن شود  
یا علاوه شناق کے صفت تریص بیہو  
چوں از شوق ز غایت گشت      کفہ و انش ز کنایت گشت

سیاق الاعداد

یہ ہر کہ اعداد کو ترتیب یا بلا ترتیب کلام میں ذکر کریں :-  
جنح طاف چرخو مہر پر      شش جست آستہ از نج مر

ویگر

چار گھر کرد جہاں را پیدا      در کرہ شش جست آذکر شید

ویگر

ساختہ مجھہ باز ہشت باغ      ہشت بہشت از مراد با فران  
مراعات النظر

اس صفت کا اندازیہ ہر کہ کلام میں ایسی چیزیں جمع کریں جو با صفت  
رکھتی ہوں (مولے نسبت تعامل و تضاد کے)

وقت چیز میوہ پزو گرم ماب      وزمد ابر جہاں غرق آب  
ابر د رافشاں سی شہریا نوال      ابر شش خود راند بذریعہ لال

ان اشعار میں ابر، آب، نور، دریا افاظ متناسب ہیں۔ اور ابر و ابر شش میں

خرم خداں چوگل از بارگاہ سعے گلتان دگر جست را  
خرم خداں بگل گلتان افنا ناقابل ہیں۔

رَدِّ الْجَبَرِ عَلَى الْقَدْرِ

ی صنعت اس طرح ہوتی ہو کہ پہلے مصروع میں جو لفظ آیا ہو دوسرا مضر  
میں اسی کو لوٹائیں۔

عود قاری کہ ہمی داد دود  
غالیہ می ساخت گل از دود  
اس شرم لفظ عود اور دود کو مصروع ثانی میں لوٹایا ہے۔

ماگ بزرگت نہ تنند نیز پیش از مرگ بزرگت گریز  
ویکر

پا د کے اندر سے پیدہ فتاہ تاج سلیمان زرسش برواد  
اے سر حرث تو زا ختر بلند پھر تو از ماہ بیک سر بلند  
گر پتہ بگل دنولئے بیانخ برگ نوا بود بجایس فیانخ  
می کنم از یعنی خود آدم دین چوں کنم از خون خود آکلو دین۔

تریصع

وہ صنعت ہو کہ دو نوں مصروعوں کے الفاظ دوزن اور قافیہ میں متحدد ہوں  
اور دوزن میں موافق ہوں۔ ہم قافیہ نوں تو اس کو حاصل کئے ہیں۔  
با د و نو شیں بصنایخ و اس کرد د عده دو شیں بفارست کرد

رے چوگل بود پر شپت نہیں گشت زمین پر سمن یا میں  
 حکشن بخت سے مراد کی تباہ و مطلب یہ ہے کہ کیکاوس نے جب کی تباہ کو دیکھا تو گوہ  
 سے اتر پڑا اور پیا وہ پامہوگی۔ اس کا چھول سامنہ پر شپت زمین پر جارہا دا ز راہیم  
 گویا زمین سمن دیا سمن سے پر جو گئی۔ رے د پشت میں تضاد ہے۔  
 ساتی خورشید میں ماہ پھر و در ہی کرد چوسمہ ب پھر  
 اس شعر میں خورشید، ماہ، پھر، د و ر الفاظ مناسب ہیں۔  
 سینہ خرد زست آئینہ زنگ خوز مصلحہ مصل کو؟ تما بزدا یہ درا  
 آئینہ، زنگ، مصلحہ الفاظ مناسب ہیں۔  
 عوض کر دو شر قتلشت دوڑتے از د و قتل بخت  
 فصل دے اور شدت سرمکے بیان میں کتنے ہیں کہ  
 اس قدر پالا جنم گیا تھا کہ حوض کے دوڑ کا تسلی ختم ہو گیا۔ لیکن ماہ فے  
 کے دوڑ کا تسلی فایم رہا۔  
 د و ر قتل س اصلح حکمت اور الفاظ مناسب ہیں۔  
 دوڑ کے منظہ یہ ہیں کہ ایک شے موقوف ہو دوسری پر اور دوسری مروٹ  
 ہو اسی پیلی پر جیسے مرغی کا وجود انہے پرانہ سے کا وجود مرغی پر موقوف ہے۔  
 تسلی سے یہ مرا دیکھ کہ غیر تناہی اشیا کا وجود ایک ہی وقت میں ایک  
 دوسرے پر موقوف ہو۔ اور یہ سلسلہ یوں ہی جاری ہے۔ ختم نہ تماہو۔

گم شده ام - راه ناچیم و باش      بے اصرم - نور فرامیم تو بش  
 دیگر  
 بے کرنے نام فردشی کند      بے گرسے مرتبه کوشی کند  
 دیگر  
 برق بروتے تابے دگر      دشت زهر جو بے آبے دگر  
 دیگر  
 یعنی برگیری ماز سر جسم      تیر کش اکناف جسم  
 دیگر  
 مهر حچ چوئی زوفکے نکتیت      سو په منی اصبعاں نکتیت  
 دیگر  
 منزل سعیدن شود برج تخت      مجمع بحرین شود روئے سخت  
 دیگر  
 هر طرف ره بتلے دگر      هر قدمش سیر بآبے دگر  
 ذوق افکین  
 اس شد کو کتے ہی جس میں دو قانیے ہوں یہ بھی ایک صفت ہو  
 تن رغیمیت بزمیت سپرہ      بُردنِ جان را عین نیست شد  
 دیگر

دیگر

نورهایت بچرا غم رسال بوئے عنایت بد ماغم رسال

دیگر

از خدمات بردن تائثه بخط لاهوت و طعن ساخته

دیگر

هر دست یک گل صد آجوب هر چند چند گل صد آبروی

دیگر

بر لکش سایه طرف بر طرف تا فلکش پای شرف بر شرف

دیگر

از دو طرف تخت مطرف شد وزد و شرن بخت مژن شد

دیگر

غم زدگان را بطلب دلکش از گشیدگان را بکرم رهنمای

دیگر

خشن را بفناد رکش از جو هر جاں را به قاره نهای

دیگر

طفل گیا راز هوا رخینت شیر نفر جاں را ز صبا ز دعییر

دیگر

اشارہ ۵۔

رفت و برادر نگ سکندرت در صفت پیالاں سد بیان جبست  
یاں اس اشارہ ہی اس واقعہ کی طرف کے سکندر نے قوم یا جج و ماجج کا حملہ کئے  
کو ستد روئیں بنائی تھی۔

### میق الصفات

یہ ہر کہ ایک ہو صوف کے کئی اوصاف پے درپے ذکر کریں۔

باد! ہمہ وقت بثادی دماز بادہ کش و خصم کش و دزم ساز

لٹکہ مشرق زادہ حباب نگ پیرہ دل فخرہ کش و تیرخپ

خرو، چڑہ میں تجھیں خلی بھی ہر۔

چند ہزار شن سواراں کار تین زن و کینہ کش و نامدار

### نظم منجع

وہ ہر کہ قصیدہ یا غزل کی ہمیت میں ہولے مطلع کے تین میں فائی ہوں

اور چوتھا فایہ قصیدہ یا غزل کی زین کا ہو۔

چاپنچہ اس مشنوی میں ایک منجع غزل موجود ہو۔

لے زندگانی بخش من! العلی بکر گفارتو در آرزو تے مردم از حسرت میار تو

گرفتہ باشد برباباں۔ یا آپ حیوان دہاں گفاری گیکو یعنی کہ آں نبود مگفت ار تو

زیں پس بخوبان نگرم۔ در کوئی ایسا بخیم گریج کر کہ جاں برم۔ ان غفران خوش ار تو

چنخ زبیدا دعماں تافت ملکت از خلم اماں یافت

دیگر

چنگ نواز بہوا سر کشید چنگ نواز نہ نوا بر کشید

ہوا، نوا، سر بر ہر مصروف میں دو دو قافیتے ہیں۔

دیگر

خوشم چنخ از علیت خانیخز برع دسان بحداد رین

دیگر

جلد عالم بوفا جو میش خاطر خسرو بہت گویش

دیگر

آتش ازار حاکم بدل بر کرد دو دبر آن نفس ہا د سر د

دیگر

آپ معانی ز دلم زاد ز د ز آتش طبع غبتلم داد د د

تکمیح

یہ کہ کلام میں کسی قصہ یاد افادہ کی طرف اشارہ ہو جو مشهور ہو یا کتابوں  
میں مذکور ہو۔

شرط کرم میں کہ بنگام چنگ گوہر خود رنجت یاد اش نگ

اس شعر میں جناب سالت مائب کے دن ان مبارک کے شید ہونے کی طرف

اس منوی کے یہ دو نوں شرمی اسی طرح کے ہیں۔

ہست کسو تو میراث شاہ      من ریثا ہم تو میراث خواہ  
مصرعہ ثانی میں زس سش کے اجتماع سے بخی قدر ثقالت  
پیدا ہو گئی ہے:

زشت ترا زنگ شد بے شاہ      پست ترا ز پشت شد و فریبا

دوسرے مصرعہ زبان پر آسانی سے جاری نہیں ہوتا۔

پاے سوراں نبیں رشدہ      گاؤں نبیں رائیں شاہ رشدہ  
دوسرے مصرعہ میں ایک گونہ ثقالت پیدا ہو گئی ہے اس سش کے

(اجتماع سے)

**صلح جگت کا** مولانا بیلی مرحوم نے شاعر ہمیں حضرت خرد کی  
**اعتراف** لفظی رعایتوں کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہو کہ ”کیس کیس“  
وہ صلح جگت کی حد کو پہنچ گئی ہیں“ لیکن اس منوی میں تو

صرف ایک شعر ہے جس کو صلح جگت کہہ سکتے ہیں:-

طلیل شگونہ فربہ آفتاب د مرد      شاخ بدید و بمنادل سید

**قبول عام** جس طرح خوجہ نظامی کی ثنویات خمسی میں سے سکندر نام  
کو زیادہ شرست اور قبولیت نقیب ہوئی اسی طرح خرد کی ٹام

ثنویات میں قران ہے دین کو قبول عام کا فخر حاصل ہوا۔

در کو س تو بہ مرست افادہ میں سے  
این نہیت کا رد گرے جز کاریت میکرو  
خواہی نمکن نیش ا خواہی کش دلیل  
ہر چونکہ خواہی خوش ا بریتہ ادم بار تو  
پھول غم بختار آورم یا گرید رکار آورم  
یا رد بدیوار آورم باسے بمان یواڑو  
خواہی کہ برہ خندہ پیش انگلی انگلہ  
اینک چو خسر وہ بست دہ نوبردہ بازار تو  
**فافیہ معیوب** | دو ایک جگہ اس منوی میں شانگاں قافیے بی آگہیں  
اگرچہ اس قسم کے قافیے کو اہل سخن نے جائز رکھا ہی مگر اس کو  
معیوب سمجھا ہی۔

پاد زندہ دست بدست ہمہ وزدم او با د بدست ہمہ  
ایکا در شعر میں لیے قافیے ہیں جن کو شانگاں بھی نہیں کہہ سکتے۔  
با د حسن ل عدازان عل کرد خشک شدہ شاخ ہم آں جا کرد  
مکن ہی کہ اس شعر کی کتابت میں کچھ غلطی ہوئی ہو۔

**تنا فر** | دو ایک شعرا میں تنا فر بھی پایا جاتا ہی۔ تنا فر کے کتبہ یہیں  
کہ ہر ایک لفظ بجاے خود تو فرضی ہو مگر ان کے اجتماع سے ملقط  
میں گرفتی پیدا ہو جاتے اور وہ زبان پر آسانی سے روائی نہ سکیں جیسا کہ  
حضرت نظامی کے اس شعر کا دوسرا مصرع مشهور ہے۔  
زخم ستور ان راں پن دشت زمین شش شدہ سماں گزشت

# خامسته

(از خاک مفت زده بخار)

شنبوی پندت جای مشنی  
بسته بخوار سلم خردی  
خرم دخداش پوگی بوتاں  
تخته نفرست پئے دوتاں  
ہاں بکرایں نامہ کہ دانش نام  
یافت از اس جلد فراتر تمام  
چشم هنریں شدہ حیران او  
ریخته تیرنگ را لوان اد  
دیده بیندہ گھب دید نش  
سرگردیده زگل چند نش  
هر چند ذوق نیز فروں شد پس  
کر دشناهاست و نکتہ رس  
بیت قصیده جو من در کشت  
هر غسلے بچو غزال بشت  
مج زان قلم حواب روای  
از نفس طولی خذبت الیاں  
داد تو سبی آن نعت کو  
تابدہ بلل شیر از کو  
طولی هند اربنا آمدے  
بلل از ای را پهشنا آمدے  
من که مد اغم روشن پارسی  
بے خبر بند م اردا رسی  
من ز بکجا نعت بدحنا از بجا؛  
کاسرتی غسل از کیما!  
گرزجی ساز خطا می زنم  
بانگ کرم زن ک کجا می زنم  
و قلم افتد و دریں باب راست  
راستیش حضرت نواب راست  
خان فضائل حشم اسحق طل  
آئینه حسرتی نکتہ داں  
پر خدرم از سرپود او سود  
دام ولم خاطر دالاش بود

اب سے نصف صدی پہلے تک جب کفاری زبان کی دس قدریں کا عام رہا  
تھا کنڈ زمامہ اور قرآن السعین یہ دو نئیوں ہاتے مکاتب میں داخل درس تھیں۔  
اسی لیے بُٹے بُٹے قابل لوگوں نے ان کتابوں پر حواشی لکھے اور ان کی شرکی مرتب  
کیں۔ وقت رفتہ وہ روانج کا دست تبدیل ہوتا گی۔ یہاں تک کہ اب ان کتابوں کے پڑھنے  
پڑھانے والے نادلات روزگاریں شمار ہونے لگے۔

قرآن السعین کے اباب قبولیتے اول: ہند خصائص ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے۔  
اور ان خصائص نے اس شمنوی کو محض شمنوی نہیں کھا بلکہ نظم کے اصنافِ شانہ کا ایک  
بافرہ مرکب بنایا ہے جس میں ہر ذات کا سامانِ خیافت موجود ہے۔ قصیدہ کی جگہ قصیدہ  
غزل کی جگہ عنزہ نے در شمنوی کی جگہ شمنوی۔ پر شمنوی میں محض قصہ گوئی پر اکتا گیں کیا  
بلکہ ہر ہم دوسرے کے لازم کی تفصیل ہے۔ ہندستان کے چھولوں اور چھولوں کا ذکر ہے  
دلی اور اس کی عمارتوں کا بیان ہے۔ یہ مظاہر ایں ایں ہند کے لیے قدرتاً موجبہ بسا با خاطر ہیں۔  
اصل قصہ بھی ہندستان کا ایک تائیگی، افعہ اور حضرت خروش نے اکثر خشم دید حالات  
کو تایا و مظاہر سے نظم کی ہے۔ اس لیے تاریخی ختنیتے بھی وہ حالات قدر و قسم کے قابل ہیں  
چنانچہ بعد کے موڑین نے کیتیا وہ سلطنت کے ذکر میں اس شمنوی کے اشعار سے اکثر اقتا  
کا استناد کیا ہے۔

ان تمام خوبیوں کے علاوہ تشبیہ و تیل کی نذر، اسالیب بیان کی تازگی، غنائم  
الخاطر کی کثرت اور رب بالآخر فرک اخراجین ہیں ہے جس نواس شمنوی کو قبول علم کا خلعت پسایا تھا۔

مشنوی

# قرآن السعیدین

خسرو

ساختگشت از رکش نامه  
از پیشش با همین نامه  
در رمضان شد بعادت تمام  
یافت قرآن نامه سعدین نام  
آں چه بتایخ ز چهرت گشت  
پویه شهد و هشاد و هشت  
(از مشنوی قرآن اشیان)

تاختام هزره برآ و دراز  
 برا شرکم نه از روی آز  
 عاجزم و عاجزم غدر خواه  
 نوبت پیری و نعم طفل راه  
 خوش مشق گفته و درسته اند  
 نیز پایه بجانب بشیر  
 غلیق و آمینه شکر به شیر  
 یا در می او کربه کار کرد  
 از گتب خواسته ایبارگه  
 خامه زن من که حسین پی مت  
 رهرو آغم خطش کشتی مت  
 هر درسته نقش نو اخیتن  
 لعل ددر آز نوک فلم بختین  
 کز کاب و برج خ کافند را اس  
 لک نه بینی زستون قیان  
 عارض کا عنده که حسن اربود  
 شد عدن پیرین کاغذی  
 لاجرم آن کافند زار و سبیل  
 گشت کنوں سیخ و سیاه و بیل  
 از خشم شان خامه که در دی کیست  
 شد عدن پیرین کاغذی  
 شد عدن پیرین کاغذی  
 یاد نزد گاہ بور و نه خوش  
 شتر تویی و سخن آب چیات  
 زده جاوید تو حسم زده ما  
 شضر تویی و سخن آب چیات  
 شد عدن پیرین کاغذی  
 شعله اوسزد نگشته هنوز  
 گرد گز ترسته شوش صدیل  
 لکت کمث تفت مو زد را  
 تادم گرم توفت ای برشید  
 شاد بیان خرس و جنت نشیش  
 باد بیان آجیق آفسنیش

یه

له شیخ بشیر الدین صاحبیں ۱۰ کرتی آنری بمنیر هزاره ۱۰ ایام حسین پیش اند که شایخان سرخیه

امیر نے منوی کے اشعار کی تعداد ۳۹۳ باتی ہے ۵  
در ز جبل با رکشانی شمار

نہ صد و چار و چل د رہنماز (معنی ۲۰۰۰ میں دو د مقدمہ)  
مگر موجودہ نتائج میں یہ تعداد صرف ۳۹۹ ہے، یعنی ۲۵۲ ایات کم ہیں۔ ۱۰، عنوانات  
کے ۸ اور ۲۱ عکلوں کے ۱۹ اشمار (۳۹۲۲ یا موجودہ ۴۹۰ کے ۳۶۹ کے علاوہ) ہیں

محمد مقدسی خال شریف

صفحہ	عنوان	مذکور
۱	شکر گوم کہ بتو فین خداوند جمال	
۱	تام ایں نامہ والا است قران السعدین	
۲	در لصرع به در حق کہ گنگاراں را	
۳	لغت سلطان رسول آنکہ سیخابدرش	
۴	و صفت مولیع عیسیٰ کہ شب روشن شد	
۵	مدحت شاہ کرنا مش بلکہ فتحناک	
۶	در خطاب پ ش عالم جو بلکہ خدمش	
۷	صفت حضرت دہلی کہ سواد ائم	
۸	صفت مسجد جامع کہ چنانست درو	
۹	صفت نیک مبارکہ کہ زرفت نیکش	
۱۰	صفت حوض کہ در تعالیٰ پلکیں گوئی	
۱۱	صفتِ ضل ف و مزدی عہر شہر میر	
۱۲	صفتِ انش و آں گرم روپیاں بی	

## فہرست مصاہیں

### من

#### قرآن السعدین

مشنی بڑا کے عنوانوں کی دو قابل لحاظ خصوصیتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ بھی منظوم ہیں  
دوسرے یہ کہ اول سے آخر تک اس طرح مرتب مسلسل ہیں کہ ان کو بہ کم نظر پڑھنے سے  
کتاب کے مصاہیں کامائل و دل خلاصہ مقدمہ طور پر معلوم ہو جاتی ہے چنانچہ خود مصنف علیحدہ  
نے ان اشعاریں اس کی جانب کتاب فرمایا ہے ۵

طہزہ سخن رارو شش نوہ ہسم	سکڑاں ملک بخت روہہ سم
نوکنم اخذ از د رسم کمن	پس روہی پیش روائی سخن
در نگرم تاچ چ در اشاندہ ام	ما بچہ ترتیب سخن راندہ ام
کامم ازیں نامہ عنوان کشائے	نامیں بلند سوت کر نامہ بجا سے (صفہ ۲۳۹)

اس سے مناسب سمجھا گیا کہ فہرست مصاہیں میں ان عنوانوں کو یہ کتاب کر دیا جائے  
اور عسنہ میں چونٹ کے اندر بچ پنج میں آئی جاتی ہیں ان کا سلسلہ جدا گایم  
کر دیا گیا ہے اور بطور حوالہ کے صرف مطلع کا پہلا مصرعہ درج کیا گیا ہے۔

اسی صحن میں چند لفاظ مشنی کے اشعار کی تعداد کے متعلق کتنا چاہتا ہوں۔ کیوں کہ  
مولانا محمد اسماعیل صاحب مرحوم (غالباً مقدمہ کے ختم کرنے ہی انتقال فرماجانے کی وجہ سے)  
من کی جانب توجہ فرمائے تھے اور مقدمہ کے اندر انہوں نے صرف تین قرطبیا ہی کہ حضرت

مختصر	صفحہ	مصنون	مختصر
۳۲	۱۱۲	ڈر پیغام پر سوئے جل کو شہ خویش سوئے باوت وان گستن خوتا بکا	ڈر پیغام پر سوئے جل کو شہ خویش
۳۳	۱۱۴	گستن شاہ جہاں پاسخ پیغام پدر قصہ ایوسٹ گم گشہ ہے سر کھاں	گستن شاہ جہاں پاسخ پیغام پدر
۳۴	۱۲۰	باز پیغام پدر بر پس خود کم بزم پل خوش ازی خون ست کند و مید	باز پیغام پدر بر پس خود کم بزم
۳۵	۱۲۲	باز پیغام پدر کا سپ مر پل بندت دوائے کہہ پچھے عباں	باز پیغام پدر کا سپ مر
۳۶	۱۲۶	باز پیغام پر جانپ فرزند عزریز ماڑے کہ زخول بدلش رامیاں	باز پیغام پر جانپ فرزند عزریز
۳۷	۱۲۸	باز از شاہ جہاں پاسخ پیغام پدر شریت آب حیات از پے سور جہاں	باز از شاہ جہاں پاسخ پیغام پدر
۳۸	۱۳۰	از پر آمدن شاہ جہاں کی کاؤس بر برادر چوگل نویر سفر وال	از پر آمدن شاہ جہاں کی کاؤس
۳۹	۱۳۲	رفتن شاہ کی مرث دبوز ک عاریں بر شہ شرق سیکھا عرض ایں جو هر آں	رفتن شاہ کی مرث دبوز ک عاریں
۴۰	۱۳۴	اتصال مدن خور شید و قران صدین چچ گردانست بگرد سرایاں گزار	اتصال مدن خور شید و قران صدین
۴۱	۱۳۶	صفت کشی دریا بسیان کشی معیج دریاۓ کہ فتہ زکار نا پکار	صفت کشی دریا بسیان کشی
۴۲	۱۳۸	ذکر در اسپ فر سادن سلطان بد پدر ہم براں گونڈ که دریانغ وزد باد و زال	ذکر در اسپ فر سادن سلطان بد پدر
۴۳	۱۴۰	وصفت اپاں کہ زیر عنت بخوبی و نبخل توں خلیج شاہ گفت زد اخی حنچ جان	وصفت اپاں کہ زیر عنت بخوبی و نبخل
۴۴	۱۴۲	صفت آں شب باقدر کتا طلح فخر نزد آں بح تک برد سلام زدال	صفت آں شب باقدر کتا طلح فخر
۴۵	۱۴۴	صفت شمع کچوں برس شی یہ مقریں در زمان چاک تریڑہ مظلوم زیماں	صفت شمع کچوں برس شی یہ مقریں
۴۶	۱۴۶	صفت لوز پر انگو کا گل پر تو او بنو دو دل شب کو بود بیر و جوال	صفت لوز پر انگو کا گل پر تو او
۴۷	۱۴۸	صفت سیر برج وردش منزلہ کہ عہد کا رگزار غذاں نداز دو راں	صفت سیر برج وردش منزلہ
۴۸	۱۴۹	صفت اخترو آں طلح دوقت مسوو کر گرفتہ دو مسوو و بیک برج قرار	صفت اخترو آں طلح دوقت مسوو
۴۹	۱۵۰	صفت بادہ کہ بی بی چو خط بعد ادش بیے سوا دیش بخواں نشو آپ جوال	صفت بادہ کہ بی بی چو خط بعد ادش
۵۰	۱۵۲	وصفت قرابہ کہ بہر حرم خست رز شیش خانہ است بیلاں سرش وشنل	وصفت قرابہ کہ بہر حرم خست رز
۵۱	۱۵۴	سخن از وصف صراحی کہ کلائن ناک را در گلو و مت زنی خونش برآید زدہاں	سخن از وصف صراحی کہ کلائن ناک را

نمبر شمار	صفوی	محضون
۱۳	جنت شاه زدہ بی نی پے گین پدر	گشت آغاز غبار و شدن هر نهاد
۱۴	صفت قصر نو شہر نو اندرونی اب	ک بو دع صدر رفت چورت آن ایوان
۱۵	صفت نصل خزان مغل غرم پاہ	هم برآں سار ک بتای ج چمن باز خان
۱۶	صفت نصل هماران ک چنان ک دلاغ	ک بد و بزرگ ن دیده بیان حسیدان
۱۷	صفت موسم نوز و طرب کرد ن شاہ	بنم دریا لکعت دست چو ابر نیان
۱۸	صفت چتر سیه کرن پے چشم خود شید	آل سیاہی ک تو در خود طلبی هست علیا
۱۹	صفت چتر سپید از پس آن چریاہ	چول ش قدر د سپیده دم عیند پریا
۲۰	صفت چتر ک لعل ست چخور شید بصح	باک هست اشغف و صح جمال سلطان
۲۱	صفت چتر ک سبز است ز سبزی شاہ	برگ نیلو فری اندر سر دریا سے ریان
۲۲	صفت چتر ک گل گر شده از گل گزاو	بر سر شاه زگل سایر کمندان استان
۲۳	صفت دریا ش ک زدیک ش از بیت شا	گناه ت دست ز حیرت نکن کار زبان
۲۴	صفت تیغ ک با خصم نیاش گویی	ک ز بهر تو فرو چند بر جم آپ دهان
۲۵	صفت حیخ ک مائے ک بیان دی شست	ی محی خست ک اونام هناد است کما
۲۶	صفت تیر که بارانش غایت بخت است	سخت بارانی در تیر مده و در نیان
۲۷	صفت رایت لعل دی اند سر شاہ	گشت خور شید میان شغف و شام نهاد
۲۸	غم سلطان بسوئے هنده پیلان بیا	راندن از شهر خواپنوبتے گل از بستان
۲۹	ذکر بار آمدن قلب ش از قتل مغل	بچو گرگان ز رسید یا علم از برج نار
۳۰	نامزد گشت ن شکر بیزک سوئے اودده	صد سر افزار و ملک باریک تدریشان
۳۱	صفت موسم کردا بره رشن شان	ابر بارا لاس سر و باد بیدنیان دواں
۳۲	صفت خرپڑه کز پر دلی آنجا که بود	تیغ و تیش همیا برا غلطان

مختصر	صفحہ	عنوان
۷۳	۲۲۸	صفت کا غذیں کرپے دو دلم
۷۴	۲۳۱	ذکر بار آهن شاہ بولنگیر شہر
۷۵	۲۳۵	خون از خم کا ب و خلخا خواہش غدر
۷۶	۲۳۷	صفت خاتم و قطع نسل کردن
۷۷	۲۵۶	شدخن ختم قبولے کے قدایش دادہت تا ابدیانی باداومبادش پایاں

## غزلیات

۱	-	اے زندگا نی بخش من حل شکر گفار تو۔
۲	-	اے دہلی داے بستان سادہ -
۳	-	شد چوا سرد کنوں آتش دخرا کاہ کجا مست
۴	-	سوار چاہک من باز غزم شکری دارد -
۵	-	برگ بریز آمد برگ گل و گلزار برفت -
۶	-	آمد بار و شد چین ولالم زار خوش -
۷	-	مل امروز آخریں شبست برناست -
۸	-	دوش ناگہ مین دل شده آں مد بر سید -
۹	-	تیغ بر سیر تاز سر برہسم -
۱۰	-	از دل پایم دارم بر دوست چوں رسامن -
۱۱	-	بلاغ سایہ بیدست و آب در سایہ -
۱۲	-	وہ کہ اگر روس تو در نظر آید مرزا -
۱۳	-	خو تم آں لحظہ کہ مشتاق بیارے بر سد -

نېږدار	معنون	صفحه
۵۳	سخن ازو صفت پیالاکن زبس جنبشیں تو	خون تقاریب سوی اوست ہر دقت کنال ۱۴۳
۵۴	صفت ساقی رعنان کند دستان را	بیک آمد شد خود بیش میست غلطان ۱۴۵
۵۵	صفت چگ کتبے موست تن بکایز	موی ساق دگرش تابز میں آوریاں ۱۴۶
۵۶	صفت کاس بایث برش کھو دست	کدریاں کارس خالی است لغم چنڈیاں ۱۴۸
۵۷	صفت نائ که ہر لخت زدم دادن اد	کلہ مطرب پر باد شود چول آیسال ۱۴۹
۵۸	صفت فت کم در و دست کسان بپیا	صحن کرواشتہ کوبش پامیں بچپان ۱۸۰
۵۹	صفت پروہ داں پڑہ نشیان نکرف	کہ ہر دست نایندہ هزار اس دستان ۱۸۱
۶۰	صفت مادہ خاص کلار خوان بیشت	چاشنی داد بہ کام وزبان لذت آں ۱۸۲
۶۱	صفت ییرہ بنوں کم نزد عہ خلق	بازان نیست نبای تجهیہ ہندوستان ۱۸۵
۶۲	صفت فتحہ گری باس زنان مطلب	کہ بے لحن کند زهرہ جو گیرہ الحال ۱۸۶
۶۳	صفت تاج مکمل کم پیر بیافت رشاه	آں پر کر سکریں تاج ستاز خاقان ۱۸۹
۶۴	صفت تخت کہ بچوں فلک تابیدہ بڑو	واز شہ شرق بخور شید شرف داد رکان ۱۸۹
۶۵	صفت پیل کہ شہ داد بفرزند عزیز	کرشاد از جنبش اد کوہ چو دریا لزال ۱۹۰
۶۶	صفت صح و کلاہ سیاہ دچتر سپید	رفتن شہ پدر روز و شب نور افتاب ۱۹۵
۶۷	صفت چینہ خور شید بدریاۓ پسر	کمکن پر قوا و ماہ سمارا نایاں ۱۹۶
۶۸	شب دیگرز پے عیش ملائیات نوشنا	دن پدر دادن پندوز پسروش براں ۲۰۱
۶۹	درود لع دو گرامی کم پدر راد رائشک	مردم دیدہ ہمیرفت ز پشم گریاں ۲۱۱
۷۰	صفت موسم باران و بره رفتون شا	جانب شہر شدن از لکھن بکراں ۲۱۶
۷۱	سخن ازو صفت قلم انک ملیح محفوظ	ہست اذل صفت ماقلہ اللہ بخول ۲۲۵
۷۲	صفت محبرہ کو گرچے سیاہ دار دول	آں سیاہی دنس مایہ علمست و بیل ۲۲۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شَكْرُوكِيم کہ بتوفیقِ خداوندِ جہاں	بر سر نامہ توحید نو شتم عیناں	نَامِ ایں نامہ وال است قرآن العید
تاشودایں نامہ بنا مش درست	حمد خداوند سرا یم نخست	
نے بو جو دے کے بو دا ز عدم	واجب اول بوجو دستم	
پیشتر از فهم فرات گرائیں	پیشتر از وهم خسیر پرواراں	
دیدہ کنائے دل عبرت گزیں	نور فرمانے بصر دیوبیں	
معترف عجز دراد را ک او	غُرت صاحب خداوند فاک او	
روح دریں گم کم کہ خواند و روا	دل متحرک حسہ داند و روا	
تکنداندیشہ دریں راہ تیز	زہرہ مدار و خرد مُست خیز	

لے می خداوند تعالیٰ واجب ابوجو دست ای زدت فی تحقیقی وجہ دوست اول ست ای وجدت پیش از ہبہ  
چیزت پیش واجب اول صفت بدھمت ست مرضا وند را اول راست ایج ایشان انبرت ای ایز ز مکن کر  
واجب بالغیت ای می بصری کاظم بر عاقب امور و غمہ همن حکم و مصلح ایز وہی می اذ از خود ہمیں متناہی  
اور ای افواہ ای اس راست خیز گفتہ کو علان نے اول دن اخیر ستم بدریافت آثار دہنادہ ۱۲۵

نمبر شمار	مصنفوں	صفحہ
۱۳	زمر کر تندہ بیک رہ گزرے بسوے من کن	۱۵۸
۱۵	تمہر بختاں لعل مسیگوں را	۱۹۷
۱۶	آفٹ زہد و توبہ شد ترک شراب خواریں	۲۰۰
۱۷	آرام جانم میر و دجال راصبوری چوں بو	۲۱۰
۱۸	سخت دشوارست تھنا ماذن از دلدار خوش	۲۱۴
۱۹	بانا پریتہ از ہر سوے سر بری کسند	۲۳۰
۲۰	عمر نو گشتہ مرا باز کر جاں باز آمد	۲۳۳
۲۱	نامہ تمام گشت بجا تاں کہ می برد	۲۵۵

لوفٹ - مندرجہ بالا طریق پر مصنفوں متن کی فہرست مرتب ہو چکنے کے بعد حضرت امیر کے دیوان بقیہ اتفاق کے ایک نہایت قدیر نجخ کا حال معلوم ہوا جس کے مصنفوں متن کی فہرست بھی تنظیم عنوانوں کے لیک جا چج کر دینے کے ذریعہ ستر بیک ہے اور اعلیٰ ہی کہ یہ ترتیب خود صفت رحمۃ اللہ علیہ کی دی ہوئی ہے۔ علاوہ برین اس مشتوی کے اندر جسن اتفاق سے ایسی تباہ اور پراز محابریات نہیں و تقدیم کا سچ ہو جانا بھی ایک نہایت عجیب اور نادقائقان السعدین ہے۔ ایک سے زیادہ امور میں تواریخ و حقیقت ایک ایسا طائفہ ہے جس کی توجیہ صرف خرد کے رہائی فیض کے حوالے ہو سکتی ہے۔ بڑا اللہ مصطفیٰ

محمد مقدسی خاں شردہ والی

پاک زامکان تغییر پو غیر	غیرت غیر از قدر شش دویمه
خود توان بود بر کرت خانه	مشرک نه بر عالم کش دست مائے
بے بد غیر عسل بر فراخت	نظرت هستی نه با سایه ساخت
بر فلک طبع و آلت نگرد	نقش صور کرد - بالات نه کرد
آینه صورت ازو روشن است	چون و پر نقش طراز تن است
چون و چرک که کند آن جا گذر	آن که نگنجد سنجی ل و صور
پاک تراز هر چه گویند پاک	پاک زالودگی آب فنا ک
زادن فنا زادن مازو مست بی	نه کس ازو زاده فتنے او زکس
شاده ها کس که پیدید و نگفت	دیدن خود گفت بمناد نهفت
تا هم ازو دیده بی بدر فرع	دیدن او هست زرمدم درفع
تامکن خود جهت ازو دیده دو	پشم جهت بنیش پسر بنید بور
هم ز مکان فارغ و هم از هات	بست مکان را بجهات صفات
در همد جا و ز هم جابر و مل	بے همه جا و همه جابر و مل
رات درست اپنکند جلد است	راسی او بدستی که خواست

ل یعنی مرتبی عقل شاند عالی تر است از آنکه غیر او بروز خیر بردو و هوی صفات او کند پر خیر در افزایان و در صفات  
مکن الحصول باشد فرنگ است از مکان تغیر است ایس بست ترجیح آری کلاند کلاد کا بصارو و هویدر کلا بصار  
یعنی میانی ا او را نه یابند و او میانی ه را نه یابند یعنی ما حکم او کسن بر بلطف خوش بام آبل پرشیده از پشم ظاہر است ضیر  
شمن ایج هدم است دیگر صحن تفوح است بحریت که چون آن خنزیرت محل انتظار عسل از معراج باز آمد صاید پرسیدند که یا رسول الله  
آنها را از دیدی بگیر گفت خانه تعالی از بست پیر بطری و مدد خود

آدمی ایں جا بخن راہ جوست  
 ہر کس از وآمدہ در گفت و گرے  
 رخش علی در بہش افگندہ تم  
 کس نسرد راہ پتھقین او  
 من که عہدہ ہتی من فیتی ست  
 ہستی ما زد خرداند کے ست  
 فیت شناسنده ہستی مگر  
 فیتی از ہستی او شت دت  
 ثابت مطلق بصفات حسد  
 بود در اول کیں انوپیش  
 خاوشہ را با از لش کارنے  
 حکمت و حکم کندار و زوال  
 کرد خود وحدت او را بخود  
 ثانی ام مستعف اند و بخود

لئے افگند کنیت از بعزو و رمان ست ماحل معنی ایں گچوں دیل در راہ معرفت حق بخان  
 در بیدیے ملائے کربے ثابت شود و معلوم کے کارنے ماحل آید نیز کم و لاش نواہ پر دیں ہم ملعت کم  
 و ہم مخلول ۱۲ ملکه ثابت لے موجود و ایم مطلق اے نزہہ از بیعن قیود مراد باحدیت صفات آنکہ چریک  
 انصفات حقیقی نہاد و اعدت تکش و تقدہ بکثرۃ مسلطات سنت خلاع میکے ست و کشت او باہتا کرشته  
 معلومات سنت و قدر و دیکھ تعدد او باعتبار تعد و مقدور سنت ایں پیش سایر صفات ۱۲

جو هر جاں رابیقا رہنمائے	حق تمن را بفنا در کشائے
در صفت کن فیکوں نجتے	ز آب عناشت گمرا منجختے
خل صفت بستہ ز دنہ میتم	قطڑہ احسان ش غصیض عئیم
خاص کن عطر قصر دلاغ	چوکش حبلوہ بکران باغ
راز قلم بر صفات بیع	نفس طران ک بصیرت بنع مدع
نامیہ را حرفا کش نامد کرد	نامہ گل را بمنا خامد کرد
سبل را دا نہ بخ من کشید	سبل ترب نیخ گلشن کشید
مغز جہاں را ز صبا ز جیسی	طفل گیارا ز ہوار بخت شیر
کرد بعشرہ نفسی مت قیم	تاف شکوفہ ز بونیسیم
مہر خوش دا د بعنوان راز	جلد سعن را که ورق کرد باز
چشم آب از دل خارا کشاد	چشم سحاب از نم دریا کشاد
در کرہ شش جہت اندر کشید	چار گمرا کرد جہاں را پیدید
دام و د از بے بامان باز است	دور زمیں را بزمیں باز است

له وانہ کرذگہ جو ہر لالی کر مع جھیت مردیا شد نجتیں در صفت کن فیکوں عبارت از ایجاد اوست: *ڈا بکلٹکر*  
 انسان مردہ ماندہ در صفت کن فیکوں فلک یا جالم، سنه اضافت نامہ گل بیانیز است: *نامہ نہ بندیکھت* بمعنی بالی گی  
 نہ بندیکھت کی صفت: *نہ بندیکھت* اک اندھ تعالیٰ از بزرگ نہ نشیت نامہ کل بجھت آؤین گل نایا یا قزوہ نامیرا بدل  
 بکت ذر کل سانت، سنه بخوبی شترے سنتہ نہ سکرت: *باقیتی محکم* کو فارسی باشد معنی *نیکتی* یعنی یک عیز زادہ و پنض تعمیم  
 او درست و بیا توکل کیتے و بی مسی صدر بانسلے غیر آلو افس بوداں فاعل اور آندھ تعالیٰ است و منقول و امان گل کذ  
 پسی ناف شگنہ نہ نہ سلختیا اک عینہ نہ بوداں و بحمد استمات او و دریض میتو پیزیز نہ است ای ہاتھ شگنہ غیر نہ لے عیز  
 نہ نہ دن نایا بست نکر دا

داؤه درستی بستک دلار	راست وی برده زبے حاصل
گم شدگان را بکرم رہنمائے	غمزدگان را بطریل کنائے
محروم ہر شب کرچ غیش فیت	مونس ہر دل کر فرغیش فیت
ہر چھڑا و بندہ فمان اوست	ہر چھڑا و بندہ امکان اوست
منٹ روزی نہ نہد بر کے	روزی پر کس بر ساند بے
جست و ناجست سخا ہر رید	داد بیٹھ روزی تن را کیه
ہر چکنڈ کیست کو گوید مکن	کن مکن او راست زنوتا کسن
ہر عہد ز دیافتہ تعلیم میں	عالم بر حق نہ تعلیم کس
گئی و جزیش بو دزان خبر	ہر پکنہ درکل و د جزا شر
اویش تار باند کیجاست	مور پہ جائے کہ نہد پائے راست
خامد گزار قسم صنع اوست	اپنچہ بھتی رفیش حرف جوست
نور فراء قمر و مشری	صالح بے عین نعت بری
پر ده برا آن اس سپہ ملند	غالیہ سانے شب مشکیں پنڈ
سبر زکن خاک بتا شیر آب	نور دہ بھیس فور شید تاب

له، اسرائیل حق دھل امکان اوست لے ایجاد مکانت خلو و اوست یا انکا از قدرت اوست یعنی ایجاد و عدم آن زرد او برا اوست امکان میعنی قدرت بیان آمد ۱۷۰۵ء یعنی اب را کیه تن گروانیہ کراز شد در روزی او کشاوہ شود و داکو روزی کی کنفوم حق است مخصوص بخود و آن شیوه ان فیت کیا ہر چھٹیں کرچ جیشت و مکان معان آفت و روزی اوست و میتوں از کیہ سخن را داد داشت زیرا کتن سبھیں اس سباب معاشر است ۱۶

گرچہ نیا یہ زمین غاکار      زانچہ شوم بر ور تو رستگار  
ہم بتوام ہست میس تمام      کز در تور دن شوم داشتم

در تضرع ب در حق که گنگاراں را

دا دباراں گنه شوے ز عین غفار

لے بخلافت قدم آرہستہ	ثبہ شبہت زمیان خستہ
فات تو پیدا فی نے پون	من ر تو پیدا تو از خویشتن
فیست شناسے بحال تو کس	ہستی خود ہم تو شناسی بیس
د ان شہر کس کی سیت گریشت	یک و قدم رفت بخان تا گشت
غزوہ ریس پر دہ بہرا زایستہ	بانگ ن دش حیرت بازیتا د
خل دریں خطلانے نیافت	خط اماں جبت و نشانے نیات
دل بتو دادہ است نشانی مرا	در تو رسم گر بر سانی مرا
سوئے خودم کرش کر الہی شوم	خازن گنجینہ استہی شوم
آں عل آور ز من اند رو جود	کاں بتوام راہ تو اند نمود
و اپنے دلم را ز تو دو ری دست	دو رتک دار که دو ری سست
نور بصر دہ بستنا سایم	تابو د جس نزہ تو بینا یم

لہ شہزاد مبنی شک و شہ باکر مبنی اطیہ بیتی ایں شہ از میان بر غاست کو کے نظر تباش بیشج آیں کشند شیخ ۱۰

طقِ زمیں کر و گرد بر گرد  
نار بہ پسی امن آن بر فاخت  
نور دل از سینه مردم نمود  
کرد تھویم غایت درست  
کان بتصور نماید جمال  
کش بدل خود نتوان نقش بست  
زآب و گئے کر و عارت گئی  
جا مزه سر الی نوشت  
پر تو سے از نور خدا نیش داد  
وز سخن آفاق پُر آوازه کرد  
از عدم از شتے بو بود آمیم  
دولت ایں خانہ که داشتے با  
چشم کشا شد کر شناشیم  
تے رخوا داگہ بدبے نے از فدا  
شکر چپیں مر جتے پول کنم  
ولئے برال کس کن گوید سپاس  
از تو خدا ای و زما بسته گی

سلسلہ آب زن بر زرہ  
با د محیط کرہ آب ساخت  
کل شب از دیدہ نجسم نمود  
طالع مردم ز شمار نخت  
ز آب چاہ کر د مصوّر خیال  
نقش چاہ بست بر تن کرہت  
قصر جسد را به بسیں داوری  
فتر دل راخ طشاہی نوشت  
جال کہ بس سریم رو ایش داد  
گوش با دا ز سخن تانہ کرد  
ما کر بودیم بیو د آمیم  
کیس در اگر او نکشادے با  
نور بصر داد که میا شیم  
معرفت شگرشندے رہنائے  
گر ہمہ زانیش جگر فوں کنم  
طاعت مانے کمش بے قیاس  
لے صفت بندہ نوازندہ گی

جزو شناسنده ایس رازکیت  
 به که پ آور دی و بازم بری  
 جز بره خویش هارم هار  
 پرده برانداز که چوں لاثوم  
 گم شده ام راه نایم تو باش  
 دامن تراب ندارم بجئے  
 ساخته سختنم پ خال  
 گردتن من ز پ سوز رست  
 اے گنه آمز شفاعت پ زیر  
 من که ن شکل هرسه بد کرد ۵۵  
 نیک بد منیک ن شیخ بد  
 در بد و نیکم بتا میه وار  
 خود منم از غفل بد کرد بشت  
 کنده چ در سختن آرد و بال  
 هست چ انعام تو لے کار ساز ق از من و از طاعت من بی نیا  
 محنت کن ک گن کرد ۵۵  
 عدل تو گر گم بطاعت کند  
 هچو منے را ک شفاعت کند  
 کا مدن و رفتن با بصر صیرت  
 هم بسوئے خویش فراز م بری  
 در بتو امیه ندارم هار  
 پرده کش اے در الاتوم  
 بے بصیر نور فرام تو باش  
 دامن از صین عنایت بشه  
 آب ز مرثیه غیم رسان  
 رحمت تو از پ ایس رو رست  
 پر گهنا را بکرم دست گیر  
 نیک و بد خود بتوا اور ده ام  
 از من بد ساز گمش نیک خود  
 نیکی بد زیر و بدی در گذار  
 کنده د وزخ نه نمال بشت  
 پیشتر از سختش کن نمال  
 هست چ انعام تو لے کار ساز ق از من و از طاعت من بی نیا  
 نامه اعمال بسی کرد ۵۵

وقت دل خیش ز دین خودم  
تا پوز عون آ توی دل شوم  
در دندار دل بے حالم  
حسن غل نیت که پیش آورم  
بر من روا شده عیوب کوش  
گر هد نیک سرت عمل مایدم  
پوں کرذی دل کندم خود پرت  
در بیوئ راستی آید سرم  
هر ره خیرے که بگیرم پیش  
و اپنچ بیدره برد انجام کار  
معرفتم ده کشتا ساشوم  
نوره ایت بچرا غم رسان  
له زکرم بر دل ما در کفے  
بر در توبسته ام امید بیار  
باز کن از روضه رحمت دے  
از در خویشم بدر کس همان  
من که بحکم تو درین کار گاه

سین توی کن بقیین خودم  
بوکه تو انم که بنسل شوم  
چاشنی در دن آندر دلم  
عذر بر سوای خویش آورم  
عیب تو پوشی کر تویی عیب پوش  
دیده بر افراد زیجی خودم  
آمینه راستیم ده بدست  
راست چنان دار گزان نگذم  
را به مر بخش به توفیخ خویش  
از من و از خاطر من دور دار  
بخر دیم بخش که دانان شوم  
بوئے خایت بد ماغم رسان  
گمشد گاں راسئے خود رهنه  
بار کشا بر من میسد وار  
بوکه بایم ز سعادت برے  
خود چکشید ز در دیگران  
از عدم ایس سوزده ام بارگاه

لے کرت غل گز راحاب ق مر جتے کن کہ بیوم الحساب  
 گربشل نیک داگر بدشوم درکفت فتنِ محمد شوم  
 نعمت سلطانِ رسول انکہ میجا بدش

### پروہ داے سست نشیہ ز پس شاور دیں

پیشہ و کوکبہ انبیا	کوکش از منزلتِ کبیریا
کون د مکان درخطِ امکان او	کاین و مین کاں گمراہان او
کرد لوانصب درایوان ہو	شخت لوا آدم و مین دوئا
از خدا ناسوت بر یون تاخته	بر خط لاهوت وطن ساخته
لعلیے از خاتم اگر شدہ	خاتم انگشت ید انتہادہ
خاتم از هفت فلک علقہ ن	یافته از همه نبوت طراز
گر پر سیدمان شود انگشتیں	خضر اور از سد در یگیں
گردشہ علقہ پنچیں اں	غامتیں مس نہادہ برال
ختم نبوت شدہ برعان او	مصحف ختم آمدہ درشان او
سلک پواز مهر نبوت کشاد	محمد تشن نام محمد نہاد
طرف کہ ہر حرف کداں کم کندہ	فائدہ حفاص فراہم کندہ
گردہ بن میم شود زونہاں	حمد غدا و ند کنہ بے دھاں

کے شوم از طاعت خود ترگه	تاشو دخون توام دستیا
غدرند و جرم زامدا زه میش	خاصه کچوں بنگرام احوال نویش
کار دو عالم کرت ساخته	اے بنا یت عالم اواخته
جز توکس از میر تو آگاه فیت	در تیس تر توام رافیت
باز رحم کر رہاندہ	سر هم را پوں ہمس داندہ
نامه من خط بخات من ست	گرز تو بر خلد بر ات من ست
در که پنا ہم کر ز تو دار ہم	در تو کنی سوے جنم رہم
عفو تو کوتا شو دم عز ز خوا	غدرند ارم چکشم بر گناہ
از شر من در گزو و در گزار	بر در تو آمدہ ام شر مدار
ہم تو کنی روئے سیا ہم پیا	روے سیا ہم بتووارد امید
کار من آخر ہم بر دست تست	کار بدستم چونزادی خفت
دست ز کار من مکیں مدار	دست من آن دم که بجاند ز کار
ذلیل کرم پوش بیریں تغل	از عمل خود پوشیتم بخل
مشعل ده ز انار القلم	در شب تاریک چو مینی رہم
شام مراثع شب از و ز بخش	پوں شب من تیره شود روز بخش
ظل خودم بخش در آن آفتاب	صحیح قیامت بکه بود گرم تاب
حب کفر بخش ز جسی کفا	پیش تو آرم پ حساب جف

مایده کش عیسی و خضر آبدار	در تحقیق بارگش گاهه بار
نوح نبے آبی خود دهرس اس	پیش چنان حتم پر دریاقیاں
ک اربنی گوید و انتظرا یک	موی اگر در ره او نیت پیک
ناربراهیسم گفتان شده	زان رُخْ گلگلوں ک گل خان شد
از خن او گل بزیده زخا	خوب خوش چون خن گل گشت پا
از خونه دیباچه پنیر سهست	گل ک لباس خوش در برست
ہشت بیشت از ته او با فراغ	ساخته ب مجره په از هشت بانع
یعنی ازان هشت یک مجره پیش	مجره نه و خلد نه از هشت بیش
ربع عرب در ہمد عالم ازشت	تابسریر عرب آں جنم شست
منبره ش پایه ازان ساخته	خطبہ لولاک ب پرسه داخله
نقش وج داز ہمسه بیگانه بود	ہستی او تابدم حق نه بود
تخته هستی قسم تازه یافت	پوں ز وجودش عدم آوازه یافت
رزق رسان بر ہمہ آفاق گشت	سایه محش که ز گرد وں گزشت
سایه خورشید نمیده است کس	سایه زین نور نه بد پیش ولپس
سایه خورشید قیامت ازو	سایه نه و نظر لامت ازو
ساخته از گیوه اوسا باباں	ان پے خورشید قیامت جهان
فرق نبوده سرمه موتے زمٹک	مومے بیوے گیوئے او مشکل شک

ورز میان حلقه اگشت دو  
 مظفلای ده آن شاخ نزد  
 در کریمیم دگر برکشاد  
 دال ب محنت شد و آن در کشاد  
 نادره نمی که به حرف خویش  
 نام محمد بد و تدویر میم  
 چشم فی آن به که زهد نکرد  
 یعنی اگر کس زخم سعد پرداز  
 چشم فی آن به که زهد نکرد  
 یافت و حلقه بحد خویش حضرت  
 بلک محمد بد و میم درست  
 حلقه او سدر تافت  
 هر دو جهان بسته آن یافته  
 در شب تاریک عدم ره بود  
 در پص که ره بود کس آن بود  
 شام عتمد را سحر آمد پرید  
 نورخشنوش پو عسل بر کشید  
 راه نمگشت به کس که هست  
 هستی از ای ای ای ای ای ای ای  
 یافت نخست آدم از ای ای ای ای  
 چشم ای ای ای ای ای ای ای ای  
 عطسه ز داز دیدن آن آن قاب  
 چشم ای ای ای ای ای ای ای ای  
 عطسه ای ای ای ای ای ای ای ای  
 میریم ای ای ای ای ای ای ای ای  
 مژده میحش بدم بندگی  
 سیده آدم دم از ویا فته  
 زخم عصا مر هسم از ویا فته  
 خاک و را کرده ملایک بخود  
 بلک خود آدم بزیش خاک بود  
 آتش بخواه چو شد تا بنگ  
 دولت او گشت بیک گشت غایب

من که بدل رسیتم فیت کار  
 نے بموگفت اگر راز گفت  
 ماه زیرش اثر شے یافته  
 گرد شب چار و هم رهست هم  
 ابر و مرگان متلم و نوں هم  
 آمی داناک بعدم فزوں  
 بے خط و قطاس زعلم ازل  
 پور قلم آزاده علیش نداشت  
 اکلم حاذق بوجود عالم  
 آنکه دریں پرده مخالف نوہت  
 ایش که نبی گفت اگرفت  
 هست نبی گرسخن آیشه  
 آسخه دل از یک نقطه گم بود  
 دور شواز محبت غیرت بد و  
 سخت تریں کفر که اعراب سرت  
 رسسته نگردم بجز آن رسسته  
 کا پنجه بگفته ندید و باز گفت  
 تاب نیاد رده و بخش گافت  
 چارده مدت خواش نبل چارده  
 صورت اوسوره نوں ول قلم  
 رانده قلم بر ورق کاف نوں  
 مشکل لوح و قلمش کرد جمل  
 علم بدل کرد و قلم را گذاشت  
 فصح صادق زرع تاجم  
 گو سجی از آن که محبت بحاست  
 مرده تو ای گفت اگر خفت  
 تو بش روی نیز گوئی دگر  
 کے بحد فکرت مردم بود  
 کیم هم گفت آنکه بداند حضور  
 غیر برای هیں نشد سند رهت

لـه دریں شر تقدیه سـتینـاـ کـرـیـگـوـلـیـ قـرـآنـ گـفـتـهـ (ـکـلامـ)ـ بـنـیـ سـتـ کـلامـ فـذـ اـنـیـتـ اـگـرـ توـ اـیـسـ مـرـغـ اـنـلـیـ تـرـاـ  
 مرده تو ای گفت اـلـهـ درـیـسـ بـیـتـ هـمـ تـقـدـیـهـ سـتـ بـنـیـ اـلـقـرـآنـ کـلامـ فـیـ سـتـ کـلـاوـ بـنـزـرـتـ آـخـرـ توـ هـمـ بـشـرـهـتـیـ  
 مثل او بگو شرح آیه اـنـ کـنـمـ فـیـ شـاتـ مـاـ تـرـزـلـ اـعـلـیـ عـکـدـ نـاخـاـ اوـلـبـوـسـوـنـهـ منـ مـثـلـهـ ۱۲

مشک نگویم که چنیں محبود	بے خلط آنج که چنیں محبود
خوش دم ازو نا ذعبلاناف	کعبه ز مشکش بزمیں دادناف
یاقه منشر برجات از خدائے	امت ازاں سلام مشکلے
یاقه درجسی بقا آشنای	اذکر مش غرقه آب فن
کامن خوازایمه خود بشست	ایینی امت ازاں گونه جست
کافت بعد انداش آسان نمود	خون عباد اند ازاں سال نمود
طرذ کمن عاصی وا و خدا خواه	عذر زعاصی بود اند رگناه
مروده حمل آمد و کوه صفا	نگ قارش صفت ہاطفا
بدگرش بیں کربنگ آزمو	تبیع زبانش کر چاں تیرے بود
رنحه وندانش ازاں شد پید	نگ که برگو ہترغش رسید
هم سر بد خواه برد بیه درین	گرچہ که دنداں فادش تین
گوہر خود رخت بپاداش نگ	شرط کرم بیں کہ بنگام خنگ
تاکه آین شریعت بیان	خچیرش ہجد تن شد زبان
رشته آس درشد جمل تین	رینج از لب بید دیشین
شاعر گفت ارج ک شعر بگفت	ضم کیش بیان و نفت
شاعر کذاب بد و کے رسد	آنکہ بد ووجی پیاپے رسد
پیش چاں مردنہ ارد فروع	وانکہ سخن دہت کنہ از دروغ

خیز و بدیای ابد جوے را	داد نویدش کر ازیں قصر چاہ
داعیہ دعوت یزدان جست	روک کشاوه در احسان جست
متظر ان را نظرے وہ بخویش	منظرا شند ملائیک پیش
پاے برون نه زمین فرماں	بازکش دست در آسمان
غلغله دعالم تجوپ فگن	خیمه ازیں دایره بیرون فگن
ساقی سے عرش فرست از قدم عقب سیداد	در قدم افزاییزک عالم
برگزار سبیش قلب از فلک	بازکش صفت جناح از نمک
تیغ برون کش شریطان بن	قلب رداں کن در سلطان بن
خز بدولت بر کاب آرپائے	فرست آن نیت کشینی بجائے
رفے ازاں معج دولت بیتا	صاحب معراج کر ایں مردہ نیت
کرد بیشاق شتاب از دنیا	بر ق صفت جست برشت بر ق
پیش روک بخر دواں	صفت ملائیک بر کابش دواں
مشعل در پیش زفور للهش	طلقاً از غیب ندلے رهش
هفت فلک حلقة فگنہ بگوش	چارمک غاثی بستہ بدوش
ماه ک بشکست ازو شد درست	بر فلک ماہ برآمد نخست
تیز دواں کریش شد آرام گیر	تاخت ازاں جلے بیدان تیر

مت ہفصہ شد از و تابا  
 گر بگزاف بُدے ایں رہ بیانے  
 ہرچہ ن آثرا حشد ای دہ  
 کے بھرو قت روائی دہ  
 ایفت شے کو ز جاں بیت بار  
 دولت او تا پا بیدا لدار  
 بارضہ ایا بجی آں رسول کیں سخن چن کن از ما قبول  
**و صفحہ مراجِ پمیر کے شب و شن شد**

### سرِ اسرائیل ز زلف سے پشک فشاں

چوں شب قدر شی بلک نہ رو  
 قدر ہزار ان شب ازاں نوززاد  
 شیخ خستینش کہ سریر فاخت  
 دودہ آں رہب معلج خخت  
 چشم ملایک ز سواد کہ شہت  
 کڑا بسم گونڈاں شب بھٹ  
 نعمتے فے از گیوئے کھلی ثناں  
 نیم ثباں پیک آئی ز دور  
 پائے برافقش کہ ز اندر گذاشت  
 انجام آں شب ہمد دیدہ سپید  
 طالب آں تو بچشم امید  
 خفتہ کہ دیدست مرد آفتاب

آنگر با نگار دریں دم زند<sup>له</sup>  
 بر دهش زن کر نخ نمی نزند  
 اے که ترا عقل دریں شبید  
 این خبر او داد کر عقل آفرید  
 با خبر شغل تو گرفویش نمیت  
 عقل تو از داش اوبیش فریت  
 عقل تو تحقیقِ را در نیافت  
 طور و گربشیه از عقل هست  
 که بتواند بچاق رهشت  
 دست همان هر دهان چار سد  
 دان بقوسین در آمد و تیر  
 آن دو کمانش کر بیکب کشید  
 ترکِ کمان کرد قدم پیش بود  
 نزد لایافت منازل نورد  
 پردهه خویشی زمیان خاسته  
 آئینه صورتش از سینه رفت  
 پون زمیان رفته جاپ خیال  
 رفت پوچد جبت از پیش پیش  
 از پس داش پیش خداوند و بس  
 نظریق دید و شنا در گرفت  
 شکر فزوں کرد و زراه قیاس  
 بانگ هر دن ز داد لے پاس

کرد حملان بدف آفتاب	زهره که دریافت از اس صبح تاب
کرد زن پتند ب آب دور	دید پو خورشید بدریانه فود
تنج بیگلنده و بهم دست بست	گشت دران کوک بهرام پست
قیمت آس داده انگشتی	یافت غبار نه رهش مشتری
گشت نخست بعادت مل	پرتو او تافت بر روی زحل
پرمده خورشید شد از فی بر روح	کرد از آسنجا بتوابت عروج
عشر بول کرسی خود میش داشت نیکال	پاش پوکسی فلک اگر ذات
لرزه در آینه پسر چریل	پیشتر ک زان پوشندش دلیل
پائے بد امان ادب در کشید	دامن از اس پایه فرو ترکیه
خطبه طوبی لکش از دور خواند	طامیر عرشی بوسے سدن راند
یافت مکانه سجد لامک	جست بروں بو هرش از کن بدها
زیر وزیر بسیع نهاده از جهات	از زبردوزی بروں بردا ذات
ذاب دلکش کر دنمارت گری	در محیه که جنت آمد بری
رفت بگل با هم اجزائے خویش	پیشتر از عقل کل از جانه خویش

له یمنی چون زهره از اس صبح تاب حاصل کرد و ف آفتاب را حرارت داده سرمه دن آغاز نماد  
وف را بوقت فاختن از آتش گرم میکند ۱۲

له یمنی در محلیک از جهات سه بری بود رسمل صدم آنرا از گل قیمربندیمن من جنم ظاهرا تصرف بردا نماد  
این است که سرمه میخ بجده بود که بخیز در روح ۱۳

چشمِ چکویند که دریا شد	قطله او چشم دال استه
نور خات شمع شب افزو زما	لے شب تو روشنی روز ما
عون تو مارا بخدا ره نمای	تو شده مخصوص بعون خدای
دان با جابت سلامیده بت	بنده سه حاجت بوامیده بت
ورز لاهه ت گرفته گیر	اولش ایں کیس سختم در پذیر
سمی خودم خوان فرمان از دم	آل دویش گرچه اند خروم
سمیش آنست که انجام کا	دست گیر و بخایم سپا

مدحت شاه که نامش بغلک فتح خانکه  
نقش آل داغ شده خنگ فلک را بر را

با ذکر یم در داد و ری	وقت شد اکنون که بجاد و گری
سحر زبان راقیم در کشیم	در قسم از سحر زبان که برشیم
پیش صفت موچه زینم قند	بر عمن از غالیه بندیم بند
پیشکش حضرت سلطان کنیم	سلک سخن را کرد راشان کینم
فرز در غود کن همه آفاق پر	لے سخن از رشته بروں بیزد
تخته ازیں به بند پیش شاه	زاکنکه چوبسم در د ولت پناه
آینه از رو شود را نشان	شاوه سکن روش و دار اشان

دل بضرع خسر اندر زکرد  
 گاه بخود لاشد والاک گفت  
 رحمت حق نیز بعون تم  
 ریخت بد اماش زهر گفتند  
 یافت کرامت بخطاب که خواست  
 جام عنایت بصفا نوش کرد  
 بس که برون بردو صالح پو  
 راه که پر گم شد از جبریل  
 عزم از این قبله گه دل کشید  
 بس که آن راه بمرعت نه  
 رفته و باز آمده در یک نماش  
 چشم لقینش چو برحمت فتد  
 هر سخن کز کرم غیر یافت  
 با شرف رحمت و تشریف جود  
 آها از این مقصد مقصود باز  
 گفتند آن را که سر زاده گفت  
 آب که نه دخور داشان زمزمه  
 لب تجیت ادب آموز کرد  
 گاه بد و نعبد ایا که گفت  
 گفت سلامش علیه السلام  
 گوهر ناسفتند و مخفی  
 گشت شرف بکاره که خواست  
 از خود نه خوین فراموش کرد  
 فرق ندانست نهود تا به دست  
 و ہم ملایک نش آنچه دل  
 پیش از خوین می نزلید  
 پیش از رفتن خود باز گشت  
 رفتن و باز آمدش تو امان  
 هست بی پاره نر فتش زیاد  
 دامن پر جانب امت نفت  
 گوهر اقبال بکیم وجود  
 زادوره آورد بال نیاز  
 داشتند هم بل اندر گفت  
 قطعه چکانید بکام همه

تازگش یافت زمین که بی  
 رست زد از خاک بجای گیا  
 شکله زردان که فشن تخم کرد  
 گرچه که روز دشده زر ازیں  
 کوفت گیا است بر سر دم  
 بخشش او هم درم باز کرد  
 کرد یک راد و عیار درم  
 کز سه یکه بود یکه راس شد  
 فتح دوید و در دولت کشاد  
 خاک بران سر که نامنیش ہوت  
 کیست کای حشم نه ارد ازو  
 حشم نهادند سران حصہ هزار  
 خاک ہدم گشاد و آن سهاند  
 خاک ٹلب کرد یعنی سرمه پیت  
 خاک پُرا زمین شد و میر پُر خاک  
 ماہ فرود آید و بسند زمین  
 هم فلک ماہ زمین بوس کرد  
 تا هجر آفاق بگیرد زتاب

تازگش یافت زمین که بی  
 گل که بر وید زمین سرخ وزد  
 سکه زرد رخت بر سر نمیں  
 دکفش از مکار ضرب کرم  
 سک پواز منس درم ساز کرد  
 گرجدو الاش زبر کرم  
 بیس که عیار درمش تا پچش  
 هر طرف کاختر او و هناد  
 خاک درش بر مرثیا ای سرت  
 چشم جزایں سرمه نیار دار و  
 بس کجت کی در او گاه بار  
 نمرمه که هر حشم بران در خانه  
 زابل بصره که بران در شافت  
 از سهم اپش که زمین کرد چاک  
 خاست که پیش زپیر بی  
 سونے فلک گفت زمین انش گرد  
 تین زنان گرم شود آفتاب

بیج شرف پوں فکان زنگشت  
 هفت فلک خضراء و مثبت  
 با شرف ماده سر افزائنه  
 جائے شرف بر سر مرد ساخته  
 پشت بیشتر از دو طرف شریا  
 هر طرف از هر دو طرف تاجه  
 در گهر از تا جوران سر بلند  
 بر صفت تلچ بگوشه بلند  
 شاخ بنا خش نسب بر و ران  
 میوه دلماهے بلند افسران  
 میوه که آمد په ز بالش ببار  
 فوجدار از فرج بد خود یافته  
 نور حسد از جبهه او تافت  
 شمسِ جهان گیر جد بادرش  
 ناصر حق شاه فرشته مرت  
 چند سوم شاه غیاث ام  
 حاکم فرمان زرع بتابع محظ  
 گرد و دو عالم سجدش را بخود  
 پایه شاهی که زمه بر ترس  
 شاهزاد بخت معز جهان  
 تاج ده و تخت تان بشد  
 وارث اکلیل کیاں کیقیا  
 کافر چد فسیر کیا نیش داد  
 پایه منبر بغلک برده سر  
 یافته از خطیب ناشر اثر  
 با هم زاد منبر چون زربان  
 سکان امش چودرم شد درست  
 بلک بنامش دم از غاک سرت

# در خطاب شه عالم چو بلک خدمش

## آیم و ایں گهر حنف شام ز زیان

لے سر چتر تو ز خسته بلند	چتر تو از ماہ بیک مر بلند
سود بند چتر سیاه تو مسر	در مه ازان کرد سیاپی اش
گوہ ر آن حیت که بر شد بمه	قطره بار نست در سیا
لکڑ کر دوں که عماری و شست	بر در قدر تو عماری کشت
ایت میوں که شده چخ تاب	کوس زده با علم آفت اباب
کوس تو کافاق پرا صیست او	جز سخن فتح نگوید بیوت
لکڑ تو از عسد و ذره میش	هر یک ازان ذره زخم شید پیش
افریور شید بثاہی تو لی	نے غلط مظلل آئی تو لی
با گشت راست بنگام بار	مهر سلامی و فلکاب پر ده دار
صفه کسری که تو ای طاق گفت	بار گشت رانتواں گفت جفت
قصر ترا بری کمان تیله کش	شم آن ذفلکب شیشه و ش
مر ک در انگیزش بیگ رست پت	نقش گر صورت ایوان تست
بر در تو هس که به بند دکر	غرق شود تا کم اند گمر
یخ بر آور که بلند اختری	آینه بر گیس که اسکندری

در شده از شرم نزیر زمیں	نو صینش چو بدیدا زکیں
نیز زمیں چوں نزیر استمام	دشمن او راست نرفت مکا
خون بداندیش گرد کنه	عزم پوکر شتن دشمن کنه
ملک تانده تراز همه ماه	گاه و غایب تنه چوں همد پاه
اعل و گه ساخت عدو را جگر	بست پو در قلعه کشانی کمر
عبره بحرین بهائے درش	سلک گه از در بحری بر ش
تیغ ف ارزگان گیرد زغار	روم گیس و گیر کار زار
ایں رخلا د ورشاد اوزنگ	ناوک پیکانیش بنیا س و جنگ
توں قشنج داں کر آمد زابر	گرچان دست بر د چوں هنر بر
زه زگان خودش آمد گوش	در کش تیر پوش سخت کوش
کوتی روز بداندیش داں	رش پو خور شیوه اند کچان
لیک نرفته بخطای هج گه	آمده تیرش زخطا چند
شیر ز تیرش نجس دشکار	تیره از شیر چبده گاه کار
حال گر بخت بیس داں اوست	گوئے زمیں درخم پوگان اوست
با فے و با دولت فے یار باد	ایز دش از فنه نگس دار باد

نادِ غفت کز دا ز شک دم  
 هر دو بزم زاده شد از یک شکم  
 یک جزیں فرق نشید گزید  
 کز طرف شک شد آب پدید  
 صحن زمیں پیش توبایں وقار  
 ماند چو ذره بوا بقیه رار  
 دُه ریگ مت ز جام تو شد  
 دُه ریگ جر عالم تو شد  
 زهره بخین گریت کرد عزم  
 بوکه ایس پرده در آید بنیم  
 خول شده ز احاب تو کان در دل  
 بوج کفت رفتہ بدریاے آب  
 لاف نوات پوزوریا شنید  
 آب ز تیزی لب دریا گزید  
 خود همه دریاز کفت خاک شد  
 چون کفت خود حال خاشک شد  
 با ده ام آس کفت دیانتاں  
 زایر کرم بر سر ما در فشاں  
 گشت گر بخشش دُریش  
 هر غلام خاصه تو خاصه ایں

## غزل

اے زندگانی بخش من لعل شکر گفتار تو  
 در آزش هر دم از حربت دیدار تو  
 گفتار میگویم ک آن بیو دمگرفتار تو  
 گرفتار باشد بزمیا بآب حیوان در دل  
 مسند دری از لف سی پوشی بر آں رپوچ  
 سیری ندارد بیچگه چون دیده از دیدار تو  
 گیرم ترازیں حشم تر دشواری آید نظر  
 بیرون کنم دیده ز سر آس کنم دشوار تو

خند بختیاک برادر نگب خویش	پیش سریرت کشد از پرخ میش
صورت چیں کرد و برفے زیں	از پرخ خود پیش تو خات ان پیں
می نتمد دیده بجن ک رہت	کیت فریدون که بنده گشت
تامکن خاک رہت رسیدا	چشم سید کو کرنا یہ براہ
نیت مراد را یہ ازیں سرروت	نام تو جم برس افراد شت
تعز فروخت میان نیام	تا تو گرفتی همس عالم بنام
لوجه خدا میست که مخفوظ باو	جیست تو بار قم عدل واد
جلد جهان بسته بیکار موے	عدل پوچھ تو بہر چار سوے
گردن ده گرگ بیک مع میش	عدل تو بربت بیری فٹے خویش
بیس نکرزید ز طوفان باد	تا و بعد ل توجہاں برکشاد
زگیں رعنای ز میں خفتہ خات	عدل تو تما اینی دهر خوات
دیونگرد د بحد د یو گیر	کفر شد از بیں ک خسابی پدر
حر بز و آند رد ل شیران میست	ہیبت تو قیمع سیاست بدست
بنخت تو در خواب نیمند کے	فند ز بخت تو خسپ بے
چشم اخور شید نامدنس	دوشی از رائے تو گردد جاں
از تو شد بگشت ناچوں ہلال	غایم جسم باہن نقش کمال

قاعد فیروزه شد و خشت خشت	ہر دم ازان قلعہ مینو مرثت
نے پوچکیا نے دگر بے عبات	پوں فلک ثابتہ ثابت صفات
بیج حصارش ہمہ ثابت شمار	بیج فلک آمدہ ثابت سہ چار
گشته بگرد سر او ماہ و مهر	بیج بہر بشن درجات پھر
و آمدہ باماہ بس در سخن	کنگرا او گشہ زبان جمیل تون
تکمیلہ بدیوار و درش کردہ بس	چخ نہ اندر رو دیو ایکس
سینزده دروازہ و صفتیج	ملک دروازہ اوستخ یا ب
تابختن شدہ بیغنا کفت	نام بندش رہ بالا گرفت
کم شود طالف ہند و ستا	گرتنو و قصہ ایں بستا
شہر خدا گشته بصیغہ اصم	شہر بنی رابسہ و قسم
گفتہ روم س تکفتم خطا	در حقش از چخ پو دیدم عطا
بستہ او قبیہ هفت آسمان	قبیہ اسلام شدہ در جہاں
گوش بگوشہ بہار کان ملک	ساکن او جمیلہ بزرگان ملک
گشته زاقبال شاس بہرہ منہ	شخچک تا جوران ملمند
گشته بصنعت زربے صرف	گوشہ ہر خانہ بستے شگرف
در رفت ہر خانہ نہان فرنے	بر مسر ہر کو ز بزرگان صفحے

لئے یعنی لک و مینی غارت بہر دمو زدن ہمتند ۱۲ لئے طائف طافت کنندہ و تیرنگری سنت بربا ۱۳  
۱۴ نہاد معم نفل و نینہ ادیک دشہ بہر دمعن درست سنت ۱۵ گلہ طاق کر دجلے دروازہ مازنند ۱۶

نیں پس بخوبان ننگرم درکوئے ایشان نگزم  
 گرچھ یکہ جاں برم از غفرانه خونخوار تو  
 دکوئے تو بہر درے افقادہ میں نیم سرے  
 این فیت کار دیگرے ایں کا قات ایں کا تو  
 خواہی نمکن ریش اخواہی کمکش درویش ا  
 ہر چونکہ داری خویش رابرستام دن تار تو  
 چوں غم گفتار آورم یاگر یہ درکار آورم  
 یار و بدیوار آورم باسے چھاں دیوار تو  
 خواہی کہ بہر خندہ پیش فنگنی افگنہ  
 اینکہ خسرہ بندہ نوبردہ بازا ر تو

## صفت حضرت ہسلي کہ سوادِ عظم

### ہست مشوروی از حرسها اللہ شاہ

حضرت ہلی کشف دین و داد	جنت عدن ست کہ آباد باد
ہست چ ذات ارم انہ صفات	حرسها اللہ عن الحش دشت
دورش ازانگاہ کہ پر کارشد	دامرہ چسخ زپر کارشد
تاكہ بنایافت نگنجید پیش	دہمہ عالم زبرد کی خویش
از حصارش دوجہاں یک نفس شہ سلام	ذروجہاں یک نفس شہ سلام

حسن بر و نیش ز عالم بروں	علیم بیر و نش بحسن اندر وون
حسن و رو نیش تو گولی مگر	چسخ زبردست حصارش زبر
گفت حصار نو اور سپہ	کاٹے فکاب نوکبین ہر سہ

ست سما کار کمنی شنگل	در ته او داشتند گیش تون
تامرش از بح بگرد و نشت	گنبد بس نگ فلک نگ دست
آنگ ز زر بر سر ش افسر شد ه است	نگ ز نزد کی خوار ز رشد ه است
نگ قے ارس که بخور شید سو	ز فر خور شید عیار می خود
بچر نگیں که ستون آبر	آمده از مر شد ه هم بهر
گرمه نزف شد فلک شیشه ساز	از په براں نگ بود شیشه با
دیدن اور اکل فلکت ه ماہ	بلک قادش گردیدن کلاه
ماه نخپد ه ش شب تا مح	که مر بخت خد دارد ببر
زان خلد هر بار که در ابر داد	برق ز جایت دگر جای قاد
ش پولند از شرف نفس خوش	زوزبلندی بحق چیخ خوش
بر ملکش سای طرف بر طرف	تا فلکش پایی شرف بر شرف
ان په بر رفت هفت آماں	کرد زمین تاب فلک زرد باب
گرد سر ش کرد موذن چوشت	قامش از مسجد یی گزشت
نمودن آنجا که اقامت کشید	قامت موذن نتواند رسید
مسجد جامع ز در روں چوشت	وض زیر روں شده کو شرست

مردم کیا نو صد قدری      خانیک مردم و صدمدی  
 صفت مسیح جامع که چنانست درو  
 شجره طیبہ ہر سوے پو طوبی بحبال

مسجد او جامع فیض آر      زمزمه خطبه اوتابیاہ  
 منبرش از خطبه بیت اللہی      برسر نه تخت گرفت شی  
 فیض بیک غایم دن قرآن فزو      آمده در فی رسپر کرپو  
 رفتہ زندگی نسید والابریں      غفل تسبیح گلند درون  
 سلسلہ چوں کعبہ شدہ حلقة نا      گنبد او سلم پویند راز  
 پیش نشته حجر الاسود ش      خوانده ام کعبہ دین خود ش  
 زوہمہ آزادی بیت الحیث      بنده منگش دروغ عقیق  
 بر کرد سعادت بودش بمنای      هر کرد سعادت بودش بمنای  
 در ته مفترش زمس تازیں      انصب شدہ جلد سوں لئے دیا  
 قامت خود کرده موذن دراز      داده اقامت بستون نماز

صفت شکل منارہ که زرفعت نگش

از پل خجڑ خورشید شدہ نگ فشاں

شکل منارہ پوستونے زنگ

از پل سقف فکب شیش زنگ

رقص کن اسی از آوازِ رود	میخ بہر و دو فے اندر مسرود
شیش خالی و جہاں پر گلاب	شیش گری کرد برا بنش جا ب
نحو نماہیت دریا نو شت	بادک بر فے خطایسا نو شت
کر ته او گشتہ زیں نا پیدیہ	عنق درو کار بجاۓ کیش
گشت پدید از ته آب آسمان	رفت زیں راچو جا ب از میان
چوں تپش نیت زیں آسیں	نیم فلک هست بزیر زیں
گاڑ زیں شد خورش مانیش	بلکہ زیں رفت بھر ایش
نور کزو دیدہ بد باد دور	وضن گنویم کہ جمانے زور
وامن خیس شده دامان کوہ	گرد فے از اہل تماشا گروہ
نادرہ زیناں ب دا زصد بروں	نادرہ شمرے کہ سجن دیوں
بجودے گشت بکوہ آشنا	شہرہ بل بحر عجائب من
تاکند قائم عدو سنگار	زان بد ل کوہ گرفت قوار
روضہ بلغ و چمن گلشن	تابد و فرسنگ ب پریز منش
وجلد روں بر دیندا و آب	تافلک انجون بد و داد آب
گشت دل از آب خراسان شرہ	ہر کہ دیریں ملک می آب خود
گشت ہمد سال بر و سرد مر	بلکہ خلک نی خراسان پر

صفتِ حوض کرد قالبِ سنگیں گوئی  
ریختہ دستِ ملک زاپ خضر صوتِ جاں

آب گل صفت و دریا شکوه	در کمِ سنگ میانِ دو کوه
در سد کوه آینے ز آبِ حیات	ساخته سلطانِ سکنِ صفات
آبِ خوشِ چشمِ فراموش کرد	تاخیر آبِ خوشِ اونوش کرد
کس نخود در ہمہ شہرِ آبِ خ	شہرِ گراز فے نبو د آب کش
ترنی آبِ علت بربست	آب کعلت زبر لے تریست
کے بزمیں در حوزہ د آبِ پیش	در نخود آب فے اندر زمیں
کور تو اندہ دلِ شب شر	در ریتِ آب ش رصغار یگِ خرد
با زد ہر آب با پر سیاہ	موجِ بلند ش کہ رسید تاباہ
کوہ بتردا منے اقرار کرد	یل فے آہنگ بکھار کرد
زاپ ز کوه آمدہ و فست باز	پوں موجز رش ز نشیب و فراز
گشت ازاں ساغِ صافی جاں	پو تره و قصرِ بلند ش در آب
جوں نپے آب از وجہتِ عون	ردو بے زو شدہ تا آبِ جون

لے یمنی آب آں حوض در زمیں نہیں ووز را کذ بزیں لایں ریں آبِ محتم نیت ۱۷  
گه یمنی ریگ آب اوچان صفات کذ کوہم در میانِ شب ذرا مائے ادا میتواند شمرد ۱۸  
سے جوں دریا ہے جوں ۱۹

پنج هزار از ملک ناحدار  
 کوکب زیگونه کو اکب عدد  
 بر سر شان شاه جوان بخت زد  
 کرد پوشش صد و هشتاد شش  
 ضبط چنان کرد جهان رازداد  
 گنج بر انگوشه بصر منگنه  
 مرتبه عدل چنان مینگشت  
 بدجهانه بزرگند و دهشد  
 گرم شد آوازه بگرد همیں  
 لرزه درافت دبرایان هنده  
 رفت خبر پرشیه مشرق پنا  
 کافرها در اپسرا نیاز گشت  
 گرچه بخود راه نمداد ایں غبار  
 پتربهر کرد و عمل برکشید  
 شکر مشرق رعوض تا به بند  
 ترک خندگان گفتن میسان گذا  
 تا جکت گردن کش و نکره شکن

گرچہ دریں ملک عجم اہت گرم      از خنکهای خراسان چشم  
 مهر فلک گرم شد آن روفا ش      گرم ازان گشت جهان اپوش  
 گل ہمسار بچپن خوش نیم      خاک زگهای شده پر زریم  
 تری صد گوز بصد برگ ت      کوزه هر خاک پر آبے دگر  
 خطیر بزره بصر او کشت      نسخه گرفته ز سواد بست  
 میوه ز هند و ز خراسان بے      زانچه خوزده بخراسان کے  
 مردم او جمیلہ فرشته مرثت      خوش دل خوش خفے چاہشت  
 هر عہد نزدیک دل ڈگم خون      رفتہ چو جان دتن مردم دروں  
 هر سر ببر تن ایشان نہر      و آمده در مخے شگافی بسر  
 هست در ایشان زیادت ہم      هرچیز صفت بحد عالمت  
 و ز قدم ہرچہ برآور عالم      و ز قدم ہرچہ برآور عالم  
 بشتر از علم و ادب بہرہ مند      و اہل سخن خود کش رکھنہ  
 هر طرفے سحر زبان نوست      ریزه پس کمتر ایشان خسروت  
 چوں ز سخن بگذری آہنگ نما      نمود مرعن برشم نواز  
 زخمہ ز تانے که بکاه سرود      از رگ ناہید بست بند روود  
 واز بہر نیزه دپیکان و تیر      ہر که در آینه بظر باظیر  
 لغتہ مانی ہمسه فکر شکن      گاه و غاغازی کافر شکن

خول خوردن شاپ باشکاره	گرچه پیش نورند پاده
فرمایش بزند از آنکه هستند	از غایت ناز خود مراده
نزو دیک دل آپنایانکه جان	برداشته گوشته هناده
جای که برده کنند گل گشت	در کوچه دمه گل پیاده
آیه صبار سید بردوش	دستارچه بربزمیں فقاده
شاپ در ره و عاشقان بنیال	خوناب زید ها کشاده
ایشان همه با دھن و رسر	و اینه همه دل بباد داده
خوشید پرست شدم مسلمان	زیس هند و گان شوخ و ساده
کردند مر اخرا ب و مرست	ای من بچگان تاکت زاده
بر بته شاپ بمو مرخول	خروچ گیست و متلاوه

### صفت فصل دے و مردی مهر شہ شرق

و آمدن یتغ کشیده نی په ضبط جهان

شاہ فلک چون بکار دست بد	تیر مه قدمیم برم اپر د
گشت چون یخانه کان په	داد پس اتنی تیزی زیش زهر
قوس هی گشت نی ایستاد	زان فلکش آتش خوشیداد

له مراده مرگش، گله هاکت قدم هاک، تنه تیره دیره بخط پا رسیان دست نامن آن قاب  
درین سرتان و خذیف رانیز گویند ۱۲

پشت بیٹت اپنے روے مھا	راوتِ روپین زن و خار آشنا
خت نشانہ بنگ ان دروں	خت نمانے کا گر آزمون
داده ببازی سرخو دبستیم	پایک بازی گرومنزوں خرم
تمدچو ابرے کو رو در دزیاد	پیل گرانگ بیک ایتاو
محی زنان آب زمردان مرد	بھر روان شکر دریا نورد
گشت وان اپنے شاہے چنی	ساختہ جنگ پاہے چن
اپنے گلشت بسوئے بمار	تمدچو باو آمد ازاں خار خار
باہمی مانہ زیرش سجائی	رانہ ازاں جای عوض باد پائے
خطیہ خود کرد بد آنجاد دست	در عوض آمکر کینہ چت
غارت ترکانش بیغی پرہ	شهر عوض راہم ازان دست برد
کرنپے اور انہ پسہ در سپاہ	نیں طرف آگاہ نہ فرزند شاہ
بے خبر از گرش دو رسپر	نوش ہمی کرد مے از جام تهر
سانغم قصود پے اندر پیش	دور خوش بادہ ام از عیش
از طرف چنگ بنگام نوش	ایں غزالش جانے گرفتہ گوش

## غزل

لے دہلی دلے بتاں سادہ پک پتہ و رشید کعنادہ

لے راوت قے سست در ہند کاں را راپت گویند۔ روپین نیزہ کوچک، لے نے از شیر،

خنده میکل که بی گشت حل  
 بسته هوا بر دل آب از عمل  
 نفره فرنوں درم ما همیان  
 سکون کرد که بضرب کیا  
 آب پو شد تخته بامداز مردم  
 باد که بر آب همی ز داشتم  
 باوز آب ارجمند رقی بر گرفت  
 گرفته دیوانه جنون در گرفت  
 آب شد از گردنی دور آیا  
 دان بهم که کزرت از گی  
 زوبط رز پائے شده نقره پائے  
 گشته خدیرا ز تیر بیطنقره سائے  
 حوض که دورش پسند خشت  
 دوری سے از نقش تسلیخشت  
 چونکه شمش سلاد در پا فکنه  
 کرد هوا سلاد را تخته بند  
 آب روان شد گره ناک شاد روئے زیس آنور سنگیش داد

### حصف آتش و آل گرم رویه اش مدی

کشپ و روز بو قشم دل و میوه جاں

آتش از انجا که بدل جان کرد	دو دیر آمد ز نفسم اے سر
گچه زبردست غناصر است	گشت بر ما همه راز یرد است
بیک جهان سوزی و گر می خود	چوب چنان خورد که بر خاک داد
دو دگر دسوخته در لف و تاب	بر شده بر ابر بامیسید آب

لعله تمر پخته حوض خود بیستی از لذت بر ف دهن مجده بود و هر اسلامی عجی را تخته بند کرد بود داد  
 گله دو دباهه نهاد ک شدن ۱۲

بکر خور شد شد آتش نشیش	گشت همه خانه قوس آتشیش
زال جاں چخ زدن کرد ساز	داد ب شب رشت بغايت دراز
رشت ز طویل بعد خور دیچ	نامه تفصیل فرازیش یچ
بنده بے دید کر شب کم بخشت	گرچه کر ب شب مر کامل گزشت
گم شده روز از شب بے متنا	خوانده همی از په خود و لضمی
روز چنان نگ مجال آه	کیش گیر چاشت زوال آمده
خنجر خور یک نقطه از خط اثاب	کرد حک مر وزنا دش لقب
بتنی خ بود برس بو تاں	گرچه نبند برف بنده مستاں
از عمل عالم پر انقلاب	نقره خالص شده میاپ آب
داشت چمن باقی دیوا خلب	جوع همی داد بدیوا نه نگ
آب ز آهن شده ز بخیر آب	بکر ز آهن شده ز بخیر آب
بر کر کرد سدل کاری نشت	سلا گم شد و دیوا نه جست
چخ ز بے ملکی خود می شافت	گشت گراس نگز نگز کرفت
آب کرد شیشه نمود ز بدت	نگ شد و شیشه خود شکست
بسته جماں بنده مدل بر آب	داد کلیش بکفت آفتاب
قطره که از ابر چکاں بر ہوا	مهرہ بلور شده در ہوا

شمع اگر کشیده شد و او داد جان	زنده نشستا که نه اداوز باش
نور پراغ که ب شب ب شت پس	گشته ب هر خانه از دور دشنهای
سود کلاه سیم سر بیاه	کوزه خان یافت کلاه پاها
هر که دعے نوشده بیسے قدم	زنده کنای آتش مرده بدم
شعله کش از مردانش زیاب	شعله ب هر پشت شده پشتیاب
طلق زمیش آتش و پنهانه زمیش	خود ب میاب مانده پیش دیکش
هر که ز پوش هد پشت یافت	روئے خود از آتش خورشید تافت
پوش شامسا نی خرو آپ ز	خاصه گه پوشش ایام خز
سیم بر ایست بگاه سلب	گردان مدرابه وال قصبه
آب تنک شد ز تری ب هرمان	تا بگلو یار مر همس زمان
لرزه کنای بر تن خوبان حیر	چون گل نسری بلب آب گیر
پیر هن از پشت بتان چو ما	شعر سید در تری چو سیاه
تار بب ریکی مو تافت	با فته و شمر لقب یافته
تن زکت ای دلت مبارزه بار	لت که نه بر تن خود خستیا
شغه دیب ای ب زیب استه	سیم بران صورت دیبا شده
اطلس زنگیں که ز خوآمدہ	آتش از ددو بروں آمده

در همه تبریز شده پخته کار  
 خلق و جماں گشت از ونجیرت خواه  
 پخته بے گشته از و دیگر مرد  
 دیگ بنت پخته شه خود نخورد  
 گاه بس رخانه وطن ساخته  
 گاه بس رخانه وطن ساخته  
 بلکه زبان آوری آموخته  
 جمل جماں را بزبان خوخته  
 یعنی زبان را پوگرفته بدست  
 رفته از و تناونت هر کس که هست  
 ذره او سویه هم ادرشت اتاب  
 تیز چوش خجراں گرم خواه  
 پشت ندیدش کس از فیض رو  
 گاه شده خاکه فی الشناء  
 گاه گل شمع شده در ضیا  
 هند و ازو سوزش تن دید سود  
 پیشتر ش گرد پرستش منود  
 هر کشدا زدون خد تبلدان  
 هندا زو سوزش تن دید سود  
 پیشتر ش گرد پرستش منود  
 هر کشدا زدون خد تبلدان  
 آب که زو بخش بسیار دید  
 گرده ناری نسب و نامدار  
 گرده که چوں با دروان شده  
 گام نزد تانش شیش با دیار  
 گاه شدن حنانه بخاز شده  
 سوخته شدم بدم و چوب خوار  
 گرم چو خورشید گرفت جماں  
 لیک اگر جست بر و نگاه  
 بس که در و بیافت طافت اثر  
 نامده کیفت او در نظر

ہر کہ ب شب کرد گئے فراز  
 کردہ با مذاہ آں پادران  
 دانکہ زانہ ازه بروں برد پا  
 سردی ایام نمودش نزا  
 اس شدہ پنیش نگھم ورشت  
 شفہ شدہ او زپے پنیش  
 گشتہ بھم پنیش و پشم آش  
 دلک دندان برهہ تنان  
 چوں غبیر چوبک چوبک نان  
 گرم شده ازد و جامہ مرد  
 بوکہ زمراراش رہا نہ خدائے  
 لرزہ گرفتہ ہمہ رادست و پا  
 زانوئے مردم بکھم درشدہ  
 دست کلش مرم مفس نباد  
 ہر کہ طلب کرد خورشید تاب  
 تافت جہاں رشہ صبح از پھر  
 هم زپس پشت ہم از پیش روئے  
 هم ناچرخ بہ سریعے  
 بس کشندہ پریش خورشید گرم  
 پشت بد دادہ کس نشتم  
 شہ سخنیں وقت برآہنگ سے  
 رخش طرب کردہ رواں پیجے  
 عیش ہمی خورد نمی خورد غم  
 با دہ ہمی خورد نمی خورد غم

لہ از بی سے پنیش ایش پنیش کیا کر پشت ایش میں پنیشہ بوده، گھے یعنی ہلاک شد  
 گھے غسل دستاد بینل خود کردہ بود زیرا کہ مردی اور اجازت دست از بعل کشیدن نمیداد  
 گھے قال ابنی صلی اللہ علیہ وسلم ائمہ جہاں اکین  
 ۱۲ ۱۲ ۱۲

غُرْقَه خون گشَه از و آفتَه.	قرطشده برتن پوکیم ها.
خاسته مو برتن قند ز بزم	در گلکه شده قنْد ز معیم
بردهن فے ز دو بریمکت	قامِ نگشت نما پشت دست
موئے ز قائم سخنیه شر بیپا	رُقت بقائم بت سنجاب سای
رفت و بلغز میز باش دران	شانه بران موچوز باش آوران
شانه ز پشت ملکان یافته	شانه ز رده مویش نابافته
کزگره موئے ز پهلو نجاست	زانبوهی موگره مو نجاست
از دم سنجاب نمی گشت دور	از همه پویند درونی سور
موئے شنگانی شده موینه دوز	سوزن مو سینه شده خله توز
کرده مدفَه بعد را پویس	دست کنیده همس در آتیس
گرگ زنگاله شده در زیر پوت	موئے بو مغلس موینه دوت
بُرد گلیم بیر مفسدان	قائم و سنجاب مبغسم رسان
کرده بسم دعوی خطا و قلم	بُرد خلطی و قتلله دم بدم
چیپس بار بکاغن زندو	بس که خطله درینه خطاف نهود
کش نه بولار قلم کر در است	از خط او بیچ کر شی بر نجاست
داع خطا بر مرخ نه زیافتة	واں قتلله زان خطلوز بافته
آمده مرداں همس زیر گلیم	زیر گیمی شده همس کس معیم

تیغ زن و کیسه کش و نامدار	چند هزار شن رسم ارانب کار
جال بسپارند بگاه سپه	هر چند یکدل شده کردست بد
دشتب تاراز مرکمی مونیش	نیزه و دلنه بناس در مصنف
پُر دل فخالی دل شان از هر ہس	پاکیک بازندہ بروں از قیاس
یافته بازی حبیل از شیخ خال	بر سر خود تیغ بسب ازی کش
جاگی زرد قبا یا ان پیش	طلس خوں داده زخمش کمیں
دم بدم آلایش خون جسگر	سیلک ترکان شکاری شکر
در کف شان دا و کمانه شان	کشنگ کاویش بهشت فران
زم بنت خورده هم از شیخ خویش	پیش کمال شان شکم کاویش
آمد و نام بمنایت دروں	بچر روان تیز ز غایبت بروں
از قدم مقاوم شده سر بلند	قصر و لئے چسپه ارجمند
وزد هم مادر بروں آمد	تن زنگلیش فزوں آمد
چار طرف کرده در خویش باز	لا ہرہ زیں بارگه سر فراز
ناشدہ از آب عمارت خراب	پتوه یکه خانه عمارت برآ
ماہی چوبین و باب آشنا	لو ریکه ماہی دم در ہوا
رسنے زمیں درست پیدا نیست	چن صف آرات پیدا نیست

سله بیلک نویی از تیر و شکر مخفیت شکره که جانور سرت شکاری ۱۲  
گله شیخ خویش کمال که از شیخ گاه دمیش ساخته بودند ۱۳

ریخت ساقی مے زنگیں بجا م	می زلب شاہ ریدہ بجام
درخزو دیبا ہمہ دیوا قصر	صورتِ دیبا شاہ عصر
تاج ران غرقہ دُرتاپس	منطقہ بند اں بگھر تاکسہ
محمد خلوت شدہ خاصان شا	خرگ کخور شید شدہ پر زماہ
عیشِ مدام آمدہ فرنزندرا	دُور نشاط آمدہ پیمانہ را
ہر چہہ راسر غوشی از مشراب	دوست شدہ سرخوش و شمن جما
امن پدید آمدہ در چار سے	فتحہ زہر شهر دہبے کردہ رو
چرخ زبید ادعناں تافہ	ملکت از ظلم امال یافہ
ضبط شدہ رفے زین زیرینغ	پیچو غبار زمیں ازا آپ تنغ
خجر ش قطرو آبے مشمار	قطرو که بنشاند زمیں راغوار
تاکہ از انجا ک جھائے جنت	قاعدہ دولت شاہنشاہت
گرم شد آوازہ که خور شید شرق	تافہ شد بر خط مغرب چورق
ناصر دنیا شہ کشور کشائے	تنج بر آور د بھیں کرد رلے
راندہ ز لکھنوتی و دریاۓ ہند	تاسپش گرد بر آرد زند
بیں کہ سپہر ش چمتشا نمود	کاب فرومیں ببا لانوہ
وقت سیلے بوند تا برو د	آب ببلا لازمو د از فرود
سوئے سواد اودم آمد چو باد	کرد حک از خجر تیر آں سواد

کرد اشارت کردیلارن زرم  
 ساخته دارند بهم سازن  
 گفت بخازن کرد ارد گناه  
 یسم قدری زقرارات خاه  
 خج وقرارات بهم ضنم کند  
 کا حشم زیں دو فراهم کند  
 خازن شکر داد گنج باز  
 گشت خشم هم بد مردم نوز  
 گشت پوشکر نز رآ راست  
 بیداری شد زکف مرد ملب  
 گشت درم از سر و پامر قلب  
 نامه دستاد به کشورے  
 خواند زهر شهر و ولایت سرے  
 جمع شده از امرانه دیار  
 تیخ زنان هم ساقیم چند  
 نیزه گزاران نواحی سند  
 عرضه طلب کرد شد سرفراز  
 خامه سر محبته را کرده باز  
 در قلم آمد زیل و پلوان  
 یک لک آراسته بر گستوان  
 مردم و یک اپ بکارے بند  
 لکرانیں هر ستاره سوار  
 پاکیں افغان بتماسے بند  
 با و چو ذرات ہوابے شمار  
 چاکر او گشت سکت در بزم  
 بنده زیادش بجه حال شا  
 ویں غزل از عال منش دادیا

## غزل

شد هوا سرد کنوں آتش و خرگاه بمحبت  
 با ده روشن در خاره دخواه کیاست

هر یک ازان پل حصاری زبلج      بسته زآفاق بدنه اخ خبلج  
 کوه قیامت کند اندر گرینز      حلبه چ بر کوه برنداز سیز  
 خشکی دتری همه شکر داں      خشکی دتری همه شکر داں  
 از شد و خان و لک فخر داں      در بر و بحر از سپه خشنگ  
 غلغله در بحر و مژل زل بیچ      قلبے ازیس گو تبر آراسته  
 تیغ شده خون زمیان خاسته      آمده اقصاده او دهد در گرفت  
 و از همه تسلیم سراسر گرفت      فیت شب روز بزمیش سخن  
 کاین منم اسکندر دار شکن      گردیدم رفت جهانیاں منم  
 و ارث اکیل سیماں منم      تا مر من در خوار افسر بود  
 سر کند تاج کر اس بود      هر کرد دعوی من آید بقیل  
 سر کشمش چون بید را پیه پیل      مرد مک دیده من کیقباد  
 کافر جلد فرزین رگیش داد      گو هرش از نسبت من و شنست  
 کان گهر از مهره پشت منست      گرچه جهان گیر شد و تاجدار  
 فیت جهان میده تراز من بکا      تخت پدر کن په پائی منست  
 هر یه دانند که جانه منست      جانه خود از بخت بود رهنمای  
 تاز ستامن ناشیم ز پله      مهر غیانه که بیس نکر گشت  
 از خطانا نم نتواند گزشت      حاصل ایس حادثه کا مر پدر  
 شاه جهان یافت پیا په خبر

مدبر شرف گاہ، خیری استاده	زان صفت انجم کو چنیا شدہ
آتے گوئی بزمیاں گرفت	نور علمیا کے گمیاں گرفت
لیک شدش پوب علم و تکیہ	پر تینہ ز کرافت بزمیں چخ پیر
در ریخ مہ کرد حماسن پیدا	پر چم بیرق کے بگرد وں رسید
گاؤزیں راحل آورد پوت	از شب کوس دے کاندروت
کوس زده با فک کا سروش	دندمه کا سر بآوازِ خوش
تیر فک خانہ نے ساخته	نیزہ کے برچخ سرفراختہ
ماند چوپسا یہ زدگاں بیقرار	بکر زمیں شد ز جلم ساید دار
زلزلہ در عرصہ عالم فگنہ	بیکل فیلان بزمیں خسم فگنہ
رفے زمیں رقع شترخ بود	زان ہمس دندان کے بلاخ بود
خرجید ثابت دسیر جمال	از حشم و پیل دراں پیل ہال
لرزہ در افگنہ زمیں رابناف	جنیش اپ از سم خارش گاف
گاؤزیں راشدہ سرثانخ شانخ	از روشن اپ بگام منبع
خاک پر از نون شدہ دعین لام	واز اثر نسل بصحہ ا تمام
رقص ہی کرد بامگب صیلہ	ہر کیا ازاں کوہ تنان چوپیل
قطره بر پشہ نور نید بست	گرد سواراں کے بخوشید بست

لے سائیں پیری وغیرہ ۱۷ ٹھے یعنی افضل اپاں بزمیں ظانیاں نون و میں دام بدو نہ صحت این  
کو درشن ہیں سحرست ۱۸ ٹھے میں اداز اپ ۱۹

روشن اینک دل دسته گر ز خونیں تن من  
 و بیهی رفت وزب دیده که غلطی سخاک  
 بشرب لے دیده که برچخ تاره شمری  
 ما ه من کو رسدا ایس دیده ز بیداری شـ  
 گفتی از طه کو تـ شب تو رو ز کشم  
 من بر انم ز زنخـ انت ک در چـ افتم  
 پـش ازـ ایـن کـردـ مـی اـزاـه دـلـ خـودـ خـالـی  
 غـمـ حـجـ دـارـ دـخـرـ وـ زـ پـ تـ وـ بـ عـشـتـ  
 خـیـشـ شـاهـ زـ دـهـیـ زـ پـ کـیـنـ پـ  
 گـشتـ آـغاـ زـ عـبارـ روـ شـدـ مـهـنـهـ

در مـهـ ذـیـ الـحجـبـ پـایـنـ بـاـهـ	روزـ دـوـ شـنبـهـ گـیرـ چـاشـنـگـاهـ
ماـهـ عـلـمـ سـرـ بـرـ بـیـاـگـ شـیدـ	راـیـتـ منـصـورـ بـبـ الـاـکـشـیدـ
خـانـهـ دـولـتـ شـدـ اـزوـ بـختـیـارـ	شاـهـ شـادـ اـزـ خـانـهـ دـولـتـ سـوـارـ
ماـهـ عـلـمـ تـابـلـکـ خـاستـ	کـوـکـبـ چـوـنـ فـلـکـ آـرـاتـ
ابـخـمـنـ سـاخـتـهـ بـرـ گـردـ ماـهـ	صفـ شـکـنـاـنـ صـفـ نـدـهـ دـپـیـشـ شـاـ

ملـهـ تـرـکـ زـنـخـ عـبـارتـ اـزـ تـرـکـ گـفتـ

زیر علم آن شیر خورشید تاب  
 بود یک سایه و صد آفتاب  
 لکل انبو بهم بتنه صفت  
 غرق عنگشته سوار ای اتن  
 کوکب زمین خط احتمال شمار  
 رفت بر دل با عالم شهردار  
 نصب شد اعلام مبارک اصول  
 گرد سر اپرده بشیری نزول  
 دامن دیل زیر پیش مذهب  
 بر شده زان رشته بامجمب  
 میخ کشد در تراز دهنش  
 رفت فرد و زمین از سوزن ش  
 بارگاه شاه در آن بوتای  
 چارستون بود بسم شهاد  
 در حسنه دلیز جهان بجهان  
 خانه زیر بیان پسر دیس  
 بارگاهی را دوستون رسم بود  
 چارستون بارگاه عرش سایه  
 شیر سید شد زمزمه بارگاه  
 از اثر همیت شاه دلیر  
 کوشک بعل و سید شد بلند  
 لعل چوتاش سیش همچو دود  
 هر دو دو برج مده خورشید تاب  
 گرچه یک برج بود آفتاب

بلک از اس گرد سرا فرا شتة	چشم خور شید شد ای پاشة
نے خود از اس گرد که بر شد بیر	گشت جنس زیره بمحیط پسر
شاد بر اس سوئے چو کشتی بر آند	کشتی ماہ آمده ببر خشک ماہ
شاد غلک فت و خور شید تاب	زیر عسلم پول بشق آن قاب
گرد ریش کاں بصر شد دیل	سرمه هر پشم شده چند میل
گرد و سے از خا صگیان مرل	معج چو دریا زده از هر کران
موئی شنگ کاف بجمان بتے زه	زه زده ابروئے کھاں راگه
ترکش پر تیر کس ریت نگ	شیر نیتاں شده از هر خیگ
پیش رکا ب از رو ش تیغ تیز	سوئے عدم کرده سلامت گنی
گرد و از هیبت تیغ یلاں	نے بزمیں بو دونه بر آسمان
تیغ بر هنده که ب پوشید داشت	پر هنده رایس که چو پوشنه گشت
تیغ ند بلک آتش پولا دخیز	بر دل سنگیں عدو گشته تیز
تیز زبان هندی مر در میان	طرف بو د تیزی هندی زبان
گرد بگرد مشه دالا گهر	حسن پلارک شده سرتا ابر
در حصف تیغ آس تن آراسته	چوں گلے از سومن تر خاسته
پیش سپه و شنی دو ربا ش	داد بگرگا چع د و را خراش

خلق چو مورا ن دو صفت کشید	تحنیت شمی کرد سلیمان پدید
خاک شد از فرق سران با پیش	فرق نهادند سرماں بر زمیں
باریک آمیشدن آغاز کرد	خلق دو صفت ادب ساز کرد
حال کار گفت راں حال گنا	یافته چو گان زراز دست شنا
گشت مشرف بشکوه جواب	حاجب غلطه چو دراں فتحاب
رفت زیک تحنیت به تخت و گر	خرش طلب کرد شه تاجور
سر و بھای گی بسید شد	خان زمین منشی خوشید شد
بر دل خور شید غبار انگنان	غم بروں کرد نکارا هگنان
هر یه آه کوش دنچیر ساز	رسے زمیں گشت پا زیور زدنا
از هنر خوشش ز بر دست شاه	اشکره را گشت بیس دستگاه
مرغ ز بر دست سلیمان شود	چوں هنراز عیب فزاد اشود
کوکم ازان من بو در هنر	ولے بر آس آدمی بے خبر
چوں نه پرده هر که چنان طبی	با ز دستیت لکان می پرید
جست ز خواب از خلیجیگ با	خشت چو خرگوشیں بخوبی
چرع خود آس را به او گرفت	سارو کنگے که نوایی گرفت
صید زمیں پشیں سید گوش مرد	مرغ هوا جمله سیده چشم برد

خرگه زیں ک درآمد مش  
 پخته مسٹہ کم خرگه مش  
 بود چو دخل بزرگی حشم  
 گشته پیادہ ز شکوه مش حشم  
 هر که در دل ز دقدم دل دلش  
 راند ب نیزه عمل داغش  
 میخنه تبلیغتی ز دمکره  
 بود میان اندسته میر سره  
 نام مقام پاهم عالم پا  
 قلب چوریا شن ر آمد بکود  
 پل گران نگ بها پور بود  
 پیش بها پور بعثت دسته میل  
 نگ گران سرمه شد از پای پل  
 پایک خاص بسیری رسید  
 بزه تربس بزه رسید  
 خحمد ز هر سوے بیک پئے خات  
 چار و تدگشت بیک قطب داشت  
 داره خحمد چو پر کارگشت  
 نعطفه خاکی میانش نشست  
 نیمسه پرازگل چو گاهستان نمود  
 داره خحمد بسیری قطار  
 ابر منه د آمدہ در مرغزار  
 بس ک در اگلشن مینوش  
 شاه شد از ابر کرم د رفائل  
 هر که دریں بزه نظر در گرفت  
 قطراه طلب کرد و گهر بر گرفت  
 یک شے آس جا بخوشی کام نمای  
 خورد مسٹه روشن د گوهر شاند  
 روز د گر صحیح چو صحاک شد  
 ما رسیده رشکم خاک شد  
 دا و چو چشید نسب کیعت باد  
 تاج کیاں برس د الاناد  
 سر و جو امیش کرشد میوہ دا  
 شاخ کرم گشت د آمد بار

فلو شد رشدہ درستاد	پا در بارش و جهار پستاد
پائی ساییده شده بر آسمان	از شرف پائی او نزد بال
خشت زیں کا لب میشنت	کا لب پسخ بخشش یکت
دید را و صورت خود ریشت	آمینه گشت زیگ صاف خشت
پیر دار خشت بر بینه مبار	هرچ ک در آینه بینه بیرون
عکس بیوار د گردید پید	هرچ ک نقاش بکیک شید
بس کشد از عکس کن و نما	نیست در حاجت نقش ایضا
تحجت تغشیش بغلک باز خواند	نقش بندش بوا خامه اند
تیر بے خورد و زحص تکریش	دیده بد مردم ازال جانے خوش
ابیر گریزندہ زبار اال گریز	قطره بر آلام نیفتاد تیز
قصر ارم را شده ذات اعماد	خلل تنوش مقام ستداد
کرد سخن شہر کس سر جو پ	گشت چوار دب دخاک دب
آینه از آپ را ان خوسته	طرد عدوی شد و آرسه
قصر نمود از تیر آپ را ا	بچون کر گشت جهاب لے عیال
آپ را عکس نما اود ر آپ	چیخود و آینه هفت بل ن تاب
گرچ ک سر زیر کن دیز ب	عکس دشیں مثل نیار د گر

هرچه زبالا و منه ردنود  
بلکه یه پشم یه گوش بود  
بود چون خورشید و لایت فروز  
گشت کن ات گل نیسم و ز  
چشم خورشید چشت گرم رو  
کرد شه نو هوس شهر نو  
رفت بکیلو کم بر دادخون  
از بد وست چودریا بخون  
قصر شد از فرشی احیان  
چون فلک از منزلت خورلند

## صفت قصر نو و شهر نو اند لب آب که بود عرصه رفت چورفت آل ایوال

قصر گویم که بسته فراغ  
روغة طوبی دید او را بشنخ  
با چین هشت درش دریکه  
بانگلک هفت درش هر یکه  
بام سینه دش بلک سود مسر  
کرد چون خورشید سفیدے ابر  
گشت ز دوران به زمین افتاد  
پلے چو متاب بیامش نهاد  
رفت درین درا و آفتاب  
وقت ازیں کرد رُخ چرخ آتاب  
رفت صبا زان رو دیوار کس  
گفت نداختم درود یوار کس  
ره بسوے روزان او جستله  
پیچ نداد او بسوے خوش راه  
بانگ کش دده درا و دم بدم

۱۵ رفعت باش با و بسط لکه گرانمایه تخته که رسول صلم را مرسوے خدا سے تعالی در شب معراج برد  
و ن طاق ۱۶ نیزی از دوران صدر گردیده بزمین و قیاد

گشت بدنبال حریف از نویل  
 قامت هر پرده کشے چون ٹول  
 بیش د رآفاق نگنجید گنج  
 بیش کنے شد کفت شه گنج نج  
 موسیم دی جمل عشرت گشت  
 زاتش می محابس خ دکرم داد  
 کس نه زبر دست نمی الک جام  
 با دمده وقت خوش دشاد کام  
 مکنیست کشی غرم او  
 زهره بخنسیا گری بزم او  
 خاطر خسر و بهشان گوئیش  
 همت عالم بد جویش  
 ایں غزل از مطلب موز دل اصل  
 یافته در گوش ہایوں عل

## عنزل

سوار چاکب من باز غرم شکری دار  
 دل من آن برد اسال با جان او ری دار  
 من اندر خاک میدهش لکه کوب جلاشتم  
 هنوز آن شمسوا من مرحوم لانگری دار  
 برشکن که کمی آید ز من جان می برداش  
 مسلمانان بگند دارید چیز ره دل خود  
 در غست آن کلای شپوه ز بزرگری از  
 کتیرا زما ز من مستست دکیش کافزی از  
 مسلمانان بگند دارید چیز ره دل خود  
 غلام دولت او یحیم که با او چاکری دار  
 مسلمانان بخان نخست که خواند بند و خویم  
 بیار د برزبان و مسر ز فرش خود بسری از  
 مثل گریک سخن بایمن بگوید عاقبت آن  
 تو نی دیو اندوش جانان که داری سایگیسو  
 دلم دیو اندوش تراز تو که ایش پری دار  
 می گویند خود کردی شفاعت میکنی جام  
 ما چوں صید خود کردی شفاعت میکنی جام

طاق بلند شغلان گشت جفت  
 حائل و شد فکانند نمفت  
 کنگر طاقش بزبان در از  
 پیش فلک گفت سخنای از  
 شگ غیدش کشده بر پیر  
 آمد از همرو شده حسم پیر  
 میطرش آب و دگرسوی میان  
 باعه و آب ز دوسویش بلاغ  
 آبی از این باعه برد ماند زرد  
 شاخ بسیار گم کرد راه  
 جایگو بار شده بارگاه  
 شه چود را خلب پریں جائے کرد  
 خزم و خدا بعلت ای کرد  
 بازی بی پر دکفت زرفش  
 کرد پراز زر کفت ساعن کفا  
 باوه کشا باز کشید صفت  
 گشت منی اهل را فشان گفت  
 رو و زن از سینه بر دل بر ده  
 بس کشدا دست ز آد از خوش  
 پیشگز گر شده تواضع نمای  
 زخمه چونول بطا در رود و پیشگ  
 مرغک صد مرغ و گرد صدیه  
 شاد در ان فرمد نای و نوش  
 دست نمی یکه در ق بر گرفت  
 همه کافند گهر در گرفت  
 بر لب مطرب کرد نا بر کشید

ناده از باود و قما فراز	جلد همن اشد هم شیر از هم باز
پچ زمی گفت ز آزاد گی	سونا زاده در آفت دگی
هر دیم بانگستند زود	زترن آمیخته مشبن بود
با و خزان نیز از و بیشکت	شان خچوار باز بجهت ای شکوت
سایشیناں همه اده بیاد	سر و که از ساینه شانه نماد
ماند ز بے پرگی خود بجهش	هر جب مارغ ز سر تانه
باد کن حشر کشی اند لاغ	بر پنهان گشت تند هم بدل
گل شده در ویده خوش ادقنا	دیده چو گرس بچین ای فناد
خار حص با و خزان کوشش	زرگس بی دیده رو ای کوشش
گشته زمی پر ز در جهات ز	یختنی کرد در خشائی ز سر
کو ز شد از پیده نیارها	پشت بفشه بسن ارها
لرزه کن ای بر شیان نمیں	بر زمیں افاده بے نازمیں
خندنه با این همه در ار خون	خاک ز زردی شده بزر عقل
کرد گلوں سر زشن مل بش	شان هم از بس کنگو شمگلش
سر و ز حسره بخخته نه	با و بمر سه در سیده فراز
بزره بے خاک بر ای نخسته	بزره بے خطه تر نخسته
گل هم خشین نه ای زربون	گیشتم در پست در آفادون

له راد ای گل پیده است که در پشمی اند آس ادمیندی بچول گویندی همی زرس نزدیک نداد خزان کوشش

بیدنای برآمد نام حسره کرن پی دیده      ندیک تر و امن دار کصد امن بی از

## صفتِ فصل خزان و مطلع نهم پاہ

### هم برآں سال کم تاریچ چین باخناں

فصل خزان چون چین خانه نوہت	باور و ای کرده بگلزار ناخت
شاہ پر عزم زوالیست برآند	کش چین، هیچ ولایت غاند
کوه زنگ آتش لال فروخت	شعل بد انش گرفت و رخت
لال سرا زنگ بلکر سپه	ماد بجالست گرد و باهش برد
با دخزان آمدا زان جا که بود	خشک شده باغ چهار جا که بود
گشت سمن نازک وزرد و حیره	کاب گرفش بلب آب گیر
رفت سمن قیچن را گزشت	زاں که خزان دے خواهش نیست
جامد خود گرد بفشد کبود	گشت چوصونی بر گئ و بجود
شد بتن نازک زیبایے گل	پاره هم پوست نسخنگ گل
لال زیباری خون رفواه	رینجه نازک تمش از رنج باد
سوخته از آتش خود لال زار	گش در و نش ز خنان پغنا
دفتر صد برگ فتاوه ز دست	آن رهبر درق او سکست

گفت غلیو از کله الحجل	فرش په چید گل از روی گل
چند قدم شوم شده یار بوم	بلاغ خراب از قدم بوم شوم
حلق تی گشت ز زیر میش	نمای میشچه که نامنده دش
تری کو کوزدنی کو به کو	در طلب روی نکو سوبه سو
تیج سیماں ز رسش باد	باد که اند رس بهد فقاد
خس عیش جای پر دم گزشت	گرچه حس ز آمینه طا داشت
ماند چو پر گم شد کان زیر سر و	آل که پریدے ز پر خود تمرد
لکب برید دل از تین کوه	لار چو بر کوه بر فت از شکوه
شارک بیچان دهن باز ماند	سینک دیپسنه خود باز خونه
شان بیدید و بستادل پرد	طفل شکوفه بر ه افتد و مرد
گم شد از محل بی شا ز من	گرچه گله میش نشد و چین
لا لا نوسانت شه از جامه	گرچه زگ لار نهان کرنی
برگ نوا بمحیس فران	گرچه نبد برگ دنوئی بشاخ
شاه کشا ز کفت خود سیم	گرچه که بر بست هوا یسم آب
شاهه ز میں در ته دینار گرد	گرچه چین گشت پراز برگ زد
فصل خنثی لار موسم فور ز بو	از کرم شه که عدو سوز بود

آب که باران گل کوزه بخت  
 کوزه بعینت تاد و نکست و بخت  
 ایر که مگر بیت برستان بچه  
 شده ها بخت است از چشم  
 غم بخت سست چنار از روشن  
 زینت لزان بگفت تمثیش  
 گشت لک خوار زنخنک خود  
 گردید از عمل سست برد  
 بید بارید ز حسرگ تین  
 بینخه خوی از تن گل بند بین  
 لاله فرو رخته در پیش باد  
 غنچه که بابا داشت دلش دل  
 جامه گل پاره شده بر تنش  
 دامن نرس که در آمد بخار  
 گل شده بے روکه بر بوتان  
 از کلور غر غواص که خوب است  
 سرمه بر قص آمد و پایش خنگ است  
 بر سرمه خار که میبل گزشت  
 علیت افاد و خوش گشت  
 ببل ازین غصه چنان خوش است  
 کشته دم رنگ دگر گو گشت  
 بل ازین غصه طولی فراغ و غردن  
 ورد منش یافته چابه سجن  
 گنگ شده طولی فراغ و غردن  
 فاخته کور آمده گل را باغ  
 کور شده فاخته از نول زاغ

له گر به بید نوی از بید است

۳۵ دسم سست کچوں جاص پاره می شود برد آن گویی و چند ۲۲ ته بخت ۲۲  
 گله زاغ و زعنف رخزان آه از می کند و غمی خاموش می نامد ۱۷ شه فاذگر نهم علست کد حقان ۱۶  
 خنگ ساز د ۱۶

سلطنتِ حبیله عالم مر ۱  
 دا هنگ از آنگ کس غم مر ۲  
 خلق پچ کویند بہر کشونے  
 شاه من د فلکه کش دیگرے ۳  
 بوم که باشد که بچاپ دراز  
 طعمه برداز و طعن جسته باز ۴  
 گرل و گئے هست برآمود لیر  
 پنجه نخواحد زدن آخر بشیر ۵  
 من که به هند از همسرا میال سال  
 جزیرستانی کنم از پلی نال ۶  
 گذکشم زرد هم از گوجرات  
 سکاہ بدیو گیر و نیم برات ۷  
 اسپ ہند کشم از بلگشت  
 پلی همدست ستانم زنگ ۸  
 والوہ راوی قعن فاین کشم  
 جام نگاره جسب خزان کشم ۹  
 غیت مراد جدی قبا جست خطا  
 سرحد پیں بسته بند قب ۱۰  
 زین دکلی چند نگر د گلک پوش  
 کرن پا کیں پنیک شیدم ز گوش ۱۱  
 پنڈ کشم شکرشاں راچاں  
 کرتن شان پنپہ شود تھواں ۱۲  
 گرچہ چو مور د مل نستاں ساہ  
 مو رو شو د کشت جو اند براہ ۱۳  
 پلی من آں دم که بچو شد چویل ۱۴  
 چیست صحت مو رچیا پیل ۱۵  
 می شود م دل کر غیبم ز جاتے ۱۶  
 فرق ترا خاں پیرم زیریا ۱۷  
 یکنم از تین خود آید درین ۱۸  
 چوں کنم از خون سگا لو دیشی ۱۹

۱۰: نام مک ۱۱: نام نگر نام مقام ۱۲: نام قابضم غافل نام مقامی ۱۳:  
 نام، بگل بخی دغل د گلک پستین بایامد که پراز پیغی باشد ۱۴:  
 نام پنڈ کنمک مثل پنپہ بارہ پارہ ساخت بر جو اپر پا اعم ۱۵:  
 نام پنڈ کنمک مثل پنپہ بارہ پارہ ساخت بر جو اپر پا اعم ۱۶:

شرکنیں فصل بریں گونہ شاد  
 کر مغل آزادہ بعالم فنا د  
 نامہ کشے چند پو تیر از سیں  
 آمد و بوسید چو پکیاں زمیں  
 کر حدیا لاعتل تیز عنم  
 سے فرو راند بائهنگ زم  
 شکر انبوہ چو ذرات گیگ  
 بوم بسرستہ پیای چپتاں  
 آمد ازان بوم خرابی کشاں  
 نادک شان دیدہ کشے سازکرد  
 گشتہ بھم قطعہ فرباران تیز  
 سیل شد و گرد بد ریاستیز  
 قوت آں سیل کزا شان سید  
 آب ز پا پور بیتال رسید  
 چشم زدن چشم زدن وہ شد خس  
 هر که گئے چشم نمی زدن کس  
 مردم آن خاک فروش نکال  
 امن امان و رشد از را قلسا  
 بکه بغزیاد رسدا شاه شان  
 این مه کاندر ره گرگ او فنا د  
 دارمہ از قوت مل عی العجما  
 شکر گستاخی آن گھر میں  
 یافت پنیں گئی آنگماں  
 تلخ بود خنده چو شیر از غضب  
 دزدگراں زلزلہ در معدیں  
 گفت کر خوب بھبھاں عمدیں  
 غازی پاچوں نہ بکار غرامت  
 کافراً گرتا ختن آرد سزا است

له نه نه خنده نه را گویند یعنی نندیده گفت کرد رجایا باہٹ ہی من است از دیگران نزلد و مدد من است

گشت چو موم ارجیه که پولاده	گرچه تتریزی و حنستی نمود
چیلک بید و بد گرسوت نیات	سرسد و کیلی دوبیک سرتبا
در گله مرغ درافت و نگ	جلد زبے سنگی خود بار دزگ
عطف نمودند بد امان کوه	برزده دامان قبا هم گروه
پشت مغل بود بهر و که بود	رفت مغل بود بهر سوکه بود
رو نمودند نمودند لپشت	رفت چوبه نمودند سپاه دشت
ینع زد اقطع هی کرد راه	بار بکاندر په شان گزین خوا
پشت شدن از همه و دگز	رفت بدمداز همه و دیر
کرد پراز گوئے زمیں سر بر	دست دے از قوت چو گان نمود
شد خره سگ ز سر خ سرال	بس که بیرید سر آشنا
دید سرخود همه در طشت خول	رفت پن کرد چو طشت خجول
کرد بکیای سر و ینع و طشت	ینع که بر تارک آشنا کشت
کوه زخون زیر و زبر لالا کرد	شکر اسلام کرد و ناله کرد
رفت عناش تافه بسیشان	خرتنه حبتند ز شکر کشان
یا علف ینع شده یا اسر	دانچه دگر بود ز برنا و پیر
فتح و فیردوز عنان باز تافت	خان جنایگیر که این فتح یا

جزگرده همه نکند ای شکار	کس نزد هم تیربزه از خوار
غایض ای ای سپهان چنها	چوں سخن چند ازیں در بر اندا
نامز میشن شودی هزار	گفت که تو حسم ز سواران
خان جهان شاہک شکر شکن	بر شیل بار بکت یخ زن
کر در دال ہوئے مخالف پیا	غارض فرزانه بفرمان شاه
وز مکان صد سرگردان فراز	بار بک د قلب گھی رزم ساز
سو سگ چند کشا دندست	ساقه رزم چوشیران است
چیخ اذ ای هیسم ای خ اته	اخنجه چوں فلک آرسته
نخجیر تیرخت چوں آفتاب	ماه سک پیرشدانه شتاب
بود صبا پیش چناس پیر کش	نایمه برنا چیده راند نه تنده
نام دشانے ز عمارت نداده	از قدم شوم میشن آل بلاه
اینج عمارت نمگر رقصور	از خد سامانه و تعالیٰ ہو شور
بود زمین شند که باران بید	رشکر اسلام که آل جارید
یافت خبر کافر ناخوب کیش	تیرتاز تیربروں شد ز کیش
ترن ز غنیمت بزمیت سپه	بڑن جاں را غنیمت شد

له غول اگلین مرد از خوار را گونید ۱۷ شاہک سپهالار کان تضریر

۱۷ لاڈ ہور لاچور

بر طرف خانه نامی نه عزم	وقت ر آمد که حسنه غایان بزم
داد دبیاران و بیهوده خدمت	میر سپه کرد بیهوده هر یه راه
خدسته آورده سزا او را مرد	پیش بزرگان و مسراں نبرد
داد سبک خامه لقیمت گران	کرد بزرگی بحقیقت که میگفت این
با زگ فتنه بخواهند خانه را	هر سه خوشند و خوش از بزم کاه
بزم نشین باز بمحی کرد را شے	بزم زمهان چو تهی یافت جانے
پیش طلب کرد دمی آور دیش	خلو قی خندز خاصان خوش
کرد دبیاد است اسلام نوش	جام کرشم چون دل کافوز بخش
چنگ فواز نمده فواز بکشید	چنگ فواز ای ای ای ای ای
این غزل نفرز برآ و از چنگ	گفت برآینگ نمطه ای این گ

## عنزل

سر خرو می زیخ لا لذ دگلنا بر بفت	بر گزینز آمد در گلگل دگلزار بر بفت
گو بر و ایں یمه چوں از بر من بای بر بفت	سر بشکست و همن روش و نرگل خفت
آهد و گفت کسر و تو ز گلزار بر بفت	نز و من با دخت زان دش غبار الوده
یادم آمد زیخ او پانے من از کار بفت	خوش تارم اند طلب فته خوش
دل بانداخت هم اندر ره خوبنبار بفت	در دوید اشک پو باز آمدن خوش ندید
صبر هر چند که بود اند ک دبیار بفت	خون دل گرد په که بیار بفت اند که ناند

داد بدال چند شتر در جهاد	بستان سر ان مغل را قطار
سر بر بن بست و رسن باز کرد	گردن شاپ بیرون سان باز کرد
تاز سر شش پوست نگردند با	کشته هم این لش از ترک تاز
دست بی برد سپهدار و هر	چول ز چنی فتح جهان فیت ب
داد بے کشتی زریں بے	محلے آراست بر آمین کے
طرفه بو دشیشیدایا قوت سخ	شیشه می ریخت به یا قوت گنج
ذوق فرجام باقی سپرد	ساقی مهوش بقبح دست بز
رفت بیریانِ قضا را زیاد	چون هر آن دارانی پیش ناد
پیش برد کرد مصراحی زگوش	تازکر ساقی ششند پانگ قش
سرخوش با ده سری کرد و خوش	صفع ده یاران خوش بادکش
شیر گرفته چو شد شیر یه	بر گیک زان پلو شمشیر تر
خاک شد از برعده معنبر مرشد	بزم گئے سانسته شد چو شبت
سکاوز میں خورده بغيرگرفت	جر عده مشکیں کر زمین رگفت
کرد زیارت سرقرا به باز	بر بطا و طنبور کشد غم ساز
داد بمطلب بزباں یا دری	زنجه در آمد بزباں آدری
داشت طلوعی و غدوی بجام	باده چو خورشید زگه تاشام
طالع خود برمد هفت خوب	گرد چو خورشید بفت غوب

یافت ز رو ده بر صدر گ رکخت	با دهند خاک نمیں اید بخت
د من صدر گ بعد پاره گشت	بس کر گرانی ز راز حمد گشت
غنجه گره بر زده در داشش	جامه گل پاده ستد تبریز
وز په خود جامه نماز و دست	گل نکرم ز مرد ده آن اک بخت
باد شد آهونگ دمکش بود	آب سمن در چه خوش گش
باز په بر ما که بر آش شان بست	باد که از شان همی ثبت
بایه کس راست چون آزاد کا	سای کنا سرد بر آفتاب ده کان
د صفت سرد بی بود راست	گرچه پر این د شباه هر چوست
خیره شدان در رخ خیر دش خشم	نرگس ترکشت هم در دش سشم
پشم ز داز کے الاز باد	خون لین چشمک پشیده داد
چشم زرگس نتوان بر گرفت	بزره خیان شد که جان در حرف
خواند صحیح از در قی رعنون	نخمه و باج عشرت جان
لا اله خود رئے ازان باقی حال	خون پکید از گل نازک خیال
خون تن بخنید ز می سیب باد	سرخ گل از باد چو آورد یاد
کوز تراز دسته کوزه سرش	شای گل کون که ترشد برش
اب روا و ریخت آب جیات	ساخته گل کوزه نوازنیات
گردش سرخ از گل تر کوزه گر	بانع ز هر چشمک شد کوزه در

هرچه از عقل فرزوں شد چند عمرم جو جو  
باد خانے ز و گلخ من می آرد  
گلکد کرد آن گل نسین ز برخس و فت

### صفتِ فصل باراں کہ چنان گو و دماغ

کہ بد و زگ نمایدہ بماند حیراں

فصل باراں جو علم کر شید	اب سرا پرده برا تتر کشید
بکل گل چون درم شہ زند	سکر بعد وجه محبت زند
شہ پر عننم پھن دادبار	خار سلاحی شد و گل پرده داد
تین کشید ارجمند کرسون بلاغ	هم زمرش سای تبرید ماغ
تاشو شس سون آزاده رام	خار غلامی شده مرتز نام
خون خود از باوز خزان گل بخشت	لیک صبا از مرد خوش شناخت
خواست گل از باز بخواهد دیه	بر بروں زرسش از تعیه
سون ازیں غصہ کمیں خواستن	خاست بشیر زربے خاستن
او خود از اخ خاست که آزاد است	غنچچه چه افداد که بر باد گشت
بس که صبا هدمی غنچ کرد	تازه نشد تادم اور انخورد
با و حریف گل و گستاخ زد	جامد صد برگ بصد شاخ زد

هرگل بالا که بود تمازه رفته  
 غزی ایں گل کہ زتری نفر  
 مانچو در جامد سیمش میتم  
 سیو قی خوش کہ لکندش گلاب  
 یک گل بیل دن و دیگر در دل  
 از گل بسیار دلش گشته باغ  
 مولسری خرد و بزرگ از پندر  
 بوسے آن اکہ مهر آدمید  
 پنج گشاده گل سل از پله  
 نے غللم ناد و لے نیم خام  
 تاکند اندر دل بخواه ریش  
 جائے ز در باغ ز گلما بے جا  
 از پی گل هر کہ بہتان فستا  
 گشت ز شرفت گل ز دام ز  
 بزرگ شش هبھے صحر اخرام  
 غصہ بستا ز عم آور وہ شیر

گرچه که در کوزه نگنجید باد  
 بدل و تمری هم از اس می برد  
 نرگس دستی گل و عالم نظر  
 پیش سپر غم پر غشم شد  
 رفے شناس بهم صحراء شده  
  
 ماه پر دیش شده هم در زمیں  
 زاغ شده هندو آتش پرست  
 گریه مشکین شده در مشکنه  
 سایه از وخته شده با جانی  
 بس که بر و سایه بید او فتاو  
  
 آهن و آب شد از تاپ مهر  
 بر پیش قبه سیم از جاب  
 پنجه شکناشد هشاده شاذ ساز  
 بیشتر سهت هندو تاں  
 نے بخرا سان که بعالمن خات  
 عود از و سونه تچوں مشک بید

پاد در اس کوزه شد سرگشاد  
 نترن لذت شے نگوی پرید  
 فاخت خوان غنچه بجا و سحر  
 گل که پرسپاش فراهم شد  
 گلک همه روئے شناسا شد  
  
 قطره شبکم ز ده بربای سیم  
 گرد بند آتش لایش است  
 گریه بید از گل لعل ق پسید  
 بید شده تنه فشاں زیر پائے  
 لرزه کن آب ز آمیب باد  
  
 آب که آهن شده بود از پسر  
 غرق پر گشته ز نیلو فرآب  
 طاو سبل ز شکن گشته باز  
 بر گل بالا که حسد بو تاں  
 آن گل هندی که چمن کرد رست  
 کیوره هر گل چو سیم پسید

نایم و مطلبے دشرا بے دھرمے  
 لے باو کاہلی مکن و سوئے دست تو  
 پنیرے و گرگوئے بھیں گوک در حمن  
 گرخوش که ترا بجھی شے که بیار کرد  
 و بمنیش که مت بو خفت شس مه  
 با او در آں زماں که میش راه میدب  
 من مت خوش حرینی او یم که اال جت  
 سرو پیاوه خوش بوداند در حمن دلیک  
 ازوئے خوش مت بر شکنیا بجاواز

جائے بزری سای شاخ چنار خوش  
 ما را مکن ز آمدن آں بخار خوش  
 سبزه خوش ست آب غمہ هن جو ببار خوش  
 پیش کن و بیار مشوز نینا ر خوش  
 ہم ہمچانش مست ہن زد من آر خوش  
 بازی خوش مست بوسه خوش مست بکار خوش  
 سرخوش خوش مست دست خوش ہو یار خوش  
 آں سر و من سا و ده خوش مست سوار خوش  
 وز خسرو شکست فعنانا نے از خوش

صفت مویم نور و طرب کو دشنه  
 بزم دریا و گفت نست چوا بر زمیال

رفت چو خور شید برج حمل  
 دو در جهان دز نواز سرگفت  
 شاه دران روز یم از بادا د  
 گنگه قصر طرف بر طرف

نور شرف کر دیگستی عمل  
 مویم نور و ز جهان ر گفت  
 قصر فلک مرتبہ راتاب داد  
 تا بھل رفتہ شرف بر طرف

زان بر فرته ز چنها شے نز  
 شارک رعنای چین باز خورد  
 بیل سرت ز قلچه که خواند  
 زال قمیح لاله که نشی پیشید  
 بک چو بر لاله کوی گزشت  
 بد هزار اس آئیه هب لی که خواند  
 طویلی ناطق چوز باش بر کشا  
 فاخته ناطق باصول کلام  
 رہبر جاگ شته بگاز طیب  
 شاه دریں فضل بشرت گری  
 با ده بشانخ آمده در گل شده  
 مطلب ببل نفس از نعمت

بوم هم آورده دران انغ رو  
 چشم برجشاره گل سنج کرد  
 غنچه سربسته دهن باز ماند  
 طوق گرد کرد و زگل زر کشید  
 پاش چون تعاریخوں سرخ گشت  
 تاج سلیمان بسخود نشاند  
 منطق مرغان خراسان شاد  
 گفت یکی صانع خود را دم  
 رہن حفاظ شده عنید  
 باگل دبلل بطریک گسترشی  
 وزدم او بلبل طبیل شده  
 دین عنت لش بزده بیور از ده

## عقل

آمد بار و شد چین دلاله زار خوش  
 وقتیست خوش بار که وقت بیان خوش  
 در باغ با تراز طبیل دریں ہوا  
 متنی خوش است با ده خوش است خان خوش

---

لـ۱۵ اشاره بده است که سلیمان علیہ السلام فرموده بود که "دست ہب لی مُلکاً ہمینجی کا حد من بعد"

گوہر آن پتہ کے برشد بناه قطراه باران ست را بر سیاہ

صفتِ چترِ سید از پیار آن چتریا  
چول شپ قدر و پیده هم عید ز پیار

بینه اسلام از درود پیده	چترِ سید آن چشم خ آمید
وزگرآویزش سرتاسر ش	شقف زد رکرد هستون از زرش
قطره معلق میان ہوا	داشتہ ابرے بتلوں رسمایا
قطره او داں که نوادا ز صفاش	ابر سپید و گہرے بیاش
سایر رویش بعیدی چزماه	سایر ز خورشید بود رو سیاہ
چول خ خورشید گه نیمر و ز	نور وہ در وشن و عالم فروز
پاره توئے ہم ازاں آن تاب	شل فے از فرق شکه میا
جامد سعیدش ہم زاں پشت	از برخورشید رشک بگشت
پتیری کرد سوادے پدیدی	پتیری کرد سوادے پدیدی
عنکے از آمینہ آهان ست	ماہ و ده ہفتہ کم مد و رشان ست

صفتِ چتر کے لعل ست چو خورشید صبح  
بک تہت اشغق و صبح جمال سلطان  
چتر دگر وشن د خورشید تاب      مل و منور چو بصیح آفت اب

صفهٔ طاق بیار استند	پرن ز ریفت فلک خ استند
تخت ز دند و تخت آمیختند	عرشِ گر بر زمین نگھیختند
چهرهٔ هر سو بلک مرکثید	ابر از شرم بچادر کشید
چن طرف چتر چو محسر پیر	شش جهت آراسته زال پنجه
بچوگل دشنبل د سوری بید	اعلیٰ رسیده گلگزو سبزه د پید

صفت چتریه کنپے حشم خوش

آں سیاهی که تو در خود طلبی هست ها

چتر سیه اش قدر می شمار	گشته شب قدر برداز آشکار
گوئیم اذراں بسیاهی شافت	کزته و بالاش د خوشیده افت
بر سر اه مایه فریماهے	در ته او سایه عون خدله
سو نته خود را ذلت افتاب	با زر ہانید جهان از تاب
گردشود سایه چو پریش	سایه که گرد آور دا ز داش
مازپے سایر بشه کرد فے	شا و جهان گشته از د سایر جو
سایه اد بر سر ہنداد فاد	ہندش از فے ہم اعلم سوا د
خامه نقاش سمجھنا د	نقش نکره هست مواد چنان

پرتو او ماند بجاشے که دیر  
 پیش شے از شدم پس هر کبود  
 کل او شت پو با پسی خجت  
 چترش آنست کشند چرخ ماہ  
 چرخ همه این است کشند پر شاه  
 گفت که یار ب منم و یا تو نی  
 تو ب شاه و من اندر محنت  
 یکتیه چرخ تو شو چرمن

### صفت چرکه گل گرندہ از گل گرناو

### بر سر شاه زگل سایه کند تاب تماں

چترد گل گزو گلگلوں چور رز  
 یک گل در بفت فلک پده شوا  
 کرد گلی رنگ دن مل شده  
 سایه اش آں جا کفت بین  
 گشت معلق بوا گاشنے  
 گرد رخ سر شاه چو جولان نمود  
 چوب دے اگون فلک که دگز  
 شد شده در سایه گل ماده تو  
 منع چوبیل بسر گل شده  
 گل بد مرگز بگز اندر زمیں  
 گشت معلق بوا گاشنے

---

له کز بفتح عال زابر شم لست ترقات گر بجان نایی لمجدان کلند بامر پیاشر غل نیده تیر بی پر زنام  
 د منته که هر بدل طفا و هند جا زند ۱۲۳۷هـ چتر انبز لگل کرد و درود با شاه را بسته باه کرد ۱۲۳۸هـ

خواند کو اک فلک اطلش	نَفَّلْكَ ازْمِشْ رُوْيِ دَرْشَ
گشت فلک سُرخ و میقانیت نام	سُودْ مَرْشَ بِرْ فَلْكَ بَزْرَهْ
پشت بنه تبه فیروز کرد	اَزْرَخْ شَهْنَگْ پُوْدِرِ يُوزَهْ
او شده ابرے که بودعل باه	اَبْرَسْ بَارِدْ چُوْشَوْ لَعْلَ كَارِ
سرخی رو سے ہمہ کشور شدہ	رُوشْ بَسْرَخِيْ چُوْگَلْ تَرْشَهْ
دین خورشید و سرخ گشت	سَرَخِيْ اوْتَازْ فَلْكَ بِرْ گَرْشَتِ
معدن او گشتہ زیا تو تپہ	مَعْدَنِيْ دِمَعْدَنِيْ يَاْ قَوْتَ دَرْ
خون خود از غیرت اذ شک دید	چَرْسِيْ رَاْهَمَهْ تَنِ شَكْ دَيْ
خون بکاں ست زرنگ تپش	لَعْلَ كَهْ اوْسَنْيَتِ گَشْتَهْ بَرْ بَرِ

صفت پتکه سبزت سبزی شاہ  
برگ نیلو فری اندر سر دیئے واں

بسته از وچند خورشید نگ	چَرْدِ گَزْ چُوْفَلْكَ بَزْرَنَگْ
اطل او سبز تراز آسمان	اطَلْ او سَبَزْ تَرَازْ آسَمَانِ
موج سر سبزی شاہ جما	سَبَزْ دَنْخَتِ زَنَگْ سَرِيْ رَيْفَتَهْ
سایه زخم بر سر دشنه نافته	سَأَيَهْ اوْ گَشْتِ چَوْسَهْ اَنْبَشْ
سبزه ز مردم شده اندر زمیں	طَرْفَدِ دَنْخَتِ كَهْ چَوْآَيَدْ بَارِ
برند حس غزگر شاہوا	بَرْ نَدْ حَسْ غَزْغَرِ شَاهْوَهْ

گز بجاتے کہ سپایہ به فرش      گری نوسانستہ پبلے عش  
 گواہ نبردش برباب کار داد      جان بدائلش بجاند ازاد  
 جز بجه بجند ارشدہ جانش      در جگ خصم زنان و رباش  
 دست ملاجی شده تمشیخ      دست شے از باگ هم زیر گنج

صفت یعنی کہ با خصم نیامش گوید

کہ ز ببر تو فروچند بر م آب دهاس

قطله آبی کہ بنت گلام غرق      بلکه رداز گرون و آنکه ز فرق  
 او بخوشی خشنعته میان نیام      خواب مخالفت شده از محرم  
 شعله آتش برباب آوری      ز آهن و نگ آمده در دادی

آب را گوهر نصرت پشت      آهن اور از عالم لذت  
 قیمت ز بیشتر از آهن است      یک راز آهن اور قیمت

آهن ش ازیست قوی ترز زر      بهره پر بسته بیش کم  
 پاره آهن که بزر در خورست

از تین بد خواه کشد گاه کار      حرمت آهن نه از آن نیست  
 گردین دشمن زدن با سر بم

مهره در آینخته گو حسب بم

لئے مینی آدی پوچنے ترشیزیں می بیند ہن پر آب یگرد دلب  
 عبارت از تینست ۲۲

خاصه بے حق همایانگی داد بخور شید فلک پا گئی  
 چوں سحب کاشن شتم ز پشتے از بار گمه خمزه  
 دوخته دسته مزم زاں پتپه گوئی از خبم عمه گل چدیه  
 رنگے ازاں گونه نیا میخته خامد بے نقش مر ہخته  
 خامد چنان رنگ نیار دیدی خامد چنان نقش نیار دکشید  
**وصفت رپاش که زرد یکشاد از همیشہ**  
**گنگ ماندست نجیرت نکند کار زبان**

شے بر و آمینه دو رپاش گاه گرسنچ کے نور رپاش  
 از دو طرف رفته به پلوٹه شنا گوہر شاں گوہر باز شا  
 یعنی زبان آخنه چوں بید برگ در دل بد خواه زبان گیمرگ  
 رینجتہ دستار پچ پر در شده زاپ گر جونیش زبان پرشده  
 زاں سر دستار چتے بے بها در دل بد خواه بے ریشا  
 دسته شاں فرق سرا کر دنگ بسته بسته بر چوب تعظیم چوب  
 داں دوکرک از دو طرف چون دنگ با دنجن بید ز دوسوش لکر  
 گر گرس آن جبا پر داندر ہوا در رو داندر دھن اثر دہا

صفت تیر که بارانش بغايت سخت  
سخت باراني در تير مده و در میاس

تیر میگ انگن و آهون شکار	وزدیل دهن شده منداز
گاه پریدن چو عقابی داشت	کرده زخون گرس پسخ نشت
پیه عقابی که چو های بیشست	جسته بران گونه که ماهی بحبت
نه غلط پیه شد تیر را است	پیگی از دسته شمشیر خاست
در سرد پاپیش دد گره جای گیر	زان و گره ماند عطایان ایسر
دان چوب روی ہوا تین گام	از گزه گز کرد فلک را تمام
بیک سوزان ببر رو زد	شد آتش ببر نے زد
ہست نیز شک عذر را مید	زو ہم سوری بود و بگ بید
سوے عدو نے بد ارشاد	در زدن چشم گزار اشده
دیده زشمیر بے سرزنش	جان عدو کند بجا کپش
از پی فرمان نگبان حوش	نامه کشی کرد چو بکان خویش
تیر گرشن کرد چو سو فارماز	گشته روشن سر یوفار باز
بود پیش در است بیش سرمه	رع و پیر باد و پر تاپ تیر
میمنه بگرفت سپر ہا سیاہ	راست بدال گونه که گیر نداه
دین شاہان سیاہی خویش	داد پیر ہائے سیاہی خویش

بندی کرگشته باسلام رست یافته از شاهجهان است از است

صفت پرخ کمالے که بیا ز دمکش

نعم پرخ است که اوضاع نهادت کمال

برگ کماندار کمال ف بست	کر خم او پرخ شده در گشت
از هنر و علم کنندش حوزه	انگلزار نماز در ابردگره
هست گرش علم بداندگے	علم بدست آرکه هست ادبے
مانده پیاپے بکش اکش ا سیر	نامه از کش کمش اند رفیر
گوشة خانه زکش کش دال	خانه بچا مانده دیرش دان
خانه دودار و بچاخ رمی	تیرزی خانه بدال تکمی
تاکند اندر دل بدخواه ریش	راغ غشانده ببریلخ خویش
هر چه بود خشک بیامش آب	مرشد از و آب نهی بخواب
زشت بود آب چوبه گزشت	زشت ترا نگاه کر بے آشت
چون کشش عرق خداوند آد	ماه شود بسته پابند آد
چون زنهر بر گفت شانه اشت	زه کندش هر که بود روست

له پرپ که در ته تیری باشد او ما تیر نزیم گویند - بندی کردی ۱۲

له زاغ روز از تیر زیرا که لازم دزغ پریدن است دیر تیری پر د ۱۳

له اگرتر شد ۱۴

از درد یاقوت و نجاشیان  
 شاخ تو گوئی که نجوا بد چکید  
 هر پسر گرستی ز کاتان زد  
 ساخته از سوم بے خل بست  
 باغ سوم چوں گزرنی د دماغ  
 بسته بے دسته گل دل فیض  
 یافته سبزه ز پنهاد رو و  
 غچه که دل بسته شاخ چین  
 بید که تیغ از طرف گل کشید  
 قصر چایوں ز زمین تاسماک  
 پره بزر دوخته هر دلنے  
 اطلس ز ریفت بدیو اینگ  
 کرد مسلسل ز گمش بوبیا  
 خاک زان مفرش ز د باقتة  
 بشن چو آراسته شد یکیه  
 شاه جهان شسته بر زمین هر ره  
 تاج بسر کرده چکویم چه تاج

مرغ نذر رسانده بالا شان  
 مرغ تو دانی که بخواهد پرید  
 خوشترازان کرده بدلسته فگر  
 کان بجز از موم نیاید رست  
 یافته از لاله دریجان فران  
 کوشش صددسته نموده بزن  
 بهر در دوآمدہ آس جا فرد و  
 هم بحسبت از پی آن انجمن  
 هم ببرید از چپن آن جا رسید  
 زیور زربسته چو فرد دن باک  
 تاشده بے دخت هر سو شن  
 داد برسنگ ز یاقوت بگ  
 کان رش خواند فلک بزیریا  
 خلعت نور دوز رشت یافته  
 از دو طرف مینه و میسره  
 چشم باز دخت نقدے چو  
 قیمت اد هر د جهان را نهان

علی وزردیش همیکه	بر سپر لعل شدسته
لعل تراز لاله بر شے چمن	چوں گل سوری شده گرد پن
راست چوتیراز سه پر آراسته	نیزه شده از سپر آراسته
رائمه دا لازمک تاماک	نیزه دا لازمک تاماک

صفت ایت لعل و سیه اند ریشا  
**گشته خوشید میان شفق و شام نهاد**

سایه رسانیده زماہی باه	از دو طرف رایت لعل فیاه
ماہی تو ما و نو آنگیخته	ماہی و مدر ابهم آنگیخته
از دم خود بسته صباب الدم	یک دهزار اسب مرصع تام
کرد هم از آتش خود سیم سو	زین ز رخوش که عالم فروخت
آتش از دو دسلب ساخته	مینه جلب اسپه اند اخترت
آبر ہوا کرد صبح ازشت	اُز پل اپان صفت مدلیل
فلعه بجا مانده ستونش دوال	فلعه آهن ته بر گستوان
کرد هم بردا بر جوا حسردار	بانغ ز ر آراسته شد جانلیه
سیم بناتے گل بستافش	سیزه ز قردهم ریکایش

له سماک انج دا سماک اعزل نام تارگان که ایشان اسماکان گویند<sup>۱۲</sup>

کو برد و دست بدست از شکار	دست بدست آشکاره کامگار
چرخ کزو بته شده پشم باز	باند پسید آفت طاوس فاز
آن کسره باز پیش غلام	شیر فلک صید کشا میش نام
دو تنه پشم هر قیمت گران	جامه زرد و نشت بقیت گلال
کرده عیان بال سرخ و پسید	جامه زرد و نقره بیان امید
عمر باب خوش گز رو گردود	کشی کز نقره دا ز زر بود
کنگ شان باد باند بجای	زی همچوں برگز ری با دپای
قطع زیں کرده به تیزی گام	هر یک ازان تیرنگ خوش خزم
پشم پاپ گوش به تیزی نمی	صورت تازی ز دو گوش پیچ
خد متی خود ز سرین بندگی	عرضه کنان حبشه با فگنگی
بود ز هر چیز بردن از شمار	جامه زرد جامه گو هر نگار
بیشتر از دست پا آور دست	مرد محاسب بشناس که خواست
محجهه سریا ز میاند از رقم	بن که فرو رفت بود اقلام
لغز نو اگشته بفضل بیار	حاجب فضال چو قمری دار
کم نشد آن خدمتی از بیرون کم	تابش با آن روز دگر روز یعنی
کرده هوا پر زگل دیا سیم	شبیخ بر آینه همبار زیں
خلوت از دو دلت جادید یا	شاه بخلو گله دولت شافت

پرخ بیانے زگمرا یافہ  
 کردہ بے صفت زرباقہ  
 آپ راز تاج و قبا و کمر  
 تا بکر تا بکلوتا بہ سر  
 تن پودر آن خلحت روشن گز  
 خون و افیت بگردن گرفت  
 بسته چو جوز امکر زرد و دشنه  
 لعل بخور شید سرداز دسوئے  
 هر که نظر کرد بر دشیں ز دور  
 عطمه رآمد بدانش ز فور  
 خیش سهم اکشم ز هر کران  
 سهم زنان بحشم اتران  
 و قدر چادش کلد در شده  
 یکسره بر صد مرشان بر شده  
 ساخته بالا سے کلد جا گاه  
 نادرہ باشد گئے بر کله  
 شنخه بار آمد و صفت ایست کرد  
 ترک فلک هیبت از دنوت کرد  
 یخ زنان است چپ دست است  
 نفره مجاپ کدو راز میان  
 آپ کیاں ریخت پیش کیاں  
 گرگے پر زدوازان پیش دیں  
 خشند از یخ چو پر کس  
 پیش کشیدند کران تا کران  
 خدمتے هر ہم خدمت گران  
 گشته پرازنافه چیزی نیں  
 بادشاد از ناف زین فیض  
 پر میر نو کرده زابر و گره  
 پرخ کمانا سے نزا و ابر ره  
 تیر کچنا دبے بستہ  
 در هنر ش بستہ شده دستہ

---

لئے غمی پیش کش دندر ۱۲۰۷ لے برآ تکبر و خیر کرد و ماء اکینه دانت ۲۲

نیشند بزه نیس سود ری پیگل  
 تاده سرور زان بر جان بارت  
 صبایی رفت در گل از غنوون  
 برسوئه بعی افاده و میست  
 من اندر باغ بودم خفت تیمار  
 بنام ایزد چو ما به بکم دکت  
 پور فتن خواست از پیلوئه خرق  
 برآمد از دلم فریاد بله خواست

### غم سلطان ایسوئے هند پیمان برا

### رامدن از شهر حوان بوهی گل از بستان

چوں حمل فت شوار قیاب	پخت چمه انه پر دیں زتاب
از شرف خویش بدل اندر	وز شرف ما طلب کرد بخش
نقطر پر کار حمل را گذاشت	چوں حمل از نقطه نقده نداشت
رفت بهما راز عمالت فرج	جست را غافل حرارت علاج
کشت ربی بدرود داد فقاد	مرغ بکشت فرد داد فقاد
خوشنم پرشد به تو اضع گری	خوشنم خالی بربان آدری
خوشنم پیری پوشید اندسلام	از همه کس بافت در دی تمام
از پی کل غم جمال می گشت	خوشنم گندم بربانش بدشت
سینه کنجشک بجایه درد	گشت پر از گندم نوجو بکو

له کل غم بجان تازی ذمیت از گل میخ مرک بر مرش پر نباشد»

رفت بخلوت خود دلت کشاد  
 گرد رو ای بر گفت پوں لاله زاد  
 بزم گه از خلید پریں دست بزد  
 شاه بحر سب عده که بر خالک سخت  
 از هوس جرمه شده در معناک  
 سخت بیک شاهه سره شاهه نیں  
 موسم فرورد هوله شرب  
 جام هی خور دهی بود شاد  
 هر چیز روز جامه نوروز بود  
 سخشن خود کرد زاندازه بش  
 هر که چوکل کرد پرمیش گز  
 زر بخوشی داد شمارے نزد  
 باش مکمل سختش مرام  
 نعمه زنش زهره پرده شناس  
 یافته در گوش های اونش حابے

**عنزل**

مغل اموز را از هریں مشتیت خاست  
 بجام لاله مجلس رایسی راست

کوں غمیت زد شریار  
 لرزه در آورد پردیش حصا  
 ددم سر را کرد و مامه بلند  
 دم بدم ناسے دمادم فگنه  
 پچ پسہ کرد مش از شرنو  
 داد جهان را زنفر بیر نو  
 شکری از ذره خور شید بش  
 ذره بدنبال و خوشید پیش  
 از اثر جوش خان لشکری  
 لرزه اثرب کرد تجتیت الشی  
 کرده گل شد چون گل بقرار  
 کرده گل گشته گلک از غبار  
 کوه در آمد بسته لازل چون گل  
 از سهم اپاں که زمیں کرد چاک  
 یافت سرا پرده در آن عالم  
 دشت د رآمد ز رسناید ام  
 گرد سرا پرده صحراء نیش  
 دست داد تاد بحبل ایش  
 باز همه رسم خوشی ساز کرد  
 زده همه عالم خوشی آغاز کرد  
 باوده فرد بخت سجام طرب  
 جر عذر نوشتید زمیں با ادب  
 هرچه زمیں دشکم نخستین  
 خاک به جمعه که ز آن جا پشید  
 زر عهد از پرده صحرا کشید  
 بود در آن مجلس فتنخ اثر  
 گنج عذر زیر زمیں بر ز بر  
 کز ته گل زر همه ببر و گفت  
 از خوی پیانی گل شتر عالم  
 غرق عرق ماند ز میدت بجا  
 شاه بدولت خوش و عالم بعام  
 حام چو بر وست شه آورد پا

خزینِ همچنان غلک سرگشیده  
 بند در تو ده خود در کشیده  
 سبزه در پاش ز مرد غلائی  
 سرد سراز حکم کلتان نبرد  
 هرچهل آندرشد و عیش گشت  
 شاه برآین خود از جامِ جم  
 پل پل از شرق نبرمی به  
 مصلحتِ ملک رای درست  
 کزپنه آن کار بتد بسیز خوش  
 خود بگرینه گفت استوار  
 کارشناسی که دران از بو  
 گفت که از صد بسیز کنیه خواه  
 لشکر شده گرچه بود فتح باب  
 گرچه که تیاره بود شب فروز  
 گرچه که صد جوی بیک جانشود  
 شاه در آمدیه را میز  
 در وسط ما و رسیع نخست  
 لشکر تیاره فروشد باب

سبل در تو ده خود در کشیده  
 کاهش از زردی بل که ربا  
 نعمت دید ارغیت شر  
 اول عمر شاه فاق گشت  
 خون بد آمدشیس همی کرد حکم  
 دیں خبر از هر چه بردی رسید  
 هرچه صوابت همی باز جست  
 چیلچه سازد که بخیزد ز پیش  
 باز پنه رزم فرستد سوار  
 پرده ز مدیر بانداخت ز داد  
 آن نه سرده گزین نهاد شاه  
 شاه باید ز پنه فتح باب  
 لیک خورشید تو ان مافت داد  
 سل شود لیک نه دریا شود  
 نفسِ همان دیدند یش گزیر  
 غم سفر کرد بشرق درست  
 صحیح چو بزرد علم آفتاد

بازني گفتم و فانه هجران با خوش  
 از پي گوري آن کس کنیا ز دين  
 آمد آن را شنی خشم باستقبالش  
 آمد آن ساده نزخ بزم بیوش ز داب  
 گریه بر سوی منش آمد بر سون تھان  
 دل ستدا ز من بیار و پیش نام  
 می کشید مسر ز لش لش تھا جان پر دے  
 حرف اگر رسابله بهشت این چب  
 تماجدان لحظه که بالا سرمه بر سيد  
 خوده فوراً بصر بمن امک بر سيد  
 مردم دیده دادن تا بصره بر سيد  
 بر سر شنیدنگ کن که چه سان چه بر سيد  
 ایں چه باران کرم بود کنمگ بر سيد  
 چون خسب یافت که جان می هم انگ بر سيد  
 تاش پر که بزرد یک سحرگ بر سيد  
 عجیلیں بیں که بشتی تو ابد بر سيد

### ذکر بازآمدن قلش از قتل مغل

### هاچو گرگان رمه یا عالم از برخان

صفع چو بر شد بسره پسر	گرد کشاده بجهان خشم مر
با گران او ہ فلک از گنج	تا فلک از بار ز ر آمد برج
شاه غلک متبه ڈگنج با ر	داد برا درنگ چو خور شیدار
مد ز فلک پر کش شاه مدد	چر چه سایگی ما ه شد
صف بکشید ملوك از دو سو	هر چه مکر دی شندزاد دو ده
طل زنان با ر بک داشکش	و اچه بُدا ز شکر شیدا و درش

گرچه همی خورد بے جام بخت  
 هم تنا فنس مبد از کار تخت  
 مست نمی شد که زر لے صفا  
 عقل زبر دست شدش پرستا  
 متی او ما یه میا ریش ا  
 خفتہ همچنلی زید ارش  
 خواست گل فتح بندیان  
 لاله گفت شن ز دگر بوتا  
 شکر کارگش بالا نور د  
 از عجب کوچ در آمد چو گرد  
 بار بکار مزمصاف مخل  
 لاش گلوهای نخل ابه غل  
 طوق بگردان همچوں فاخته  
 سلسله از علی سکان در نیفر  
 در خم هر سلسله صد سگ ایر  
 بر کندا ز شاخ گیا استخیز  
 اسپ تاری که به ندان تیر  
 سوده سرگا و زمیں زیر سرم  
 شیرین سینه و کوتاه دم  
 باوه طلب کرد و مجلس شافت  
 شاه بدان قرده دولت کیا  
 ز اویل وزنشن طلب تا بشام  
 خورد می و گنج بمحاج داد  
 بس گهروز رکم تبار ارج داد  
 گاه بحر بعده گرمی فنا زد  
 گاه بهر زمزمه زر می فنا زد  
 عمر ابد با دمیش اندیش دیں غزل اند رب غنیا گشت

## عنزل

دوشن ناگهان دل شده آل سرمه  
 دل مقصود خود الملة نعمت برید

صاحی از بین برآب دگر  
 بر تن ریاصفانش گزر  
 خاره بر اندازم کے خود برو  
 معدنی لعل کم از خاره بود  
 جمی ازیں گونه کم آراسته  
 پشم بد از دیدن آن کاسته  
 صفت زده با تیخ زنان و گوا  
 گشته بدرگاه و همنش روای  
 بانگ برآمد زنیعیب ان بار  
 پرده برانداخت ز در پرده واد  
 رستی آمدیعت ام لحال  
 کرد بسجده فتد خود را بلال  
 هر کس از اس سجده که حالی ندو  
 زاهل سپه تابند اند گوی  
 یافت چه کس شرف دست بپ  
 از پس آن خدمتی آمد بپیش  
 چام ز رو جامیت ز زین علم  
 ہر یه شاهزاد ز آمد اذن بیش  
 با تخت اسپ و طرافع بیم  
 حاب فصل آمد و تفصیل داد  
 خدمتو اند ر محل عرض گاه  
 عرض در آمد با سیران نم  
 کافر ما تار بردن از هزار  
 گرد و گر گونه با شتر سوار  
 سخت سرانی و غناخت کثر  
 هر سر پولاد تن پنه پوش  
 رفے پو آتش نکله از پشم میش  
 آتش سوزان شده با پشم نوش  
 سرتراشیده زبر قلم  
 زان قلم انجیست خدا لام قلم

آمده پیر من داخل ستاد شد علم داخل از دپرز با و  
 دل صفت اشکر جمیث و علم داخل بصرت شده از دی خشم  
 چوں کره بر کوئ میس دا برس زدمی او باد شر وینه کوس  
 کوفت چوائ کوس شخنگ کا گوش فاد اشترا فلک را  
 از سرد داخل میل کافش نکن گشت پیاده چوگل اندر حین  
 داشت شر خلعت گلگلوں بیر گل ززر دشیم او از گر  
 قند ز زریں چو فلک مو بمو فرق بمو می تزفلک تا بدہ  
 جانم خز جو هرشل رفعت طلاق جو هر فرن و آمن بالاتفاق  
 یافته قیم محیی دای عجب جو هر آن حبند که فرد لقب  
 دصفت او حبند سران نبرد زنگ بزنگ از سلب شن و درد  
 می سیان رکمز رشدہ رشته بیا توت دگر در شده  
 هر چه که بودند هی این شاه هر چه در پسخ چون خورشید نهاد  
 کار گزاری که تعیت گر ای جاگی کار گزار ای جبار آب چکید از تن خوی آب گوں  
 بکنخے داد خوی از تن برد

له بز بان تر کی شنیع علم ۱۲ منه فلک ابوبکر ز پشتی با اشترا سم بشیوه هند  
 سه پلوان دشمن ای ای ۱۳ سه پلوان دشمن ای ای  
 له جو هر آن حبند که لقب او فرد است ۱۴

گشتیلی گویا می بانگ ب نے  
 همچو زن از خود کنار پذیر پے  
 از عشق فی پاشن سن سن خوش  
 ایں کبست تے بخورد آن دگر  
 عیب نایکم کر ترک تے لند  
 دان که بیند قیش لید کپے  
 گریزی خنی نشد و برد شنی خوا  
 کوه شده بر سر کو ہاں ملے  
 کایز دشان زالتی دوزخ شرت  
 خلق بلاد حول زهر چارچوے  
 در عدو کشته در آمد شدار  
 سر زپس مردگی از اشته  
 بشتر از فی پیشستان رو  
 از خے آفاده بدی محجنے  
 سلن بر ای غرّه موجت شده  
 پیش سر رشته با پیلان گشت  
 بند بند شش ببر کرد و صل

رخنه شده ملشیت می از خنگ	دیده در آمد آنسته در رخنه زنگ
رشت تراز زنگ شده بیوشا	پست تراز پشت شده و می شا
چره شان و تبر نمی یافته	جای بجا کن جلگه خم یافته
از رخ تارخ شده بنی هین	واز کله ماکله بالا ب دهن
بنی پر رخنم چو گور خراب	یا چوتون س کز طوفان آب
موے زمینی شده بربل فزار	بلت شان گشت بغايت راز
ریش پیامن چاه رخ	سزه کجا بر دم از رش ترخ
کرد زخ شان ز محاسن کنار	اہل رخ را ب محاسن چی کار
از پشت چو سیع چو تیح رو	رشت بس نخت شان رگو
از پشت شان سینه سیغد سیاه	کما شاه کنجد ب زمین تبا
رو غن اگر خلق ز کنجد حشید	کنجد شان و غن از ایشان خشید
بر تشن شان از پیش ب شمار	پشت چو کنخت شده داند
پشت چو کنخت مرزے درش	پرم قعا کاه سزا و اگوش
نیم آن از موے بره در تراش	نیم سراز بیم پیش در تراش
بریق لغت ز سراز خسته	پرم د طایش ز سر خسته
خورد ه سگ خوک بندان بید	هر چه دندان حسره ب خرد

۱۵ توی از مخلان ۱۶ پرم قبه را گویند مینی چیزی ایشان همیں سریشان بود  
 ۱۷ دندان خرد کار اد عربی خرس اهل قدر بندی عقل از بندگی کویند

گشت روان بی پر پل از شکوه  
 خاک بر زید و چسبنید کوه  
 پای کشان شد جل زرینه طرز  
 دامن گفت ر در آمد بلز  
 هر کیا زیں گند زمین بپائے  
 درین خ صحراء شده گند شاه  
 آتش پیش نظر آید بدی  
 گور گند زیر چنان گشیدی  
 از دهلی هندی واژگنای  
 دز شغب طاس دغیره دل  
 شده هم روسے زمیں اند خروش  
 در سر ہر پل گران گشت گوش  
 پل کزان غفله آواز داد  
 پیکرشان پیش شهاب جمند  
 بست مسدے پیش سکندر بلند  
 شاه عبس مواد کبر و ندم پیش  
 گاو قوی هیکل و نرگا دیش  
 بسته نگندند و گارنا بهم  
 پشت زمیں شد زگرانی بجم  
 پل بیک حمل ک جنس نمود  
 هر دوبیک گوشہ دندان بود  
 بلک بدنداں چوبیکس در گرفت  
 گاو کزان کوه ببابا پرید  
 چول بزرگویی په بلندی رسید  
 دور چوبند شست زگا دیش دگاو  
 شد چسبنده افشار محل کاد کاد  
 رشته کرد اند په نیان و راز  
 رشته گره های دگر کرد و باز

---

له بمنی جست ۱۲ له بمنی ہر پل کرد ۱۲ له آوازے را که از کوه و گند باز آید  
 صد اخوند ۱۲ له خرافار رستیک در گردان سگ و غیره بندند ۱۲

گوش نار سانده چرچم ز موبے  
 پر چم سرت به زیر گلوبے  
 کاسه سمافي همه صحر از نوش  
 سلح نگیان برآورده جوش  
 سخت چون گلک تر کشی نات  
 کشتی نگی دباب آشانے  
 چوب شده از روشن برقیان  
 با د ببرای شان گشته لگ  
 چون بجیا در زده دندان پیش  
 لقمه شود کوه مبید ان شان  
 چون فرس افسار با خود پسرد  
 تیرد کمان اچ تو اص صفت  
 بیلک شان از سر چوب پیدید  
 یاقنه از لگان خطاب عطا  
 سخت کمانه سه تاری شنخ  
 آمده از چوب آنگاب بر نج  
 هر که بهر گوشة او خانه ساز  
 بود نه چندان که تو اس بر شمرد  
 آمده فتح چواز پیش رفت  
 هر گرے در محل خویشت  
 پل طلب کرده شمش پل زور  
 کا در دا آس بے ممکان اب شور

له پیکان آن پل خورد و بود نه میک صفر تر شکاری دنیاک بالهاد نسته از د

تمه چوب تا بک چوب نی که بد و گردش کمان اس کند ۱۲

تری نم گشته مگب برود و	نام تر نم شدش اندر سر دو
وزن شاط از افق جام تافت	ش زمی و می زل بش کام یافت
باده بند وقت بشادی و ناز	باده کش خصم کش و بزم ساز
گفت همی رزه ره بربط زنش	ای عشنزل ترز زبان من

## عنزل

تغیر گیست تاز سر بر هم	تیرکش اے کزنظر بر هم
هم ز سر چم ز در و سر بر هم	آنکارم بکش که تبارے
از تو دوز خویشتن مگر بر هم	خشم کن تا بسیدم اند عال
تا ازین عقل حیله گر بر هم	با خودم جو چه بخش از لب
میتو دایم چگونه با پیو زیست	اگرا ز مرگ بیشتر بر هم
زندگ از دستی تو اگر بر هم	گفتم خوش بزی و عشق می باز
و ه که شب در میان کنم هر دم	از تو روزے که امی پیر بر هم
جور کردی باه رخصت ده	بوکه از سورش جگر بر هم
عنیم خسر و گوییت که اگر	از رقیابن بے هنر بر هم

ل ۱۷ اے عل الفوره بلاتخیست ۱۲

ب ۱۷ کلاریج ۱۲

ہر گر ہے سخت کزاں رشته داد  
 پیل بندماں گزیش بر کشاد  
 خود شدندماز تکوہ گراں  
 گرچہ که بوند بزرگ استخوان  
 پشت پشت ارج که از بھنگ  
 آمده بوندگر پسته نگ  
 گشتہ هاں فرع شده تن بن  
 شاه بفسر مود کرد گاں بزم  
 سخت پوندندش کم بر شکم  
 شاه کزاں جلد بروں تا ختند  
 آں چہ رامیش دے امادعند  
 تن بزمیں کرد زماشش بیل  
 سر ہوا رفت چو بالشت پیل  
 گر سرد پاشان ببیدی نی پیش  
 فال گرفتندے زاخوال خوش  
 فال نگر کمن کر کجا سر کشید  
 واں سر و پا بیس کر کجا ہار مید  
 چوں تنه چند زامیر صحت ده  
 دست ایل داد بد ام و دوده  
 دا خپه دگراند شنناہ د ہر  
 کر در واں از پئے تشریہ شہر  
 روز بدان مشغد شخوں بود  
 گاہ کرم گاہ سیاست نمود  
 چوں فلک از شیش خود گاہ شام  
 واں سر و بروں حام از دوں  
 داد بہم گوہ خود را بروں  
 شاہ طلب کرد شراب ریعن  
 سخته در آمیخت گر ہائین  
 شد لب قراپے خون فشاں

منزل جیور ز نزول سپاه	ما نه تی از علعت و از گشیاه
حکم چنان رفت ز زریں سریر	کر صفت اشکرز د و سوچ پندریم
نا مزو و بار بک در گسته	در همه تدبیسیر بد و همراهند
بار بک و تبعیخ زنان سپاه	بل زنان پیش گرفتند راه
کوچ بچوچ از شدن بے درنگ	اشکر شان فت گذار اے گنگ
گرم بآب سرد و در رسید	در سر و رفت عغان در کشید
پیش و رامد ز بزرگان پیش	چند ملک با پ و ساز خوشیش
خان کرده چحویه کشور کشای براد بیخت الدین	کر لب خانی کرده بیش بپائے
چند هزار شش ز سواز سبده	له ساخته هر چخیزه د ز مرد
خان عوض نیز بیش مان شاه	کرد بیک جای فرادان سپاه
بار بک و شان هم بیکار شدند	ساخته کارهای اشند
اشکر شان شد ز صفت باشکوه	از لب آب سر و پیش کرد
تیخ ز من مشرق ازان سویی آب	تیخ بر دل آخچه پتوں آف آب
در همه خشکی و تری اشکر پش	برده ز عالم همه خشک پنهان پش
یافت خبر ز آمدن آن سپاه	کرد پ شتیر بر بیده هشت راه
از غضب منگنده برابر دگره	د ز پئی کیس کروه کماں را بزه

# ناز دلشن شکر بیک سوے او وع

## صد سارِ فراز و ملک بار بک اندر شاہ

کرد چو شب نوبت خود را تمام	صحیح دہل برو ببالا سے با م
نوبت شاه شد اندر عمل	نوبت او شد بد مام س بد ل
شکر افایم ستان کوچ کرد	چخ وزیں ہر دو یکے شد گرد
ماه علم بسید دو منزل بجون	عکس ناشد بلب آپ جون
کرد ہی آں سپاپ ندر شاہ	ہام زمزیں کاہ ہم از جون آب
گرد حسپاں کرد دراں رہ افر	کاتب روائی تیرہ غنو و میش بدر
گرد سپس کہ بجون او فتا د	جون جزیرہ شدو پایا ب داد
گربے آنجادو ستر روزی مقام	بستہ شدی پل ز غبار ش تمام
آمده با شکر دریا شکوہ	رفت پایا ب گروہ اگر وہ
عبرہ شہ دادیک روز عون	عبرہ یک روزہ عالم بجون
غزل بجون سپہ را بخواست	دور نشست چپا ز دست بیت
روز د گرچوں فلک آنگوں	داد روائی چشمہ خود را بر دل
کوکب شاہ روائی شد ز آب	گرو سوے منزل جو رشاہ

لئے یعنی صحیح بلند شد و برآمد ۱۲ لئے یعنی در آمد شے یک روز عون واد جون را ۱۳  
تھے بالکسر نہ راج و بالفتح نہ کار شدن ۱۴

لیک چو هم پشم من ایس فور بز	چشم خود از خود نتوان دور بز
من ز پدر نست بر پدر یافت	لماج دریں ملک پسر یافت
چوں کلم را بسم م شد پناه	کس ز باید ز سر خود کلاه
هر که فرستاده آس در گهه است	بنده هموره ث د رای شه است
پندہ که یاشاه شود گیند عج	غلن چ گویند تو هم خود گوئے
خود که تو اند که دریں دا وری	پیش من آید برباب آوری
ایں قدر م دست دریں کار دست	کت بنا یم بچنیں کار دست
لیک چ من با تو شوم بعنای	فرق چ گوئی چ بود در میان
مس که زراند د کند ز رگرش	کس نستاده بیهای ز رمش
عیب ترازوست که چوں بر کشد	آهن در هرسه د برابر کشد
لے ز فرستاده د لم عیب م است	آنکه فرستاده د عالم بروست
در دلم آید که بر آیم به تیخ	خوں بدل خاک د هم بیدینغ
مش فرم هسته <sup>که</sup> ی من چخ تا ب	کس نزده تیخ باز آفتاب
لکن ایں بایه زیان خود است	حمرت آنیست ازان خود است
گر سپم در تو رساند گزند	جان من است آنکه بساد ترند
و رز تو در قلب من آید غبار	هم تو شوی دریخ من شر مدار

له فرزند من با دشاد شد<sup>۲۲</sup> ۲۲ یعنی در حالت حیات خود عیاث الدین مردم تبریز با دشادی داده بود<sup>۲۳</sup>  
 ۲۳ ہندی تیخ در ویریه دیولا د ہندی رمز آفتاب نزد کر آفتاب هم در رویا است

جست رسول که گذار و پایام      هرچه بگوییست بگویی قسم  
 گر سخن از صلح بودیا نسبت داد  
 کنمکت پیچ زیر و مسدید  
 دید که کس نمیست زبرنا و پیر  
 میش طلب کرد پایان که خواست  
 کیم سخن اینک شمشرق کشای  
 آپکی خشم از سر خرب کشید  
 شکر آن ملک غلام من است  
 ملک ز من حضش مراد او نور  
 رشته من گر بگهر بر دارد  
 آنکه برآرد بمبیان غبار  
 اس که بپیش آمدی از راه داد  
 چون نمک خورد ده از خوان ما  
 چون نمک در همه نهاد طبل  
 گر پر از غیبت من ملک یافت  
 هم تو گزین راه ترا آگهی است  
 دارث ایں ملک نهانی کر کیست  
 گرد گرپه در محل من بُدَسَ

هرچ کہ بثنید بش باز گفت	رفت فرستاده و راز نهفت
زانچہ همی گفت زبان در کشید	شے پو خلا نے ز مخالفت نمید
دور شد از پیش هم ساز دزم	دست ببے بردو بیار است بزم
بس که گواں شد زمکیش رکیب	گشت بیدان طرب نانکب
گنج همی داد بحر جام سے	باده همی خود دیر آین کے
درشش گنج همی بر در بخ	گنج بر در بخ دلے گنج بخ
گشته چ خود شید فلک عل گر	عل فشار ساقی ز زیں کمر
با رکب ایں سو بعشرت گری	شاه براں سو بطری گستربی
اذ کرم شاد جاں کیقا د	ساغر ضحاک همی خود دشاد
شاہد دولت بگنا راند رش	پاد خوش از باده شادی سرش
بر دل زهره شده زو پر ده تنگ	ساز طرب مطرب او را بچگ
حال منش گفته بگوش ایں غزل	کر ده بگوشش غزل من عل

## عنزل

از دل پایم دارم بر دوست چوں سامن  
آنجا کار اوست جاں اپناں دوں سامن

گفتی کر جان خود را کس چوں سامن  
گر در حنور باشی دانی کر چوں رسامن

باش که تا در رسداں کینه کوش  
 رفته فرستاده و برداش پیم  
 خان سپه بار بک تیز هوش  
 در خور آن داد جوابے سره  
 گفت ازین بندہ حضرت پناه  
 باز نما کای بسری سره  
 لمح ترا از گهر پیت باد فور  
 من که فرستاده شاه خودم  
 شاه که از تاج کیا سرکشت  
 غیبت تو جای تو گذشت مت  
 شیر و گرد پلے این صمید بود  
 ناخدم کرد که در هسر دیار  
 زانچ اشارت بمن است از سیر  
 گرد گرے پیش من آید به تبغ  
 دزد تو از دور بسیم حضور  
 عطف کنم لیک نازیم کس

مهر ما بسیند و ماند خوش  
 گفت دلخکش کشور تمام  
 کرد چوزان گونه پیا م بگوش  
 سخنه تبیین زان ادب یکسره  
 سجدۀ تعظیم رسال پیش شاه  
 یافت از تاج گهر بر ترے  
 چشم بدار گو هر تاج تو دور  
 برخط اخلاص گواه خدم  
 تخت پرداشت نگز ان غشت  
 غیبت ازین بر کنجدشت مت  
 شیره و گرد پلے این صمید بود  
 دخمن اور اندیح هسم زینهار  
 تبغ گزارم که ندارم گزیر  
 تبغ خورد از من دار خود دلخ  
 گرنگ ریزم شوم از پیش دور

هر دم صحیح که دادم گرفت  
 آتش خورشید بعام گرفت  
 و شنید که خورشید زد و سایه خود  
 داشت که خورشید را نهاد  
 ماند و آن رخته زد آتش نشان  
 بسکه ستد روز جهان را زتاب  
 صحیح هم از تا فتن شب برست  
 تا فتن از گرمی خود آفتاب  
 شب شده چو روز و ماند گذاشت  
 بیش بیار روز بمانست رسال  
 تیز سے خورشید هم از باد داد  
 خل کشا در پیشه سایه رخت  
 جانب سایه شده هر دم رواں  
 بسکه شده سایه ز گرمی سیاه  
 خواست کند خلق ز گردای خویش  
 لیکن تاب فلک تابناک  
 گرم خپاگ شت پو او رجهاں  
 آتش گویند بسو ز ده باں

۱۷ اے سایه پاره پاره شد ۱۸ ۱۹ داده دے چوں آفتاب در قوس رسدر زکر آید شب داد  
 گردید ۲۰ ۲۱ که تشمیز نمک میباشد کنیا از دوز ۲۲ ۲۳ شت بیاموزان ۲۴  
 ۲۵ وقت است در آفتاب ۲۶ ۲۷ یعنی اگر لطف آتش بزرگان آرند زبان بسو ز ده

آن باد را که جانان از توجیه ام آرد  
 یک جان اگرچه باشد صد جان و سانم  
 جان می بری زیسته دارد گرانی از غم  
 تو دست خود مرنجان تامن بژن سانم  
 گیرم جواب نهی دشناگ گویی باسے  
 تامن بدان عنایت ل را سکون سانم  
 آنچه کرکشته شده شمشیر سر بر کش  
 آسرخنم همانی خوی را بخوب رسانم  
 حکم ارکنی ببردن بر دیگران تو دانی  
 لیکن اگر بخسرو فسی ما کنون رسانم

### صفت موسم گرام او بره فشن شاه

#### ابربالا سر و باد بد نبال دواں

عابات از پیر

خانه چو خورشید چو زا گرفت      رفت در آن خانه در دوں چا گرفت  
 رفت در آن خانه تیه از میر      محظی از آتش خورشید تیر  
 باز ز جوز اشده آتش زهر      سوخت جهانی زمیں تا په  
 پرخ چو ش سی علی تنخ خور      بست ز جوز اش دو شد و یه کمر  
 حن نه عیش از خلکی و تری      یافته از حسره گه صدر ترمی  
 اختر بد هر فلک گرم کیس      گرم شده هر فلک بر زمیں  
 همز جوزا بد در و گرم خوی      گرم بود هر که بود از دویش  
 آنچه دیدیز

له یعنی با هستاره که آن قرآن کن آن ستاره با محترق خواند گرمه و عطار و اکثرا وفات و در حالی باشد ۱۲  
 ۱۳ چه آن قرآن در چونا در آینه با دیگر بسیار باشد ۱۴ ۱۵ هبیب دوپیکر و دودیگشت ۱۶  
 ۱۷ هن نیش نیز از کسان که در آنها از دنیا نهاد آراسته کنند ۱۸ ۱۹ سفت و آفتاب ۲۰ ۲۱ هنگز این پیش از نظره

صفت خرپزه کز پر دلی آنجا که بود

تنیخ طشتیش مهیا برآید غلط اس

خرپزه گوئی کر بصر او کشت	گوئے ربود از ثمرات بیشت
گوئے شکم بسته بچو گانش و	گوئے یکیه بینی و چو گانش و
بزرختره در خط او موسے نه	مشک دسته مشک بان بینه
ساخته در آب کلانش کیس	چاشنی و آب کمانش بیس
زندگ نه بش بیزو گماں از دروں	زندگ نه بش بیزو گماں آگوں
بر سر هر موه کلد در شده	بر کله راه همه تن مرشد
از عزو گرد آمدہ در وسے نبات	غام خضر بچه تھو آب حیات
گرچه از جو پشم کساد در دارد	روشنی خشم من ست آن نه در
خل جاں با چین و قت شاه	داسته در سایه چهر سایه
پچ زخور شید بند آگهی	در کفت دولت طنل الهمی
با چین آتش که بودنگنم	بر سایه شاهنشد باد گرم
پچ کے رانه زخور شید غم	سا یه کاں بر سر شکر علم
با همه گابی که نمود آفتاب	تافه از خیمه شد یک طناب

خون برگ مرد ز بول آمده	خوب شد از پوست بروں آمده
پاے ماسندر بره گرم دور	نگل پر قتبه چنان تزور
آہو س محرا شده آهومی خوال	ذائق گرمی کشاد سر جوال
از پیک شربت آپ حیات	چوب شد از غایت خلی نبات
کاه شده بلکه شده کریاے	سینه دُپاشن ز مردم نامے
باد در اندام کے رامباد	خشک شد اندام گل از سنج باد
خون بیا ہی کشاد کشت خلک	الدیگشت ذخیری چوٹک
ماند ز خورشید و راتش دروں	ٹک کر آتش ز فے آیم بڑوں
باد ز نہ دست پرست ہمس	وزوم او باد پرست ہمس
باد ہوا کر دہ مسل بدام	یافہ دامے بطلسمیت سام
باد سیحش بقین ہسم رسید	صلع ز خلک کہ بدریم رسید
گرم ہوا بر سر ہر میوه زار	گرم ہوا بر سر ہر میوه زار
منع شده پختہ منور و خام سوز	بر سر ہر میوه زتاب تو ز
بلل و کجھ کشک شده میوه گز	زاتش خورشید کشید میوه پز
خشک شده برگ در خان شاخ	میوه برگ شرکتہ بیاں فراخ

لئے یعنی چوڑم عینی در اخیار اموات ۱۲ گلہ یعنی درخت خرابا و زد از برگلگا اور است گفتہ درین شب کہ تیر میسی علیہ اسلام زاد و زنت حنفی کشک بود و دعات حضرت مریم آن ستر شد و بار آور و گیا کہ درخت با پادسچ رسید کہ بنزرت خد ۱۳

یوز رو اگشته بھروسے صفت زو هم پر خال شده رعنی صفت  
 تند چو شیرے کہ چاکب روی شیر ہمی گشت زبے آہوی  
 بود بسر پر تجہ آہو رباۓ دست در ازیش بکو آه پائے  
 سگ کربے خون شکاتے فیڑ دا جھستینگ از بن دنداں زنید  
 رفعت خرگوش بمحاجو پاد بس کد بگ بازی رو باہ واد  
 از زدن تبغ سواراں بو زن اگشته بعد شاخ سر ہر گوزن  
 گرگ گریزاں بول شد ایر شیرناں شد بیستان تیر  
 گرگ کہ بار انہ بے بودیا د دید چو باران خندگ ایتا د  
 شیر پت پل رزہ بدان زیم مرگ بود گرائ روز و شب اندا مگن  
 بہر نماں کردن بالا سے خویش غار کنائ کرگ ہم اپامی خویش  
 خوک کہ دنداں گرازی منود طعہ سگ شد زگرازی چسو  
 شکر ازیں گونہ جہاں مجھی شت ناجیہ بنا حیہ بر روے دشت  
 تا علم ش بھومن در رسید از پت دہلی عوست شد پید  
 ضب شد اعلام شمشاد دہر بر بکھر بحوالی شهر  
 گمکھ ازیں سو سرو زال طرف از لفٹ لشکر ملب آور دہ کفت  
 روز دگر شاه برآئیں گشت آمدہ زاں سوی عوض بر گشت

تاب خوار از چار فلک در گذشت خیمه کیتوش گذشتند  
 پر تو خور نیز بگو گرم گاه در پر خیمه همی جست راه  
 لیک همی پرده کشان بر طنایه ماند رو دچشم در دل آفتاب  
 گشته پراز خرگه شاپان میں بر عهده چوں مد شده خرگه نیش  
 غانه کر لیک روز نشان در میات از تفت خور شید در وحدت فناست  
 خرگه شد میں همه روزان منش پر تو خور در نشاد روزانش  
 خانه چوبیش بخشش کی تری یافته از حسره<sup>لیله</sup> گه همه بر تری  
 کرد کشان لرزه ز سر پا خویش خلق ترگه ما شده جویایه خوش  
 ارزه<sup>لیک</sup> قوی بھائے متن بر گل صد تو بدریده کفن  
 بس کشان در بر شاپان خزید ماه سارا بلت خود کشید  
 جامه تنک ساخته هر کس چو گل خانه خنک داشت بر بوسے مل  
 شه<sup>لیک</sup> کوچ همی شد چوشیر چتر بس کرد و تو سن بزر  
 تا بش گرماش<sup>لیک</sup> گزندے نداد کش بزر ابرید و نزیر با د  
 تند همی رانه کشاده عنان از گذر و دشت نیکار افغان

۱۵ خرگه مکنای از برج سلطان که غانه قمرت و آن برج بر فلک هشتم است و یام اول فلک اول

که تبر فلک اول باشد ۱۶

۱۷ نوئے از کشان که در موسم گردای پوشند ۱۸

تیر بر آور و زکیش خنگ	دز سرگیں کرد گاں را بچنگ
غق در آور و چنان بر کشاد	کاتنه از تیر سکبیت فتاد
گرچه آن زخم بخشت رسید	خستگی زخم بد ریا کشید
تیر که در کشتی شان رخند کرد	از سرگشی بت افتاد مرد
رفته فرستاده بصد حیدر با	پیش شه شرق عیال کزرا
شاه کار خون خود آن زخم دید	نالا چوں تیر زده بر کشید
خشم ہی گفت زکینش سخن	هر ہی گفت کہ ہے ہے مکن
گفت بخود کا یوں تانگ خراب	قلب شده نام تو اذ انقلاب
هر چہ جوئی بوفائے کفیت	روی چہ بینی بصفائے کمزیت
چول طبی داروی حشم از کے	کز پے چشت خلد دارد بے
پیش کر گویم ز خود مشم باد	کز پے خون خود ماندر فاد
گشت چفا سد بن مرد خون	پک پن شتر کند از تن بروں
تیر که بر دیده رسید خون بود	دیده که خود تیر زند چوں بود
اگلک چین ست فیدم ازو	مبتر ازیں بود اسیدم ازو
حیدر چہ سازم چینیں کار تانگ	با پسر خویش کرد هست جنگ
گر پس م راز جوانی و ناز	غم بر ای شد که شود زرم ساز
من که جماں دیده و کار آگم	چوں غلط اقتداء بخین جب گم

سود بهم پلوے هر پلوال	کرد صنف بر لب آب رو ایں
جمله سان سپه دنادر	در عقب شاه سوارے هزار
کرد چور و شن کرد سید آفتاب	تئخ زن مشرق ازاں سوی آب
ماه ازو کوکبه در خواست کرد	کوکیه خویش حومه راست کرد
آفت دو خور شید ز هر ده طن	بر ل آب آمد و آراست صفت
گوشہ هر پشم شده پر جگر	چشم پر بس جگر گوشہ تر
وز مردہ در آب گهر در فگند	در پساز دو نظر در فگند
تا نچکد گو هر پشم شنجاک	روے بد تارچه میکرد پاک
رشته در گشت ہمہ تار با	در گرد بد تارچه شد بار با
شینگم گل بود بروے در ق	در عرق یه قطب ات عرق
حاجب خود کرد و بخشی رو ایں	دید چون شہ سیل مردہ بیکران
مرد مک چشم مراده جسم	گفت بحاجب کد ازیں چشم تر
خود سخن من ببردا شک من	نیست بتو حاجت دیگر خن
شت بخشی و رو اش پچوآب	حاجب فرزانہ بآنجاشا فت
پور معنے زکرانش پید	چوں بیان برو در رسید
لیک بظاہر نظر کیں گماشت	گرچہ بیاطن اثر مهرداشت
کاتشے برخاست ازاں آب خیز	دید بکشیش بر ایں گونه تیز

خون شغق گشت کشان سو مر  
 همسر ناگشت چو آبا پسر  
 آمد و رفته پیش شمال  
 جست پیام آوری از آنگاه  
 کرد تقدیش تباش دان تویش  
 گفت بد و نکره پنهان نکوشیش  
 و آخرش آینین دعا کنست ام  
 کن پدر اویل بر سان عن سلام  
 صورت این حال بگویش مجال  
 و اکد از آزمایش بردوی ده خیال  
 تیغ بیگن که منم آفت اب  
 کای خلعت از راه مخالفت بباب  
 خلعنی سرخ گلافت خطاست  
 در شب زمک خلافت مر است  
 غصب مکن منصب پیشین ما  
 از پدر من عین از من بو  
 از پدر من کے رسایس فن بتو  
 سوے خدابین در شو خود پرست  
 گرز خود ایں نقش گرفتی پرست  
 گفت بد آموز نباید شنید  
 در زبد آموز شد ایں ره پدید  
 ناخن از نگشت جدا چوں کند  
 خصم صد وست گرافون کند  
 هاست جدا کردن آن مستحیل  
 و جلد چو آمیخته گرد و به نیل  
 گربز باب با توبدل با منند  
 کارشناسانست که پیر اعنة  
 نیز زخمیست کشند ایں شمار  
 گرز زر چخه دهی شان عیار  
 خدمت تو گردن او توکل است  
 آنکه شکوه منش اندرون است

گرس آزار ز تیخ منش  
 جان من آزده شود و تمنش  
 در ز خنگش بن آید گزند  
 او بسم ازیس درد شود و میند  
 حمل شود بسم بزپوئی من  
 بخت که داند که درین یا گیرت  
 با خود ازینان گلسته میواد  
 روز چو در پرده پوشید راز  
 کاوست من اده و من روز خراب  
 جز گل زیں سار که گفتم نگفت  
 بود بحیرت که چو شب بگذرد  
 گرس آزار ز تیخ کشید زبان  
 در ز تیخ صلح برآمد ناقاب  
 مذترش اچ نویم جواب  
 آما بحر بود بخت و شنید  
 کز شب زانده هب آید پدید

ذکر پیغام پرسوی جگر گوش خویش

سوی یاقوت روای گشت خونای کال

چوں دل شب حامل مرگشت  
 برشب حال به کامل گذشت  
 حال یک ماہه نبل یک شه  
 تاجوری زاد در ایل کو کسب

خون نمی و دل من مرجوست . بخشش بسیار مکن زیر پوست  
 گوش کن این گفت و مکن گفت کس بشنو مشنو سخن این است بس  
 رفت فرستاده و بگذشت آب که از ای جوے بدرا یا شتاب  
 باشد روی زمین کقیبا و بود هم از اذول آن باهداد  
 هچو گل از بالش خود خاسته حبایگه بار بر آر استه  
 بار گر ای داد کر ای تا کر ای پست شده خاک فرق میان  
 خاک برسید وزبان بر کشاد رفت رسول شه مشرق چوباد  
 پرده برانداخت زرازنفت هر چیز گفت بشه باز گفت

### گفتن شاه جهان پاخ پیغام پدر

قصمه لوسفت گم گشته به پیر کن غال

شاه از ای چاشنی تلخ د تیز تیز شد و تلخ نزدی سیز  
 پاخه ای گجنت ز جن پیما قوت شمشیر و مدارای حب  
 گفت بحاجب که بشد باز پوی خدمت من گویی پس آنگه گویی  
 کای سرت از افسر دولت بلند را تو از لخ خرد ببره مند  
 با منت از بهره تنای ملک خام بود چنان سودایی ملک  
 ملک جمال پخته بن شد تمام کے دهیم از دست بسودای خا

تاچمن سر و بو دساید  
 کس خشن دزیر گیا ساید و  
 د غلطی با من ازین دم بترس  
 و نظر اندازی عالم تیرس  
 گرچه جهان چند بدیدی چونه  
 گرچه کنی دعوی داشت ولیک  
 خودی و در کار خرد نارسید  
 کوک اگر چند هنر پورست  
 هست که درین ملک بشی و وزن  
 چون تعشب روز ادب افزون کنی  
 گرچه جوانی بهمه فرزانگی است  
 لے پس از چه بسری در خوری  
 یک مکن با پدر این سروری  
 طفل شدی عسر و طفلان گذا  
 جای بزرگان به بزرگان پا  
 دزیرگ از پی تاج شاه است  
 شوکت من بیگ و برخود پوش  
 گرچه بکه زیارتی دش  
 کوکل مرتبه دار من  
 چشمته چه ارجه که بالا شود  
 چشمید محال است که دریا شود  
 بر سرخوا لئے که هم تو شه  
 یاد نمک کن که جلگه کوشه

هر دو جوانم من و بخت من  
 با دو جواں خوبیه بزم بر مزن  
 ملک دو جوانی پویم بر فروخت  
 کیست کاز آب آتش نزخت  
 سایه من کیست که جوید دلیر  
 مید بقوت که تاندز شیر  
 در چه برآمی تو بخت چوینخ  
 هست مراجعت قاطع ز تیخ  
 گرچه برویت مکشم در سیز ق از په تعظیم و نشیریز  
 لیک تو دانی که چوکیں آورم  
 شیر فلک را بزمیں آورم  
 در سپریم پارکاب آورم  
 ریگ بیا با جساب آورم  
 شاهی از میان دپاہی خیں  
 چرتو کے گردم ایس درزدی  
 لیک توی چون آپے ایس سرور  
 سر زدنی تیخ منش سرزدی  
 من نه بزم گر تو تواني بحسبیه  
 ناچیجی گفت زبان در کشید  
 سوی فرستنده خود بازگشت  
 رفت بش پاسخ پیغام بر د  
 شاهه ازان زمزمه بحر جوش  
 بخت ازاندیشه فروشد بخویش  
 نادل داناش چ آرد بپیش  
 مصلحت آن بیدز را صواب

پخته آحسن نم خاتاں مرن من ز تو زادم نہ تو زاد نی من  
 تخت نہ زاب است مرا کنست ملک عظیم و فلک است بست  
 ملک گراز ارث بدمی نی تخت کے شدمی پیشی راز تو تخت  
 ملک بیراث نیا بد کے تائزن دفع دوستی بے در تو زیراث پدر دم نے قصرتہ جد راست زمن وشی  
 بست یک سوبتو بیراث شاه من زند شاہم بتو بیراث خواه  
 حضرت سلطان شمسید کیم حشدہ اللہ بخت عظیم  
 رام چور راه ابد محمد خوش خواند و مرکر دولی محمد خوش  
 خود چو ازیں عالم خود رای رفت جائے خودم داد و خود از جاست  
 کرد بجای تو مرا آجا در من پرم لیک بجای پدر  
 شہ بجایات خودم ایں نقش بست ملک من است ایں گری را چوت  
 گر تو ازاں شاه نکو زادہ من ز تو زادم که ازو زادہ  
 شل من لے یاد تو شادی مرا بهم تو زادی که بزادی مرا  
 از تو اگر نام پدر روشن است خطبہ جدیں که نیام من است  
 نیسم آں طفل که دیدی خشت باخ غلام بلانخت درست  
 حسن دخانم که زد و ز من داد حسد او و بزرگی مبن  
 شرعاً دب نیت مرا خود خواند بخت چو بر جائے بزرگ نشاند

پیش من از پری شکر طافت  
 حاضرم اینک من اینک هست  
 شکر من نیست کم از شکرت  
 کشور من برشت از کشورت  
 من کاسپی را بوغارانمده ام  
 نه از سربازی و دغارانمده ام  
 گش بدب سند بشویم زخول  
 از بچک پیل کشم سوس خوش  
 ساده از طلاقه خ طوم پیل  
 تا بگو شان فلنگ در حیل  
 باچونه تبغ فشانی مکن  
 شکر من گشت چو صحرا خرام  
 دوزیم گردش یه تمام  
 ابر بود قظره صفت بے شمار  
 در صفت پیلان من آید بکار  
 پیل بجای که بجنبد ز جای  
 در چه هزار اسپ کنداشتا  
 اسپ تو با و آمد و پیلم چو کوه  
 پیل بیک حد صفت بشکند  
 اسپ چو با پیل نماید ستریز  
 هیل چو خروم بر اسپ آنگند  
 اسپ ترا لگند اگر بے حد است  
 قیمت یک پیل هزار اسپ پیش

باز پیغام پدر بر پسر خود که بر زم  
پیل خویش از مخی مست کند میدا

جست و گرمه س شکافی شگرف	غم بخشان ر چو موکرده صنفه
راز که باریک تراز موسے بود	موی بلویش همه بشکافت زود
کز من بدل بسوے جان خرام	جان مر از دل من ده پیام
کا سه سراز آین دفا تافت	دز تو دلم تائشگی یافت
گرچه غبیت شد هم کسنه تو ز	بنج چه داری بحضور مهمنوز
آدم می را که بود گرم خون	خونش یه پیوند بود رهمنوں
طوف که تو خونی دل بسند من	لیک نه گرم به پیوند من
با چو من دو رکن از مرسنی	چوں بصفت من تو ام و تو منی
مشک شوم هم بخششی بوی من	چیست بنزو دیک ته آهوی من
تیغ نکش تانشوی شر مسار	از من اگر نیست ز خود شرم دا
گرچه که تیغت بگهر وشن است	گو هرت آفرند ز تیغ من ست
تیغ زبان راچ کشی در عتاب	نیست حابیت ز رو ز حساب
پکه دریں کار زبان در کشی	تیغ کشی بد زبان بر کشی
تیغ خوش قتیغ زبان خوش است	تیغ چوب است زبان آتش است

باز پا خ ر پرسوے پدر کا سپ مرا

پیل بندست و اے کہ بہ پیل بعنال

داد جوابے ادب آمیخته	اعجیتی ہے عجب نگھنیتہ
کاے بر خم چشم خنا کروہ بنا	دیدہ همسر تو برو دیم ندا
چند زانی لات ز پیلان است	کا نچو ترا ہست مرانیز ہست
پیل ترا چنی دما راصد است	داسپ ق دافی کہ بروں از حدست
در بنو د پیل چو تو سن بود	پیل تو در سالدہ من بود
ز اسپ تو اس پیل گرفتن بے	لیک ز پیل اسپ نگیرد کے
گر ہمہ علا اسپ بود زیر شاہ	حاجت پیلیش بود پیچ گاہ
و در بود ش پیل و مے زیر راں	حاجت اپیش بود اندر زیان
اسپ چو در راہ نباشد دیل	شاہ پیادہ است بیالا ی پیل
گر بنو د پیل تو اس نک است	در بنو د اسپ بیاید گذاشت
پیل ترا اسپ مراد رخورست	زاکد ز پیل اسپ بے بتہرت
بیں ک بشتر بخ هم آستانا کا	پیل کم از اسپ نند در شمار
کم مزن اسپان مرآکز نشان	پیل شکار نم سواران شان
پیل تسانی کہ در میں شکر نہ	نے کم ازاں پیل خصوت گزند

اسپ بهر قانز بود در سپاه      پیل بحسب ز شاه که ندارد نگاہ  
 از په خویش چ رانی سخن      حمله پیلانِ مرایاد کن  
 بخ بیفتند چو بخیزم زپاے      خاک بلز و چو بخیزم زجای  
 هر نکشم تیخ که خون توام      مآتونهانی که ز بوی توام  
 یک ازال تیخ نرا نم همی      کزو بربین نتوانم همی  
 چون پور من ز جهان رخت برد ق      در بامانت بوکاری پسرد  
 هم تو بد افی که ز آن کار است      دشمن است آنکه دریں یار است  
 تخت رها کن که سرای تو نیت      تامنم ایں پایه بپای تو نیت  
 گر کر کیسنه کنی استوار      پیش تو بیش از تو در آیم بخار  
 در بهدار اکشد ایں گفتگوی      تیرنست ایم زوفای تو روی  
 لیک بشتر طی که دریں ای من      جاس پیدا گیرم و تو جای من  
 گروه وال رشت کش سلک دار      تاکندا ز ذر صد فت بچر پر  
 پمیش سریر آمد بپید خاک      لب سخن آمیز دل ندیشناک  
 چونکه نبو دش ز گزارش گزیر      سر سخن باز کشا داز خیر  
 شاه که آن مسلط پرگره ق      دیدسل چوشکچ زرده  
 گرد پر از چین سلبر و زکیں      بلکه در آینخت بهم روم و چین

بہر تو شد ساخت چہرہ شی	دا دین پر تو طعن لئی
تحت جہاں بہر تو برپاے کرد	لیک برآں تخت مراجاے کرد
کرسی زر بہر تو کر دندساز	پاس منش بست بگوہر طراز
خواست یکے خواستہ لیکن نیافت	دانکہ بخی خواست براد خود فتنات
محنت دریا ہم غواص بڑ	شاہ گھر بر کمر خاص بڑ
رفت یکے در طلب علی نگ	ریزہ نگیش نیا مہچنگ
دان و گرے را کہ غم آں نبود	عل چان یافت کر دکان نبود
کوشش بیو ده ز غایت برلو	کوشش بیو ده ز غایت برلو
گفت چہرے کہ درون غربیت	نے زوگز بیچ کے نفرینیت
در نظر من کذ فلک سرند	بجز تو کراز ہے کہ افسرند
ایں تن من نیت کہ بر تخت است	لکس تو در آمینہ بخت است
ماہ فلک غرہ نہای من است	روت مہ پر تو رای من است
تیز میں در رخ نور نیس	کاخ تخت است ب پیشانیم
طلعت من میں دو ہشت کوثر	بهر خود در دشمنی من پوش
در بھیں در دل تو اس ہوہت	بندہ فرمان و فرماں تراست
لیج زمٹ می طلبی چخ سارے	بر سرم آتا کشت زیر پاے

لہ لے اگر تاچ از من می ٹھبی مانند آسمان بر سرم آدمیتی تر دیکم سیدا بھر بورہ ہاتا ان تاچ را زیر پا ہے کشم ۷

گرچه که پیلان توکود آمدند  
 کوه تا نم هم پیل انگشتند  
 شیر بز بزم چو برآیم در سیر  
 شیر بز بزم چو برآیم در سیر  
 با هم این قوت و جوش سپاه  
 با هم این قوت و جوش سپاه  
 با تو برابر شوم در مسافت  
 قصد شود در دهان مردود زن  
 تنج که سه راب بر ستم کشید  
 گرگه صنم پذیرد لفظ نام  
 در زمره کینه فرازی سنان  
 گرچه که از گردش دور پسر  
 در همه آتش زلی از چار سو  
 تیر تو گر خواست بجا نم حشیله  
 چشم توام تیسر برابر مکش  
 تنج کشم سوئ توام خون کشد  
 گرگه تاج سستان توام  
 در پوس تاج ترا در سرست  
 در چه تویی در خود تاج دمکیں  
 چوں سرم از بخت سرافراز است

مُشْتَبِخُواهِ سَمْ تَوْخُواهِيَّاگْر  
 در تَبْخُواهِ سَمْ خَواهِمْ دَگْر  
 منْ تَخُودِمْ آمَدِه پَلُوَے تو  
 کَارَزْدَاوَرَدِه مَرا سَوَے تو  
 جَرْجَهْنَاءَ تَوْسُودِ اَمْ نِيت  
 قَاصِدَ تَوْگَرْكَسَنْدَ اِيجَاجَلَذَر  
 شَامِشَ اَزْمَرْتَبَه بَرْجَشَمْ خَوِيش  
 دَرْدَلَشَ اَزْدِيدَه فَشَامَغَر  
 دَرْزَتَوَامَ حَاجِبَه آيَه بَهْ مَيِيش  
 پَيِيكَ تَوْگَرْنَادَه سَانِدَنِين  
 گَرْدَهْمَنَدَتَ كَه بَرْآيَه بَهَاه  
 تَبْعَجَشِيَّه تَقِيقَه تَوْجَانَجَشَهْم  
 دَرْنَهْتَسِيرَه تَوْبَوِيمَ جَهَسَه  
 گَرْچَهْ كَه سَلَطَانِه جَهَانَمَ بَلَك  
 يَيكَ چَوَوَرَمَزَ تَوَلَه تَنِيجَت  
 بَحْتَهْ مَنْ اَرَپَاهِيَه بَرَاغَلَكَ سَوَود  
 تَاجَ خَوَدارَ پَرَه دَهْمَكْنَوَه كَسَم  
 دَرَشَهْ دَرْجَشَمَ كَسَانَه اَزْقَنَور  
 مَرَدَمَكَ دَهْهَهْ غَيرَهْ شَوي  
 دَهْهَهْ كَه نَادِيدَه دَهْهَهْ اَرَتَست  
 بَيْشَرَازَه دَهْهَهْ تَوَهَهْ سِيجَ غَم

باز پیغام پر جانب فرزند عصیز

ماجرای که زخول بود دلش را بسیار

مرد نیو شنده از اس امر پت	باز شنید کرد حکایت درست
شاه سخن را دگر از سر گرفت	ملکه باز رم تری در گرفت
کای زن بگشته سزای سر بر	ذر پسر بچو پدر بے نظر
چشم نمی پیج خبار سیار	چشم شاید بود پر غبار
در چه خبار است ز کار تو ام	سرمه هشتم است غبار تو ام
کیم نکنم یک بیکم کشم	هر باگر گشتم کیم کشم
آموزد این که درین جست و چو	از په مک است مان گفتگو
گرچه تو انم ز تو ایس پایی برد	از توست انم بکه خواهیم سپرد
لیکن ایس راه نمی بیگان	از په آنست که چونی همک
شکر که شد زنده در ایام تو	من ز تو دنام من ازنام تو
با شش بکام که بکام تو ام	زنده و نازنده بیت ام تو ام
من بتو ام زنده تو زمی رسال	آز تو من نیز بوم زنده حال
زنگی از مرگ ندارد گزیر	لیکن خوش می زی و هرگز نمیر
خواهیست از جان که پناه مرا	گر تو بخواهی و بخواهی صرا

کاے شه مرشد شده چوں آفنا	دزو تجان ناحد مغرب بتا ب
من که گل رسه زملع تو ام	پر تو سه از فور حسنه غ تو ام
شاه ندا نم شده بر هگان	کوره فشرمان تو تا بزم عنان
گرمه سه بر ما رسد فرم	هم بجه پاسه تو باشد سرم
من گند ز در وازه استیلم هند	شکر ساراسته اتم نا به سند
سد سکندر ز ده ام از سپاه	فتنه بیا جونج محفل راتبا
ما بحد شاه ز بالا شیا	من چو بوم پیش نیا یاد زیا
رد تو چو خور شید ز مشرق بای	من بیم اسکندر مغرب کش
شو تو سو سه کام و انگیز خوش	من کنم اقصا س عراقین بخشن
خیز تو از قلعه سیل جو سه گنج	من زد ثر روم شوم سیم خ
عبره از بعده دریا تو جو سه	من دهم از تبغیج بحریں شو سه
نابرو سه خود کن تو اشارت پیز	من سر خاقان نشگنم بر زمیں
ار من هند سه تراز بر دست	کار من بالا سه ز من دشکست
رد تو در آن قلعه بکن پل سبند	ا سپ بخواهیم من ازیں سو فگند
از تو ز هند و سندن سل و مال	دز قبیل من عجلن قیل و قبال

له تا میں نام قلعه که در دلاست هند سه تراز بر دست  
 سه خراج که نایبے از مظلوبے هر سال بستا نمی می مصوب از گذرگاهه دریا طلب کن  
 سه یعنی سن آب شست و شو سه تبغیج در بحرین افلم

دل کہ نہ زدیک تو جنون بود      دور ز تو دو رز تو چوں بود  
 نشرت دو ری نتو انم چشید      در جسد ای نتو انم کشید  
 ہجر تو بگافت دلم نرم فرم      در دو دپوند کن از خون گرم  
 اے د جاں شد و حائل ز تو      کے شودم دل کہ کشم دل ز تو  
 می شودم دل کہ سب گر کشم      پس بدلت ہچھ جب گر کشم  
 گرچہ جگہ مت بہر گو شه      بز تو ام نیست جل گو شه  
 خود ز پئے دیدہ مردم پرست      بجز تو مار مار مک دیدہ هست  
 لیک ازیں خر نتو ان حلہ خوت      شمع بمتا بث شاید فروخت  
 سکھ چوز د در دل من کی عیاد      نامہ کاؤں کے آرم بسیاد  
تم بار د عذر این  
 بہر خدا صورت خو شیم نمای      روی گواں و ترس از خلے  
 نقش چو بر ز د ورق ساده را      باز فرستاد فرستاده را  
 آمد او در پذیر اے راز      قصہ آزم بآزم ساز  
 شاہ چو پولاد پدر نرم دید      تج سیاست بیان در کشید  
 گوہ دل رابو فا آب داد      سلک سخن راز گہر تاب داد  
 گفت پندیر پسندیده زود      باز جوابے کہ پسندیده بود  
 بازار شاہ جماں پاسخ پعن ام پد  
 نشرت آب حیات اپے سوز جمال

خازن شد آمد و در باز کرد	دادن افسر سر آغا زکر د
گشت جان معدن در عدن	کرد زمیں باز رهاست سخن
هر که دراں بزم طرب ساخت	دامن پر گو هر دز ر باز گشت
بکر زرگشت زمیں نا پیدی	هر که زمیں جست نشانش نمید
شاہ چواز خون قبح گشت خوش	دل بچگر گو شد شمشکش
خواست دلش تابخو شی جامی	نوش کند برخ کادس دکے
کرد اشارت کرد در آمد به پیش	فاکٹ بوسید برآین خویش
زال گل فورسته دل تاجور	شد زگل تازه و ترازه تر
برخ آن گل می احر کشید	لیک ببوی گل دیگر کشید
دیده براں نور پنده داشت	دل بدگر مردمگنیده داشت
زیور افسر بکلاه او نگند	فرع خور شید باه او من گند
گرچه دلش هر بکادس داد	هم ز دلش دور نشید کیقاد
باده همی داشت برآنش کفریز	قصه غیبت بحضور شش بریز
لیک سریر سری و تاج کے	دست بد ا manus همی زد که هے
چوں اثر شوق زغایت گذشت	کفه دانش ز کفایت گذشت
رو سے بکادس کے آور و گفت	تاشود آس ماہ بخوز شیده حفت

لَجْ زَوْسَرْزَمْ اِشْرَاقْنْ	عَاجْ زَوْتَخْنَتْ زَمْ سَخْنْ
نَأْوَمْشَرْقْ بُونْ دَمْ بَغْرْبْ	حَربْ خُورْدْ هَرْكَدْ دَرْآيْدْ بَحْرْبْ
وَرْ بَلَاقَاتْ رَهْ دَرْ رَايْتْ	اَفْسَرْمَنْ خَدْمَتْ پَاءْ تَسْتْ
نَيْتْ مَرَا آنْ مَحْلْ دَآنْ نَكْوَهْ	كَرْ سَرْخَوْ سَايْفَشْ نَمْ بَكْوَهْ
وَزْنَگَنْدَرَكْ تَوْرَبَندَهْ مَآبْ	ذَرَهْ شَوْمَمْ پَيشْ چَالْ آفَاتَبْ
شَاهْ بَهْرَتَيْبْ صَوَابَيْ كَهْ بَوْدْ	چَوْلْ بَرْضَالَفَتْ بَوْا بَلْ كَهْ بَوْدْ
دَادْ بَحَاجَبْ سَلَبْ نَزْنَگَارْ	بَافَتَهْ بَحَسِيرَهْ دَرْ شَاهْوَارْ
بَسْ كَهْ گَراَسْ شَنْ سَلَبْ نَرْ كَشِيدْ	حَاجَبْ اَزاَسْ بَارْ چَوَابْ وَخَمِيدْ
خَورْمْ وَخَنْدَانْ چَوْگَلْ اَزْ باَرْ گَاهْ	سَوَى گَهْتَانْ دَرْ جَهْتَ رَاهْ
رَدْتْ وَنَوْدَارْ خَوْدَهْ بَخْ بَنْدَوْ	هَرْ چَزْ دَرْ يَافَتْ بَدْ رَيَا نَمْوَدْ
غَالِمَيْسَلَجْ كَهْ دَنَافَهْ بَرْ	شَهْ شَبَهْ ہَمَهْ شَهْ رَاسِپَهْ
بَادَشَهْ شَرْقْ چَوَانْ مَزْدَهْ يَافَتْ	رَوْشْ چَوَخْرَشِيدْ زَمْشَرْقْ تَباَنْ
كَرْ دَشَهْامِيْ دَرْ اَشْ گَراَسْ	مَجْيَهْ آرَاستْ كَراَسْ تَاَكَراَسْ
بَازْ طَلَبْ كَهْ دَبَسَهْ ہَهَهْ	خَونْ خَرْوَسْ اَزْ بَطْ سَرْخَابَهْ
گَيْسَهْ چَنَگَهْ قَهْجَهْ آَبْ زَنَگَ	دَوْرَبَهْ دَادْ وَتَسْلَنْ سَجَنَگَ
دَاشَتْ اَصَولْ طَرَبْ قَيْلَهْ قَيْلَهْ	رَجَمَنْ خَونْ صَرَاحَيْ حَسَلَلْ

کاے غم تو کرده بحبا نم اثر  
 تو ز من و حالت من بے خبر  
 جا سے تو و حشم تو در جا سے نه  
 پنج سو سے مرد میت را سے نه  
 تا شدی از حشم من لے آفتاب  
 دیده بخود پیش نه یدم بخواب  
 خواب من از دیده من آب برو  
 آب من ایں دیده بخواب برو  
 عکس خایالت شده هن تاب ششم  
 ایں سخن دلخشن تو و آب پشم  
 صورت آخربخیال من ست  
 گرچه دلخشم برخت روشن ست  
 گرچه پرستیدن صورت خطاست  
 صورت تو گرچه ستم رو امت  
 لے بصر دیده و جان پر  
 نان دگر کس نه ازان پر  
 صبرن از و دری تو رفت دور  
 مرحمتی گن که بمانم صبور  
 من که صبوری نم تو اعم نه تو  
 داس که محروم بمانم ز تو  
 پاش که تادر رسماں روزگار  
 می نکند سوز من اندر تو کار  
 آدم نه از پی ایں کار بود  
 کافر و انتیلم تو اعم بود  
 ایں قدرم عرصه دریں ملک است  
 کم زود سوی دگر پایه دست  
 یکنم از بس که بتو دل کشیده  
 میل تو ام رخت بنزل کشیده  
 نیست هر اطاقت غم بیش از این  
 هجریس سست اپنے که بد پیش از این  
 تشریت خود باز بگیرم زلب  
 از تو نتاید که بدیں سان روم  
 تشن دل از حشم حیوان ردم

سوے برادر شود آراسته  
 با په دکو کبہ و خواسته  
 جست بے ہدیہ بقیت گل  
 دیده فروز چہ تھیت گرال  
 بے عدو از رشته در دری  
 سک گراز گر شب چران  
 دوخته زان رشک جو ہری  
 محل ک بوده است غایت بڑی  
 چانہ ہندی ک ندانسته نام  
 باز کشا میش ب پوش جمال  
 خود بجنہ ارو قفلیں بن  
 عنبر و کاوز منیر مرشد  
 صندل خالص چورخت بست  
 ساختہ ہند بے تج تیز  
 مرغیک بردہ بے زندہ میل  
 کوہ گرال رابیا مامت دیل  
 چار طرف گشت طائف بکار  
 داد بسیزادہ و کروش رووال  
 ساختہ با کو کبہ خسر وال  
 کن گمن از ضا بط کلار مک  
 چون دگرے محروم آں سر نبو  
 حرم سر دید فرو خواند زود  
 تملہ انت بوش در خسیر  
 باز کہ داند کر چہ بد در نفت  
 ظاہر ش از باطن آنفہ گفت

پر در دهیز شش تاچ سخن  
 جایت ادب وید و در آمد خوش  
 شد و صفت آراسته از چپ و راست  
 تخته آورده هم کرد و راست  
 پشتیک شد بزمیں برده شد  
 شاه برویش چونظر کرد چپ  
 دلی در آن آمینه خود را درست  
 گرم فوجست ز تخت ملت  
 کرد بگوش تن احیبند  
 داشت بگوش خودش تا بیر  
 سیر نشد چوں سودا ز عمر سیر  
 تخت کیاں باز کیاں اسپه  
 با خودش از فرش باونگ برد  
 گاه خاند برعشم پیر  
 گاه زپایش بکفت افشار ناک  
 گاه ز دیده پنهان ش گرفت  
 گاه دل از مهر شکیباش کرد  
 گاه نظر برخ زیباش کرد  
 گاه بیک دیده شدش همانی  
 چوں که دوا فسر بونا شدیکے  
 در تئن نور دو جا شدیکے  
 پرسش از اندازه و غایت گذشت  
 حد نوازش زنایت گذشت  
 از دور دیگر سخن آغاز گشت  
 شاه بگادوس کے آورده گوش

شاد کن ایں جان غم اندریش را      روے نام منظر خویش را  
 تجنه شال دل ریشم بخوا      یا بن آیا برخویش بخوا  
 از پدر آمدن شاه جهان کیکاووس

### بربر او رچوگلِ فوبیر سرور وال

گشت زان موکب کاوس شاه	سو سفریدن سریر و کلاه
آمد و ز آب سر و داگدشت	چشم خور شید زد ریا گذشت
یافت خبر صاحب تاج و سریر	ز آمدن آس در دریا نظریه
تاج بسرا کرد و برآمد به تخت	مانگرد همچو خود رے راز بخت
گشت میا ہمہ ترتیب بار	چرکشادار دو طرف چڑوا
کرد زبان آوردی دور باش	چشم زدن دیده بدر اخراج
روے زمیں از سپر درج و تبغ	گشت پر زاد بار قه برق و منع
گشت صفت آرادسته تا چند میل	را بھی آدمی وا سپ و پیل
پیش دویدند سران و پاہ	مالب آب از په تعظیم شاه
پیش رکاب شه مند نشین	تجھه نهادند بروے زمیں
لیکه نمودند بزیر عمنون	تمادر شاد شار افغانان

فوج روئی تو تیرست نملت بر بُنگر  
ز آفتاب بنده آن شراب در سایه  
بگفت خسر و بکشانے زلف تائیند  
حربت هم طرب چاک و بایان سایه

### رفتن شاه کیومرث قیمتوزک عارض

#### بر شه شرق بیکجا عرض ایں جو هر آن

مشک شب از آهوی مشرق ندا	رد زد گرگرد چونا ف جهان
باد شد آهونگ و آس مشک بود	نا ف جهان مشک میں اپنر
خون بسوی صلح شدش هنای	شاه شد از سیرت خود مشک سک
خلده الله بجهه و جاه	شمع دل ملک کیومرث شاه
چذا دب کرد برو از حدش	خواند در واں کرد بسوی جدش
هر یک ازان طلاقه در آفاق طا	هیز ز ربغت خطاؤ عراق
زیب تن تباوران و کیاں	از خزدا کسون دو گر پر نیاں
گاه تگ از باود برآورده گرد	اپ میں حمل لایت نوره
در خورزه کردن منا کرده زه	سخت کمانها زمده نومنه
موی شگافنده بشب روزگار	ساده غلامان خطاؤ تار
کوه ف از عن کوهان نمای	اشتر پونیده دپولاد پائے

گنج سخن باز کشاد از خمیه	داد امامت بامانت پیر
شاه پذیرفت پدل در گرفت	دز دگراندیش سخن بر گرفت
جام طلب کرد و بشرت نشد	نے زست از خون عدو شست
از خ فرخندہ ایں هر دو کے	بلبله بیل شده گل کرنے
رهن عن عشق شد او از چنگ	با وہ روایت دران اتنگ
هر چه محلی عنزل تر زند	جملہ بیتام شہ کشور زند
بر در او مطریب فخرت ڈال	دور میاد از غزل وار غزال
با خوشی دل چوش و بادہ کش	زین غلام گوش گر میش غوش

## عنزل

بلع سایه بیدست آب در سایه	از یک سپس من جانی خوابی آیا
کون چوباد بیای چید میش از صحیح	بغشته کرد روای باشد آبی سایه
پیانگ نوش گرساقیم کند بیدار	چو خستہ باشم و مت خراب سایه
بس ای خستہ بد مردی کمیار آمد و گفت	چ خسته کرد سید آفتاب در سایه
بوستان منم امر و ز محلے و گلے	روانہ گشت میچوں گلابی سایه
در آفتاب ہم ساقیان ہم از خ خواز	و گر صراحی و نقل و کباب در سایه
ہوا گرم تو نازک بڑی مرحجان	بنوش بامن سهبا ناب در سایه
چو پا چند قشید جان در آفتاب گرد	مسوز جامن و باز آشتاب در سایه

پیشتر از جنبش ایں داره گیر  
 باعث شد بود مراد ضمیمه  
 کم زچ درودست یاراں درند  
 کیس شرفم زود میسر شود  
 در بحق ارشاد قدم پیش راند  
 ایں سبقت باور قم باخ خواند  
 آدم اینک بهزاران تیاز  
 بود بی پرسن شاه زمن  
 کامدن از خود طلبی یافتن  
 من ہم رشہ بسر آیم دوال  
 لیک مردا پای نویاقت پاے  
 لیک خداوند سریر دکلاه  
 حملکت نصیط وجہاں نیروست  
 ہر چند باگ نہ از هر کشت  
 شرط چنانست کہ در بحر و بر  
 لیک مزدگر شد راتنان  
 شاه چوفانع شد ازین لکن تو  
 عارض دانا و کیو مرث شاه  
 زاب گذشتند و بلطفاں شند  
 حال بگوش شہ کشور رسید  
 رفت براؤ نگ سکن نزشت

جشن دگر چهارپ قوال بِنَام  
 ساخته کردند ز هر چیز صد  
 داد بشهرزاده که بر جد رسال  
 دید که آن طفل قشے خرد سال  
 تو زک آس عارض فتنه از ندا  
 هر چهار کاوس شنید از هفت  
 کا پنجه دل شاه بدان مائل است  
 دل نه زکین کرد رو انم به تو  
 تن بوفاگر حپه که حاشیه بود  
 درنه تو دانی کرد شمشیر سیز  
 ظاهرم از نقش خلافی گذشت  
 ایں نه خلافت تو پسندیده ام  
 تا چو شوم با تو مخالفت بپوست  
 جلوه کنم از هم در و آن حبشه ال  
 دوست بود راه پرسی کی برد  
 آرزو سے من که گذر بر تو گرد

واخچه کسرش نامندانه تمام  
 دز درو یا قوت بروں از عده  
 خدمت من خدمتے خود رسان  
 رفیز برگان نشناشد بحال  
 خواند و تھی کرد نهان حنای  
 پاسخ آنرا بہنسان باز گفت  
 لے مرانیز هاں در دل است  
 کار زد آور دکشانم یه تو  
 دل ز نهان تو خالی بود  
 کس نکند با پدر خود سیز  
 باطنم از عده فا برگشت  
 مصلحت تک چنان دیده ام  
 دشمن تو باز شناسم ز دوست  
 تازه هر آریشه چ بینم خیال  
 دشمن از آذیشه بد نگذر و  
 هم من ست ایں که اثر در روکو

کرد چون رش بیل دیده جای  
 گاه سر ش پوس ز دو گاہ پای  
 مهر عجگوش زست تازه کرد  
 جنس خون راز حبک تازه کرد  
 گاه ز محبت بکارش گرفت  
 و ز سرتاپا مینا شرس گرفت  
 گاه بیا وقت لبس داشت هوش  
 کرد پراز لولو سے ناشفته گوش  
 روئے و را آئینه نمک خواند  
 آئینه را بر سر زانو ش اند  
 دید ازاں گو هر نمکی سے خویش  
 ز آئینه زانو سے خود روئے خویش  
 بس که مبارک نظره تماجر  
 ماند ب نظره اراده لولو سے تر  
 دیده زمانے ز خش بر نکرد  
 میل ب آینه د دیگر نکرد  
 درخ آں دیده همی دید شاه  
 بیچ عینی کرد ب عارض بگاه  
 عارض از آینه ادب پروردی  
 مانظر شاه بر آں سوئے تافت  
 خدمت عارض محل عرض بافت  
 تخدش شاپا ن کرد با خویش برو  
 کرد نتووار و نجاذن سپرد  
 همیم چوازره بکاران بر درخت  
 گشت سجن تازه ز اسرار تخت  
 مرد خردمند پسندیده هوش  
 ریخت زلب هر چه در آمد بگوش  
 شاه بکار مژده شادی فراز  
 پیچ بگنجید ز شادی بجاوی  
 نادره چرخی همه نز خلاص

ساخته شده بینه و میره	چه سه برآمد زد و سوکیره
پیش تادند بزرگان تخت	بارگردان دکیان درخت
پردهه دهلیز برآخسته زند	درش کشادند تحقیق بر زدن
صفت خوبیت ندو سوراها بست	ساخته شده پره پیلان بست
راست بپیامن داخل است	مغزه کشند کل کشند شاد
در صفت خود گشت به تجف غانی	پایک هندی مجلق زنی
چشم خور شید زسم آب گشت	غفعه تیغ فلک تاب گشت
شخصه در پرگس کرد اثر	گرگے زد بر تیغ پر
سجده کناں پیش خداوند خویش	کارگزاران همه رفتند پیش
سکه نوبه درم نوز دند	پیش عنان یانگ رواد و زدن
آادر دهلیز پرشت سمند	رفت خرامان ملک ارجمند
گشت پیاده چوگل از پشت باد	چشم چوگلشن سختش فتاد
گشت زمیں پرسمن ویاسیں	روے چوگل سود پرشت میں
دست بگل درز و گفتش درو	آمد ازا ورنگ بزرگی منزو
وزفره بر ماہ گرم نشاند	بر ووبیلاس سریش نشاند
خون خود از ویده روای کشید	له مزد کشند سپاهی که در حفاظت پادشاه باشد و در زیر یکم کے نبود

ساقی خورشید و ش دماد چهر  
 دور همی کرد چو صبر سپهر  
 شاه ز هرے که بکعت برگرفت  
 جام ز کفت در درد گو چه رگرفت  
 نز هرہ همی رفت ز ده رش برا  
 ز خندوت اون که همی کندتا  
 بود ازو در رگ جاں خارغا  
 مجلب از حنبله برس تازه کرد  
 شاه ز طوبی فلک آوازه کرد  
 نعمه طبیور نشا طش بگوش  
 مآبدش باده خوش باد خوش  
 این عنت نلم گرچه ندارد محل  
 منکل من از کمرش گشت حل

## عنزل

وہ کہ اگر روے تو در نظر آیدہ ما  
 پیش ز خورشیدیہ ماہ و نہایہ مرا  
 برشت ایں دلم باو گرانش من بنہ  
 کاش کہ باو گراں دل نکشایہ مرا  
 روے نماشناشک چڑہ من تاہ نوز  
 از تو حسپه خونا بھار و نہایہ مرا  
 خون مرا آب کر د گری کہ در نہ دست  
 پیش از من دودھ سیع نیایہ مرا  
 دل بشنیدم کہ دوش محل تو بوسید و غر  
 پیش پیش مرے نے زیست ن شایہ مرا  
 جان من آں رو رفت کم رخت بی پیش  
 یارب کا ایں روز بیش پیش نیایہ مرا  
 مصلحه صحل کو تابزد ا پیدہ مرا

تخت آن ملک ز هرگونه پیز	داد بشهرزاده کیومرث نمیز
دشت نور دان بر زب نیل	پافت چندین کمزادر و عل
بار عاری هم گنج و اگر	پل بی زیر عماری نزد
جنیش خور شید شود سو سه ما	د عده چنان رفت که فرد اپاگاه
محج بحرین شود رو سه بخت	منزل سعدین شود برج تخت
دزد و طرف بخت مشرف شود	از دو طرف بخت مشرف شود
سلک پوزر شد ز عیاری چنان	گشت مقرر چو قراری چنان
با ز فشنند سو سه خانه راه	خرم و خوش عارض و فرزند شاه
کاب در افزود بدربیان ملک	حال منودند بدارای ملک
شند همه زایعال خداوند راست	کار که اقبال خداوند خواست
ساخته شد رسم مراعات را	و عده بفرداست ملاقات را
ساضتن یگ و نوله گران	شاه بفرمود بفرمانبران
گوهر دیا قوت ز هر شثار	از تخفت و خدمتی دیا دگار
جلد بر ترتیب همیا کشند	کاشنچه بسباید همیکجا کنند
خود می دشادی و طرب پیش داش	کار پوپر کارگزاران گذاشت
تمانگلک از دور فروبرد جام	جام همی خواست ز ساقی مام
کرد پرازور قبح شب بکفت	ساغر خور چوں بنمیں داد لف

روز چو آخر شد و گرما گذشت      چشم نور خواست ز دیا گذشت  
 تا جو رشراق برآهنج آب      کرد طلب کشته گردوں نتایب  
 پیش کشیدند هشته شنگرف      سدره و طوبی محل کرده صرف

### صفت کشته و دریا بیان کشته

موج دریا سے کہ رفتہ زکر ایں بکار

خانہ اگر دندہ بگرد جہاں	ساخت از حکمت کار آگماں
خانہ رواں خانگیانش میتم	ناورہ حکم خدا سے حیکم
ہمراہ او سا کن واوہ در سفر	اہل سفر را ہمہ بروے گذر
آبلہ در پاش شندہ از جاپ	گاہ روشن ہمراہ او گفته آب
حال چندیں بچپن کن عقیم	جاریہ ہند زبانش سیم
کشته خصم ست کہ بنی نگوں	عکس کہ بنو دباب باندر دوں
یافہ در حنا نہ ماہی نستہ	ماہ رسن بستہ چود لو استہ
یک مد فو گستہ بدہ سال راست	ماہ نوے کامل دی از سال حفا
عکس ہلال ست باب انزوں	گشته گ سیر ہلاش زبوں
عین چو ابر و شده برشمها	صورت آں تخته کہ بدے بہا

# اتصال مه و خورشید قران سعین

## چرخ گردانست بگرد سر ایشان گردان

گشت چو دیریا سپه را گول	داد روان حشمه خود را بر دل
کشته مر سوتے کراش ساز کرد	چشم خور شید بد و باز کرد
شب که بکت داشت دشاهها	کو بران حشمه کشته شار
شاه در آن ناحیه کاول نشد	دشکه دید و درونگ دست
از چپ داز راست نظر بر گاشت	تحت دوجشید مسافت نداشت
شند زبر دست عوض کوچ کرد	سو سفود دست برآورد گرد
پیشک شد قدرتے زال سواد	نسب علم را رستم فتح داد
دور سر اپرده سیاره سای	بر لب آپ سرو شد بپای
در محله کاب روان تنگ بود	گرچه که پناش بنزرنگ بود
تابگه عبره آن شاه شرق	زود تر سیر شاید چو برق
ماجر آن سوی خود از جای خویش	آمده بد پیشتر از شاه میش
کو سر اپرده مقابل طیشد	مست تنظر دیدن آن ارجمند
شاه هم روز متاع که خواست	جلد پیریت همی کرور است

تخته په حرفت گرفت کش  
 بادر آب از هوش حرفت کش  
 تخته نشد پیش معلم درست  
 طرفه که صد تخته بکلایار شست  
 دست چود را ب فراز انگنه  
 آب بدست آرد و بازا انگنه  
 همچو جوال هر دکش آید بدست  
 سیم نشادان و پناید بدست  
 آب ازان طمه بفراز دو شور  
 دیده دل و دست خداوند خویش  
 متعال حجر شد شستی قم  
 آمده از عیره دریاش سیم  
 پیشنه ملاح در و شیم پاپش  
 مرکب بحری ز سفرگشته چوب  
 بلکذر داز آب سوارش بخواب  
 در ته او آب بیک خیز نیت  
 چو سه که بگریست تر و آب دا  
 هر که په آب بر داشد سوا  
 در ره بله آب نداند شدن  
 خاک نخواه که غبار آور و  
 آب اگر گرد بگرد و در شش  
 با بکی یار تواند کشیده

یک جزیں فرق نداز کنوں  
 کوست سرافراخته ایرنگوں  
 چشم پا زابر وے نیکوش دو  
 ابروے اوداده بہر حشم نور  
 تیرتاو ست و مکانش روں  
 ہچو گماں پر خم و تیراز میاں  
 راست چو تیرے بگذر ارشدن  
 او بر سد تیر فلک را با وح  
 تیر دو گر حپہ کہ بیش انگنه  
 پس فندش گرچہ کہ پیش نگند  
 پیشتر از باور و دروز با  
 وقت دو منزل بدستے بل دو چند  
 بستہ بز بخیر مسلسل دراز  
 یک زدن حشم کہ بیش پیش  
 تا بزی چشم نہ بیش پیش  
 بز پرواز جاسے نہ جنیه نی  
 پر چو حوصل زدو سوگردہ باز  
 هچو کلنگاں ببو اسرشار از  
 منع که آں از پر چویں پر د  
 هر طفش رہ بستایے گر  
 از تگ طوفاں شکنش در شاب  
 گرچہ زور یا گزدہ بیش دکم  
 آب ناشد گرمش تاکم  
 دیده شب دروز بے گرم نہ

گری یعنی خواست همی آمدش  
 ساخته بر جای ادب چپ شهاب  
 شیفته ترشید چواز دیش دی  
 شهد دیده و بکنارش گرفت  
 تشهیه واژه دیده همی راندیش  
 هردو مخوند زمانه در نگ  
 چوں گل و غنچه که جمد از خزان  
 صورتِ تن نیز یکه شد درست  
 کار دو رو دیه همی یک رو یه کرد  
 فاتحه می خواند بر شناس ز دور  
 چند گراز عذر پیش آمدند  
 گفت پسر با پدر اینک سرید  
 هم بتول ایس پایه دولت سرت  
 کامه مدازیں متل خود رو بتا  
 کز پسر فسر بر بایه پدر  
 کز تو بر د پایه سخت تو نام  
 باز پدر گفت که بالا حسن ارم  
 کز تو شود سکه نامم درست

موج گرال یافت بک بر رود	ارچ گرال گشت بک تر ره
گرچ که ده سال بریدا زور خست	هم تهی از بار گشت این سخت
طرف درخست ست نمود اراو	کادمی داسپ بود بارا او
شاه دراں خان چوبی نشست	دزپل چوبی همه دریا به بست
آب شداز بحر داں تخته پوش	کرده ز پر تخته معمتم خوش
موج سو می جاری می برو دست	بیل سیلیش همی کرد پست
نفره ملاح که می شد با وح	بر تن خود لرزه همی کرد موج
ساده موج زو امی که یافت	ماهی ازان ام خلاصی نیافت
برس که بجوشید زمیں بمحود گیک	آب رواں آشہ گل شد برگیک
آب ازان غلغل زانه ازه بیش	گردنی گشت بگرداب خویش
کشته پونده که چون تیر بود	بود بجای که زمیں سیر بود
وز خله پشت کشت ناتوان	داشت بے رخنه بگستوان
علک رسنا که فرد شد بآب	بست بپلوے نهنگاں طناب
کشته شه تیر تراز تیریه گشت	در زدن حشم ز دریا گذشت
راست که شد بر لب دریا بید	گهر خود بر لب دریا بید
خواست که از سوزدل بیقرار	بر جد از کشته دگیر کش

له یعنی از خلیل غدر پیوار بر پشت کشت رختناشل بر گستوان روحانی اسپ پیدا شده بودند

کرده بلطفه سے جو اہر بخت	دوستیاں ہر طرف فرتہ صفت
بر دوسرے فراز بھی ریختند	صل دن بر جد کہ بر آمین ختند
روئے نہیں پر ز جگر گوشہ بود	تو وہ لعلی کہ بہر گوشہ بود
حالمہ شد خاک نہ دستہ مسم	زاد تو گوئی نہیں نہ دیسم
نہ ان شرف آفاق پر عازم کرد	چوں پدر قلب ایل پر تازہ کرد
روز د گر جبلہ مکب د گر	گفت کہ امر د بس مست ای قدر
کام دل خوشنہ بیدم نام	شکر خدار اکہ رسیدم بکام
فرق پسہ بوسے زد و باز بشت	نیں نظر از کام چو د مشارش
باز پر بخت بکشی نہ تاذ	رفت پر کشتی مقصود راند
کشی نہ داد بد ریا کشان	کرد طلب کشتی دریا نشان
تابب آمہ سے اخوش آب	سیل و اس کرد محیط شراب
کیست کہ غر شاہ جہاں بگشت	غوطہ خور نیڈ نہ سر گشت
دا و ہمہ رخت ادب اپیاد	ہوش بگرداب قبح درقاد
اوہم ازان قصر نیاد برو	عقل شد از بکشیدن رو
گرچہ در انگذشت اف نیافت	چنگ گیوئے یہ امام مافت
عقل عقیدہ است نیا کیشید	عقل اگر شد تقدح نا پید

باز پر گفت کہ بر شو تخت  
 کایں محل از بہر تو آراستخت  
 تخت ترا یہ کہ تو نی اجنتیا  
 باز پدر گفت کہ تاجدار  
 پارے کے پیش نشد پای جوے  
 دیر بامند و دریں گفت مگوے  
 چوں پدر از جانب فرزند خویش  
 شرط ادب دید زاندا زه بش  
 گفت کہ یک آزویم در دل است  
 منت لئہ کہ کنوں حائل است  
 ایں کہ بست خودت ای نکجنت  
 دست بگیرم بتا نام پہ تخت  
 زانکہ بغیرت پوشدی بر سریر  
 من شبدم تاشدے دست بگیر  
 گرچہ تو محفل اجنبودی مبن  
 کافسر مکلی بس خویشن  
 با پسر این نکتہ چونخنے براند  
 دست گرفت و بسریش نشاذ  
 خود بحال آمد و بر بست دست  
 ماندازان کا رجوب ہر کہ بہت  
 داشت دریں زیر خیالے نہاں  
 آگئے داد بکار آگاں  
 کاے دھماں در رہ اخلاص پ  
 بکہ نباشد دریں کا رست  
 من پدرم صاحب تخت و کلاہ  
 بندہ بریں گونڈ شدم پیش شاہ  
 هسر کہ ایں پائیہ والا برد  
 لنبت خدمت ہم از بخا برد  
 پو دستادہ نفس ہم بیجاءے  
 نہم فرش نیز تادہ بپارے  
 گرچہ پدر بر سر تخت کشید  
 شست فرو دا مدد و پیش دہ  
 پول خلقاں شرط و فاعمی متود  
 خواہش مدرے بسرا می نمود

شد که چنچ چو گند عا  
عمل مه اگند گشت بد ز پا  
ز رد هه صبح از طبق خاک جست  
رفت و بیداں افق نیشت  
شا و فلک کب جوز اسام  
هم شه و هم شاه سواری نام  
در دل دریا شده از آت خوا  
جست هنگانه تگا در پیش  
رفت امیر آخور داده دزد  
پس که پراز با در وا گشت  
مرکز خاکی کره باد گشت

وصفت اپاں که ز مرعوت بخون و بیول

تو ان خارج شاگفتنه داخل چوں جا

تیز تگان همس تازی نژاد  
چوں مه آتش دانباں باد  
گرد مرینے همه گرد ن رم  
تابه فلک گدن شاں سرفرا  
تیر تیگ کوش چو پیکاں پدید  
سر چومه افزانه بر افع عمر  
از هنر آر است میا نفق  
گاه روشن بر ذبحش چو برق  
در گل بے دست زدن جست  
کو قن پا بطريق کرد هن  
ناز کن ا در صفت ناز کی  
زخم نخورد و هم گئے از چابکی

عاقل دلت که مبادا ش نقل	باد سرافراز جا فی چو عقل
باده که از عقل رباید تپان	تا ابدش عقل فی اے دناغ
چلی او عقل فی نز اے جان	عاقله عیش و نش ا شهان
ای عشنل از تار ترم سرما	در سرما و یانه چو عقل جا

## عنزل

خورم آں لخط که مشاق بیا کے بہد	آرزو مند نخکے بہنکے بہد
دیده برٹے پوگل بند و نه بو دھریں	گرچه در دیده ز نوک ترہ خاکے بہد
تن چونیش که بر سیل مرہ کشتی راند	از پس طبع سوا حل کنکنے بہد
لذت دیدن دیدار بجاں کارگند	جان بکیا رشدہ باز بکا کے بہد
گرچه در دیده کشہ حیچ غبارش نبو	هر کجا از قدم دوست غبارے بہد
اے خوش آں تلمی پایح که دہ بعد از بھر	کخاکے شکن از بھر نمائے بہد
لذت دصل نداز مگر آں سوخته	ک پس از وودری بیار بیارے بہد
قیمت گل نشا سد مگر آں مرغ ا سیر	ک نزانین بود پس بیانے بہد
خسرو وا یار و گرمی نرس خود می پو	بر تکین ل خوش ک کارے بہد
ذکر دار سپ فرتادن سلطان یہ	
هم براں گونه که در باغ وزد باد و زن	

کار سکم طبی آزاد گشت  
 کرد صحیح زمیں هشتم شست  
 باد گرفت اسپ کسان ابو  
 گچ که زاده شده باشد پا  
 بر سر پرچم خود جای خدا  
 پیکر آن اه نور دان پاک  
 بر سر برخواه روای ترشد  
 صورت شان از روش پندر  
 گشت چوستیاره منازل پسر  
 زال میدرده یافته در بیج باد  
 چوش کیت از مریدان شاه  
 شکل سیاهان افراخته  
 آتش سوران که زتاب وجود  
 تیری سخنان محیط آزمون  
 گندیشان گروه فلک اخزا  
 سوئیان خوش فرش ذرگن دل

له بحق نام عیاری که در سیم اسپ می باشد ۱۲ لعله زین امی نور دیدند ۱۲

تیغ گرسته بودند ۱۲ که ایمان میکنند ۱۲

۱۲ سوئیان اسپان بزرگ سوسن فرش می یاپل دهان میعنی دمنده ۱۲

گلک خرامندہ صحن سرے  
 ہیل شاں گرم چو آش گے  
 کوہ گراں یک گاں نگ فو  
 نگ راں کوہ تان نا پد یہ  
 ز آش خود گرم روں ہمچو تیر  
 از گلک شاں کاں و صرفہ  
 سرعت شاں زنگ شاں شیر  
 وز رو جولان بلکاں اہ شاں  
 بے سم شاں کوہ نیار خمید  
 پانہ نہادہ بزمیں سیح جائے  
 کردہ ہوا در تباشان زیں  
 آب وان از پتھر صحو ایشت  
 گر بلکہ خشت زین بٹکنند  
 از لکد پا کے بیک پے فشو  
 چوں سیم لرزہ گئی فگند  
 گاہ رہش ن اس سم گئی نور  
 گاہ رہش ن اس سم گئی نور

بسته بشم گرمه مه دار  
 شاه چوده هزار شان پشم دشت  
 گرچه همه همه شان چیده دید  
 کرد گزین اه همه گرد و گل  
 داد بدانا که برایں نزد شاه  
 وعده اهر و ز فراز مرسان  
 رفت پندرند و آن هر یه برد  
 خواهش غذت که به پناش و  
 داد ب دولت که در آن دید  
 سکه همه که عیار شن بود  
 داد ب امر نده لباس عجیب  
 سخن سطاقی همه از لعل ناب  
 از پی شه چند طائف دگر  
 وعده چنان فت که نیگاشم  
 مرد حن سخن کزان سکت  
 آمد و بکشاد ترازوی راز  
 شاه بعزمود بفرش کشان

همه نگویم که در شاه بوار  
 چیدی کیه از صد دیگر گزشت  
 عاقبت از گوهر شان همه چید  
 هنخ هزار و صد و پانصد بگاب  
 غذر قدم را مدن فی بخواه  
 جان بجنایش برو باز مسال  
 خدمتی خاص بخدمت پرسد  
 کرد بفرمان ده فرمانش زد  
 دید نزد ارسلے خود آن دای  
 گرچه کیه بود هزار شن بود  
 قسمتی دو هر عالم غریب  
 سل که خورشید ندیده بخواب  
 طوف اطراف همه بجرب  
 جلوه گند مه سر باده است  
 کفت خود و کفه خور یافت پر  
 نگت شه بخیده بخیده باز  
 زینت فرش و تمنی زرفشان

چال ز مکنگ تر نخسته	باد صبارا بجل آسخته
پشت قله از خط مکین خوش	بن هردا و ده صبارا پیش
ز رو ده شان چون رقیمت فرا	گرچه نه بیجا و دل کهست
نگ مکس دشت خور و کاسم	برگس کرده مگس راں زدم
لیک چه راند ز مگس که نرس	خواست بلزد مگس اندر زمیں
آبرش شان ایتگ و برق نتا	برق فلک سرعت ابرش خطا
دریگ شان گاه کش دن بند	کم شده ایں ابلق دندان بند
ابلق شان از بیاض فساد	خامه فاش نشان فنداد
د هرش از نخست شان نایمید	گرچه بے کرد سیاه و پسید
صورت شان خامه نه بذشت	صورت شان خامه نه بذشت
از تگ شان گربویم سخن	باد ربا یه قتل از دست من
مد ز په آخر آس هوشان	ساخته خرم ایکه کماش
کار گزا عیمل پاے گاه	می گزانید بجان پش شاه

له پال اپو که سخن زنگ باشد ۲۷۰ هله قلا سپ که زگش باں بندی باشد ۲۷۱

له در لطف بجا و دکربز منزه است بین کار و هم جو که بسته بمنی بزرله دکربز هم جو هرسته بمنی خون خونه که کار ۲۷۲

نه خنگ مگس اسپ مغید که برآں تعطیل سایه باشد ۲۷۳

لیک چه راند ایخ - بمنی اگرچه دم آن مگس رانست گرگس راچه گوز راند که از غربی و چربی مگس  
از سرین اوی لغزو دیر زمیں می افتد ۲۷۴

من از آرزو ت مردم دلت ا پنجه می بین  
 بیکنگ از تو دانی شنے آرزوی من کن  
 منم و دلے و در دے ز غشت چوتاوا  
 همه بوسے عود بیو و که غربت بیوی  
 اگر ایس سست رسیم خواب که عینند لاما  
 بدوزلف طوق ا ری نیکه که فتحم  
 ز شکنی ز لف مشکنی چونی بدشیم چاپ  
 آن خاکیم لبالب عمه پر زخوں ستابزو  
 بکرا مشوره خدرو که پنی بدست خیوم

صفت آن شب با قدر که مطلع فجر

نزو آن وح ملک برسلا م نیزد

شب چو بیار است سر پیر	گشت محلل تدقیق ماہ و مهر
یافت فلک پده گوهر نگار	رشته شب از پی آن پو دو تا
چنچ بر زادیه شمع خوت	خاک برخانه چرانه و خوت
طاق سماکار حپس ایان بیکا	طاق سماکار حپس ایان بیکا
د هر شد از دو دعنه برماع	کم بود دو ده چندی ری پاغ
سرمه بود از درگرد گدوں برا	از درگرد یاره مشده سرمه با

بادکش اند بکار آمد نمد	هر چه در جلوه بار آمدند
پایه بیا پی سر او تا بجا ه	نفس شدا در نگه ران شکه
لیکراز آپ گمرا میخستند	تاج مرضع که در آوینستند
پرده درها ز گمرایافته	بود من محبل ز زریافته
کلمه بالا ز ز مرد نمود	پرده دیوار زیاقوت بود
در ربه آس خاک زیں فقره گر	فرش زمیں بود مسلیل ز
صورت خود دید ز هرگو هرگز	هر که در آمد بجتان منظری
بیس که هزار شصت پنوند اشنا	یک تنہ ز دشده تصویر هزار
آئینه دید نمود ارجمند	شاه و رأس خانه در آمد بخت
با همه تصویر بود ش نیزه	خانه از دشده صورت پنهان
دید در صورت خود را تمام	خواست ز ساتی می آیند فام
داد نر و کرد تو همینها	گشت مکند رکز چیزها
بادل آئینه همکند رشن	بادل آئینه همکند رشن
بردل چون آئینه او جال	داد مرای غزل اند خیال

## عنزل

زسر کشید کیه گزت بسوی من کن  
بنایتی که دانی نظر برد من کن

که که شبتاب لصحن جهان	چنی کماں شکل پر تیرشتاب
شامده پر زاغ بسته عقاب	تیرشتاب بازدی اختر گزشت
روشن ان زین هفت پر فرگزشت	آتش خورشید که گرمی نمود
زاتش اوچنخ پر آور دودو	روز ز دریا نه فلک شست
پشمہ خور د مرته دریا شست	طرفه که خورشید چود رشد چاه
گشت وال در قندرین ماد	درشدہ آن حشمه دشنه بیه
خون شفق سخ منشدا نگمیا	پر تو خورشید کند آنکل
سرخی خون اب سیا ہی بدل	بلک پر خورشید آتش نقاب
زو وہ از زنگ سیا ہی نشا	طرفه که خورشید چور د دشید
رفے زین کرد سیا ہی پیدی	خور چوشود تافه از تاپ
رسے پر از قطره نماید ز خون	طرفه که چوں تابشخ رشد نهان
گشت پر از قطره بُخ آسماں	تا ندہ ہد آہوئے مشکیں عطا
ہست طلب کردن منگ کان خطا	طرفه که کم گشت پر آہوی نمر
مشک فشاں گشت بگنی پسر	قرص خور تابس خوان بود
خلی برداخته دندان بود	طرفه که چوں قرص خی راز خوان فا
چرخ بالا ب ہمد دندان کشا	مست شده از قرقج دود رمر
بر زمیں افراز رفے پسر	

چن کشند حقه او سرمه نلے  
 دیده اخسم بیا ہی دڑ  
 رینجتہ از شیته گردون او  
 جو ہری شام بسود اگری  
 گا و فلک رینجتہ عنبر براہ  
 طاسِ نلک شد علم زنگار  
 از نم شنگیر که ہر سو قاد  
 او هم شب گشتہ ہندی رو  
 گرچہ ہوا پر ز جلا جل نبود  
 چن خیکے حلقہ اگختنی  
 خوان فلک پر زگماٹے نز  
 زان ہم زنور که ان فور بود  
 خوشہ چن از علف خان خیز  
 بود خرو مس سحر اندر عدم  
 منی شب آہنگ تو اگر شدہ  
 پرک از بس کے بالا پر یہ

لئے از پرده زنور مراد محت نزبورست که سوراخ داری باشد ۳۷۵ خوشچن چن بنیل و خرو مسیحی یا

ساخته از دوده اوی زنبر  
داده بپروانه سواوی نسر  
بس که گزیده شده از زخم کا  
دواه سرخوش گزیده بر زار  
زان چمه نیش که ز زمبو خود  
عاقیش سوتمن آعن آنکه

صفت نور پر لغ که اگر پر تو او

بود در دل شب کور بود پر جوان

آتشِ اودر دل شب کرد دلاغ	گشت و اخ خانه بخانه چانع
بنیش از گرم دماغی بطاق	گرم دلاغ آده در هر ثاق
با همه کس گرم سرسوز و ساز	پنه دهانی بربان در از
در تن و ناسوخته هر گز نش	پنه و آتش شده در غش
پیش در راه ز نور صسر	گمشده رادر دل شب لایه
دیده تاریک بجهان اندید	تا شب ازو نور سامد پدید
چرب تن چرب زبان رز شمع	چرب بانی بدش گشت جمع
صد عذر از یخچار در دفتی	شعله او کرنخه آشوب بافت
یخچار در دب بر آتش امیر	نمادره کرد عیان دل پذیر
چوں ببرد بینی آتش نخ	خس ببرد بینی اول بے
در پیچه چوب آمد و جانشلب	کرد بچوب آتش خود را ادب

صفت شمع که چوں سب سر شاید مفراض

در زمان حاکم زند پرده ظلمت نمیان

شمع بس زنگی سرفراز	خاصه بینم شیر عالم نواز
شمع نبل خست عالم فروز	در دل شب ششم پیوند وز
از همه سور و وحید روی چشم	فی پلکش دیده دنی موی چشم
پاس نفس داشته باشد	هر که بروز و نفے جان داد
اول شب آمدہ عمرش ببر	پیش افت شب تا سحر
ناوره شنخه که ز نو صفات	زندہ بالند چوسر آجیات
زندہ شد آتش رفس چون د	و آتش تیرش زنف جان بز
جانش که از سور رسیده بی	زندہ ازان اشتباه بسب
چوں لی سوزانش ز سر برگز	جان شد از شنیل شب نه
شد گیاه صبح حیاتش متام	غمز سرافیت بنگاهم شام
کرد چو مفراض بیوشیش گزد	بو سه زده مشرب ببر ببر
بس که سلیمان شده بازیان	کرد سر اندر سر کار زیان
تیغ رسید و سرش از تن بود	او بزمیان کرد حرارت چه بود
سور بسراش که چند آش	ما برند سرشن اند بزیست

شور گرفته ز شریان شار  
 کوهه کوپاں ز گز زیر بار  
 سانمه شور از دبر آن پیغم خوش  
 همچه سریاره روشن بود  
 همچه دالش که سکجا نمود  
 بس که در اع اطیح دوی شست  
 نزهه چواب رے شده گهر فدا  
 طرف بیک طاف دوپیش پید  
 قلب فلک ر طب ججه بود  
 ز همراه ز بر دست شده چوله  
 همه صرفه بد م شیر گم

۱۷ دیر این بیخ دال نیز نام منزل ماد است آن پنج ستاره اند در شور عینی نیک ببله دیر ایان پیغم  
 شور کچل جواهر آور د تاک چشم اور روشن شود ۱۲  
 ۱۸ همچه سریاره روشن در بیچ جوزا ۱۲ ۱۹ همه همچه نیز نام منزل قردا آن پنج ستاره اند بر گز جوزا  
 ۲۰ که در اع گز مراد ماه است عینی ماه اطلس گردان را در نوشت ۱۲  
 ۲۱ نزهه نام منزل قردا آن پار ستاره اند در بیچ سلطان ۱۲  
 ۲۲ همه همچه نام منزل قردا آن دستاره اند در یک طاف عینی ایس طرف تراست که مذا دوچشم دیگران از ای  
 ۲۳ ز همراه اتنان آهن و آن ستاره لایت در بیچ اسد که بعد اسد را اشل آهن پیغوط گرد ۱۲  
 ۲۴ صرف نیز ستاره است بردم اسد عینی ایں عجب است که همراه سر باشد و اسد را بردم ۱۲

بسته جهان پشم چو گا و خرس  
 گوش بفریاد ز آواز پاس  
 کر دس برس هر کوکیں  
 مردم هر خانه شد از ره گزد  
 موسیم گرمادن از نخوی بخوش  
 شقچه گری از پاک آمنت  
 موے بهم کرده فره داده اب  
 فتنه پشم آمده را موبایم  
 هچو فلک پر ز تاره جهان

### صفت سیر بوج و روشن منزلما

که همه کار گزار فلک اند از دو وال

مر منازل همه نزد یک دو  
 منزله داده فلک راز نو  
 قرن حمل کرده مت این یک  
 بتله حمل بستان بیشین

له میر منازل - ماه ۱۲۰ ۳۷هـ قلن بینی شاخ حمل بینج بدی کصبرت برمه گپندست شرطین بیشمین  
 نام منازل اذ ماه و آن دستاره اند از برج حمل بجایه دشاخ آن اقع شده اند ۱۲۰  
 ۳۷هـ بین بضم بنا نام منازل دوم ماه که درین تـه دو شکم بینج حمل می باشد بضمین ستاره اند با یک شکل  
 شلث بدور بای شکل ۱۲۰<sup>۵</sup>

بلده چنان از نظر آنچنانی	بست ده لیک ز مردم تهی
سعد شده ذایح بز در نهان	از پی آرایش خوان جهان
سعد بیچ در شکم بز در وان	زنهه و آورده دوچه بروان
سعد سود از دو طرف در نهان	با اثر سعد ز تیث شان
اخجیه با چار حریت در شت	دو کشان گشت ز بالا بیش پت
کرده مقدم ز قدم پیش دپس	آب کش دلو شده از هوس
دست موخر سوے ماہی دراز	در دل ماہی شده تا خیره
کرده رشانه پیچاں بدست	در شکم حوت در انگنه شست

### صفت اختر و آن طالع وقت مسعود

### که گفتند دو مسعود بیک بیح قراں

نور مشرف بعثت آن دو بعد	نهره و بر جیس بیم بسته جسد
مانده ریشت بره ممه در گلیم	ماه و ذنب هر دو بیکجا مقیم
بیح دو پیکر زد و رو پر زونه	دیده اختر ز در نش مانده دور
شاه کو اکب شده کرسی نعل	کرسی او کرد غلک بیخ پاے

<sup>۱۷</sup> سعد بیچ دو شاهه اند در برج دلو دیساں آن هر دو بیک شاهه دیگر است که آن را میلوغ گویند<sup>۱۸</sup>

<sup>۱۹</sup> انبیه بینجی خیه ها دنام منزل و آن چار شاهه اند و بینجی آنها بعبارت خوست این منزل است یعنی دلو<sup>۲۰</sup>

<sup>۲۱</sup> رشانه منزل است داں شاهه است بیکل رسن دلو<sup>۲۲</sup>

پنج شیر آمده بر ران شیر	پنج گرفتار شد عوا پزیر
رفت بیزان و ترازو شده	رمح سماک از حد تیس آمده
راتی اند رخاط میز اش صرت	غفره چو سطر کرد دیست
بر سر عرب برباں آوری	شلن باما بجه نان اوی
هر س گهر سخته بک خشم زش	عرب باز اکلیل س گوهر پیش
قلب شده عرب پوییده رو	رُو چوبکشاد مد هرجوی
دواود و گال شعله اتس هزار	شول شده بر سر عرب چو خار
کرشده بار استی هشت پای	شلن فنایم چو سریری بچای

۱۵ جواگ مو عکنده و نام نزل قرداًن پنج تاره اند بران شیر لعنی این عجیب است که پنج شیر شدنی  
 ۱۶ رمح نیزه و سماک بالکس نام نزل چار دهم باه و آن یک تاره است و سماک دو نوع است یک کوک  
 رامح یعنی نیزه دار و دیگر از عزل یعنی بی سلح - میزان یعنی ترازو و نام پنج یعنی سماک از عدهان  
 عطاء ر آمده ب پنج میزان متعاب شد زیرا که ترازو شده بینی متعاب شدن است ۱۲  
 ۱۷ غفره نام نزل قرداًن سه تاره کرد واقع شده که آن را سهون گفت یعنی در پنج میزان آن از شدن  
 سه زبان با یضم نام نزل قرداًن دو تاره اند بر سر عرب ۱۳

۱۸ اکیل نام نزل قرداًن سه تاره اند در پنج عرب یعنی عرب رمی خود نه گوهر را بفت ۱۴

۱۹ تدب عرب پنج است یعنی ماه از دیدن هرچهار چنوس رشته خود پوشید ۱۵

۲۰ شولدم کزوم و نام نزل قرداًن یک تاره است بر سر عرب دو گال و پنجه یعنی هرچهار سه خود را چشم  
 ۲۱ نایم با یضم نام نزل قرداًن پنج و سه داًن چهل تخته هشت پایه واقع شده است یعنی نایم دشت منع  
 با وصفت راستی هشت پا کشید ۱۶

گشت خان ظلمت شب کم فزان  
 کش اثر ده دنما ز جران  
 دیده سیاره ز نورے که زاد  
 روشنی گشت بعالم پید  
 مشعلها هرچه رآمد بپیش  
 ملک پیش کوکبه آن آفتاب  
 رخ تیماز دو سو شد بکار  
 ریزش زرکز زمیں آینختند  
 آنکه همی حسید بد من گسر  
 خلق سراز چیدن ز جسم نکرد  
 بکر در محل بخواری شست  
 نور د و خورشید شده هم غزال  
 هر د بیک تن چود پیک شدند  
 گشت بیرجے دو قر جائے گیر  
 برج شرف کرده دو اختر یکی  
 ملک بیک تحنت دودار امنود  
 روزے زمیں قردو خورشید یافت  
 خاتم جم را دو نگیں دست داد

داده همه سرمه شب را بیاد  
 کاول شب صبح دوم در دمید  
 نور جهان گشت زاندا زه بیش  
 نورده خاک شدا ز بر ج آب  
 بسته شدا ز باوگهر جایه با  
 خاک تو گوئی که زر خیر استند  
 دامن پر چید ز لولے تر  
 سرچ کند خم که نظر هر سم نکرد  
 کن چنان آب بیالو دوست  
 آنجمن اخیم فگن از هر کلاں  
 بر فلک تحنت چو مه بر شدند  
 گشت مرتین پد و سلطان هیر  
 سلاک شب کر دو دو گوهر یکی  
 ده بیک آب دو ذریا منواد  
 چشم جهان نور د و خورشید یافت  
 افسر کسری بدو فرق ایستاد

گشته عطار دباسد جاے گیر شہزادہ گوئی بدل شیر تیر  
 شیر چپلوے عطار دنجست سنبله در سوگ میاز ابست  
 راس چمیخ ترازو بچنگ ہردو برابر شده دروزان ننگ  
 عقرب دم دار شده قلب دا کرد، حسم از کوکہ خود کن  
 مشتری از خانہ خود بے خبر قوس تھی تیر ز جاے داگر  
 بزرگ شدش ہندو گردول شاب رفتہ شاب از سرائے بے زبان  
 دلوشد و درتہ دریان شست کاب کشاں ز لوهہ مستندست  
 کرده ز محل در دل ماہی مقام طرفہ کہ ماہیش بہستہ بدام  
 تیرہ بشی و مر گردول بخواب ماہ زمیں مستظر آفتاب  
 تاکیش آں اخستہ عالم فرو روے نماید کہ شب آید بروز  
 نوبت ختن چوڑا بر کشید باگاں دبل دم بہوا بر کشید  
 کاس بردول ز دشنبے کان درد گفت سخن کوں فلاک را پوت  
 ناگی از دور در آپ روان مشعل اش چوکو اکب عیان  
 پر تو شاب نادرہ خوش نزو کاپ پر از مشعل آتش نزو  
 عدل شہ این تعجیہ انجیخته کاٹش دا بے بهم انجیخته  
 دہر بنواعی فلاک افزور شد کا سرشب او رگی روز رشد

زان سرانبوه که درگل نشست  
 کاس بجم خود دسر امریکت  
 گردنده خاچگیان هر طرف  
 گاآشتہ مقام نشاط  
 جمله گل در شده که تابه  
 جهت شان از کلاس به با  
 از کفر لعل و سپید و سیاه  
 نقش قباهاه ز خرا آب گوی  
 کوه تنانه همه بسته که  
 فاست شان زان مکر زد رکبت  
 محلے آراسته شد چون بشت  
 بس که فشانند گلاب نشاط  
 بوسه گلاب از تنه داشتین  
 عود خاری که همی داد دود  
 عود همی سوخت چو عنبر میانع  
 بس که شد آلو ده عنبر نمیں  
 نقل فشانده بطیق ها سه زر  
 دیده بادام که سخنیش بود

گاو زمی شده تن عنبری  
 میوه زهر عربی چه شک و چه تر  
 خشکی داشت شکسته نمود

گشتن شده غافل افته پر دین شرت  
 گ بر زمی بست چون قشن بساط  
 سر زکر گشته منداوار زه  
 گشت در فشار چو مازابه  
 گونه بگونه شده رخسار ماہ  
 بمحی بر دهن اده و دریا دزیں  
 تا به که عشق شده در گر  
 تیر تو گوئی بد و پیک نشست  
 خاک شد از غالیه عنبر سرشت  
 سرشت شد از دمہ و میثا  
 کرد گل جامد گل راستیں  
 غالیه می ساخت گل از دود و خود  
 مشک همی گشت بگرد دمانع  
 گاوزمی شده تن عنبری

د بہ پہ کوس دو شکر زوند نویت اقبال دو سخن زوند  
 گلشن دلت پدوگل تازه گشت صوت دوبیل بیک آواز گشت  
 گشت یکے تاج کیاں راد و مر گشت یکے قصر شہاں راد و در  
 مصلح پسخ دو سخن زوند آیہ نک دو صورت منود  
 نور یکے داد دو لوح جبسیں محمد یکے زاد دو نوریتیں  
 سایہ یکے کرد دو فریتھاے پایہ یکے ساخت دو کشور کشان  
 شاخ بھم سود دو سرو جوان مج بھم داد دو آپ روان  
 گشت یکر تبغ صفارا دوروئے گشت یکر باغ و فارا دو جوئے  
 کشت زمیں آب دو باراں چید مخزنجاں بوسے دو بستان کشید  
 چرخ یکے شبد دو ماہ مسام بزم یکے شبد دو میر مام  
 گشت بیک جان و تن آرائہ گشت یکے غم زد دو دل خاست  
 بود دو سر آمدہ هر دو بیبا سر زد و بدبایش ایشان چا  
 صفت نده از هر دو طرف صفت نده اجنبی ساخته نیک خست  
 بر چمہ در رشته طاعت قطار راست چود ریشتہ در شاہو  
 سر زمیں خان حظامی نہ ن خان خل کاس کجا می نہ  
 بود گپت بجهہ بروں از شکه نقش ب طارخ مردم یکے  
 فرش نمیں اوز صورت نشان از چند نقش رنج گز نکشان

از سر جوشش هم گهشیدند  
 گرچه که میدان شد از شیشه بود  
 اوز عمل کرد و بیسے زربدت  
 آمد و بر شیشه نمکین شکست  
 می که ازو صد هزار یخخته  
 موس بمویش بمن بر جخته  
 بهردهن های چون گشترین  
 ساخته از لعسل مصفا نمیگیں  
 بو در آتش قدمش در پایه  
 زنش دید آبله سرتاپایه  
 نام حرام ارج بر و ستد بال  
 لاجرم او داشت نمک راغیز  
 حرمت او داشت همه خلق نیز  
 طرف حرامی که بهرد تنگاه  
 حق نمک ارد ازین سان گناه

### وصفت قرا به که به حرم دختر نزد شیشه خانه است ببالا سرمه شدن

سینه فستابه برآور و شود  
 واخسخ دچشم پا ان کرد کور  
 راست چودریا زبرون دوعل  
 دوزدروان اشنه خس از بروں  
 هر که گذر کر و گئی در رهش  
 غقد شدا ز آب بزیر کش  
 گرچه پیری سرا و پنجه گشت  
 هم زمی و جامندان گذشت  
 پرشده تالب می گشت مت  
 ریخته از سینه بروں هر چهت  
 بسته میان را کمر از محل تر  
 طرف که در زیر قباش کمر

بہر میں بوس بالب دہن	شد بطن پستہ شکر شکن
چرب زبان بود دے زیر پو	چربی چلغوزہ از انجا کلا دست
سرخی خود کرد فروع دمدم	سرخی ما <sup>لٹه</sup> بود زعناب کم
سایگی از پر تو مجلس تباب	سایگی کے آب ز آبے نخورد
سیب شد از بس خلی سرخ و زرد	شده دندانش بد اسن شنا
کاں مژہ رانام ندانے کے	بود هم از یموه ہندی بے
موز کہ ہسا گی بھی نمود	پتھری بود اگر بے بنود
تقل ازیں گوند دل آسا و نفر	بادہ کزو پر درش آیدی بغز

### صفتِ بادہ کہ یعنی چو خط بغداد ش

### بے سو ایش بخواں نسخہ آپ یاں

مے کر عرق از تن مڑاں کشید	گوہر ہر مرد شدا زوے پرید
پیش چاں گوہر یا قوت نگ	کوہ زده بر سر یا قوت نگ
بن کر زہر کفت گمرا نگیز گشت	معبر ش از معبر دریا گذشت
تسند کیسے کہ بنس گام بوش	کفت بلب آور دو شد اندر خروش

گشت لباب ز میه جان شتر  
 کرن حدیث از لب جو نهشت  
 جا ملپیش آن ز سیداً لطلب  
 بر لب جاناں ز سانیداً  
 نوش لباں راه ملب نوش کرد  
 نوش لباں راه ملب نوش کرد  
 تاش نگیری نمودند ستاد  
 بن که خور و باده نداند ستاد  
 سے بدیل آب فرو رخیت  
 د آب بے پچ نیا نیخته  
 با ده تو گونی ک درواز صفا  
 هست ملن بسیان ہوا  
 گرد پساتی شش زیر دست  
 رفت زبرست بزرگان شست  
 دشکه یافته در خور دبوش  
 کرد پس پیش ہم کس دست پیش

### صفتِ ساقی رعنای که کند ستارا

### بیک آمدند خود بیش و مت و غلطان

ساقی صوفی گش د مردم فریب  
 بر بیک غفره ز عالم شکیب  
 خم بجشم آ دینه جعد ترش  
 یک خم د حمد بر شکنان بر شکران  
 زگرس نازنده او سیم با  
 نیک از د خواب و د گزینیه ناز  
 گرچه کچپیش شده با خواب حفت  
 عکس چنان زگرس مت خواب  
 هر عیله را سرمه دهد در شراب  
 خطا آغاز شده گر در دے

زگ خضر داده ز پنزي بر بش  
نایزه حپشمه حیوال سرش  
می طلبی رو س بخدمت نند  
هم بکند خدمت و هم می داشت  
خون دش گرچه با غذوری  
هم نکشد سر تو اضع گری  
حل کرد در سنگ درون آمد  
شل شده زان شیشه بر دل آمد  
شگ بے هست که دیدست که یا قوت زان  
شیشه که دیدست که یا قوت زان

سخن ازو صفت صراحی که گر آن نازک را

### در گلودست نی خوش برآید زدهاں

بن که صراحی طلب گشت صانع	بان در و دیده شد اندر طوانت
گوئی ازا و صاف صفاش از بروپ	باده بُون ست صراحی در دل
حامله و جز خلفت ازو سے نزاد	گرچه ش حل کند بر فنا
کر و دار و داره دور شراب	خیمه آن دائره گشته حباب
در شکم او گفت صافی گسر	از ہوس باده شده شیشه گر

سخن ازو صفت پیاله که زبس حبیش خون

خون قرا به سوی اوست همه قلت کنان

نمکل پیار چو فلک گاه دور زوهمه بر مردم هشیار جو

صفتِ چنگ کے موست تن بیفتہ

موسے ساقِ دگر شتاب نمیں آویزاں

چنگ سرافنگندہ لرنگن خذتہ	موسے بلویش بہنر ساختہ
یک شبہ مابے زنگن خختہ	سی شب وسی روز در آینخنه
زممہ پیکانش نجان کردہ کا	زممہ پیکانش نجان کردہ کا
کشتی کاغذ بروج گرس گذر	کاغذ اونا شدہ از رو و تر
رشته که در گردن خود آورید	گردن اور اشده جل الورید
شیخ عبا پوش ببزم شراب	پیر شے ساختہ بہر شباب
گرچہ پچ شوق کشنده ش بسر	هم دپ از ناله عشق اثر
بکر نماندش برگ از نالخول	رگ بنی خونش نیا یبروں
زاوه بے زخم که در جان نبی	لیک شکم تاب تھیگہ تی
پر وہ زار بیشم وازم وطناب	گاہ بیشم گر و گہ موی تاب
صفون بار یک چو مو با فستہ	زاں ہمہ مو چند رسن تافتہ
ہر سر موزاں رسن جان فشاں	ہاست زبار یکو علی نشان
ہست لباس ش ز بیشم مقیم	ہم نکشد پاے بروں از گلیم

عقل شود چوں بسوی میر پست  
 مست رو د چوں بسوی میر پست  
 هر که بیک جر عده او سر نمد  
 هر که بیک جر عده او سر نمد  
 بیشیش بسیند و بر ترد ہے  
 میشیش بسیند و بر ترد ہے  
 چر غباری نگذارد بحیام  
 میشیش بسیند و بر ترد ہے  
 روبناید که بیفند حشراب  
 در شود مست حریف از شراب  
 او شده مست ازمی و مستان رو  
 مست درو بیند و او سوے می  
 هر که بو خون خوردا ز جراو  
 بکد هم سه جور بود ذور او  
 در بیشل جور بود هم خوش است  
 از گفت او دور دادم خوش است  
 چوں بد ہد باده او گوید که خوش  
 ساقی ازیں سان حرفیان نفرز  
 صفت ازیں مجلس فردوس فرش  
 شاه خوش و مباده کشان نیز خوش  
 صفت حرفیان زد و جانب قطا  
 هر کیک از ایشان ملکه نامدار  
 جام می آزرا که ملک باز خورد  
 بست و چوں جر عذر میں پیس کرد  
 کرد سوے تخت بحر مت نگاه  
 خورد بیار دخ میمون شاه  
 بازگ ندیمان قصیدہ سما  
 باز رسانیدہ سخن برسما  
 گنبد سرپر ز صد اے سر رو  
 روزان ہر گوش پر از باگ رو  
 ساخته تا جیاں گشت میت  
 مرد بیک رو ہم سانے بدست  
 زن دگر سوے بر پیشم زن  
 رشته جاں ریشه ہڑائی

عنه تهی کرد معلم شال طل صفت ساخته با گو شال  
طل پریشم گرو تارش چار پرده دوش ساخته زال چارتا

صفت نام که هر لحنله زوم و ادن او

کلم طرب پر باد شود چول آبال

نام دهن بسته و بسیار گوی	نام گوکش بنسوں ما رگوی
ما رسیده کرده ب سوراخ ره	ما ریکه بینی و سوراخ ده
ما رسکر خواره د افسوں پیر	گشت بدست گران پاره گیر
گاه بصورت شده زنگی سلب	گاه ب معنی شده زنگی طرب
طوف سیاہی ز عراق آمده	سوخنه در دست راق آمده
نیست دهن نات نگوئی سخن	نیست دهن نات نگوئی سخن
سرنگند میش تو گرد منی	دم زند تاس در انشکنی
چول هوس آیه ببر و در ترش	دور کند هر چ بود در سرش
مطلب گیر افس و حساز	سر زنمش گنده پیوسته باز
گاه سخن گشته سرا سرزبان	بهر فوابوده لباب دهان
با زکن لب چ زبان آدرے	لیک زبانش بلب دیگر

صفت کا سہ باب و برش کفچہ دست

کہ دوال کا سہ خالی ست نغم چندال وال

کاس رباب از شبیل نون	برده دل از مردم جان اده بآ
بنج مگیر برسن و رنجور نه	پرده به بندندش و مستور نه
زخم تیرش چو ترا شید گشت	علق نه کا دا ز خرا شید گشت
ردے درق ساخته مسط زرد	گرچه گنج بدابت سرود
زخم زنا گشتہ ز بر فغان	خون حبگر خورده بزم خم زبا
او چون زده راه حریفان بے	زخم زده در حق او هر کے
راه زدن چوں ہمہ سازش بود	چون غیش زخم نوازش بود
گرچ کرده جائے گرفتن کنند	خود خطا افتد و رابنگند
چوں یہ بلندی کشد آواز ازاد	پرن در ز هرہ شود سازاو
در کندا دا ز خریں بے خودش	نشنو او از خود ارہست گوش
کاسه تھی وز نغم میش او	دست کس ان کفچہ شده پیش او
بسته چو خرچوب بزریں رسن	طراف که خرگنگ در سن در حقن
خرشود از خوردن نشتر دوال	طراف که خر ساکن نیشتر دوال

گاه زخشکی چشود گرم تاب      تردید آواز نخواه جست زاب  
 صفت پرده و آل پرده شناسان شنگون  
 که بهر دست نمایند هزار اس دستاں

رود زنا نے ہم بار یک سنج	برده برابر شم بار یک سنج
ما ببر شم رگ بجاں ساخته	جاں زرگ چنگ برا لدا خشته
ایں صفت منع منو وہ دوزنگ	منع و لچنگ باز شنچنگ
آل شدہ بخشنگ بگاه فوا	منع در آورده زر و سے ہوا
گاه تر تم بنو اسے که خواست	جانب چپ برده شد از اور است
گہ بھینی طرف رود زن	پرده کشاگشته بوج حسن
گہ زنوازن که نوازنده گشت	جان جانے بنوازنده گشت
گاه برا اورده نوابو سلیک لٹ	دل شده چول در برشم سلیک
گہ عنط انداز نہ مرسته	تنگ شده عرصه نہاد نم را
گاه بہ نعماتِ تراند و دگاه	یافته در عسر صدہ با خرز راه
گاه بیر چنگ چو محتوق تنگ	در زده در پرده عثاق چنگ

کرده ببرد سسته از آد از تر  
 نیز بر چنانگشت هزاران هزار  
 خانه چویں بیانش ستون  
 تنگ دلی با دگذار از درون  
 مطرب از اس دم که دمادم بدایا  
 دمبدم اند رسش افتاب دایا

صفت دفت که دزدست کس کو بدایا

صحن کردا شسته و کوبش پایین بپسان

صحن قی از پنج عروش گنوب	دانه دفت که حصار سه زچوب
چنبرش از حسنه فرو دآمده	زهرا ز دورش ببر و دآمده
چوں کمر پسنه جلا جل شانه	بسته جلا جل بکر جا بجای
گه زبردست گرفته نشست	بر زبردست گرفته نشست
خوار زبان و دوز بیان در دهان	چار زبان و دوز بیان در دهان
هر سخن نعشنز که با دوست گفت	هر سخن نعشنز که با دوست گفت
دستگد خود هم یک رویه کرد	گشت دورو لیک چو بزوئی خود
گفتش از این شیوه از این دمی تم	دویش از این سو و ازان سوی تم
گاه ثقلی آمده گاه بی خنیف	بر گفت مطرب ز اصول طیف
کاش خوش شید بو دوستش	گه ز نمی لرزه کند پوستش

دور قمر رفت فلک راز سر کرد و قمر پافت دو دو قمر  
 دور شاه ساقی دوران زد و خواند هنایا بشر اب طمود  
 هرچه تی گشت زمی جام پر باز نبردند مگر پر زور  
 یعنی آگر کس تی آید بثاده دامن پر باز خش آمد براده  
 پس اثر باده در آمد بنفر طبع کش شد بعد از آن نغمه

### صفتِ ماءده خاص که از خوانی ثبت

### چاشنی داد ب مرکام وزیان لذت آش

گرم تریں کارگزاران خواه مایده کردند ز بسطخ رواں خواپنچه آنسته بیش از هزار  
 بر تهد الواں فحسم کرد و بار بانگ واروکه ز اختر گردشت  
 یلک ز خواپنچه صدای برگزشت گشت علم از خورشید ارجمند  
 خواپنچه ایوان ساخت پهپا میند صدقح از شیره آب نبات  
 درمزه همشیره آب حیات کرد گزرسونه هر یافا خشت  
 کام می آلوده ز جلا شست شربت لیکیر کزان آب خورد  
 جان گسته بتوان وصل کرد از پیش آن دور در آمد پنجان  
 داره هم رشد و دو بنا نان تک صاف بران گزند و بدگرس نمود

گه چو دل سون تگان من از	نام فعال کرده برای عراق
گه زنخا لعنت که نوازنده ساخت	دوسیت بگشتار چه مخالف خواست
گاه من دفع دم نامی بکام	داده بفرخانه من شایع تمام
بر دل عاشق که بکشتن من سرت	راست چو تیر آمد تیری راست
نیزه زدن چنگ تهمن مثال	رضش دواں کرد بزال حیال
بستگی بر بیان مشکل کشای	جای کشاده پیچه بست پی
نمنه چود رزیر و بم آهنگ برو	زیر کشید و جیینی سپرد
زمدم سازگری در عران	کرده با هنگ عراق اتفاق
سازگری راهمه خوابان شده	نخنده او تاب پاها شده
عقل مساخر شده زین کارگاه	تیری با خزر گفت ای قطع راه
گشته ای ای قول که تو ای راست	گفت گو راست گو نیم راست
زخم زنگانه زبم تایز مر	گشته زبے جای گه در نفیر
پیش چنان مطلع طیر از قبول	فاخته ور ملغی نازد اصول
بزم چوز یگونه شد از نای فوش	واز شغب چنگ شد آسوده گوش
خاست دو مجلس بد و شه بکسره	دور زده نهیست و میسره
هر دو طرف ساقه بر پا نهایت	داده ای از دوست چپ دست راست
دور قرح چوں بد و سلطان رسید	نورد و خور شید بکیوال سید

در تن مردال مزه ذاتی شده  
ناطقت هم روح نبا تی شده  
بهه خود بر دچو کام از خورش  
یافت نلذت دل بجان پر دش  
چند رانی بیان ایستاد  
وزپه هنرام قطاع کشاد  
جو شش تیرش که بجان باز خود  
صدگره از رسش بجان باز کرد  
ماهی خوال چوں زمیان خرت بد  
نوبت بنول مجلس سپرد

صفت بیرونی کی زده همه خلوت  
با زال فریت بنایی بجهه هند و تا

بیره بنول که صد برگ بیام بست  
چوں گلی صد برگ بیام بست  
نادره برگی چوگل بکستاب  
خوب ترین نهشت هند و تا  
تیرز جو گوش ذرس تیرز خیز  
صورت و معنی بصفت هر دو تیرز  
تیرزی ازو یافت گوش دگر  
داد برگ کوش ز تیرزی خبر  
تیرزی او آلت قطع جسم  
قول بني رفته عليه اسلام  
لیک بیم از برگ داشت خون دل  
خونش چو حیوال بدر آمد ز تن  
طرف بنایی که چو شد در دهن

له و رصیت آمده است ان فی الہند مشحونه و در قهها اکاخن الفرقون در آکا امن للبنانم والیم  
یعنی در هند و بنی اسٹ که برگ آن غل گوش بسب است بکد آنرا بخورد از عذام در میں محظوظ نماند ۱۲

نان نگویم که قرص خورست	عیسیٰ اگر خوان بکشد در خورست
نان تغیری نطلب قبل بست	زانگ بخوان شیعاعاشت
کاک دلاس هرتید رو ترش کرد	لا جرمش رو چنان مانده زد
دید فلک گرمی هر قرص لوز	قرصه خور گرم زخوان کرد و داد
ماه بکاه مید که خود را بخان	دیدیکے قرص و دوسزیه پا
یافه سبزه ز تلیت اثر	بزه بریان شرف از قرص خ
خواند زبان بره پلوئے بز	بر سر پولاد که منی ارز
پلوئے مسلخ هلاک شاد	طوفه کرسی غرمه بیک سلخ زاد
چرب دهم دنبه دهن بحیره	چرب تراز دنیک آهوره
خنده بروں داد مرگو سپنه	هم بجوانی شده دنله میشه
دینه کوهی که بسر خوا پنجه بر	دو میر فته و دو قرنش ببر
صد نعم از هر منطقه دیگ پز	مردم ازان اب گز گذشت مز
پنجه بیه منع ببر گو یلن ز	از و لوح و یهود و زراج و چرز
صحنک حلوایمه شکر رشت	چاشیش از طبقات بشت
تخته صابونی شکر تو زید	راست چو جام بفیدی شید
داده بیه طیب معنبر بران	خوردده کافور تروز عفن ان

غم زده زنانی هم مردم فریب  
 چاوه زنخ روشن مصانی چو ماه  
 پر وه برانه اخنه چوں آفتاب  
 روئے چو خورشید برافروخته  
 از زنخ شان کامه متعن فرود  
 زابر دے خمپشت کمان ساخته  
 نادکشان چوں شده بیژل کوش  
 بسته بلا دلخیمه درشن بلا  
 رشته درسته برواز ووسوی  
 سی مردکروزه فگنده گلوش  
 خعلی شان بکریکه صد شده  
 از گفت خود آمینه بمناده پیش  
 میان میان مرشان فرق جو  
 جعد که پیچیده بپا درخرا  
 بزمیں افگنده چوکی سوے خوش

لمه متعن گزنشی که رصفت تو و از پا نگشت ما برآورده بود      ته بلاهه اردسته از محیات  
 که آزاد بجهنده بصلاده گویند تمام زیور بیست کرزناه بر سر بندند

خوردن آل بجئے دهیں کمن  
 سستی دنداں ہند مجھ کمکن  
 سیر خود گر سنت در دم شود  
 گرسنہ را گر سنگی کم شود  
 کس نخورد خود دندان کس  
 و اپنچو تو ان خور دہیں سب  
 از در تقطیع مفاواہ بمنہ  
 صد و تعظیم کشادہ بمنہ  
 نمرخی رویش زندگی متنگرش  
 چوندو فوغل شده نیک آورش  
 طرف کہ بایں سه مرکبیش پیش  
 مرتبہ و نامہ ہوں رہت سب  
 کمنہ شود بیش کند آب خویش  
 گرچہ کہ آبیش بیوی ہست بیش  
 گرچہ کہ از آب شود زردو  
 برگ کہ باشد برختان فران  
 برگ عجب میں کہ گست زبر  
 حرمتیش از پیشگرد پالگاہ  
 ہم گلد احمد ستم و ہم بشاه  
 شاه پوزیں تخفہ تی کر دلب  
 باز روائی گشت یعنی طرب  
 رقص برآمد بست نعم زنان  
 نفر زمہ برخاست نمطرب نہیں

صفت نغمہ گرہیائی زنان مطرب  
 کہ بے لحن کند زہرہ چو گیرہ اکاں

شد زنان مطرب بنوا پروری  
 انجمی پر زمہ و مشتری

صفت تاج محل که پسر یافت ز شاه  
آل پسر کرد سرکرد تاج است از خاقان

تاج محل بدر از حص طرف	یافته های زیر نیاشت
جنت نمیده در ناسفت او	مره پیشانی ش جفت او
گوهر ش از شاه شده بر مبنده	بلک ز شه یافته گوهر بند
فرق نشین شه والا شه	منج گهر بر سر در پا شده
هر دود گوهر که برآه آنگشت	خود دهد و بر سر شاه آنگشت
نیست سر ش که بدم سر رود	یکسر ازان بر سر شه بر رود
بس کف شانده بر شه گهر	رشنه گوهر شده هر علیه سر
سر شده بر فرق مبنده افسران	و آمده بر سر زعید سه و رسان
او سر ش را گهر آراست کرد	شب بترک بر شه جان کرد
چوں ز سر شاه جهان بر گردشت	گرد جهان رفت از و سر گردشت
شاه بدولت بگهرباریش	تجنت است تاج بر سر باریش

صفت تجنت که بچوں قلک ثابتة بود

واز شه شرق بخور شید شرف داد مکان

قامت شان بروم لے رسیں  
 پر زگل از سعادت شان آستین  
 یافته از نغمہ گلو شان خراش  
 صوت خراشیده شان جان خوش  
 سینه بی خسته دل کردہ ریش  
 هر نس از تیزی آواز خویش  
 گیوه مثکیں بزیں رفتن  
 قاص کنایا چوں بزیں بازدنه  
 در حق ناہمید لکھ حاز دند  
 از روشن جنبش دستان شان  
 مجلیاں هر چیزیں لان شان  
 هر کرد و راں شعبدہ هشیار بود  
 در چو دوراں خوشی تازه کرد  
 راه تخلف سوئ دروان کرد  
 هر کس ای انجا کر مراجی سست  
 مرت نه از ه که ز دیدار بود  
 ای سخن سلک گم کرد ه صنم  
 چوب زبان شده شکر دهن  
 بلکه همی کرد ه کایت بد  
 وقت دشاد از خوشی وقت خوش  
 رمز بر حیدر نی گشت حل  
 تار و دار آب گذا را چو برق  
 گفت ز خاصان بیک شاه ترق  
 او رد و پیش کشد ز انخاص  
 تخت ز رو تاج ز رو پیل خاص  
 رفتہ شتابندہ باوزنگ کاوه  
 کرد و راں حبیل بفرمان شاه  
 اپنچ گز بر نفس شاه کرد  
 در لفے حاضر درگاه کرد

وال جل نزیش بفروشکه  
 سایه همی کرد بیل لائے کوه  
 زنگ شقق زد شده شنگرفت زا  
 از درسے آفاده زکوه بلند  
 ماراز ویافت د غار پیچ  
 مار ز مرعن فارز پاس خته  
 ز بدل مار شده جانے غار  
 با ذنبش سلسله با هسته  
 چوں دو پیاده بی پیل بند  
 پایه کو ہے بصفت پایاد  
 در تپا پیش پسری گشت خاک  
 مات شده صد شاهزادیل بند  
 سلسله فرماید برآرد ز پے  
 گشت د گوش زد و موباد باب  
 لگر کشی شده صفت و ق زر  
 مر و حب بود بین چپ راغ  
 یعنی گزندی بچه اغش تداد

و او جل نزیش بفروشکه  
 سو و بگرد و سر شنگرفت سع  
 پیچ پیش خر طوم بان کند  
 از در آل کوه شده پایچ  
 در زمیں آنجا کسر افرا خته  
 گربل غار بود جانے مار  
 در دم اور اب هو آنسم فتد  
 بر شده بالا د و سوارش بلند  
 در تپا کوه زمیں سانے او  
 زاں پس اجیز پے سمناک  
 شاه ز بندی کر با پیش فگند  
 گربل پاے برآرد ز جاے  
 کشی عاج ست تو گوئی رو ای  
 کشی و د معبس ملکش گز  
 گوش که با چشم همی کرد لاغ  
 طرف که آن مر و حب ز آسید باد

تخت نگویم که پس ببلند  
 هفت سر برای ز شرفش بهر مند  
 ببر سرتا جوران تجیس گاه  
 مکیه بد و کرد هم ران سپاه  
 اوج مکان یافته ز امکان ملک  
 چار طرف گرد و دیار کان مک  
 بازوی او و مستک شیریار  
 مملکت از دنگلش پادشاه  
 پاکن عوش بپیش فراز  
 گرمه تاعش کشد پادران  
 ساخته از چوب و گرفته بزد  
 چوب نی یافته پایین ز سر  
 پاش چهار و نکند رله گشت  
 کرده جهان را بکنست خدم  
 ثابت مطلق به ثبات قدم  
 صد قدم آید جم و خاقان بپیش  
 او ز رو دیک قدم انجله خوش  
 مرشد من بب طازیں  
 بر سر او شده ز اذنش  
 پایه او شاه بجا کشید  
 کو ہم از انجای بجا کے رسید  
 منزلت ملک چو جا بیش داد  
 خویشتن از کبر بجا کے نداد  
 پیش شکوهی کر شناه رست  
 کیست جزا نو کرند پاکوت

صفت پل که شه داد لفڑ زم غیر  
 کر شد از جنیش او کوه چو دریا لزال

پل چو کو ہے که بود بے سکون  
 چارستون زیر کر بے تول

شاه بنظارہ ایں ہر سبز  
 صفت لکھنے ایں تخت فتح  
 پیل کے خود پڑ تو اندستہ  
 رست سچیر آنکھ چار میش  
 بو زمیں طفیل سخن گو پیل  
 ہست خود این صفت بہر چفت  
 کل شہزادن کند این صفت رت  
 از پدر ایں جلد شہ نیکنام  
 ہم بزم اتحت ہماں نشست  
 تاج ہماں بر سر سلطان گشت  
 باز دو گنجیں نگرد کر وہ باز  
 کرو پدر رو بدبند خوش  
 لیک و حضرت دگرم در حضرت  
 اولم آفت کو پتھر سپید  
 دویش آں شد کو کلاویا  
 از پدرست ایں دوم رایا دگار  
 من بتا نم کو بجاے مری

ماند عجب بکله میجن و نس  
 داد بزرگ ترہ صیں راجنیج  
 کوں صفت نیز چاں کم شتو  
 پیش کش دل چوپ بعنیدش  
 دیدہ ام ایں رات خارب دل  
 خاص بہ پیٹے کہ تو ان پیگفت  
 من کہ بدیدم بہ از فیش نرست  
 گشت پذیر نہ بہیل تمام  
 تاج ہماں بر سر سلطان گشت  
 ہر دو شستہ کمر با کمر  
 گو سخن اندر فرشتہ وگاہ راز  
 کارزویم جمیل برآمد بیش  
 گر بر آیہ ز تو ام در خورست  
 بر سرم آید ز تو دارم همید  
 ہم تو نبی بر سر صاحب کلاہ  
 تو بتو آمد تو مبن و اسپار  
 زیں کله و چوتھ کنہم سر دری

ز آدمیان حماله گرد و زمیں	رشے چور علیه نهد کاہ کیس
و زین دندان کستاییں کافیز	برکش از تارک بخواه مغز
خون عدو خود و بدن دان تیز	وصفت کیس کرده بدن دان تیز
زان ترشی کنی دندان نمید	خیزش اکبر بدن دان درید
شیر غلک راز دو در همکت	گاو زمیں کرد سر دن اش جنت
گنبد گردند همسد اپارزاد	چوں جرس ش مرد و ش آواز داد
کوش غلک نشود الابتد	وربغناں برکش آواز ابلند
ابر بلند ش لجه تم داد بوس	بانگ بلنداش زده بار عدوں
مست شده کرده جهانی خراب	خورد و زخم خانه دولت شرب
کرد و فراموش خود شمای بنگ	ازمی شرب که خوش بافت بگ
بنگ رها کرد و محلب شتافت	تازمی مجلس شه مرد و دیافت
کال زسد جرج بند او نجت	الغرض آل پل و چال تاج نجت
رفے کرم کرد بدینه خویش	دیدشند چو منیا پیش
بهر ترا داشته بودم نگاه	گفت که ایں فروایں پل و گاه
هی ایں صلح زمین در خورد	تاقچو صلاحی بیباں ره برد
تاد یعنی از دیده بخش غریز	نیزت های بترانیں بسیج چیز
خاص کمن اند رطبه نظر	هی من حبیله ز من در پذیر

دل من کشته شد بقاء تباد  
 چ تو ان کر جسکم بجوب را  
 از درونم نه روی بیردن  
 در گرفته درون و بیرون را  
 تام میلی بر آید اند نوش  
 گ بر زند خون مجسنوں را  
 گری کرد مخفف ده بکشادی  
 لب شکافشان میگوں را  
 بیش گشت اذاب تو گری من  
 شد هر چند کست خون را  
 هر دم الحمدی دم برخت  
 گرچه خوانده بر گل اخون را  
 گفت خرو نگیرد متاک  
 غصیت سلب گشت افسوں را

### صفت صبح و کلاه میه و چتر پسید فتن شیر پدر روز و شپ نور افشاں

صبح برآور و چتر پسید  
 بست یا هی بسید می هی  
 کالم بد حین خواز ریس بکلاه  
 دوخت زه زر بکلاه سیاه  
 کوس سحر که فلک آوازه گشت  
 دیده به روز ز سرتازه گشت  
 یافت خیا گنبد آلمه زنگ  
 رفت برو آلمه پیز نزیگ  
 یعن کشید خسته عالم فروز  
 نکش کرد هزیست ز روز  
 کش فلک ز و همه بخواه بلهشت  
 ابر فه مر شسته شدو و هر مانه  
 چشم اخور شد ز موبح کرانه

لیک پوچخت پدرم جای تست  
 از قوی بایس سکنگر د درست  
 تا سرم ایس هرد و بزرگی بسر  
 مرد مک پشم بزرگان شنون  
 آپنده دل شاه زمین پشم داشت  
 نیست بلگار آزاد و میر پیش  
 تا جور آش و عده که از شاه فیت  
 مسی دولت برش بود تیز  
 غاست بپاتا جور سبلند  
 فلک فلک هر تبه را پیش حبست  
 او بشرف خانه دولت شناخت  
 نوش همی کرد می دل فروز  
 روز شویش خوردن می کار باد  
 یعنی طغیر تو ز سراند از رزم  
 ایس غزل بند که بتواش شنون  
**غزل**

مهر بکشان لعل می گوں را  
 مست کن عاشقان چنزوں را  
 بخ غمودی و جان من بر دی  
 اثر ایس بود نال می برس را

مہچیک نیزہ ببلا دوید  
نانش ہم کس بس نیزہ دید  
نام نتوں گفت کفر صورت  
صیلی اک خواں کشش در خورت

### صفتِ چشمہ خور شید پریاے پھر گفت در تو او ماہ سما راتا باں

لوئے زمیں کر دیکھ بیک چشمہ پاک	گاڑر آلو دگئی آب و خاک
چشمہ براں آب نہیں کس	چشمہ کردا دا آب فداواں بود
آب خور چشمہ عجیب آں بود	در دل دریا چوشو د چشمہ غرق
چشمہ زد ریا نتوں کرد فرق	طرفة کر آں چشمہ پریاے نور
روشن و صافی بنماید زد ور	طفل کمن سال د لعابش دواں
دایا او پسخ دلے صرباں	قرط از زردش کر ز خربان فته
چین ملکیں سہم ازاں یافته	بائمه چوں سایہ شدہ ہمشت
یکتن وہر جاکہ بخوبیں ہست	گرچہ گنبد زفلک تاثرے
لیک گنبد بغلکاف درے	نوش از آفاق برول بر رون
لیک بیک خندہ درول در رو	حالم نوزاد شہ روزان درول
بلک بسوار خم سوزن درول	

بُم نشَدَشِ رُنگِ بَغْيَةِ زَرَوَ	شَبَكِ سَقِيقِ لَيْلَةِ دَرَأَدِ بَحْرَه
حَدَنْگُوں بُودَسَپِیدَه بَرْجَت	صَبَعِ سَپِيدَه كَدَرِيَسِ تَحْبَيْت
خَنَهَه زَنَانِ شَذَّلَكِ اَنْجَارَوَ	زَنَگِ شَبَكِ سَپِيدَه بَرْجَه
كَاتَبَه بَكِيدَه وَمَنْشَبَه نَامِ يَافَت	صَبَعِ چَنَالِ زَلَفِ مَرْشَبِ فَيَجَت
شَانَه زَسَرَه اَدَخَرَوْسِ سَجَر	طَاهِ شَبَه اَچَوزَنِه يَافَتَه تَر
شَانَه آَدَارَه هَشَدَه بَرْسَرَه	مَنْعِ سَحْرَشَادِ صَفَتِ اَفَرَش
تو هَمِ اَزِيزِ اَرَه بَرْكَرَه نَم	يَعْنِي اَكْرَفَه بَيْكَه زَنَم
مَنْعِ سَحْرَنَفَتَه تَرْدَرَكَفَت	بَادِ صَبَا پَرَدَه شَبَه بَرْكَرَفَت
كُورَيِ خَانَه نَظَه بَازَكَه	دَيَه شَبَه رَوْنَيِ اَعْتَازَكَه
شَبَه بَيَالَه كَرَه بَزَه مَرَه حَمَبَه	خَابَكَه دَيَه مَه دَه مَه شَه
كُشَه شَادَه فَه بَهْنَه صَدَه جَرَغَه	صَبَعِ بَيْكَه مَه كَه بَرَوَنِ زَدَه بَلَاغَه
سَوْحَه شَادَه اَوَلَه وَآنَگَاهِه مَرَه	شَعْمِ هَمِ اَزَدَه وَرَيِه شَبَه جَاهِه بَزَه
قَامَتِ خَوَه كَرَه مَوْذَنَه دَوَتَه	غَلَقَه دَرَأَدِ بَنَسَه زَوَه عَاهَه
وَاصَه دَانَه دَانَه شَاهَه خَرَه	دَانَه دَانَه دَانَه شَاهَه خَرَه
سَاختَه يَكَه شَعَلَه زَنَنَه شَهَه	مَشَعَله صَبَعَه كَه شَهَه دَه فَوَه دَه
سِيمَه كَوَاهَه بَهْه سَيَابَه شَهَه	اَذْقَتَه آَلَه شَعَلَه كَه دَه تَابَه شَهَه
آَتَشِ خَوَه شَيَه بَعَالَه كَه شَهَه	صَبَعِ زَبَسِ دَه كَه دَه دَه مَه كَه شَهَه

شمع و پریان که بود شب فروز  
 کشته شود گر برلو آید بروز  
 الغرض آن بیک گردوں گز  
 رفت چو پن یک آماج دار  
 زال علیه تابیفک خاست  
 که بود شد آراست  
 شاه که تابع بد اندر صبور  
 سمح بر دو قاتم خواه از فتوح  
 بود خوش از خوردن آن آب نهش  
 کرد زستی نفس خواب خوش  
 چوں زمرش رفت خواری کردشت  
 بار بسیار است بنگام پاشت  
 فرش کشاوند بساط نگفت ای  
 پیش ستادند سماطیں زنان  
 گفت بفرزانه که در خورد شاه  
 پتر سپید آر و کلاه سیاه  
 حاجب در گاه هزار ایوان باز  
 شد بسوی بقچه کش و چتردار  
 بزرگ شکر برا ایشان درست  
 بزرگ شاه که در خورد شاه  
 پیش ستاده بحکم شتے  
 کرد بسیار در وان سو شاه  
 شاه شد از دیدن آن بخت شا  
 داد بارنده آن همه و چیز  
 شد بسوی بقچه کش و چتردار  
 خواست بنتی خدا ز پیوند خوش  
 شکر خدا گفت زانه از بیش  
 همیشه ببرخدا و بمن تاج  
 آمد و ز آنجا بخوشی در زمان  
 مرد سانده خوش و شادمان

خانہ خود ساختہ در کام شیر	اہوے پوینده بیالا وزیر
یکتیک بیج نیار دگشت	مشرق و مغرب ہمہ کروز کشت
چتر پاہ شب ازو در گریز	شاوہ بھائیگیس بر بشیر تینہ
او بکش خبر و گوئی بود	لکڑا جسم ہمہ چیخ کبود
لیک گنجیده بر فوزن دروں	لکڑش از عدیش مردن بر دل
غیبتش آنکھا نگہ داشتہ	ماہ ہم ازو علم افراسیتہ
پس ز حیاد در رو داند رزیں	گرم شود بر ہمہ بے یعنی کیں
زہرا کوہ آب شود بلکہ خوں	بنیہ اگر تیز کوہ اندر دلوں
رختن آب خودش آرزوست	گرفتگرمی و تیزی در دست
تیز درود دیدنیاروکے	گچ کند تیزی و گرمی بے
شب بیال کردہ و بیرون شدہ	سینہ شام از شفقش خو شدہ
مسجدہ او جانب مغرب بنام	مشرقیں قبلہ خود کر دہ نام
رشے بد کردہ یہ رو گشت	مسجدہ کنان ہند و ازان سرگشت
چشمہ چمہ تیرہ بود بے ازو	نویل صربت معبتی ازو
شب لکنہ چم خدمیں پر چلغ	بے خ خورشید بود تیر قلع
کوری خناش کارا و راندیدہ	نو بچشم ہمہ ازو پیدی

بس کر پراز غبار شد دل ر توگ نفس زنم  
 دولت روزگار من آه و فغانِ رو شروه  
 رنج مشوک بستم زانک بر خصت غلت  
 لاغ مکن که خسرواد امن خود ز من بکش

### شب دیگر نیز پی عیشِ ملاقاتِ و شاه

### وزیرزاده پند و وزیر پسر کوشش بان

مجلِ خبیثم و پیاره است شب	کشتی مه برد شریا پاب
غاست زگرواب فلک میچ و	ماه ز در کشتی خود کرد پر
شاه جهان با زبانیں دو شش	کرد فلک ز مردمه نای و شش
تحت خواهار ایش و دشنه شست	پاے شرف بر مرگ تجیه دشت
از نظم مجلس قعده اچ سه بود	بیشتر آه استه شد ز آنچد بود
شت صراحی بدوزانو بپیش	و ختر رز شا نم بزرانه خویش
آینه می چو برازونه شاد	بر سر زانو شش دو آینه زاد
آتش مرگر چه جهان بر فرخت	پنیز قرابه ر تاش نهخت
گرچه پیاله فتے آزمید	خاست چو قم قم ز صراحی شنید
جام زمانه بنشتن نتافت	هم ز دم قفقه شستن نیافت

پیش جہاں دارشد و ہر یہ برد  
 جملہ بگنجینیہ خازن پرد  
 عذر زبانیش کد گوشن بو  
 نواند بکوش شہافاق زود  
 شہزاد خوشی روے چ گلنا کرد  
 عزم می دبزم بگلزار کرد  
 بزم نشیں س غیرزد محکمید  
 بدرہ دینا بر سر مکثید  
 مس ت شدہ ہرمہ در گراں  
 مجلس شہزادہ مجلس نشیں  
 مس ت چنان بود و گلاں پھریں  
 شاه گلاں سرزی خوش را  
 باومبا داشن گرانی بر سر  
 دست بک زخمہ مطرپ بود  
 عود گراں سر پنکے سرو و  
 مجلس او زین غزم گشت مس ت  
 مس ت گراں سرشدہ ہر کس کت

## غزل

یار گراوت کے بود تو بہ وزہ بیار من  
 آفت زہ و تو بہ شد ترک شراب خار من  
 جز بحال دبت لبیش نشکندا ایں خمار من  
 با دہ بہ جزو رودہ ام بیخ خار در مرس ت  
 در ز قار بگذر دنے من فنے قرار من  
 بود قوار حصل دے گر بود این مس ت دلنے  
 تاب میشند از دروں تاشن انتظار من  
 ای چو توئے نحاستہ پلاؤے من دیشیں  
 مطرپ رایگان تو نالہ نیپرو زار من  
 بخت اگر بے کمی ساقی خون تو دشوم  
 سر مدد گراز تو ناید م غاک بہر چار من  
 بے تو دچشم چار شد غاک در تو سر مام  
 خواه قبول خواه رو فیض جنیں نشامن  
 چوں تو سار بگذری دیدہ گہر فشا کنم

گاه پسر در پر بر خویش دید  
 گاه پدر تنگ ببر در گرفت  
 گاه پسر دست پدر بوسه داد  
 گاه پدر پیش پسر داشت می  
 گاه پسر پیش پدر برد جام  
 گاه پدر گفت بدر د فراق  
 گاه پسر گفت دلم چون بود  
 گاه پدر خواست که از وقت نوش  
 گل پسر از ذوق چنان گشت هست  
 نیز نظر از هر دو سخن میگذشت  
 چون شخن رفت بئے داوی  
 چون پرلاں رفے بد بلند کرد  
 و اخستش بیغانے پناه  
 ریخت بس آنکاه بهتر تهمام  
 که بے پسر از ناکب بجا نی مناز  
 کار تما می چو از دش بکام  
 گرد پیاست ز تو شد دستیاب  
 مهر خواز حسرت او بیش دید  
 افسرش از گریز بگو هر گرفت  
 خانم هم را بکفت هم بکاد  
 گفت که خوش باو حیات برد  
 گفت که باو آب حیات بکام  
 کن تو چکونه شوم اے ویده طاق  
 کرد نظرم نقش تو بیرول بود  
 ویده کست پیش پسر همکش  
 کش زمین ریخت پیالا زدست  
 آرزش دل بد هن میگذشت  
 دو در در آمد به تصیحت گرے  
 پنده پدر ده بفرز زند کرد  
 کایز دست از خاوه دار و نگاه  
 دار و سه تیغش تصیحت بکام  
 نازد و کن که مدار دنیا ز  
 کار خشنودی او کن تسام  
 دست ضعیفان بیاست متا

گردش ساقی ز سر آغاز شد	چنگ بر افگان نه سرافراز شد
با گنج مزمیر بینه پرده جست	هفت و نیز هر هیج دست
چول نس چند رمی تازه گشت	گوش ز آوازه پرآوازه گشت
باز منود خسته فرع جمال	خاست همد قرید اول بنال
بیج ز دریا س کرم شد باعج	کشی اقبال در آمد بوج
تاجور شرق شرف بازداد	تارک خود ر محمل نازداد
در گفت ولت و خون خد	آه و آور دویقت بجای
باده تو شیش بصفا خواست کرد	و عدو و دشیش بونخار هست کرد
هر داشتند چه خوش شیدیه	در خط شان نقش سپید و سیاه
جام زبردست و ملطان شت	نادو زبردست شدش زیروت
گرچه که بد فرست می پیش از ایام	فرضت دیدار نصد بیش از ایام
باده بخوردند مگر بر قیاس	تازه و دخلی فراست شناس
کال نه گل عشت می خوار بود	بکار گردیدن دیدار بود
هر نه کان بهزیرت گردشت	لذت صحبت یعنیت گردشت
هر سه گلگل که همی شد بکام	وید و عی ریخت گلابی بکام
گرچه لب آلوه شدند از شراب	گریه شاشت ها از گلاب
گاهه چه دید برویه پسر	پر دو شدش گریه پیش نظر

گفت کاش نیز ای دار پاس  
 را زنگو پیش کے از نخت  
 تاش بزمی بثیقت درست  
 باشد اگر سوے نهیت روے  
 خصت تبدیر شناسان بجے  
 گر شودت خصم بتدیر رام  
 حق چور اعابے بزرگان پرو  
 خوشیت خرد ببای شهد  
 دنگلے دیکد ایں جاوی محبت  
 دیده دریں اہ زمیں ہاؤیت  
 چوں تو دریں پایشندی دستیا  
 کا بھاں جلد چاں کن کہ کوت  
 بعد چورا دا کم و بیش خویش  
 بیش کن آنا ک زیرزاد بود  
 چشم رعایت زر عیت مگیر  
 شاخ درخت که بود ساید دار  
 چوں تو شدی سایید زردادن پاک  
 عدل ک مردایشاں بود  
 چوں تو دریں مرتبہ داری نشت  
 عدل بود ما پیامن واماں  
 ملک سیماں چوگرفتی فراز

گفت کاش نیز ای دار پاس  
 را زنگو پیش کے از نخت  
 تاش بزمی بثیقت درست  
 باشد اگر سوے نهیت روے  
 خصت تبدیر شناسان بجے  
 گر شودت خصم بتدیر رام  
 حق چور اعابے بزرگان پرو  
 خوشیت خرد ببای شهد  
 دنگلے دیکد ایں جاوی محبت  
 دیده دریں اہ زمیں ہاؤیت  
 چوں تو دریں پایشندی دستیا  
 کا بھاں جلد چاں کن کہ کوت  
 بعد چورا دا کم و بیش خویش  
 بیش کن آنا ک زیرزاد بود  
 چشم رعایت زر عیت مگیر  
 شاخ درخت که بود ساید دار  
 چوں تو شدی سایید زردادن پاک  
 عدل ک مردایشاں بود  
 چوں تو دریں مرتبہ داری نشت  
 عدل بود ما پیامن واماں  
 ملک سیماں چوگرفتی فراز

خشم بہ جرم میا و رکب  
 ز آتشِ سوزندہ نگہداریں  
 چوں بگنہ معترف آید کے  
 عخونکو تریسیاست بے  
 دانکہ بتمشیریاست منزہت  
 هم بتائی بوالحدروه است  
 در حقِ آن کش برخود داشته  
 دیر خصوصت شووز رو داشته  
 وانکہ منزا و ارض خصوصت بود  
 حکم تو برف بحکومت بود  
 ہر کہ زند در در و اخلاص گام  
 وانکہ برآرد بخلافت سرے  
 سر زینش پیش کہ گیرد برے  
 خور و بمیں دشمن بزرگ زهره را  
 آب وہ از زهره او ود هرہ را  
 و شمن خود خور دنبیں یاد شمرد  
 در ته دندان چکنگ خود  
 گرچہ جہاں جملہ ہوا خواست  
 هر کہ بوقتیش دلی در درش  
 و شمن اگر دوست نماید بپرست  
 جاے وہ دشمن کمیں تو زرا  
 گوش کمن گفت بدآموز را  
 رفے بیکبار تباہ از دوسرے  
 گوبود آن قبل کہ مینی دوسرے  
 راه بدہ بے خدا ان اپیش  
 فاصل کن آزما کل خرد ہست بیش  
 مصلحت آموز کن اندیشه را  
 محروم بر سار خرد پیشہ را

هرچه کنی باز نشانت دهنده  
 پرسه ره کس که تراه است هست  
 نیت خیرت اگر امر و زنگ است  
 در عمل نیزه توقف کن  
 چوں تو نه محتاج کسی دفعه  
 کم کمن احصال و هش آور بچای  
 یافته اذکشت از ل خوش  
 دولت خود بین و مشونا پس  
 نهمت تو گرچه نهار و هش  
 گنج خرد خاص تگشت از صفا  
 گرچه بیان داری و شاهیت  
 باش درین پرده با فگنه گی  
 بنده شو و عاقبت اندیش باش  
 ترس خداوند بیان کن بهل  
 کارچان کن که بنگاهم کار  
 کم کمن از آغاز پریشانیت  
 گرچه زیم تو کس از کن کن ف  
 با تو شیاره که بگویید سخن

دا و گری کن که ز تا شیر واد  
 بس در دولت که تو از نکناد  
 هر چه سد بر تو ز کار گسas  
 سایر ظلت ز مظالم بخش  
 تا زمان تو کر با دا بے  
 ملک چوازنام تو شد به مند  
 دولت دنیا پو مسلم ترست  
 دولت جاوید پر دهست کس  
 هر فس از عمر غینت شمار  
 کاول شان حسخ بیالا کشید  
 قصہ صنیاک ہمیدول بخواں  
 نیک ب باز و فرقہ ایشان بخوے  
 فعل نکو چیت ز بد خواستن  
 پیشہ نگوئی کن وا ز بد ترس  
 چشم ب نیکی نہ وا ایں پیش کن  
 در چمہ تعبیر نکو کار بآش  
 ب کمی باقی بلاست کش  
 خود ز مکافات و جزا هزب  
 هر چه کمنی باز بیابی هماں  
 از سر انصاف با خرساں  
 غصہ مظلوم ز ظالم بخش  
 نشو د آواز ظالم کے  
 کوش کد آں نام بند  
 جانب دیں کوش کد آں ہم سرت  
 نام نکو دولت جاوید بس  
 یادگن از نکاک مو ران دیار  
 آخر شاں خاک بخ را کشید  
 نامہ جمشید و فریدوں بخواں  
 نیک ب خاطر کن و بدر ایش  
 نقش کرداز راستی آر است  
 از بیگس نے ز بد خود ترس  
 تا ز سد پشم بد اندازی شکن  
 از بد و از نیک ب خرد ایش  
 د آخر ازاں سر برند هست کش  
 هر چه کمنی باز بیابی هماں

گرد پر کردمی کرم بحیث  
 آل کرم ازی شمند ایں بہت  
 باده حلالت نبو و چوں مام  
 ہر چوں مامست پر باشد حرام  
 پر شیر تقویت پنديہ فر  
 از هم سوزش پنديہ هر  
 چوں همکه خدمت سلطان کنند  
 عشرت دایم شید استیلم را  
 کوشش پر شید هکن اندر شرب  
 شاه بیریں گونه بغزند خویش  
 کرد زمانی بچینیں گفت و گونے  
 حادل شب نزد جگر گوشید  
 نیم شب اغم سوے خانه کرد  
 گفت کرو وا بولعست رسے  
 کرو روان کشی دولت شتاب  
 شاه چوزان دولت فیر و نجت  
 گریه قرا به بیانگ بلند  
 آب روان کرو بجوئے نشا  
 بزم شرش گرد که فردوس بود  
 بکمک بش از غم دوری خوار

لیک ترا نیز به کار هست  
 آینه زدن شن فکرت بدت  
 هرچه مصور شودت در خیال  
 نیک کمن بد مکن اینک جال  
 خود نفت در ففت کار سخت  
 فضل رحق جو غایت نجت  
 چوں بو غاجمه کن در جاد  
 باش گرای نبیش دیر استا  
 گیودت در دل مشکل کشانے  
 مشکل که از عک طلب کن نهاد  
 ور بدل از راه بود مشکل  
 خواه کلید از دل صاحب لے  
 باز طلب صحبت مردان پاک  
 صحبت آوده رها کن بخاک  
 مت مشوچون بل بآری شرزا  
 در چه شوی مت مشوت خوا  
 ہوش بیان نہ کشیے بوشیار  
 تات بغلت نزود روزگار  
 عقلات شاه است زیان ہمہ  
 خواب شبانیت بلاس رسمہ  
 شاہ بود از پنه پاس حبیال  
 خواب نشاید که کند پا باب  
 تاشوے بے خبر از کا زنیش  
 می بخورا ما نہ زانداں بیش  
 کم خوار انسان کشی مت ازو  
 تاشده از دست کمکش بست ازو  
 کار جمال جلد ترا کرد نیست  
 خود غم ایں کار ترا خود نیست  
 کار جمال تو خدمی با وہ کافر بیٹے  
 پس غم گھمی که خورد خوب گوئے  
 میست که از خود خبرش کم بود  
 که خبرش از بده حالم بود  
 گرچہ کیعت بخوشی رہ بہرست  
 هرچه غنا باز کشی خو شرست

ده کان شکر و شن ناگدان نیز دیده ترشد نهاد  
از خسرو آموز و فضال فرماداگر اگنون بود  
دو دراع دو گرامی که پدر را در شک  
هر دم دیده همیرفت رحیشم گرایان

شب پر دفع مرد سیاره کرد	صحدم از مهر قبیل پاره کرد
گرد کنار شغق از خون خویش	چشمکه خوار شدید شد از دیده میش
قلب و سلطان زده و سوکوج کرد	بست پول روئے دوا آب از دگو
کوکبه شرق سعی شرق تافت	لشکر مغرب سعی مغرب شافت
سرور مشرق بوداع پسر	گریه کنان کرد زدن ریا گزرن
دین طاف اقبال مغربی بیش	گشت شتابنده بیعا و خویش
خاص شد از سر دفع دوش	چو تره بایسته آرام گاه
هر دود ران بعده همیا شد	پول مرد خوار شدید سکی شدند
محرم خلوت شده هر دو بم	زمحت غیره زمیان گشته کم
خلوت ازان گونه که محرم نبود	بیچکس از خلوتی اس هم نبود
آنچه بازصلحت مک راز	یک بدگر هر دو منونه باز
کان چن ازغارتنی کرد نیست	وال گل زنگیں بخت آورد نیست
در عین این شوکرم ره نهون	وال نگرے را بزیں بینه نهون

گرچه خوشی در دل شب پیش کرد  
 تنخ تو اش تشریت دوری چشید  
 و گمن باشد فلک از مغز فروخت  
 الغرض از سع پسرش گرگشت  
 رفت ز مجلس بیوس خواب گاه  
 جست ب رسید اری بخت جوان  
 خواگش با دبیال است تخت  
 مطرب خوش نعمه آواز نفرز

## غزل

آرام جام غیر و دجان اصبوی چوں بو  
 بریست چوں جوز اکمر آور در جوز اقر  
 گویند عال دل نهان گویش مگنا ید عیان  
 بخجم مبادا بر تنی چوں من مبادا و نمی  
 نیں در که از چشم افکنم گرفت جیب دام  
 بنده خلش بیهم بیه نیں تایم میه در نمی  
 نلش که در عالم گزد چوں مار پنهانم گزد  
 لیل قنے مشکو اسکس که دیده مو بلو

آنکه شناس حال من کوچیون در خوی بود  
 یعنی که ایں هر زم سفر در طالع نیمیوں بود  
 ایں کهی گفت تو اک کو از دلم پیروں بود  
 من انکم و نیمیوں منے کامد و هد و دوی عجیب  
 چوں سیمانے شدم کامد ره مر مکتوں بود  
 خود مانشان اهر ده سویا که تا گون بود  
 مانے که زینانم گزد کے در خوار افسوں بود  
 داند که زین خیر از پدر و درگرد بن محبوں بود

اے ز تو در دیده تاریک نه  
 جان هر زیزی بجایی مکوش  
 صبر هر ماک صحوریم نیست  
 گچه تراهم کشته در دلت  
 خویشِ قوام ورقه نخویش من  
 با قوام اب خود و گرباخودم  
 بر سر راهی و منم خاک راه  
 چند کنی از په رفتن شتاب  
 با تو اگر هر ہیم مشکل است  
 بہر شاب تو سرشکم زد  
 گر تو گبوی بسرت ریزمش  
 تا چوبد امان توفتد زسر  
 خامد من زیں پس و تحریر درد  
 حال من از نامه فروخواں چوآد  
 گچه تو خوردی و فراموش کار  
 ورچه نیارنی میلم سال و ماہ  
 پل آندره هم

خاص کن آن گرے راجویش  
 دو زمینه از غلام را زمیش  
 جای چکای گفت بدان دلار پیش  
 هر چکای گفت بدان دلار پیش  
 گوش جگر کو شه خود کرد پر  
 سر و مشرق چوازیں حصل داد  
 آن چند گفت ارپا کریقباد  
 آن چند گفت ارپا کریقباد  
 خدا بیدونیک ہمی نوسته  
 از پس ایں هر دو بپا قاسته  
 دست در آوره بدل بندخیز  
 خسته پراز دل پر خون پوشیش  
 جان ندازان گرے زان من  
 نالد برآوره کلے جان من  
 لیک چو جان میر و دم چون یم  
 بے تو زیم گرچکه که در خون زیم  
 حال نام چوں تو شدی چوں شود  
 چوں بخصیت جکلم خون شود  
 سو که بنیم کریبا نصبو  
 دیده بناز چوز روئے تودور  
 چوں شدی دل زکر جوید ترا  
 دین بکد گویم که بگوید ترا  
 سوت ایں غم دل بے حالم  
 دوه کر نوز دل تو برد لم  
 ہجرت آمد که زخویشم برد  
 کیست کریں اتفه بازم خرد  
 بله خرم بہر دش تا بروز  
 گر خبرت هست چلنیم سوز  
 غم یہ کیمن ست که فاکم کنه  
 ترسیم از اندیشه پلاکم کنه  
 سو خند شد جان غم اند و خسته  
 تا په شود حال من سوخته  
 کماش بیوف دو سر دزو حصل  
 تا نشدی دیده اسیر خجال

حاقدت الامر داشت  
 هر زونخ از خون شد و عتاب نمک  
 رفت پدر بیلے پر کشتنی تهاد  
 گری کن اس با دل برایان خوش  
 شه شد و زیں سوپسر در دهند  
 گری همی گرد زمانه در از  
 راند همی از مژده سیلا بخون  
 دید پوچالی محل از شاه خوش  
 رونه ز شرق اختر حالم فروز  
 رفت بر شکر در خنگ کاه است  
 خلوتیان هر چه کشند دو ر  
 جامس بضریاد و فنا می دریه  
 گشت دل تنگ ز غم شانه شان  
 کروچوا بنو هی غم در همیش  
 ساقی از اس با ود که با خوش داد  
 شاه از اس مو که بلب در کشید

چوں که نمیدند گزیر از فراق  
 یک دگر آن گوش گزندنگ  
 دیده بول از مژده طوفان کشاد  
 کشتنی خود رانه بله فان خوش  
 آه برآور دب بانگ بلند  
 سعے پدر داشته چشم نیاز  
 تمازن گشتی شه شد بروی  
 خشن وان کرد به بگاهه خوش  
 تمافت سعے غرب گی خیروز  
 و آهد شد راز میان را بست  
 جزو و سه از خاصیگیان حضور  
 جامس رها کن تو که جان می دریه  
 تنگی دل در دل تنگش فران  
 خوست شرابے که بشوید شش  
 پیشتر شد قدر پیش داشت  
 جرده آن راز مژده بر کشید

گشت روں حشم من خست دے	دل نہ ہمانا کہ بہ نہ بھائے
آہ کہ صبر از دل و تمن میسے	خون من از دیده من میسے
تشنگ آگزیت پسہ منجوں	چوں کشت آخ جگم را بروں
با غواص فیساں شفے مے غزو	روز بحیثیش پو بشے مے غزو
دیده پر خون و دل ناصبور	چشم نے شد ز جگ گر گوشہ دور
چوں شغب نال ز غایت کذشت	گریہ وزاری ز نهایت گذشت
یک نشے زاں نطا از ہوش فرت	کشن سر بر فرزند ز آغوش فرت
واں خاف پاک ہم از در دل	غاک زدا ز گریہ عی کر دگل
بلت دل و جاں بوفاے پدر	دیدہ ہمی سود بپائے پدر
وز مرہ در پای شیر اجعند	ریختیناے گھرمے قلنہ
اشک فنا ناں بدل در دنک	مرد مکب دیدہ فقادہ بخت ک
سر خوازیں بے خبرے بر گفت	در خواص از خاک با فرگرفت
با ز آغوش خوکش کرد جاے	گاہ سرشن بی سز دو گاہ پاے
هر دو بجاں شیفۃ کیدگر	دو ختہ بود نظر بانظر
روئے بجم کرد چپسیں تا میر	یہ بچ بھگشتند ز دیدار میر
نقش و لع ارج بجاں مسکیت	لیکن اذارہ ز بان بھگشت

بزره صفت خویش بمحکم شید  
 آب فرو ریخت بکار زمین  
 سیل غناس بس که پنهانی گذاشت  
 چول دل رعد شد از آب عرق  
 گرم شد از آتش سوزان بر ق  
 گرم چنان شد که جواز داد  
 تو می قنح گشت گل و ارکوز  
 تاب کشید آتش بر قش چنان  
 جوی که شدمست خوش و آبد  
 صفوت آب ارتودانی محال  
 تندی سیلاپ ببالاے کوه  
 نامده و وقت خاص بزره تر  
 هر دنیه یک گل و صد آبرو  
 بر ق پشمیر در آور و تاب  
 بر ق هر سه بتابه دگر  
 پرده نشین گشت فلک سوببو  
 جوی که شد بر هنر سیمیش  
 له تو زدن شست که بر زمین اپ دکار چیز بزگت منج باشد « الله با مرغونکی کار که بر آب باشد »

گفت بیلک که دمے بے ذمک سازکنه صوتِ جدای بچاک  
 شت مختی و براہ عراق کرد روان فرمادے فراق  
 دست زباش چو در آمد بکار زیں غزل از دست بشنید شیرا

## غزل

سخت و شوارست تهنا ماذن از دل راز خوش  
 یا که کو هم حال تهنا ماذن فشار بر خوش  
 لطف کن اے دوست از شنیده هر چه نگاش  
 من که وصلم چند که پر و ده دز نهار خوش  
 مرده راحرت مردن نیست هست از تبرک  
 باز می کیرند زو هم صحبتان دیدا رخوش  
 هر که رفته ناو که خور دست از داندگه هست  
 در د مجرفه که نالد از دل افکار رخوش  
 کاندک اندک می بوزم از غم بیار خوش  
 کوشما می بینم از هرسو پس دیدا رخوش  
 گفتگه که که خویسم کرد کارت را بحر  
 کار من کردی و کردی عاقبت آن کار خوش  
 را نمیدم ترک گیریدم و می اے دوست  
 خرد و اپنے من شیش ساعت دل هر  
 زانکه دل می افقدم از گریلے زار خوش

صفت موسم باراں و بره رفت شاه

جانب شهر شدن از لب کنکمر بکار

گرد چوره در سر طاں آفتاب  
 پچش خور شید فروشد بآب

سینه کجھنک شامخ نو  
 پرشدہ از آب علف جو بجو  
 خاک یکے بیضہ طوٹی شمار  
 بیضہ یکے بچہ او صد ہزار  
 بنزہ نورستہ تو گوئی مگر  
 بچہ طوٹی ست کہ تند سینخ پر  
 ملک جہاں گشته بکام طال  
 ٹالہ زماں بر سر گلزار غنیمک  
 با سرگل حوش بودا زنگنک  
 غوطہ مرغابی رغنا بجوے  
 نویں خوسل شدہ متراض پر  
 جنک سرخاب نحکمت دا  
 جرحد کہ طاؤس زباراں بخورد  
 یافہ دزاج خوشی در ہوا  
 سرخ شدہ آب ن سرخا گجان  
 صرغبے ساختہ در آب جائے  
 لرزہ کنان آب نزمی پوخر  
 زان میں شے بہر شاخ بید  
 میوہ ایں فصل رسیدہ بشاخ  
 گرد چین طعنہ مرغاس فرانخ  
 خوش انگور بدان چا بکی

لے بجان عربی قسمے از گرس کہ بر سر او موے ناشد۔

خاک نبے آبی اماں یافہ  
قطره ور آور دن باں را فراز  
چوں زمیں از آب شدہ سیم ناب  
جوئے رسیدہ بہ بلندی زرسیل  
زود رستی بہ فغار آمن  
ماندہ بھر شہر عمارت در آب  
چینج نگوں لشت شدہ میل با  
ابر ہوا خواہ گاستان شدہ  
بلغ کہ از سبزہ شد آرسستہ  
برگ درختان تراز شاخار  
ابر شدہ کوہ بلند از شکوه  
پر شدہ قرایہ چینج از گلاب  
خوض مذکور کشیدش آب دیش  
جنت زمیں را ہمہ بھلفتہ  
بزرگاریں درگل لغزان سیہ  
واندگ کہ سرتیز چو سوزن کیشد  
شالی سر زبرڈ مانم کہ چیست

گرچه که بود آب و ای تائیکم  
 ای پنگر و آتش خود پیچ کم  
 پاس ستو ران به زین رشد  
 گاو زیں راسیم شان سر شده  
 بود بهر جا که نزدیک سپاه  
 نیمه شکر مه ببر روئے آب  
 بکارم فتح دران را و دو ره  
 سلیمه فشار ستد بعد کنپیت  
 خان جهان حاتم غلس نواز  
 از کف جود و کرم حق تناس  
 من که مبدم چاکر او میش ازان  
 باز چنان بخشش چاکر فرب  
 در او دهم برد لطف چنان  
 غربت از حسانش چنان گشت  
 در او هزار بخشش اوتا و دسل  
 من پی شرم خداوند خوش  
 ما در من پسیر زن سجد بخ  
 روز و شب از دوری من بقیرا  
 دغم وزاری ز جدا ماذنم  
 گرچه دلم هم زغمش بود رش  
 چند گئے راه مذادم بخوش

گردشده جلد علاوه در داده او گرد طراوت  
 خنده همی گرد به پر ده اثار  
 بُرگ از و گشته بسته فران  
 سلیمانی گرد بشناوله  
 نفرگ خوش لغزان گین بوستان  
 طفل که هشیره او شد بناه  
 میوه ببلغ ارزیکی ده بود  
 همیوه نفرگ هم از آغاز بر  
 سایه او بودم از آفتاب  
 آپ وان گشته به سایه  
 نفرگ پخته بچکیده زبر  
 گاه تماشته جوانان بلاغ  
 وقت چنین میوه پر گرتا  
 ابر در افتاب شد دریا نوای  
 آب فلخ همه راتا بگنج  
 لشکر اینود چودریا بچوش  
 بود سراسر زمی از آب پر

پرده زیر شفعت بر گرفت      ایشک فنان برم در گرفت  
 واد سکونه دل آشفته را      کرد و فاندر پذیرفت را  
 بعد دروزه که رسیدم زد      زآمدم زود خبر شد  
 طبیعه آمدشتا بند کی د      داد تویدم بصفت بندگی  
 خاستم و برگ شدن ساقم      محمد ته تان پیر و اختم  
 رفتم و رخساره نهادم بناک      تن ادب موز و دل نزیرشناک  
 نقش طرازیده کشادم زند      کردش انشاد بانگ بلند  
 شه که مدحپیده من بیده تر      هنر بچیده از زمانه دگر  
 داد بحسان رست بر درم      جاگلی خاص دو بدره درم  
 یافتم اند محصل اختصاص      مرتبه در سلک ندیان خاص  
 چوں دلم از فینیش و کرم شاد کرد      خانه فقیر می خواهد  
 گفت کله نختم سخن پروری ای      ریزه خور خواه چه تو دیگر ای  
 از دل پاکت که هنر پرورست      هشت ماراطلو در سرت  
 گر تو دریں فن کنی اندیشه هست      وز تو شود خاشه من درست  
 خواسته چدانت رساقم زنگنج      کز پی خوش بزی پیغ رنج  
 من که عطاء شدم ای قدوهاد      سجده کمال بیش دویدم چو با  
 مله جاگی روزینه که آمرا بندی پیشگویند

چوں کشش سینه ز غایت گزشت  
 باعشه ایل نهایت گزشت  
 حال خود و نامه آمید و ایل  
 باز نمودم بخدا وندگار  
 او خود از انجا که بزرگیش بود  
 خردی من دید بزرگی نمود  
 تا نهم اندر رو مقصود گام  
 داد اجازت بر رضا تام  
 خیج زخم زال کفت دریا اثر  
 گرم روای کرد دکشی زد  
 تاز چنان خبیث مغلس پناه  
 شکر کنای پایه نمادم براه  
 گریزده دست بد لان من  
 حامل خوش گرد غصیم مادرم  
 زاده هیس بود براه اندرم  
 قطع کنای راه چوپیکان تیز  
 بلک چوتیر آمده اندر گریز  
 یک مرد کامل به کشیدم عنان  
 راه چین بود و کشن آن خان  
 هچو مه عید خوش دشاد ببر  
 در مه ذی الحجه رسیدم بشهر  
 خنده زنان هچو گل بو تان  
 چشم کشادم بین دو تان  
 یافتم ازلذت دیدار کام  
 دز غم مقصود شدم سیر جام  
 صرع خزان نیده به بتان رسید  
 قشمه بسر چنین خسیوان رسید  
 مرده دل از حمال پر شان خوش  
 زنده شد از دیدن خویشان خوش  
 دیده نهادم بزر ایل نیاز  
 بر قدم نادر آزر مساز  
 مادر من خسته تیما دمن ق  
 چوں نظر افگند بدیدار من

از در شه با هد شرمندگی آدم اخ در وطن بندگی  
 فرم شده از بار کرم گرد فرم  
 گو شد گرفت ورق دل بست  
 رفته نهاد کردم از اینکه عین  
 آپ معانی زدم زاده زاد  
 چون بتوکل شدم اندیشه سنج  
 خامه بیار بست سخن را جمال  
 مجله خط را ز سرا پرده هفت  
 من زده بر عرش ز نکرت علم  
 خواست بد خاطر اندیشه زد

آدم اخ در وطن بندگی  
 فرض شده خدمت شد گرد فرم  
 عقل سراسیه و اندیشه است  
 نه خلط ایک خواز جن و ایش  
 و قش طبع استم داده داد  
 سینه خاکیم بر دل داد سنج  
 پرده برآذ اخت عود می خال  
 دان ز زبان قلم دنگافت  
 سخن از وصف قلم آنکه بلوح محفوظ

### هرست اول صفتیں مائلیتی اللہ بخواں

سو قلم وست کیث مختست  
 کا اول از و شد خط ہستی وست  
 را بندخت ازید قدرت بر دل  
 داشت سر برخط ارباب علم

گفتش اے تا جو رحم جناب      بخت نمیده چو تو شاهے بخوب  
 منکر دوم داتی دست طراز      تماچو تو فی رامین آید نیاز  
 پول تو دهی حاجت ہر غلے      حاجت تو پسیت بچوں من کے  
 باغ دا زگل طلب دنگٹ بوے      ابر نه از قظره بود آب جوے  
 شکد جان بندہ فرمان دست      گربشل جاں طلب دزان دست  
 حاصلم از طبع کزو فکرست      نیست مگر پارسی نادورست  
 گر غرض شاه برآید بدعاں      دوست من روئے ناید بدعاں  
 بندہ چو نیمود بشاه زمن      غدر تی مانگی خویشن  
 شاه زبان را بخون بر کشاد      قتل زکنجینه گو ہر کشاد  
 گفت چنان بایم اے سحرخ      کز په من شے نیچی زرخ  
 جسم سخن را بمنز جاں دھی      شرح ملاقات د مسلطان نی  
 ظلم کنی جسله سحر زبان      قصد من با پدر محسر بان  
 تا اگرم بحد در آرد ز پاے      آیدم از خواندن آں دل بجا  
 ایں سخنم گفت و بخجور جود      از نظر لطف اشارت نمود  
 برد مراغزان د ولت چو باد      فریزرو خلعت شاہیم داد  
 من شده مخصوص بچو د چنی      مایه بدشم نه د سودے چنی  
 نے فلم را ز هزار بمرا      نے در قلم را ز گرمه

ورمیش خفت بچه که خوست  
خخته نینزد مگر از دست رست  
وربصه رآمده چوں منع باغ  
نفعه بل زده از نول زانع  
قارچکاں گشته ز منقار او  
تایمه قاری شده از قار او  
خوانده و راتیر سپه از صوب  
نام قلم تیره خلخ طلب  
ورزدم این خانه بسونه دل را بکام  
محجه سوخته دل را بکام

### صفت محجه کو گرچه سیه دار دل

### آیا هی دلش مایه حلمست بیا

سوخته دود فرقش قلم  
و آپ چیات غلامش بیم  
میخ سودا و درون مجره وش  
روزنش از سه درون و دش  
هم قلم از روزن و بر دود  
زاده بیس و ده او هر زمان  
دیک خوش نختن سود و زیان  
خامه چو گلگیه مهیت براں  
گشته بردن و شن و تار از دوں  
دانه بچا ما مذ و متوش روای  
چوں چه بابل همه پر جادوی  
سایه ایس چه بد کشد هر گهشت  
کس نکشد سایه که در چشت

علم جانش ہمد طرف اسال پیچ خطا شیش نہ اندر زبان  
 ورد لے زاد بعینی ازو آن نویں ده بود نے ازو  
 بر در قابل هنگ کر ده داغ روز و شب از خوردن و دچاغ  
 در هنرا زبس کر دواں کر دست  
 راست بہ دستگمی ہچو تیر دستگمی یافت بہ کس کر دست  
 گفت خبر بر بمه از نیر و شر نامہ سیہ کر دے باخبر  
 ہم زده در خشکی و تری قدم  
 در طلب صوف ترا شیده سر ہم زده در خشکی  
 رائع و ساجد شده در هر مقام  
 پیچ بنوده بتیامش قود  
 روزی او یک شبے با صد هنر  
 سرزده در رفتہ در دن دوت  
 دوده او قبلہ و اندگان  
 آہوے مثکین و سرش باد شان  
 تیر سپر دارا زد در خراش  
 کر ده سر اندر ره شنیشہ صرف  
 آب سیہ خوردہ چنان گشت  
 کش چون گیر نہ بینید ز دست

نامے حریر آمده اندر نورد  
 طرف حریرے که تو اس جزو کرد  
 آمده اجزا ش فرامیم ز آب  
 یک پرگاندگیش هم ز آب  
 بکه شداز کوبیش بیاریست  
 پشت و تاگرد دش از یکی است  
 گه بود از دسته تعین ش گزر  
 گه دهد از تنخ بقراض سر  
 گه خلد سوزن مسط کشد  
 گه گش رشته دفتر کشد  
 گه هدف تیر شود از هوس  
 الغرض از دوستی کلک بس  
 گه کند اندر کلکه شانش  
 تاریقی یاد ازان سفر بشت  
 بزرده از روی سیدی علم  
 یک یاری شده از قلم  
 نام خدایافته بر دے گزر  
 زنش بوسند و نندش بسر  
 عاشق خطاے ترا آمد صل  
 با خط حارض نگزارد و غا  
 گرچه کنی بند زندش جدا  
 پیچ گه از حرف نداند گزشت  
 حرف بحروف از قلم آرد سخن  
 یک به بی پرمه بر خوشیتن  
 هر که گه قصه فروخاند پیش  
 عابت الامر به چیپاند بس  
 کارکشانے همه ز سراز خوش  
 بیچش او از خود و از کار خوش  
 قدیم گران یافت لیکن سک  
 و اس بکه هم ز فراج تنگ

یوست مصر آمده در قصر جا  
 کرده در خانه مصری پناه  
 مکمله دیده روشن سواد  
 میل در خانه و محلش مداد  
 بگزفزوں یافته زرق قلم  
 آب سیه راندہ بفرق قلم  
 شتن او با هم داند کام  
 رفتن او جانب خواندگان  
 هرچه سواد ورق مشکلش  
 حل شده چول آب دین لش  
 در شکم از خشک و ترش مایه بیش  
 کرده قناعت پر خشک خوش  
 بلکه شکم کرده پراز بیش و کم  
 نامده دهان باز برای شکم  
 گه گه از زحمت مشکلی نباب  
 داغ منشکیش دو سه قطره آب  
 معتبر عالم و جا بهل شده  
 من چوازین حکم کشیدم قلم  
 گرچه در دل تارو سیه دل شد  
 بر زدم از خشک بکاغذ علم

### صفت کاغذ سیمیں کم پئے و ورقلم

### سیم سونے شود و نقش برآرد بریاں

کاغذ شامی نسب و صحیح و ام  
 آنکه شدار اس صحیح ز شام  
 ساده حریر سوی صلش ز خوش  
 با صعب خرزنده یونه خوش

ابر کرد میثم را کام لاله رنگین من  
 ما و تنهانی دروز ابر بارانی زانگ  
 ابر بمن می گیر پیدا کش حیای سرت  
 خلق گوید در دخواه گوست تادر مان گند  
 ششوار سه زمان کاند ردمی گزدی  
 دیده گزناک درت سرمه کند دانی گزبیت  
 چشم من هر چند افزون ترینی بار دشک  
 وقت بارا نوش که میبارد گئے در چون  
 بیشتر در روز بارا می بانوی کند  
 لے نوش آنگس کو نوشی با آن سجنی کند  
 خنده دز دیده میں کز زیر چادر می کند  
 من همان گویم و می از من که بادوی کند  
 صد غبار از سینه خاکیم سر بر می کند  
 از غبار انگیزی تو خاک بر سر می کند  
 ای غبار را که من دارم فرزون می کند  
 ماجرا پنجم خسرو پیش دلبر می کند

### ذکر باز آمدن شاه بدولت که شهر

### همچو برجیں بقوس و قمر اندر سر طا

صحیح دماں چو علم آفتاب	کرد بدروازه مشرق شتاب
خرگه مه گشت نهان در پند	قبه خورشید برآمد بلند
رضش طلب کرد شه کا مکار	شد گیر چاشت بدولت سوأ
کرد روای کو کبه فتحاب	سوے در دولت ازان فتحاب
باو شد اندر سر زرینه نای	باو روای گشت هم با دلپے
از روشن پیل گراں تاگراں	سر بر اندام زمیں شد گراں

خامه که صد نامه پیاپی فرشت  
 آنکه میں مسراو باگم  
 آئینه دیده صورت گران  
 من چو برس آئینه رونمکے  
 هفت مردانه پرستم بکار  
 باز نیام قلم تاس ماہ  
 تاز دل کم هنر و طبع نست  
 ساخته گشت از روشن خامه  
 در رمضان شد بسعادت تمام  
 آنچه بتایخ ز محبت گردشت  
 سال من امر و ز اگر بر رسمی  
 زیں نمط آر است بکری چ ماہ  
 تا پوشود خاص خداوند خویش  
 غزل

باز ابر تره از هر سوے سر بر می کند  
 بزره راد هر چن بر آب دیگر می کند  
 گرد بر می آید از عالم که از اس اکابر  
 کاه بخشش عالی را در زمان ترمی کند  
 سر بر باعی حدود کردند تاں بیش

سحک زرین سما شد بحال  
 خنگ سمار و سے بحوالان نہ  
 مفرصہ بر بستہ هر چا یکے  
 شاندہ پا کر بھم سود روے  
 کو کبہ چون فلک آرستہ  
 شاه بدروازه دولت نیت  
 تو سن شہ راز شثار افغان  
 نعل کرنپشت بگو هر دروب  
 پتکہ در چون شد از جلے خوش  
 زال بمحے کوز برش میگشت  
 شد چو عروسے بساد بھی  
 کوس خبر کرد گمبوش از خردش  
 بانگ ہل خاست کران تا کرب  
 نزه مطریب ز گلو گاہ ساز  
 ز ہرہ دراں ان گین انخراں  
 ماہ و شان چون زن پاے کوب  
 شمع شکر دش بز بار آ دری

گشت گل آلو وہ چو چون گل  
 گرد زمیں بر شد و مید نش دا  
 تمازن کاں بر سر هر تماز کے  
 یافت بھم از سر هر شانه مو  
 گرد لفڑتا غلک خاستہ  
 داد بدروازه کشا دیکھ فات  
 گشت مکمل بجوا هر عنای  
 گوئی از آهن گر آمد بروں  
 چون رواں گشت سر پاے نوش  
 از عجیش سرش فیگشت  
 جلو کناں پیش شکوہ شی  
 وز برش بے خبری یافت گوش  
 تعیید شد کاسه گرد وں دراں  
 گوش نیو شنده همی گرد باز  
 رم شده از دم رمشکر ان  
 گشتہ بوازه مش فاکر دب  
 سونتہ جانہا بھارت گری

بکشداد از جس چندیل	هر طرف گشت گران گوش پیل
بکد علم بایه سید شد بایه	ماه نهان گشت در ابریسیا
یافت ازا ایت شنگنگشانغ	شد پر طوعلی فلک پر زانغ
صفت پاه از علم سخ دزرد	نخودیب اچ نوروز زکر د
از علم لعل که بر پیخ سود	طاسکن رشید مرا زخون نمود
نونک سان کرد بجا لا کزر	گشت کبوتر بہوا سخ پر
در تیر پر چم که سان گشت گم	نیزه شدا زنونک سان گاودم
کرد سان گاود فلک راز بول	شد زدم گاود هوا گاود گوں
شه بته پتیر سیمه چمید	اول شب صبح دوم مید مید
بود را دانره شام گوں	مردم دیده بیا هی در دل
تنج به پیرامن پچش قطار	ابریکه قله آب شن هزار
بود بیک جل صفت تنج در تیر	بچوفیتان بلب آمگیر
بانگ روارو که برآمد بلند	غلله در گنبد گرد ون غلنه
پره زوه تنجه زنان سر ببر	پره شناش گشت گلکه نظر
زاں عده شکر که نمی می دشت	کره کل مرکب نیز ششت گشت
شندز میں از لعل شقش ذکار	چوں شکم ما هی واندام هار
گرد که بر شدن زمیں هر زمان	کاشه گل شد طبعی استعمال

ده و ده لے دیده و خار مژه رکیکون  
 ک خرامان و خوش آس سرور داں باز آمد  
 جان که بگرنخیت بود از خشم هجر اس بعدم  
 خبر اندش آمد و آس باز آمد  
 جان من پشم از اس که که بر می تواند  
 جز تو در سرچه تو اس دید از اس باز آمد  
 ملن بنود ایں که زخوبان دل من باز آید  
 تا ترا دینگ کن که چسان باز آمد  
 باز ناید دل من کرچ بکویت صدبار  
 شاد ماں رفت و بجزیا و دفان باز آمد  
 چوں بکوے تو روم خلق برآرد فریاد  
 کائیک آس عاشق یچاره جان باز آمد  
 گردن اینست که دارم ختو اس باز آمد  
 هر کس کوید باز آئی از و تا بر جی  
 بندہ تخرد ز تو دیده پو شید و فرت  
 چوں میر نشد سشن دیده کناں باز آمد

### سخن از نتم کتاب بخطا خواهش غدر

که بچویند خطارا بد رستی بر میان

من که دریں آئینه پر خیال  
 بکر بخن را بنودم بحال  
 کن چه شناسد که چخون خوده ام  
 کیس گمراز خشته برآورده ام  
 ساخته ام ایں به لعل و گمر  
 از خوے پیشانی و خون چکر  
 ساخته ام از خکرت پنهانیش  
 گم چمکر گاه به پیشانیش  
 هر گمرے بیتے و کانے درو  
 آب خضر در دل تاریکیست

ملک بپا کو فتن دل عجب  
 پانز میں شان رید از طرب  
 پیکر شان طره چو بالافتاده  
 صورت قبه تحریر نہ ماند  
 کوچک پر صورت نزد پشم لیک  
 پشم زدا ز دیدن نمی نیک  
 شاه بنطان آن کارگاه  
 نرم ترین راند فرس را برآه  
 تما بشرف خانه دولت رید  
 نرم هی رامد و عنان می کشید  
 از سهم اپشن فلک آوازه نیافت  
 خانه دولت شرف تازه پیافت  
 رفت چودر بارگه از بارگی  
 بکر فشند ند زهر سو شمار  
 فرش زمیں شد ز در شاہوار  
 خاک نهاد گشت بد رثیں  
 کس نتوانست که بوسد زمیں  
 بزم بیار است شر بزم ساز  
 بست زمیں را بجو اهر طراز  
 تمازه شد از مجلس شاه جم  
 بشن فریدون طرب گاهه جم  
 از دل خواهند بدار این گنج  
 خواسته می داد و همی بر دینخ  
 از شب تار دز سحر تابشام  
 بزم نگشتش تھی از رو و وجام  
 بادم داش بطری دندگاه  
 رو دزنش زهره و ساقیش ماہ  
 مطلب را بولے سرود  
 ایں غزل از آب و اس ترب و د

## غزل

عمر نگشته مرا باز که جاں باز آمد  
 وز پس عمر من آن جاں جهاں باز آمد

گشت ضرورت که گنوش بجند  
 بسم دادم با میان نقد  
 تا چودیں بنگری لے شوند  
 بیش و کمش باز شناسی که چند  
 پیرش ایں حرف کن از فکر تیز  
 خواں تو قران نامه سعیدن نیز  
 نصد و چار دل و سه هزار  
 آنکه نه گرد درست کم از این  
 آه کے کش خلق کم بود  
 و ووہ ازیں به بود خامدرا  
 زوچ گمراکه تراش افگنست  
 زانکه خوشیده مردم بود  
 ایت مبارک خلق نامه را  
 خامد من که چپ تراش افگنست  
 زانگ زبانی که بغیر جماے  
 گبک وان را بزم زانع پاے  
 هم ز سواد آب یحاتم ده  
 هر سخن کز قشن یافت داع  
 طعنه طولی است بکتعار زانغ  
 زین به سوداکه فرویختم  
 چند گم بود بد کیں خیال  
 بود و اذیشه من چند کاه  
 چند صفت گویم و آ بش دهم  
 باز خایم صفت هر چهت

رہت چو اندر دل شب مانی تاب	دف نیش معنی خور شید تاب
مور جه را ملک سپاه بکام	شپرد را مهر منور هدم
شب ز کو اکب علم افرانه	گنج گمر در شبہ داشت
روم سخن را ز حین دا خال	هر جشی پیکرے رومنی جمال
امچو بلاست بیانگ نما	هر خط تو حید بیریں لوح راز
چوں شب معراج پر او غریب	هر قم غفت رموزش بجیب
مرد مک چشم معانی یعنی	نقطه هر حرث بزیب تریں
دارشے جزاچ و دم بخیز بر	ذوق خیالات زستی پر
پیش که بکشد ز درون پوش	هر غرے دشن عشق کش
بلک گز شند ز سموات بسجع	ایچ معانی نه بقدا طبع
تیر قلم کرد سرخویش را	دیپ چوایں مشنوی بیش را
شد خویشی دل که چو جنت نویش	هر یک زیں بیت که بخت وست
حیف بود ز دکیے کم کفنه	چوں سر خامه برش خم کند
کم شند سرمایه ناگذش درست	من چو نکردم عددش از خست

له یعنی ذوق خیالات من از متی لبیا راند دارو سے بیو شی جنگ ست که بوقت دو ختن زخم ببریں  
دو افسوس طرازان ست که بوقت بریدن جیب دمند.  
له یعنی هر غزل من دشن عشق کش ست دبر دے آنکل کم پرداه از دل بردار معنی ہر شیار د صافیش  
باشد: امش

نزپے آپ شد قلم سحرست  
 کرنے پے ایں مارش نیم ہنگ  
 نگل نادم ز سخن رنگ پاک  
 گردہم تاج پر بلند  
 دُر نتوان باز بدر یافشند  
 و زندہ زان خودم راحمال  
 یک جوازیں فن چوبیاں نعم  
 شیرم دریخ از پے یاراں بزم  
 هر چچ که پنهان کنی از محماں  
 مارک گنجش بود اذر عفاک  
 زیں ہجہ شربت نہ بدان کردہم  
 ہر ہب داند کہ چندیں گھر  
 دردہم گنج فریدون و جم  
 کامم ازیں نادم عنوان کشا  
 کانچہ درین بست چوبین کے  
 پر حفتہ را کہ بر گنجش  
 مورشدہم بر شکر خویش دیں  
 گرجہ در چیدہ بے دیدہم

---

لہ یعنی ایں کار (شاعری) از برے طبع نہ کردہم کرشل مار بر گنج نیم

بگلم از جیب گهرا به پیش  
 طرز سخن را رویش فودهم  
 نوکنم اندازه رسیم کمن  
 در گرم تا چه در افتابنده ام  
 آنکه به بینم به هنر پیشتر  
 اپنچه هنرهاست بگیم من نکو  
 کل بصیر نوکنم از هر مداد  
 اول از انجا که بر انگل هنر مش  
 سکه خود زیس مین اندیشه هرآ  
 اپنچه ز سر جوش دل فتشند  
 موسے بجوبیش به هنر بختم  
 و صفت شزان کو نهند از دل بردا  
 زیں پس اگر عتم بود چند گاه  
 رنگی بیادت ندهم خامه را  
 کانچه هی شد به لم خار غار  
 گردیده از بیمه چنین نامه  
 کرد نکوئی که نکوئی گشند

سنج خودش سازم و دامخانیش  
 سکه ایں ملک جنسر و دهم  
 پیش روی پیش روی سخن  
 تابچه ترتیب سخن اندادم  
 کوشش آن راه کنم بیشتر  
 و اپنچه جزاین است بگیرم ازو  
 نور بصیر نوکنم از هر سواد  
 برگشتم آنچاه فروزیز منش  
 تماذ نشانم ناشیشم زپاے  
 معنی تو بود خیال بلند  
 پنجه و بینده در و ریختم  
 کان ذگری را بدل آید که چوی  
 کم ہویس آید به بینده ویاہ  
 ساده ترین نقش کنم نامه را  
 یافت دیں گلشن زنیں نگمار  
 دادم اگری بینگاهمه  
 برچو منی اپنچه تو گوئی گشند

کے شوداں مایہ از آن کے  
 گنج نگہد بہاں کے  
 درخوبہ رب بنوداں زلال  
 کیت که انجا بر ساند خیال  
 جلوه گر من که رخ آرہت است  
 در نگر از معنه تا دمنش  
 زیور فو کردہ بکار چین  
 لیک بـ ظاره گـ زلت خـ ال  
 پـ شـ نـ کـ وـ نـ یـ کـ مـ گـ بـ دـ زـ پـ  
 در چـ تـ رـ اـ گـ فـ تـ بـ فـ نـ بـ دـ  
 آنـ گـ بـ نـ عـ صـ انـ خـ الـ منـ اـ نـ  
 بر هـ هـ رـ آـ یـ بـ هـ دـ رـ گـ فـ دـ بـ سـ  
 در سـ خـ اـ فـ تـ هـ بـ اـ پـ چـ پـ چـ  
 چـوـ لـ عـ لـ اـ لـ اـ مـ صـورـتـ بـ دـ  
 آـ نـ کـ وـ رـ اـ دـ سـ خـ نـ آـ دـ اـ زـ هـ مـ شـ  
 هـ رـ گـ لـ وـ خـ اـ رـ کـ رـ سـ زـ یـ خـ رـ اـ  
 هـ رـ چـ شـ اـ شـ اـ شـ کـ نـ دـ مـ مـ رـ دـ ہـ وـ شـ  
 زـ انـ کـ چـ چـ زـ یـ فـ نـ بـ غـ دـ رـ اـ وـ قـ  
 چـ بـ زـ بـ اـ نـ نـ بـ بـ دـ سـ وـ دـ مـ نـ

نیست کس بولوے لالے من      ژرف بہیں در ته دیلے من  
 نکتہ من گوہر کان من است      زان کئے نیت ازان من است  
 دزد نام غانم پردیگرے      خانه کشاده زدر دیگرے  
 ما یه هر دزوک در عالم است      گرچه فرون ست لبنت کم است  
 هرچه که از دل در مکنون کشم      زهره آن نیت که پرول کشم  
 زانکه نگه می کشم از هرگز لاس      اینیم نیت زغار تگراں  
 قلب نه چند به گوشیده است      کرز من پاره و ہندم بدست  
 قلب ده چخن نهان من را      منع شده ریزه خوان هرا  
 دزو متعاع من و با من بجوش      شاں بربال آوری و من خوش  
 غانه فکرم هب روزن کنند      جست حفت هم از من گند  
 نقد مردپیش من آرند راست      من کنم حفت کزان شاست  
 شرم بدارند و بخوانند گرم      با من و من پیچ نگویم نشرم  
 طرفه کرشان دزو من از شرم پا      صاحب کالا من و من شرنک  
 باز گشا نیند ندا نند بست      در چکنا نیند ندا نند بست  
 پرف شاں گرد روایی ده      سستی هر بیت گواهی ده  
 آنکه دریں گنج نهان جو هریست      باز شا سد که گرد زان کمیست  
 در گفت زافر شاه جهان      سخا اگر یافت نانه نهان

من بدگش ناورم اندز با  
 و اخچ بوده است ندارم نهای  
 چونکه جاں پر خدیست دخیل  
 روز نبی تا پدم از بیچ کش  
 گرمی دل نیست چو حائل مرا  
 سرد شد از آب سخن دل مرا  
 تلکے ازین شیوه بهنگی شوم  
 بے غرض آماج خدگی شوم  
 نامم گداے کنم اسکندرے  
 محشانند دریں روزگار  
 مس بزر اندوده ناقص عبار  
 دولت شان از دل شان کو رز  
 گوش کرانی همه ناموس بوبے  
 سفله و شوون صفت اتگنوبے  
 کوئی پشم و دراز ی گوش  
 لازم شان گشت نفعصان بوبے  
 حاتم درستم شده در جبل لاف  
 بے کرت نام فردشتی کنند  
 خورده بدر ویش نیارند پیش  
 شانگ گلکه تحفه مر او را کنند  
 گرچے باشد و شان خان نشیں  
 سرکه دهند و طلبند انگبیس

له یعنی ہرچ کے گویدے شنوندہ از کوتاه سچی خود امتیاز حق و باطل ندارند ॥

تلع بیعنی صرف حق بحد ارجمند رسانند و بغیر مستحقان می دهند ॥

تلع بیعنی شانگل پیش کے تحفہ برند و لبوض آن باغ خواهند ॥

گرمه نفریں کدم درخواست  
 دانکه بـ تقلید شست اندریں  
 نشوم ار خود کندم آفریں  
 مردم داناکه بود نیک نتوے  
 نیک شنونکفت باز فـ جو  
 نیک نگویـ کـ نـ یـ دـ اـ زـ  
 یـ اـ بـ دـ وـ پـ اـ نـ یـ کـ بـ دـ اـ زـ  
 نـ یـ کـ تـ گـ نـ یـ شـ چـ بـ کـ نـ یـ شـ  
 خـ دـ نـ تـ اـ نـ ڈـ کـ بـ پـ شـ دـ بـ شـ  
 چـ نـ دـ تـ اوـ اـ دـ هـ شـ نـ هـ اـ پـ چـ مـ کـ  
 زـ نـ حـ دـ رـ مـ رـ نـ یـ کـ دـ زـ نـ  
 پـ چـ نـ ہـ کـ اـ ہـ نـ لـ کـ جـ زـ بـ عـ یـ  
 آـ نـ کـ کـ مـ سـ اـ وـ مـ ہـ رـ اـ کـ زـ نـ  
 کـ مـ زـ نـ اوـ زـ نـ حـ اـ لـ صـ کـ مـ سـ  
 بـ عـ ہـ جـ اـ بـ بـ دـ وـ نـ یـ کـ نـ یـ  
 یـ کـ تـ قـ کـ زـ کـ نـ گـ اـ شـ پـ چـ  
 عـ یـ بـ بـ دـ عـ یـ کـ لـ غـ نـ شـ  
 طـ نـ لـ رـ وـ مـ اـ سـ نـ طـ خـ لـ اـ عـ یـ

پشت بخوم نہ پنا ہے زکن  
 چوں بخدا وند کنم روے دیں  
 تابطع بر در هم زن  
 نگب خیاں نگر چونے  
 خر و من بلز رازیں لشکوے  
 چشم تو از عیب تو دیدن تھیست  
 چشم بخود باز مکن چوں خیاں  
 چیت فلسوے خود اندر ختن  
 زین و سادا ق مرد فرد  
 چند تو اس نازش ہیو ده گرد  
 تاکے ازیں مایہ بے پا گھاں  
 بانگ بر آری چ فرو ما گھاں  
 چوں جرمت چند فناں تھی  
 کام جلا جل کہ پاں میگیست  
 زور جوانی بره آور دیاے  
 چند تو نرفت ایں فن انداشت زار  
 نامہ هستی بسوداے گزشت  
 شد ہمہ عمرت بشمار چین  
 عمر بد پیو دن بادے گزشت  
 ہر چ دریں تجھے علم حقش بست  
 سوخت دلم زین رقم دو دوام

له مراد از جابل زنگور ہاست کہ گردن چوپیاں اندازند و ہر شان نگباشد ۱۰

۱۰ چنہ شدی لے پیر شدی ۱۰ دو دوام یہ نام ۱۰

بیش ساند و پسند اند که تامدی نہ نہ بندت یکے  
گر بر ساند مثل برگلار کاش می ده طلبند از خدا  
صفت خاتمه و قطع تعلق کردن  
از پے اخترہ صحبت ارباب جہاں

بروز سرمایہ خود ملے غلے بدرہ دینار اصحاب حجہ لے  
گفت که بپیر و عطاء مکن تاشودم بش دعاے بکن  
پیر مکفیل که پوچشت ہوئت انچ کہ کم میکنی از خود خلاست  
گفت بد و منعم سود آزمائے کاچ دهم سود بحکم بجاے  
مرد پیر ندہ بخواہ خورد ق بدرہ بد و داد کے نیک مرد  
باز پذیراں ز پومن فلے زانکہ تو مغلس تری از من بے  
پوں ہمہ میل تو بہیشی درست ایں کم تو ہم تو اوی ترست  
آنکہ ندارد صفت مردمی نیت برآدمیاں آدمی  
خاصہ کسانیکہ بہت کم اند ظن برم گز نیز آدمند  
ایں سخن چند کہ بخوبت است شاعری غیت ہم رہت  
گرد چپیں رہت بنای غفت رہت بے ہت کہ تو انش گفت  
یک بخواہش چھڑا نیت را ق بزرگ دایا بدرہ با دشاد  
ہرچ چکنتم زکسم باک غیت زہر بخوردم غم تریا کن نیت  
نیت آں دارم ازین پن را کز در شہ نیز شوم بے نیاز

چوں بگری حاصل چنیں گزند      بہیدہ باشد و ناسو دمند  
 ایں قدر اندازی شہ خاطر زد لے      ق گر شودت صرف بیاد خداب  
 گرچہ نہ در عالم را زت برد      بارے ازیں بہیدہ بازت خرد  
 جان و دل خانج تواز حقنوا      دور نباشد کر بنا شند و در  
 کیست کہ آنجا شد و کارے نیا      کیست کے آج زرد بارے بیا  
 صدق دمیں مرحله میا ر تویست      مگزرازیں کارک کارقویست  
 ہست پو در سکھ پیریت روے      ترک ہو سہاے جواناں بگوے  
 شرع پا دست نباد بھار      با دخزانے کد بر آرد غبار  
 کم کن ازاں با د کر گرد آور د      و آخر کارت دم مرفا اور د  
 پیش خموشی کن د د مازشو      بلبل با غ آمد ب باز شو  
 در ہوس شنویت در دل است      حل کنم ایں بر تو کربن شکست  
 در رو شے گز تو نیا یہ مرد      گفت بد م شند نیکوشنو  
 نظم نظامی به طافت چو در      وز در او سر بے آفاق پئے  
 پس چو تو کم مایہ بیار لاف      در شری مرہ خویش از گزات  
 چیت در اں کم که بجومش باز      تا پیز گفت ست کے گویش باز  
 پختہ ازو شد چو معالی تمام      خام بود پختن سوداے خام

سر بر ہی باز نبردی دریغ را  
 پچھے گفتی بخواه و صواب  
 از پی تک می که مبادش آمید  
 گرد چند آوازه بسیخ کبود  
 صور قیامت که برآید بلند  
 ایں رقم امروز که سو دارست  
 چند پوئی و پی ایں تراحت  
 گیر که نعمت سخن ازو در کند  
 یک هزار اندر دلت آرد فروع  
 عاصی تزویر کم و گاستیست  
 رستن مرد از بسب راستیست  
 رستی آور که دروغت بیست  
 تابوداند فن شعرت ہوس  
 پلے ازین داره یک شے نہ  
 پیچ خبرداری از اندیشه لالا کا ورودت باز بہر پیشہ  
 پیچ نگوئی بکس زہر ماں  
 دز ہمہ جادل کبر اس داشتہ  
 بس کذلت گرد از اندیشه چوں  
 تا سنخے راز دل آری بروں

در هم مت می نگز ارو عنان ق می کشد دل بر خیال خیان  
 کوشش آن کن کد دین اهنج زال گل تربیت و هندت بینگ  
 از په بخشش بند آرزوے یک غایت ز بزرگان بخوے  
 بخ بند بر دل گویا ن خویش یک د جوئی ز گولیا ن خویش  
 سوز سخن رانه بخامی طلب پختگیش هم ز نظامی طلب  
 سوز تخلف نس خاکسته است چا شنی سونه تکان دیگر است  
 یک اگر پندر من آری بگوش مصلحت آنست که باقی خوش  
 چل شد و در بخت آمد است  
 نوبت تو بست کرانی مکن  
 در غزلت یاد جوانی ده د ز خوشی طبع نشانی ده  
 تن زن ازاں هم که کسان گفتند  
 نوبت سعدی که مبارکمن  
 ترک ہوس گیرد ہے پیش گیر  
 آس کن داں ساز کریں کوچکاہ  
 تاکہ بغسلت نداشت دیخز  
 چند گنی خواب دریں رہگز

زین و خیالی که ترا کنفرست .  
 بختن آں مایه خیال گز است  
 بگزرا زین خانه که جلبے تو نیت  
 دیں وہ بارگیک بپے نیت  
 کا لبدهے داری و جان اندروست  
 هرچه تو دانی به ازان اندروست  
 تابوداین سکل عالم درست  
 برتن تو کے بوداین شنجه پت  
 پر که دیں جنبش طبع آزمائے  
 سرہنی اول و انگاه پا پے  
 گفته اور اشنود گوش باش  
 سخوارانے که درودیده اند  
 خنوی اور راست شناء کبوے  
 شنوس از دور و دعا بگوئے  
 ایں عجز الفحاف نگز ندشت  
 گر تو نہ بینی دگرے کو نیت  
 بوجک دلم را بتوبوی نیاز  
 نیک چو سرها بحمد زال بونوش  
 تابود آوازه قمری ببلغ  
 کس نده گوش با او از زاغ  
 در دکشد در دکس آرد خار

له کنفرست کج مج بینی بیدوده ۱۲۵  
 مله ایں سکل اے معنوی نظامی ۱۰

شه حضرت امیر خسرو دریں اشاره فرمی تے کنند که در مقابلہ معنوی نظامی معنی تو پرچیز است ۷

هرچه رسدمیش خود کم خوار  
 و اینچه پسته تیزت بازل آئست  
 و اینچه ضایعت بدال نیافتن  
 و رچه بگردی عمه بالا و پست  
 هرچه بجوفی دنیابی مرخ  
 چند چه موران سر سیده گرد  
 عاقبت آس مور بر خانه  
 گرچه که زر جانت مجوش بشے  
 جو هر چه زر سیچ که زینده تر  
 جان که هد و پی این خاک فت  
 طفل شود فلنه برس خاک زرد  
 ایں گل رنگین که فربیل است  
 عقل کے رہست که گردش کشت  
 تا عده سے میرسدت زیں خراس  
 قرص جواں کس که بدناں گند  
 آکر شکیش تبعاعت درست  
 کان بخدا لذت کماش دهد

در رسدمیش خود کم خوار  
 رنجه مکن دل که بدایان تیزت  
 گرچه بجوفی نتوان یافتن  
 روزی ازان میش نیابی گشت  
 زانکه بجوفی هش نتوان یافت گنج  
 کم خواری دمیش نبی ببر خود  
 جان ده اند ر طلب داشت  
 در عده عمرست مخواه از کے  
 نیست زر سیچ فرینده تر  
 پاکی آن کس که ازین پاکت  
 مردی آن کس که غرور شش خوار  
 پر که فربیش خوار عاقل است  
 آخرازان گونه که آمد گشت  
 دل مغکن از پی گندم د آس  
 مرد نه آن کز پی زر جان گند  
 قرص خواز قرص زرش بست  
 ویں بطبع خست هاش دهد

یک نفے زیر زمین ار ہوش بگرد پو شیده بر خود پوش  
 مر جتے فیست جاں راچناں کامدہ راتاافت زرفتن غبار  
 ناگ ازیں خانہ نشکر دنیست شربتے از جام اجل خود فیست  
 گرچے کے زندہ جاویدہ باند کے زندہ جاویدہ باند بے  
 خاک بے خورد تن پاک را یہ نگر دست کے خاک را  
 جاں بثاث دل اسیر ہوس خللت ازیں میش نگر دھمک  
 عمر چنیں آدمی بے بخرا با د بسر کر ده کہ خاکش بسر  
 ایں ہمہ بیداری ماختنست کامدن ما زپے رفتانست  
 رفتانیا خیم ازیں راہ دوہ در چنگل ملت ناصحراء نور  
 گبند گردنده وفا کے کند ولے برو کیں طمع ازو کے کند  
 زیں گزر راہ روایں بر گزر چوں گزرندہ است روایں بر گزر  
 ایں طبقِ محل کہ وفا زوکم است کامش خوانش زسرِ هرم دست  
 بے نمک است این غلک کا سو ش از نمک دچ کنی کام خوش  
 نان بہت لیک بخون جگر توهم ازو ترکن و انگه بخور  
 گر بودت خوش خورد بد خوبیش ور بخود بخوبیش  
 تناگ مباش از پے عیش فرانگ کافر دشائخ کام بری از بلاغ کافر دشائخ

گوشه نشیں تابنجیالت بوند  
 هر نمید محتاج جمالت بو ند  
 راه طلب در رهش بیگان  
 تارهی از گن مکن مردمان  
 بوم بویران ازان شد زبانغ  
 تا نکشد رنج لکد گوب زاغ  
 در که نهان رصدت آبی است  
 بیش بنا از پے کم یابی است  
 چل که بقدر ش بهجه عالم بہات  
 در عهه جار دید ازان کم بہات  
 چند چو چیخاره تو بر ہر کے  
 باز سعیدی بہوا کن نہ کا  
 زاغ نجفیه بگرس گدار  
 پھول بہریدی طمع ازتا کس  
 صرف مکن گوہر خود با خاں  
 مردمی فیست چو در چشم کس  
 چشم نگدا رز آسیپ خس  
 چل بچپ اگاہ ستوراں بر  
 آئینه د محلیں کوراں ببر  
 یک ازان جا کر طمع خوست  
 نک قناعت نہ بیازوست  
 از قن گا زرن تو ان شست داغ  
 پتھر حوالص نشود پتھر زاغ  
 بیمده با توجہ نے می کنم  
 در نگشائی تو دے می زغم  
 ہرچو دیمدم تہ دودے نہ شست  
 پندے دادم و سودے نہ شست  
 پھول تو پھیں غافلے از کار خویش  
 من بر دم بر سر گفار خویش  
 ایں سخن چند که از بھر سمع ق طبع پر اگنده من کرد جمع  
 قلربے داد جگ کا یکم عمر بے رفت بہ گرام

گر ز دش از ره نبرد ره است	خود ره از خود خورشاد جوست
پاش بل غزد چو در آفده بکس	مور کر بر سعف دو بیهیاس
به ره فزوں از شکنگی میش	مال پر جوئی حشنه نیش
تامند شومی چوں خجالان شرسا	ترک طبع گیر خود شرم دار
روزی از و خواه کر روزی دست	دست مکن کنچو کر روزی پست
نار ن ملک میطلی نه از خدا	گرفت ز آنی کرد میں تنگنے
منت دشمن ن لشی پیش دست	گر بودت صدق کرد روزی دهاد
بلل با غی مکس خوار شو	غره به نزدیکی سلطان مشو
ستا تو چ باشی کر کمی زد بست	هرست می از خدمت مهستی نه
بازی طفلان شود از هبر قمه	گرچه پر د ببل استان بلند
تات ز کوسته ده از ملک خویش	چند کشی پیش ملک دست پیش
ملک ق دار می چو قاعات کمنی	گریز کمنی هرچه بقیاعات کمنی
خون خور و از خون پخته از مخواه	تشنه بمیر آب ز دو نام خواه
ملکت اینست خدا وند بش	دل تقیاعت نه خورشد بش
از پئه نانه چه بری آن خویش	خور کمن د آشام بخون شاپ خویش
خوز علفت گاه حرون نام گمیش	دل ز دغا جوئی د تماں بکش
ترک جاگ گرد جهان زانکه میست	اہل میو گرد جهان زانکه میست

چون تو شد ایں ہے ناچیز چیز  
 ہم تو کنی در دل خلیع غزیز  
 عیب شناس کپسین من انذ  
 بے ہزار جله پکین من انذ  
 تو بکر م عیب من عیب کوش  
 در نظر عیب شناس پوش  
 سرمه الصاف جھرشم سے  
 بکر من آنگاہ برایشان نامے  
 داغ قبولی کوش اندر سرمش  
 بوکہ بر آرد بچینیں نامہ نام  
 در نظر شاه مبارکہ من شد چن  
 ایں غزل مختیمیں شد چن

## عنزل

نامہ عام گشت بجاناں کدمی بڑ  
 پیغام کا لبد ببرے جان کدمی بڑ  
 ایں خط پر زمرہ بکرمی بڑ  
 دین روسر بہرہ بسا کنمی بڑ  
 ایں نامہ فیست پیرین ہن عذین ما  
 پرخون دست بحیر بجاناں کدمی بڑ  
 مائیم و شرط بند گلیش باہزا شوق  
 ایں بندگی بحضرت ایشان کدمی بڑ  
 زیں تن مید چوں ل جان میں ل زار  
 کشته شدیم قصہ بلطاں کدمی بڑ  
 گفتہ میا یکجفت کدویوانہ گشته  
 اندوہ مورپشیں سلیمان کدمی بڑ  
 غمی بڑو لے غم جراں کدمی بڑ  
 جاناں اب ہجر تو ہر منے گھرت

بُوكه سرگرمی بِحکاَمَه  
 یادگَنندَم زَجَنَس نَامَه  
 سرکَبَه هَسْت شَكَرْنَيْش  
 جَزْ صَفَت چَزِير دَگَرْ نَيْش  
 چُون سَخَن اَلْطَفْ نَشَانَه نَهَش  
 کَالْبَدَش صَورَت جَانَه نَهَش  
 دَصَعْت بَرَان گَوَنَه فَرَوْ رَانَه اَم  
 خَالِكَلَفْ زَدْ مَش بَرْ جَال  
 دَلَوْ بَودْ يَا فَتَرَه دَهْشَت  
 بَتَنْ پَيَرَاه يَهْ بَخَاتَونْ بَهَش  
 عَيْبْ چَانْ نَيْت کَهْ نَهَشَه اَم  
 چُون مَنْم اَنْدَرْ قَلَبْ کَانْ خَوَشْ ت  
 مَتَرَفْ عَجَزْ بَهْ لَعَصَانْ خَوَشْ  
 هَسْت اَمِيدَم کَهْ سَخَنْ پَرَوْ رَان  
 عَيْبْ يَكَنْ نَيْت کَهْ جَوَيَنْدَه باَز  
 خَرَدَه سَكَيْرَنَه بَزَرَگَه کَنْسَه  
 دَنَبَه چَانْ نَيْت کَهْ گَرَگَه کَنْسَه  
 بَارِخَدَا باَسَنْ غَافَلْ بَهْ رَازْ ت  
 اَيْس وَرَقْ سَادَه کَهْ لَتَمْ طَرَان  
 گَرَچَه کَهْ اَمِروْز جَالِهِ مَنْسَت  
 عَاقِبَت اَلامِر وَبَالِهِ مَنْسَت  
 هَرَچَه دَرَوْشَدَرْ قَمْ اَزْخَوبْ دَهَشَت  
 اَيْس اَهْمَه قَهْدَرْ تَوْ بَرْ مَنْ نَوَشَت  
 خَنُوكَنْ آَل رَاكَرْ بَهَمَه تَيْت  
 توَبَه دَه اَزْ هَرَچَه بَرَلَه نَوَشَت  
 چُون کَرَمَتْ هَسْت زَجَرْ مَمْ چَهَار  
 تَيْرَه نَهَشَدْ بَهْ بَلَكَه نَوَشَتْ فَاه  
 گَيْرْ کَهْ سَفَمْ ذَرْ نَاسْقَنِي  
 يَا سَخَنْ بَودْ کَهْ نَاسْقَنِي



گفتی خاپدار بفرمان خویش دل دارم فے بگو که فور کسی می  
 در دا که دل ز خسر و بجا و می داگاه فے زبردن لال کی می

شد سخن ختم قبول که حدالش ادہت  
 تا ابد باقی باد او مبادش پایاں

د ۷۰۷



(397) ✓



N. ✓

100  
3-

*"A book that is shut is but a block"*

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL LIBRARY

GOVT. OF INDIA  
Department of Archaeology  
NEW DELHI.

Please help us to keep the book  
clean and moving.